1575

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम कर्म व्यवस्था, ओ३म्, मद्य अन्धेर गाता

लेखक कृपाराम शर्मा जुगानवी

प्रकाशन वर्ष

आगत संख्या 1575

نہیں بلکہ دو متضاد صفات ایک چیز میں نہیں مانی جا سکتیں تو آپ ایشور کی خالقیت
درجہ تک کیول کھینچ لیجاتی ہیں جس سے اُسکی صفت مالکیت کو مصنوعی درجہ
اور عالمیت اور عدل پر دھبہ آجاتا ہے اور ویاپک تو کہلا ہی نہیں سکتا
صفت کے مقابلہ میں دوسری صفتوں کو کمزور کر کے موصوف کو کمزور
خدا کی ہر ایک صفت کے ساتھ پیار کرنا چاہیے جس سے خدا کی ذات مع صفات
سے اعتراض پیدا ہوں اور عقلمند ناستک ہو جائیں کیونکہ اُس سے ایمان کا زور ٹوٹ جاتا ہے
شخص اعتراض کرتے ہیں کہ جب خدا نے روح اور مادہ کو پیدا ہی نہیں کیا تو خدا کو اُنکا علم بھی
پیدا ہی نہیں کرتا اُسکو اُسکا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہو سکتا اور اُنکا یہ کہنا ٹھیک
نہیں ہے جو ہر جگہ موجود ہوتا ہے اگر درمیان کوئی پردہ ہو تو اُسکو دنیا کا ٹھیک ٹھیک
ہوتا ہے۔ چونکہ خدا سنسار میں ہر جگہ موجود ہے اور سنسار کا کوئی پرمانو نہیں ہے
ہو اور نہ ہی کوئی روح ہے جسمیں خدا موجود نہ ہو۔ پھر کسطرح کہہ سکتے ہیں
علم نہیں اور درمیان میں اگر کوئی پردہ مان لیں تو خدا ویاپک نہیں رہیگا
محدود ہوگا لیکن خدا ویاپک ہے کوئی جز مانو اُس سے خالی نہیں تو آپ اسکو کسطرح پردہ
ہیں جسکے سامنے پردہ ہے نہیں اور گیان شکتی والا ہے تو ضرور اُسکو ہر چیز کا گیان ہے
ناظرین بہت سے مہاتما یہ کہتے ہیں کہ جب پرمیشور نے روح اور مادہ کو پیدا نہیں کیا

توکسطرح وہ اُنکا مالک بن گیا اُنکا یہ فرمانا بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر وہ مالک بنا ہوتا تو
وسائل پر بھی اعتراض کیا جا سکتا۔ جبکہ وہ مالک بنا نہیں بلکہ ازلی ہے تو یہ کہنا کہ وہ مالک کیسے
بنگیا غلط ہے لیکن یاد رہے کہ جڑ پر چیتن یعنی غیر مُدرک پر مُدرک اور کمزور پر زبردست کی
حکومت ہے۔ مثلاً اگر کوئی کہے کہ کمہار نے مٹی کو پیدا نہیں کیا کسطرح اُس مٹی کا مالک
اور اُس سے گھڑا۔ لوٹا چینی وغیرہ جو چاہتا ہے بنا لیتا ہے وہ کسطرح اس مٹی کا حاکم
جواب صاف ہوگا کہ مُدرک ہونیسے۔ چونکہ مٹی مُدرک نہ ہونیسے گیان نہیں رکھتی اور
مُدرک کمہار اُسپر حکومت کرتا ہے اور اُسکو حرکت دیکر جو چاہتا ہے بنا لیتا ہے۔ دوسرا ناہی
میں یہ نیم معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی مُدرک طاقت میں غیر مُدرک طاقت کی صفت آگئی پیدا ہو
آجاتی ہے تو اُسکو بھی دوسری مُدرک طاقت قبضہ کر لیتی ہے اِس سے صاف ظاہر ہے یعنی
مُدرک کی مالکیت ہمیشہ ہوتی ہے اور یہ نیم ایک سا رہتا ہے۔ اسیطرح جبر کمزور پر زبردست
حکومت کرتا ہے۔ کیا آدمیوں نے بھینسوں کو پیدا کیا ہے جو اُن پر حکومت کرتے اور اپنی ملک
سمجھتے ہیں۔ کوئی نہیں کہ سکتا کہ انسان نے حیوانوں کو پیدا کیا۔ پس عقل نے ان پر انسان کو
حکومت دی عقل نے۔ چونکہ انسانوں میں عقل کی طاقت حیوانوں سے زیادہ ہے اسواسطے
انسان حیوانوں پر حکومت کرتا ہے۔ جہاں عقل انسان غلطی کھا جاتی ہے وہاں
کی حکومت بھی گر جاتی ہے پس چونکہ ایشور عالم کل ہے اور سرب شکتیمان ہے اسواسطے وہ

یہ مجبوری یعنی خواہش کا ہونا اور اُسکی پورا کرنیکو وسائل کا نہ ہونا اُس کو سخت تکلیف
(۱۲) اور مہاتما گوتم جی نے اپنے نیاے درشن میں دُکھ کی تعریف بھی لکھی ہے =
बाधना लक्षणं दुः २१ ॥ ارتھ ۔ یعنی چیتن کیواسطے آزادی کا نہونا
اگر کسی آدمی کو بھوک لگے اور کھانا موجود ہو تو اسے دُکھ نہیں کہہ سکتے لیکن جسوقت
موجود نہ ہو تو اُسے دُکھ کہا جاویگا چونکہ جیو کی تھوڑی طاقت ہے اور گیان تھی کم
مادہ کی ترتیب نہیں ہوتی اور بھوگ سے بڑھتی ہے جسطرح اگنی میں گھی ڈالا
انسان کو جتنی زیادہ ضرورت مادہ کی ہوتی ہے وہ پابند اور مقید ہوتا جاتا ہے
(۱۳) ایشور کی سنجوگ اور اُسکے نیم انوسار چلنے سے سکھ ملتا ہے ایشور کی گیان شکتی سے پیدا
یوگ سے انسان میں علم اور طاقت بڑھجاتی ہے اور اُن طاقتوں سے انسان اپنی ...
معلوم کرنے اور اُنکے وسائل پر قادر ہو نیسے سکھ حاصل کرتا ہے گویا مادہ کی غلامی ...
میں نیم چل نہیں سکتا اور بغیر نیم کے اندھیر نگری چوپٹ راجہ ...
بھاجی ٹکے سیر کھاجا ہوجاتا ہے اسواسطے مادہ کی قدامت کا ماننا لازمی ہے
(۱۴) پرانے عقلمندوں نے بھی اسطرح تسلیم کیا ہے جیسا کہ اُپنشدوں میں لکھا ہے =
...मेकां लोहित शुक्ल कृष्णां बह्वी प्रजा सृज्य माना
...ा: अजो ह्ये को जषुमाणोऽनुशेते जहात्येनां भुक्त
...ा जोऽन्य:

پرمتنترتا دُکھ ہے

ایشور کی سنجوگ سے سکھ ہوتا ہے

پرمیشور اور پرکرتی کا پرمان

ہی جو پیدا شدہ نہیں جسمیں تین صفتیں ہیں ستوگن پرکاش کرنیوالی رجوگن
کرنیوالی نہ دھانپنے والی تموگن ڈھانپنے والی۔ اُس کے سہارے سے جگت پیدا کیا جاتا
ایک اور وستو ہے وہ بھی مخلوق نہیں لیکن پہلی چیز وستی پھلونکو بھوگتی ہے اور کرم
ہے تیسری ایک اور وستو ہے جو دونوں میں ساہ گر اسکی گنوں کو گرہن نہیں کرتی
چیز مادہ اور دوسری جیو اور تیسرا پرمیشور ہے وید
گیا ہے =

...युजासखायासमानंवृक्षंपरिषस्
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभिचाक

ایک درخت پر دو پرند بیٹھے ہوئے ہیں اور دونوں پیوستہ رہنیوالے ہیں اُن میں سے
لیکن اُنمیں سے ایک تو اُس برکش کے پھلونکو کھاتا ہے اور دوسرا اُسکے پھلوں سے
ندہ رہتا ہے۔ مادہ برکش ہے اور اُسمیں جیو اور برہم دونوں رہتے ہیں جیو کرم
پھل بھوگتا ہے۔ برہم نہ کرم کرتا ہے اور نہ بھوگتا ہے وہ کرموں کا پھل دینے والا ہے =

فلاسفروں کی راے

ری ناظرین مادہ کی قدامت پر کل فلاسفر زمانہ سابق و حال متفق الرای ہیں اور
زمانہ کی پدارتھ ودیا یعنی سائنس کی جاننے والی بھی اسکی تائید کرتی ہیں۔ اسکی بغیر الشعور کے
سخت بٹہ لگتا ہے۔ ایک یہ ہی وجہ ہے کہ یورپ و امریکہ میں ناستک پن پیدا ہو جاتا ہے

یہ امر پریکٹیکل طور پر بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک شے ٹوٹ کر اپنی اصل میں جا ملتی ہے۔

نیستی سے ہستی نہیں ہوتی

(۱۶) مہاتما سری کرشن جی فرماتے ہیں:

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः

جو ہست ہے وہ کبھی نیست کو پراپت نہیں ہوتا اور جو نیست ہے اس کو ہست نہیں ہوتا سنسار میں ناش کے معنی اس شکل کا گم ہو جانا مراد ہے عدم ہونا مراد نہیں۔ دنیا کے شروع سے لیکر آج تک کسی نے بندھیا کا پوتر آکاش کے پھول اور خرگوش کے سینگ نہیں دیکھے ہونگے

مہاتما کپل جی کہتے ہیں: नासदात्मलाभः न सदात्महानि ॥

(ارتھ) جو چیز نیست ہے اسکی کسی طرح بھی اُتپتی نہیں ہو سکتی اور جو چیز ہست ہے اُسکی کسی طرح ہانی نہیں ہو سکتی صرف کاریہ اوستھا روپ بدلتا رہتا ہے اور اصل جیو کا تینوں تینوں کال میں ایک رہتا ہے

نوین ویدانتی انادی پدارتھ

(۱۷) پیارے ناظرین نوین ویدانتی جب مادہ کو نہ ماننے سے دنیا کی پیدائش کا سلسلہ ٹھیک نہیں کر سکتے تب چھ پدارتھوں کو انادی بتلاتے ہیں۔ اگرچہ وہ ویوہارک پرمارتھک کا جھگڑا ڈالتے ہیں لیکن انادی ویوہارک نہیں ہوتا۔ ویوہارک ہمیشہ درمیانی حالت ہوا کرتا ہے۔

اسواسطے انکا انادی ماننا ٹھیک ہے اور ویوہارک بتلانا جھمیلے میں ڈالنا ہے اُن کا قول ہے:

जीवेशौ च विशुद्धा चिद्भेदस्तु तयोर्द्वयोः

अविद्या तच्चितोर्योगः षडस्माकमनादयः ॥

(ارتھ) (۱) جیو (۲) ایشور (۳) شُدھ چیتن یعنی برہم۔ (۴) جیو اور ایشور دونوں کا بھید (۵) اوِدیا یعنی مایا (۶) اور اسکا چیتن کے سمبندھ۔ یہ چھ ہماری انادی پدارتھ ہیں ان میں (۴) جیو اور ایشور کا بھید اور (۶) مایا کا چیتن سے سمبندھ او ستھا یا گُن ہیں درتیہ نہیں۔ جیو بدھ آتما۔ اور ایشور مُکت آتما کا نام ہیں اور دونوں ایک وستو کی دو اوستھا ہیں اس صورت میں بھی تین وستو رہ جاتی ہیں۔

(۳) شُدھ چیتن برہم یعنی پرماتما۔ (۱) جیو جو الگ پیدا ہوتا ہی اور (۵) مایا یعنی پرکرتی۔

انادی سانت اور اننت

(۱۸) پیارے ناظرین یہاں پر ویدانتی لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم جو انادی مانتے ہیں وہ بیوہار کی بات ہے اصل میں ہم ایک ہی پدارتھ کو انادی مانتے ہیں ہم نے پانچ پدارتھوں کو انادی سانت بتلایا ہے اور صرف ایک کو انادی اننت مانا ہے۔ اگرچہ شنکر آچاریہ جی چھ پدارتھوں کو ایسا انادی مانتے تو باقی کو سانت اور ایک کو اننت کیوں بتلاتے۔ ویدانتی لوگوں کا یہ فرمانا بھی تھوڑی سی غور کے ساتھ انادی سانت اور اننت کو نہ سمجھنے کا سبب ہے کیونکہ آپ نے پدارتھوں کو کال سے انادی مانا ہے لیکن پانچ کو دیش یوگ سے سانت بتایا ہے۔

آد اور اننت دو طرح سے ہوتا ہے ایک دیش یوگ سے دوسرا کال یوگ سے۔ چونکہ کال سے جو انادی ہوگا وہ کال میں سانت

نہیں ہوسکتا اور دیش سے برہم کو چھوڑ کر باقی پدارتھ ایک دیش میں رہنے سے سانت ہیں اور برہم دیش سے بھی اننت ہے اسواسطے برہم انادی اور اننت اور باقی انادی سانت ہیں =

(۱۹) پیارے ناظرین جہانتک آپ پتہ لگا دینگے مادّہ کو قدیم مانے بغیر ہرگز مکتی ٹھیک نہیں ہوسکتی اسواسطے تین پدارتھوں کو انادی اور نتیہ ماننا ہر ایک آستک وادی کے واسطے لازمی ہے۔ جیو آتما دُکھ سُکھ کا انوبھو کرنیوالا۔ پرکرتی جیو کا ادھیکرن اور پرماتما سُکھ کا ادھیکرن یعنی مخزن ہے۔ اسواسطے پرکرتی کی اُپاسنا سے جیو متھیاگیان کو پاتا ہے اور متھیاگیان سے بدھ ہو کر دُکھ بھوگتا ہے اور پرماتما کی اُپاسنا سے متھیاگیان روپ اندھکار کا ناش ہوجانیسے اور گیان روپ سورج کے پرکاش ہونیسے بدھ سے چھوٹکر مکتی ہوجاتی ہے اور جب تک اِن پدارتھوں کو قدیم نہ مانا جاوے تب تک ایک کو بھی قدیم ثابت کرنا ناممکن ہوجاتا ہے فقط

تینوں پدارتھ انادی ہیں

اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی

تشریح الفاظ سنسکرت

(۱) اُپادان کارن... علت مادی جیسے مٹی گھڑے کی

(۲) انومان .... استدلال

(۳) اوستو .... نفی

(۴) اندری .... حواس

(۵) آتم آشریہ .... اپنا ثبوت آپ

(۶) انادی .... ازلی جسکا آغاز نہ ہو

(۷) اننت .... بےانتہا جسکا انجام نہو

(۸) آدھی کرن .... مخزن

(۹) بیاپک ...... محیط جو سب جگہہ موجود ہو

(۱۰) بیاپیہ .... جسمیں بیاپک ہو

(۱۱) بیوہارک .... دنیوی لوک چار

(۱۲) بیوستھا .... فیصلہ

(۱۳) پرمانو .... ذرہ جُزو لایتجزی

(۱۴) پرتنتر - پرادھین - محتاج - غیر آزاد - پابند

(۱۵) پرمارتھک .... ؟ ... حقیقی

(۱۶) سانت .... محدود .... انجام والا

(۱۷) شُشرتی .... وید

(۱۸) شکتی .... طاقت

(۱۹) کاریہ .... معلول جو کسی سبب سے پیدا ہو جیسے سونے سے زیور

(۲۰) گُن ...... صفت جیسے آگ میں گرمی

(۲۱) گیان .... علم

(۲۲) مُکتی .... نجات

(۲۳) متھیا .... جھوٹ

(۲۴) نمت کارن .... علت فاعلی جیسے کمھار گھڑے کا

(۲۵) نشیدھک .... بُرائی کرنیوالا

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ ا
انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انترجامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پو
اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئیے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئیے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئیے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئیے۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئیے اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

نعیم۔ م۔ س

نسخہ

تباہی ہند

ٹریکٹ نمبر (۲)

یعنی موجودہ حالت رہنے سے ہندوستان کا پینتالیس برس میں خاتمہ

کرپارام شرما آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ارباب قوم کو جگانیکے واسطے تیار کیا اور ملک کی حالت کا نقشہ کھینچکر اعداد تیس برس

پیشتر سے

مقابلہ کرکے دکھلایا ہے

جسکو

بابو بکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالیہ مرادآباد نے چھپوا کر شایع کیا

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں چھپا

نسخہ تباہی ہند

ای خیر خواہو ہند ای مدبران زمانہ ای طبیبان بیماری ملک ای دانایان
اہل صاحبان حوصلہ ای شناوران بحر شجاعت و مروت اٹھو غور کرو دیکھو
کیا کیا نادر واقعات کیا کیا افسوسناک چیزیں کیا کیا نغمہ جان گداز
باتیں آپکے روبرو لایا ہے جسکو سنکر آپ حیرت زدہ ہونگے اگر ذرہ بھی آ
دوربینی کا مادہ ہوگا تو ضرور اس تحریر پر خیال کرینگے یہ وہ بات ہے کہ
سننے سے ہندوستانیوں کے چھکے چھوٹ جائینگے سچائیوں کا جوش د
ہو جائیگا بنگالیوں کی عقل گھبرا جائیگی یہ وہ نقارہ ہے جو خفتگان خواب
کو بیدار کریگا پیارے ناظرین ذرا کان کھولکر آنکھوں سے نشہ خواب غفلت
کرکے دل کو اسطرف لگاکر تھوڑی دیر تک ملک کی حالت کو غور سے
اور سمجھو پیارے اس بات کو آپ خوب طرح سے تحقیق کر چکے ہیں کہ اگر کسی
کو ہمیشہ نقصان ہوا کرے کبھی بھی نفع کی صورت نظر نہ آئے تو ضرور ا
دل اوسکا دوالہ ہوگا اگرچہ اسوقت وہ کتنا بھی مالدار کیوں نہو لیکن چند
بعد ضرور نادار ہو جاویگا پیارے ناظرین جب آپ اس بات پر غور کرینگے
ہندوستان کی تجارت پر ... والوں کا ... ہی ہیں نہر والوں کی

بک ہی ہیں گورنمنٹ اپنے دفتروں کے واسطے خرید کرتی ہی غیر ملک کے سوداگر
لوگ کارخانوں کے واسطے خرید کرتے ہیں غرض اسطرح روز بروز آپکے ہاتھ سے یہ
نکلتی جاتی ہی کچھ دن پیشتر اس ملک کے ہر گاؤں اور شہر میں غلہ کھیتوں بھرا رہتا تھا
اگرچہ وہ اناج بکر جاتا تھا لیکن تاہم وہ قحط سالی کے دونوں میں کام آتا تھا اگرچہ اسقدر
بیوپار جاری نہ تھا تو بھی دولت اس سے بہت زیادہ تھی اور بھوکوں کی تعداد بہت
کم تھی اب آپ غور کریں کہ ہندوستان کا کل غلہ نکلکر غیر ملکوں کو چلا گیا جس سے
لاکھوں آدمی شب روز فاقہ کرتے ہیں اور بھوک کی کارن ٹھگی چوری یا ڈکیتی
وغیرہ کرکے اپنا پیٹ پالتے ہیں یا خودکشی کرکے اپنی جان دیتے ہیں اور ملک
کی آدھی دیں فروخت ہو چکی ہی دولت نقدی یعنی چاندی سونا جواہرات
وغیرہ بھی دو تہائی ملک سے نکل گیا سونے کی تو اسقدر کمی ہو گئی جو تیس برس
پیشتر ۱۶ روپیہ تولہ بکتا تھا آج چوبیس روپیہ تولہ آتا ہی غرض دو تہائی سونا
نکل گیا آگے اشرفی ملک میں بہت چلتی تہیں وہ بھی ملک کا سکہ گنا جاتا تھا آج
وہ بازاری اشیا کی طرح سے بکتا ہی اسکا مقررہ نرخ ہی نہیں ہی اوسوقت روپیہ
کی کثرت سے جو آدمی چاہتا تھا قرض لے سکتا تھا آج اچھے بھلے مالکوں کو
قرض میسر نہیں آتا بڑی جائدادوں پر ایکروپیہ آٹھ آنے سیکڑہ دینا پڑتا ہی

کچھ دن پیشتر ۱۷ سیکڑہ پر مل جاتا تھا

پیارے بھایو غور کرو عرصہ تیس سال میں ایسا عظیم انقلاب ہو گیا اگر یہی
یہی حالت رہی تو ضرور ایکدن یہ ملک مارا جائیگا غور کرو ابھی آپ کی جائداد
نصف جائداد باقی ہے جو آبادی کے بڑھنے اور آمدنی کے گھٹنے اور گھٹنے
عرصہ تیس سال میں بالکل ختم ہو جاویگی پھر جائداد کے نہ رہنے سے خرچ زیادہ
اور آمدنی کم ہونے پر جو حالت ہوگی اوسکو آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

پیارے ناظرین اسوقت ہندوستان کی آمدنی ۲۰ کروڑ ہے جو تیس برس پیشتر
اٹھارہ کروڑ کے تھی اگر اسی حساب سے بڑھے تو تیس سال میں بیالیس کروڑ آدمی ہو جائینگے
محققان نامہ اور لائق افسران گورنمنٹ نے جو آمدنی بحساب اوسط فی آدمی
لگائی ہے اوسکی تعداد ۳۰ روپیہ سالانہ ہے اگر کل ملک کے آدمیوں کی آمدنی شامل
کیجاوے تو سات ارب چھپن کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی کل ملک کی ہوتی ہے اسمیں سے
قریب دو ارب روپیہ کے اخراجات گورنمنٹ ریل کی تجارت ممالک غیر میں چلے
جاتے ہیں اور بقیہ ۵ ارب ۵۶ کروڑ ہے دو ارب دس کروڑ روپیہ ہندوستان
کا بیکار بھیک دہاری جنکی تعداد اسوقت تین کروڑ ۵ لاکھ ہے کہا جاتی ہیں
یہ لوگ اک تو ملک کا روپیہ اسقدر نابل کرتے ہیں دوسرے تین کروڑ آدمی

یکا ہیں انکا خرچ بحساب ۶ ماہواری اوسط سے لگایا گیا ہے بقیہ تین ارب
۳ کروڑ روپیہ ۴۲ کروڑ ۵۰ لاکھ آدمیوں کے خرچ میں آتا ہے اگر فی آدمی کم
سے کم ۶ روپیہ ماہواری خرچ مانا جاوے اگرچہ بہت سے لوگ عیاش فضول خرچ
امیر و غریب سب سے زیادہ خرچ کرتے ہیں یہ تعداد اسقدر لگائی گئی ہے جسکے بغیر
یادو نشان کو زندگی محال ہے تو بہتر کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ ماہواری اور آٹھ ارب
۷ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے اس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ ۵ ارب ۴۳ کروڑ
روپیہ سالانہ ملک کو نقصان پہنچتا ہے جس ملک کو اسقدر نقصان ہمیشہ پہنچا کرے
جاتا ملک کیسی آباد رہ سکتا ہے یہ کمی ملک کی زمینیں فروخت کرکے زیور وغیرہ
بیچ کر آجتک سب نے پوری کی ہے جس سے ملک کی موجودہ حیثیت کم ہو
رہی یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ کل ملک کا غلہ غیر ملکوں میں چلا جاتا ہے اگر
ہندوستان میں ہر ایک انسان کی جائداد اٹھارہ روپیہ اوسط فرض کریں
اگرچہ اسقدر جائداد نہیں ہے تو کل ہندوستان کی جائداد عرصہ تیس سال
میں ختم ہو جاویگی اب تو بحالت کمی آمدنی کے پورانی جائداد فروخت کرنیسے خرچ
چلا جاتا ہے لیکن تیس برس بعد جائداد ختم ہو جانے سے بھوکوں مرنا پڑیگا
کیونکہ کچھ تو آبادی کی زیادتی سے خرچ بڑھتا جائیگا اور جائداد کی کمی سے

آمدنی گھٹتی جائیگی غرض اسوقت بھوک اور رنج کے مارے اور دکھ جان دینی
کے سوا کچھ بھی علاج نہو سکیگا اب ہندوستان کی آبادی اور آمدنی کا حساب
دوسرے ڈھنگ پر کیا جاتا ہے ہندوستان میں اسوقت ۲۸ کروڑ آدمی
سکونت پذیر سکونت پذیر ہیں جنمیں سے ۱۴ کروڑ مستورات ہیں اور تین کروڑ
لڑکے دو کروڑ بیمار اور دو کروڑ بڈہے اور بیکار ہیں باقی سات کروڑ آدمی ہیں
جو کچھ کام کر سکتے ہیں انمیں سے تین کروڑ آدمی ضرر رسان ملک یعنی نام
کے فقیر دراصل شہوت پرست آوارہ گرد حرام خور اور شریر ہیں جو ہمارا لوگ
اس گروہ میں موجود ہیں وہ باعث ترقی ایمان ملک ہیں لیکن ان شریر و لیم
کی کثرت سے دوانون کا کھوج بہت ہی مشکل ہے بہت سے لوگ صرف کھانے پینے
کے واسطے فقیر ہو جاتے ہیں یا اسوقت گھرانوں سے تنازع ہوا چھٹ
دام میں پھنس جاتے ہیں باقی صرف چار کروڑ آدمی ہیں جو شب و روز محنت
کرکے زراعت تجارت تعلیم وغیرہ کے ذریعہ سے کماکر کھاتی ہیں ان اعمال محنت کرکے
کمائی بحساب اوسط فیکس [illegible] روپیہ ماہوار ہے اور ان چار کروڑ آدمیوں کی
مجموعی آمدنی ۲۳ کروڑ روپیہ ماہواری ہے اگر سب بھکاری شامل ہو کر
لگ جاویں تو ملک کی آمدنی ایک ارب دس کروڑ روپیہ ۲۵ لاکھ ماہوار

ہوتی ہے جب ہندوستان کا خرچ قلیوں کی برابر یعنی تین روپیہ ماہواری
ٹیکس شمار کیا جاوے تو کل ملک کا خرچ ۸۴ کروڑ ماہواری ہوا یعنی تو سال بھر میں دو ارب
۷ کروڑ تو یہ زیادہ ہوا اور باقی گورنمنٹ کے ٹکس وغیرہ کا خرچ غرض کل
اخراجات میں ۱۶ ارب روپیہ سالانہ کا نقصان دیتا ہے جس حالت میں ۷ کروڑ
آدمی محنت کرینگے اوس وقت ۱ کروڑ ۲۵ لاکھ ماہواری بچت ہوگی جسکی سالانہ
آدمی ۱۳ کروڑ پندرہ لاکھ روپیہ ہوگی اس سے گورنمنٹ اور غیر ملک کی تجارت کا
خرچ دیکر کچھ بچیگا اور آئندہ ملکی آبادی بڑھنے سے آمدنی میں ترقی ہوگی
اور سمجھ دیکھیں ہندوستان عمدہ حالت میں آ جاویگا اس وقت ہماری یہ حالت ہے کہ
نہ تو خرچ کم کر سکتے ہیں نہ عورتیں کچھ کام کر سکتی ہیں نہ بوڑھوں کو یہ محنت برداشت
ہو سکتی ہے نہ لڑکے کسی کام کے لائق ہیں اگر ہمکو ملک کی مدد دیکھو اسکی مدد دینے کی
امید ہے تو صرف انہیں تین کروڑ آدمیوں سے جو بیکار ہیں قابل
محنت کے نکل سکتے ہیں اب ہم کسطرح اس بلا کو ٹال سکتے ہیں یا کسطرح ان لوگوں
کو محنت میں لگا سکتے ہیں ہماری کل خرابی کا مٹانا ہمارے اتفاق اور گورنمنٹ
کی امداد پر منحصر ہے اگر ہمارے بھی افسر ہماری مدد پر کمر بستہ ہوں اگر ہم متفق ہو کر
شامل ہو کر گورنمنٹ سے درخواست کریں تو ضرور گورنمنٹ خیال کریگی پہلا اصول یہ ہے کہ

گورنمنٹ بذریعہ قانون نابالغ لڑکوں کا فقیر ہونا بند کردے خواہ انکے والدین
ہی کیوں نہ فقیری کیواسطے فقیروں کو سونپ دیں ہر حالت میں نابالغ کو فقیر کرنیوالا
مجرم قرار دیا جاوے پولیس کو اختیار ہو نابالغ سادہو کو جہاں پاویں فوراً
پکڑ لیں اور کچہری میں حاضر کریں تحقیقات ضروری ہو اگر وہ کسی کے ورغلانے
سے فقیر ہوا ہے تو اوسکو سزا دیجاوے کیونکہ ماں باپ کا لڑکوں کو فقیر
کو سونپ دینا بردہ فروشی میں داخل ہے لڑکا لڑکی اپنی جائداد نہیں جسکو
والدین تلف کرنے کا استحقاق رکھتے ہوں جو شخص اپنے لڑکے کو مار ڈالتا ہے
وہ قتل کا مجرم قرار دیا جاتا ہے کیوں ان والدین کو جو اپنی اولاد کو فقیروں
کے حوالے کرتے ہیں مجرم نہیں سمجھا جاتا گویا وہ اولاد کو دنیاداری کے وجود
سے قتل کرتے ہیں فقیروں کو دیجاتی ہیں وہ کسطرح اپنی برادری میں
شادی رشتہ کی مجاز نہیں رہتی اور کوئی برادری کا آدمی اونسے برتاو
نہیں کرتا غرضکہ وہ دراصل اپنے استحقاق قومی کی نسبت مردہ ہوجاتا ہے گورنمنٹ
کو چاہئیے کہ اس خرابی کو جلد روکے یہی خرابی بہت سے جرائم کا باعث ہے
جب نابالغ لڑکے فقیر ہوجاتے ہیں اور وہ جوان ہو کر اپنی خواہش کو نہیں
روک سکتے تو دوسرے کی عورت اور لڑکے کو ورغلانا شروع کرتے ہیں

وہ عورتیں جو بیاہ دار خاوند سے بسبب کمی ملاقات کی ناراض ہوتی ہیں
اونکے جلد بہین جاتی ہیں نابالغ لڑکونکو چیلا بنانے کی غرض سے
بہکا لاتی ہیں اور اون سے عمل بد کرکے اپنی خواہش نفسانی کو بجھاتی ہیں
غرض ہر طرح سے ملک کی انتظام اور چال چلن میں خرابی ڈالتی ہیں جب کار
اسطور بنا بالغ لوگوں کو روک کر ملک کو اس بلا سے بچائی گی نوجوان کی
واسطے یہ انتظام ہو سکتا ہی کہ جو بالغ شخص فقیری کو قبول کرے اوسکو کورٹ
میں لکھوانا پڑے اور گورنمنٹ اوسکا حلیہ لکھ لے اور جس غرض سے وہ فقیری
اختیار کرتا ہو اوس غرض کی جانچ کرے اگر وہ غرض اوسکی ٹھیک ہو
اور وہ شخص اوسکو ٹھیک طور پر کام میں لا سکتا ہو تو اسکو اجازت دیجاوے
پھر اگر وہ اس اقرار کے خلاف کرے تو مجرم سمجھا جاوے اس سے بڑا تو وہ مجرم
جو جرم کرکے سادھو بنکر اپنا حلیہ چھپا لیتے ہیں اور گورنمنٹ کی انتظام ملکی
میں خلل انداز ہوتے ہیں پکڑے جاوینگے دوسرے جو لوگ سادھو ہونے
کے روپ میں چوری وغیرہ کرتے ہیں وہ بھی رک جاوینگی غرض حکام وقت
کو اپنے انتظام میں بہت سی مدد ملیگی جب اسطرح اس آوارہ فرقہ کا بڑھنا
روکا جاوے تو موجودہ لوگونکو سمجھانا شروع کیا جاوے جنکی چال چلن درست ہونے

اور وہ کوئی خرابی نکرتی ہوں وہ تو چھوڑ دی جاویں باقی لوگوں کو محنت اور شادی

کرنے پر مجبور کیا جاوے غرض اسطرحکے انتظام سے چند روز میں ہندوستانکی ترقی ظہور

میں آنے لگیگی اور اس آوارہ گردہ کو تنزل ہوجاویگا صرف ایک خیال کیواسطے جو فقیر

ہوتے ہیں وہی ہونگے اونسے ملک کو پورا فائدہ ہوگا اور ملک کی آیندہ اولاد بالکل

محنتی ہوگی جس سے چند سال میں محنتی لوگوں کی تعداد بڑھکر ہندوستانکی بار

میں کمی واقع ہوجاویگی اور فلاحکی صورت نظر آنے لگیگی سوائے اسکے گورنمنٹ

کا فرض ہے کہ وہ اون لوگوں کے واسطے پبلک سے مشورہ لیکر ہر شہر کے باہر ایک

سدابرت بنوا دے اور کوئی سادھو بلا کسی ضروری کام کے شہر میں نہ آنے پاوے جس

سے شہر کے لوگوں کو ان لوگونکی خرابیوں سے ضرر نہ پہنچے کیونکہ کبھی تو یہ رسالی

بنکر لوگونکا روپیہ ٹھگ لیجاتے ہیں کبھی عورتونکو اولاد وغیرہ کا دہوکا دیکر

خراب کرتے ہیں اور جادو ٹونا بتلاکر انکو بہت سے جرائم کی طرف راغب کرتے ہیں

غرض جو جو نقصان یہ کرتے ہیں انکی تشریح کیواسطے ایک دفتر کی ضرورت ہے بہت سے

لوگ بیوقوفی سے اسکی رائے کے خلاف ہونگے تو بھی جس وقت تم اپنی عادل گورنمنٹ کو یہ نقصانات

سمجھا کر انسے استدعا کرتے ہیں اور ملک کی پوری کیفیت بیان کروگے تو ضرور گورنمنٹ

توجہ کریگی آجتک دنیا داروں اور محنتی لوگونپر ہزار طرحکا جبر ہوتا ہے لیکن بیکار

ادمی گورنمنٹ کو کچھہ بھی فائدہ نہین دیتی بلکہ بہت سی وارداتوں کا فاعل گورنمنٹ

گورنمنٹ کی انتظام ملک مین خلل انداز ہین اسلیئے گورنمنٹ کا فرض ہی کہ وہ اسطرف عنایت

ہو ہندوستان کے جاہل لوگ جہالت کی جوش سے کچھہ روز تک اس مقابلہ کی مخالف ہونگے

لیکن ہمارے ملک کی برہمنونکو چاہیئے کہ وہ اُن جاہلونکو سمجھا دین کیونکہ جیسا ان لوگونکا

ملک کے عام لوگون پر اثر ہی اوس سے بڑھکر برہمنونکا اثر ہی جس بات کو برہمن دہرم

بتاتے ہین وہ دہرم مانی جاتی ہے جسکو ادہرم بتلاتے ہین خواہ وہ دہرم ہی کیون نہو ادہرم

قرار دیا جاتا ہی جب ہماری برہمن بہائیوں مین طاقت ہی تو انکا بھی فرض ہی

کہ ملک کو اِس بلا سے بچانے کے واسطے کوشش کرین اور ملک کی لوگونکو سمجھاوین

کہ اسطرح ایک وڈی کے کہبر نکلنے سے کوئی فساد ہو نہین جاتا جب تک وہ

فساد ہو گا کام بخیر سے اسطرح برابر ہمسوتی کوشش سے پبلک کو عام کو فساد ہونسے

خود نفرت ہو جاویگی جبتک ہمارے ملک کے کل قومی خیرخواہ لائق آدمی ملکر

گورنمنٹ سے اوس آوارہ گردہ کو روکنی کی درخواست نکرین اور ہماری سچی

گورنمنٹ اپنی رعایا پروری کی فرضکو پورا کرنیکے خیال سے ہماری مدد پر کمر بستہ ہو جاوے

جب تک ہماری دیس کے برہمن اور عالم شخص دہرم کو بچانے کے واسطے اور ملک کو

پھر جائزہ اتفاق پر لانیکے واسطے اپنی ست شاسترونکا رواج دیکر اسکو ملک کو وقت

سے بچاؤ کی قوم کو عزت دلانے کے واسطے بہیں لوگوں نے قدر کرکے جو واسطے اس
گروہ کو کم کرنے کی کوشش نہ کریں گے تب تک اس گروہ کے نقصانات سے ملک کا محفوظ ہونا
ایک ناممکن امر ہے اے ملک کے ہمدردو جلدی کوشش کرو اس معاملہ کو گورنمنٹ کے روبرو پیش
کرو اے اڈیٹران اخبار نامدار اے مردمان ہوشیار اب اپنے اخباروں میں ایسی بلا سے
بچنے کی تدبیروں کو لکھنا شروع کر دو یقین ہے چند روز میں کوئی معقول علاج پسندیدہ
نکل آوے جیسے صورت کامیابی نظر آنے لگے بہت سے بیراگی گھر چھوڑ فقیر ہو گئے چند روز
ہیں یہ کسی بھلے مانس کی بہو بیٹی کو نکال کر اوسکی عزت اور اپنی دہرم کو داغ دیا اور
کئی اور اسی مرض کی مبتلا ہو گئے لاکھوں سنیاسی اسیطرح گوسائیں سنگی بیری پاس
آجکل دو فقیروں کا گذر ہوا انکی عمر قریب ۱۲ یا ۱۴ برس کی ہے جب اونسے پوچھا گیا کہ تم کب
سادہو ہوے تو انہوں نے کہا کہ ہماری والدین نے ۳۰ برس کی عمر میں ہمکو فقیر ونکو دیدیا
ایکا باپ اسوقت گوالیار میں صوبہ دار ہے اسکی حکایت یہ ہے کہ اوسکے باپ کی کوئی اولاد
نہ جیتی تھی اسنے ایک لڑکا فقیر کو دیدیا اب وہ لڑکا بازار کا نہو میں بھیک مانگا کرتا ہے
اے ناظرین صاحب غور کیا آپکا دل بسبب اسکی حالت زار پر رونے کو نہ اکہڑ گیا دیکھو
وہ بیقصور لڑکا والدین سے الگ کیا گیا اور اسکو پڑھنے کی بجائے گدائی کرنی پڑتی ہے
ہے ایسی جہالت پر افسوس ایسی خیالات پر افسوس ہے ہندوستان کے خیرخواہوں پر

جو ان بیچارے بچوں کو اس عذاب سے نہیں بچاتی اے گورنمنٹ تو کل ملک کی نگہبانی
کا دم بھرتی ہے کہ دربار میں اٹھا چکی ہے کیا یہ لڑکے تیری رعایا نہیں کیا انکی نگہبانی
کا تجھے جواب نہیں دینا ہوگا اے رحمدل حکام وقت آپ ہندوستان کے بچوں پر
رحم کریں اور بیچارے غریبوں کو اس فرقہ ظالم یعنی بیراگی اوداسی
دادوپنتھی گوسائیں جوگی وغیرہ فقیروں کے ہاتھ سے حفاظت کریں دیسی راجہ
بابو لوگو اپنے ملک کی ویرانی اور دولتمندو آپ جلد کوشش کرکے اس بلائے عظیم سے ملک
کو چھڑاؤ اب اتفاق کرکے شہر کے باہر ایک دھرم سالہ بناؤ اب ان بچوں کو
جو بسبب بہکانے کے فقیری کرتے ہیں پرورش کرو مرد وا اٹھو تم ہی ہو انکو
اپنے دھرم کی اگرچہ ہماری ملک کی بہت سے ہمدرد اون کاموں کی کوشش
کرتے ہیں جو دوسرے کے ہاتھ میں اگرچہ وہ ہمارے ملک کے لئے مفید ہیں لیکن
اونکے ہونے میں حالت بے اختیاری ہے اونکو ہم کبھی پورا نہیں کر سکتے
جبتک اپنے گھر کی کل موجودات کو درست نکر لیں کوئی بھی بادشاہ اپنی
رعیت کو درست رکھے بغیر دوسرے ملک کو جیت نہیں سکتا کوئی بھی قوم
اپنی طاقت کو مجموعی حالت میں لائے بغیر قوم کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے نہ اپنی
حالت کو درست کر سکتے ہیں اسلئے اے بھائیو قوم اپنی طاقت کو گھر پر جو گر و

کے مٹانے سے قوم کی بیکاری کو دور کرنے سے اور ملکی علوم کو ترقی دے
تعلیم کو اپنی ہاتھہ میں لینے سے ایک ملک کو سدہار سکیں گے اسلیئے جلدی
کوشش کرو اور ملک کو سنبھالو بیبرے چال میں وہ قوم جو اپنی چال چلن
کو درست نکری دوسرے قوموں سے اپنا حق نہیں لے سکتی وہ لڑکا جو
ہمیشہ سویا کرے باپ کی جایداد کا وارث نہیں ہوتا کیونکہ جب بیدار
ہو تب حصہ لے اوسکو بیداری محال ہے اسیطرح جب قوم میں اتفاق
ہو کر کثرت علم سب کے اخلاق اور خیالات درست اور ملک میں بالکل
بیکاری کا نام باقی نرہے ہر شخص محنت کرنے کا عادی ہو سستی
سے سب کو پرہیز ہو تب تو ملک کی درستی ہو سکتی ہے اس حالت
میں کانگریس اور آریہ سماج دہرم سبھا وغیرہ ملک کی بہتری چاہنے
والے سوسائٹی خواہ کتنی ہی کوشش کریں کچھہ نہو گا ای محبان
قوم اس آوارہ فرقہ کو روکنے اور قوم کی چال اور اخلاق کو درست
کرانے کی طرف جلد متوجہ ہو تہوڑے روز میں ملکی کوشش کا
درخت ضرور بار آور ہوگا جب آپ کوشش کرینگے تب کیا علاج ہے
مثل مشہور ہے ہمت مرداں مدد خدا ملک ہمت کریگا تب پرماتما مدد

دیگا ضرور سب خرابی مٹ جاویگی اور
کوشش کرنے کا حق بجالاؤ پھل پانی
کا موقع پرماتما میسر کریگا
میں یقین کرتا ہوں کہ
ملک کے ہمدرد ضرور
اس تحریر پر
خیال
کرینگے
٭٭٭

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانی جاتی ہیں ان سبکا آدی مول پرمیشر ہی

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان۔ نیائکاری دیالو اجنما۔ انت نروکار انادی۔ انوپم سرواادھار سرویشور سرویاپک سروانتریامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہی اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہی۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہی وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ست گرہن کرنے اور است کی چھوڑنے میں سروداودیت رہنا چاہی۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ہی ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک انتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیی (۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنا چاہیے (۹) پرتیک کو اپنی ہی انتی ہی سنتشٹ رہنا چاہیی کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیی سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری [illegible] میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کی کل کتابیں ویدک دھرم پریس مراد آباد سے مل سکتی ہیں

اوم

ایشور وچار حصہ اول

جسمیں ایشور کی ہستی معقول دلیلوں سے ثابت کی گئی ہے

مصنفہ

پنڈت کرپا رام شرما جگراؤنی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی وشمالی

جس کو

بابو مکت بہاری لال مینجر آریہ پستکالیہ مراد آباد نے چھپوا کر

شایع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں

چھپا

اُوم

ایشور وچار حصّہ اوّل

پیارے ناظرین جب ہم اِس سنسار مین پدارتھون کو تحقیقات کے

واسطے غور کی نظر سے دیکھتے ہین تو ہمین معلوم ہوتا ہے کہ سنسار مین بہت

قسم کے پدارتھ ہین لیکن سب پدارتھون مین جو کام ہوتا دیکھتے ہین وہ قواعد کے

قریباً نیم مین بندھا ہوا معلوم ہوتا ہی مثلاً ایک بچہ آج پیدا ہوا کچھ دن تک

بڑھتا گیا یہان تک کہ وہ جوان ہوگیا پھر کچھ دن قایم رہا۔ آخر کار گھٹنا شروع

ہوا۔ اور ایکدن فنا ہوگیا اسیطرح ایک درخت کو لے لیجئے کہ پہلے وہ زمین

سے بہت چھوٹا سا انکر ہوکر نکلا چند روز مین بہت بڑا ہوگیا آخر کار سوکھکر

گرپڑا اور جلکر راکھ ہوگیا۔ اِن ساری باتون سے ہمین گیان ہوا کہ جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ فنا

نی اور ناش ہو جاتی ہے اور جو چیز حالت بدلتی ہے وہ پیدا شدہ اور ناش والی

ہے اور جو ناش والی ہے وہ پیدا شدہ اور حالت بدلنے والی ہے۔

پیارے ناظرین جب یہ اصول معلوم ہو گیا کہ جو چیز حالت بدلتی ہے وہ پیدا شدہ

ہے اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا دُنیا پیدا شدہ ہے یا نہیں۔

چونکہ دُنیا حالت بدلتی رہتی ہے اِسواسطے ہم کہتے ہیں کہ دُنیا پیدا شدہ

ہے بہت سے آدمی یہ کہتے ہیں کہ ہم دُنیا کو حالت بدلتا نہیں دیکھتے بلکہ

فرق چیزیں حالت بدلتی ہیں اسواسطے دُنیا پیدا شدہ نہیں لیکن غور سے

قات کے چنے والے سمجھتے ہیں کہ جس کُل کے اجزا حالت بدلاکرتے ہیں وہ کُل

رمین بھی حالت بدلاکرتا ہے۔ چونکہ دُنیا کُل ملی ہوئی چیزوں کا نام ہے اور ہر ایک

ہیں وہ چیز کو ہم حالت بدلتا دیکھتے ہیں اِس سے صاف ظاہر ہے کہ دُنیا متغیر بالذات

دن تک ہے اور متغیر ہونے سے ثابت ہو گیا کہ دُنیا پیدا شدہ اور ناش والی ہے۔

آریہ گن جب یہ معلوم ہو گیا کہ دُنیا پیدا شدہ ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ

پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے ایک سوبھاوک دوسری نیمتک ۔ دُنیا سوبھاوک پیدا

ہوتی ہے یا اِسکا کوئی پیدا کرنیوالا بھی قدیم ہے۔

پیارے ناظرین جب ہم کبھی بازار سے چلے جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں بازار

مین پیسے گر پڑے ہین تو ہمین خیال ہوتا کہ یہ کسی مسافر کے سو بھاوک گر
پڑے ہون گے۔ لیکن اگر ہم دیکھین کہ دس دس گن کر دس جگہ پر بانٹ
رکہے ہوے ہین اسوقت یہ یقین ہوتا ہے کہ کسی سمجھہ دار آدمی نے یہ گن
رکہے ہین دوسرے جب ہم کبھی پہاڑون مین چلے جاتے ہین اور دیکھتے ہین
کہ چارونطرف بے سلسلہ سبزی اُگ رہی ہے اور بہت سے درخت ادہر
اُدہر جہکے ہوئے معلوم دیتے ہین تو اسوقت ہم کہتے ہین کہ یہ سو بھاوک
سبزہ زار ہے۔ اور یہ درخت سو بھاوک لگے ہوے ہین۔ لیکن جسوقت ہم
دیکھتے ہین کہ کیاریان بنا کر اور زمین ناپ کر کہین پودینا اور کسی کیاری
مین تلسی اور کسی مین پہولونکے درخت ہمین مہندی کے درختونکی قطارین لگ
رہی ہین اور کاٹ چھانٹ کر بہت خوبصورتی سے سجائی ہوئی نظر آتی ہین اُسی وقت
ہمین یقین ہوجاتا ہے کہ یہ کسی کاریگر مالی کا لگایا ہوا باغ ہے وہان سو بھاوک
ہونیکا ہمین خیال تک نہین آتا۔

پیارے ناظرین متذکرہ بالا حالات سے ایک نیم معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز
بے نیم اور بے قاعدہ ہے وہ سو بھاوک اور جو چیز باقاعدہ سلسلہ وار ہے
وہ نیمک ہے اور وہ کسی گیان شکتی والی طاقت کی بنائی ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اب سوچنا یہ ہے کہ آیا دنیا میں قاعدہ اور نیم کام کر رہا ہے یا دنیا بیقاعدہ ہے اگر کوئی نیم کام کر رہا ہے تو دنیا کسی گیانی کے بنانے سے بنی ہے۔ اگر بیقاعدہ ہے تو ضرور سوبھاوک طور پر پیدا ہوئی اس حالت میں ہمارا یہ کہنا کہ دنیا سوبھاوک ہی غلطی سے خالی کہو گا۔

پیارے دوستو آجکل بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ دنیا نیچر سے پیدا ہوئی اور بہت سے ناستک پرانے وقت میں بھی ایسا کہا کرتے تھے اور جین وغیرہ دنیا کی پیدائش کے قائل ہی نہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سوبھاؤ گن ہوتا ہے جو کسی دربیہ میں رہا کرتا ہے اور نیچر یا قدرت خاصہ بھی گن ہی ہو کسی چیز میں رہتا ہے۔ اسواسطے یہ کہنا کہ دنیا سوبھاؤ سے پیدا شدہ ہے۔ اس سوال کو پیدا کرتا ہے کہ کس کے سوبھاؤ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت اس سوال کا جواب یہ ہوگا کہ گنڈ کر جسمیں شامل ہوتا ہے اسکے سوبھاؤ سے پیدا ہوتا ہے۔ پیارے سجنو یہاں معلوم ہو گیا کہ دنیا کی ہر ایک چیز کا کارن مادہ ہے کیونکہ دنیا کی ہر ایک چیز فنا ہونے کے بعد مادہ میں ملجاتی ہے مثلاً جب درخت کو جلاتے ہیں تو کچھ حصہ راکھ میں کرمیں پڑا رہتا ہے۔ اور کچھ حصہ بھاپ بنکر ہوا میں کے آکار میں آجاتا ہے گویا زمین کا حصہ جو اس درخت میں ملا ہوا تھا وہ تو

زمین پر رہ گیا لیکن باقی اگ پانی اور ہوا کے حصہ اُڑکر اپنے اصل مین جا
جس سے صاف معلوم ہوا کہ جو لوگ سوبھاو دنیا کی پیدایش مانتے
اونکا خیال یہ ہے کہ دنیا مادہ کے سوبھاؤ سے پیدا ہوئی ہے ۔

پیارے ناظرین اس دنیا مین دو قسم کی سرشٹی ہمین نظر آ
ہے ایک مدرک ایک غیر مدرک اور سوبھاؤ بادی مانتے ہین کہ دونو
قسم کی سرشٹی مادہ سے پیدا ہوئی ۔ لیکن دنیا کے اندر ایک نیم کام
کرتا ہوا نظر آتا ہے ۔ کہ جو طاقت متفرق اجزا مین موجود نہو وہ مرکب مین
پیدا نہین ہو سکتی مثلاً دودہ مین میٹھاپن نہیں میدہ مین نہین وہ میٹھاپن انکے
میلان سے پیدا نہین ہوگا ۔ لیکن اگر چینی ملائی جاوے تو فوراً دودہ میٹھا
ہو جاویگا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو طاقت مفرد اجزا مین نہو وہ مرکب
سے پیدا نہین ہو سکتی ۔ اگر آپ سونٹھ کالی مرچ اسیطرح کی دس گرم دوا
ملائین تو اوس سے سردی کبھی پیدا نہوگی بلکہ ہمیشہ گرمی ہی ہوگی اسیطرح
اور بہت سی مثالین دنیا مین موجود ہین جو ثابت کر رہی ہین کہ مرکب مفرد
اجزا کی طاقت کا مجموعہ ہوتا ہے جب ہم تحقیقات کے واسطے مادہ کے
مفرد اجزا ۔ اگ ۔ پانی ۔ ہوا ۔ مٹی وغیرہ کو دیکھتے ہین تو

ان مین سے کسکو بھی مدرک نہین دیکھتے تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ درک مادہ کا گن نہین اور نہ مادی چیزون سے پیدا ہو سکتا ہے
جو لوگ یہ مانتے ہین کہ درک مادہ سے پیدا ہو سکتا ہے اور یہ مادہ کا
گن ہی تو اسوقت کوئی مادّی چیز غیر مدرک نظر نہین آتی کیونکہ گن دربیہ سے
علیحدہ نہین ہو سکتا اور اس حالتمین نیند کا آنا اور موت کا ہونا ناممکن
ہو جائیگا۔ اور دوسرا اعتراض یہ پیدا ہوگا کہ سرشٹی کا بنا مادہ کے سبھاؤ
پر منحصر ہے بگڑنا کسکا دھرم ہے اگر کہا جاوے وہ بھی مادہ کا دھرم
ہے تو اس سے بڑھکر کوئی بھی غلطی نہین ہو سکتی کیونکہ دو متضاد گن ایکسی چیز
مین رہ نہین سکتے اور پیدا کرنا اور ناش کرنا مخالف گن ہین اسواسطے
ان دونون کا ایک ہی مادہ مین رہنا ناممکن ہے۔

پیارے احباب بعض ناستک یہ کہتے ہین کہ دنیا کے پیدا کرنے
اور ناش کرنے کی دونو طاقتین مادہ مین ہین۔ کیونکہ مادہ مختلف قسم
کا ہے۔ مثلاً اگن کا گن الگ کرنا ہے اور جل کا دھرم ملانا ہے اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ پیدا کرنا اور ناش کرنا دونون گن مادہ مین رہ سکتے ہین۔ اس
حالتمین یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ طاقت پیدا کرنے کی زیادہ ہے یا ناش کرنے

کی یا دونوں برابر ہیں۔ اگر کہا جاوے کہ پیدائش کی طاقت زیادہ
ہے تو اُس حالت میں ناش ہونا ناممکن ہے کیونکہ زبردست طاقت
کمزور کو روک سکتی ہے اگر ناش کی طاقت زیادہ مانوگے تو اس
حالت میں پیدائش نہیں ہوگی۔ اگر دونوں کو برابر مان لیا جاوے
تو اُس حالت میں نہ پیدائش ہوگی نہ ناش ہوگا۔ اِن تینوں حالتوں میں
سوبھاؤ سے جگت کا پیدا ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے

پیارے ناظرین مندرجہ بالا دلیلوں سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا
کہ جگت بھوتوں کے سوبھاؤ سے پیدا ہو نہیں سکتا۔ دوسرے جگت
کے ہر ایک پدارتھ میں نیم موجود ہے۔ جو بغیر مقنن ہو نہیں سکتا۔
موسموں کا بدلنا۔ ستاروں کی گردشیں انسان کا پہلی طفولیت میں آنا
پھر جوانی اسکے بعد بڑھاپے کا آنا۔ کارن کے بغیر کاریہ کا نہ ہونا۔ بارش
کا بغیر بادل کے ہونا۔ ماتا پتا کے سنبھوگ کے بغیر سنتان کا نہ پیدا
ہونا ادی سرشٹی میں۔ ماتا کے بغیر پیدا ہونا اسیطرح ہر ایک چیز میں
ایک نیم کام کر رہا ہے جسکی تشریح کی اس چھوٹی سی کتاب میں
گنجائش نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کو کسی کامل کاریگر نے بنایا ہے

جسکی کارگری اس قسم کی کمل ہو کہ اُسمین فرق آنا ناممکن ہے۔

پیارے ناظرین ناستک لوگ یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ جسطرح پیلا
اور کالا رنگ ملکر ایک نیا سبز رنگ پیدا ہو جاتا ہے یا دہی گوبر ملا کر رکھنے
سے بچھو پیدا ہو جاتے ہین۔ اسیطرح مادہ سے یہ جیو بھی پیدا ہو جاتا
ہے۔ لیکن سوچنے والے آدمی سمجھتے ہین کہ وہ رنگ کے ملنے سے
نیا رنگ پیدا نہین ہوا۔ بلکہ ایک کے دیکھنے مین دوسرا روکاوٹ
پیدا کرتا ہے جس سے دونون اصلیت سے گرے ہوئے معلوم
ہوتے ہین اور نہ بچھو وغیرہ مین جیو پیدا ہوتے ہین بلکہ جیو باہر
سے آتے ہین اگر کوئی کہے کہ بوتل مین بند کرنے پر بھی گوبر اور دہی سے بچھو
پیدا ہو جاتے ہین اور بوتل کے اندر منہ بند کرنے پر جیو جا نہین سکتا یہ کہنا
بھی غلط ہے کیونکہ ہر ایک چیز کے اندر باریک چھید ہوتے ہین اگر
ا جاوے ٹھوس چیزون مین چھید نہین تو کسطرح لوہے کے گولے مین آگ
پرویش کر سکے اور کسطرح بوتل کے اندر بیرونی گرمی داخل ہو سکے جب
گرمی اور اگنی کے پرمانو بوتل کے اندر جا سکتے ہین تو اس حالت مین جیو کسطرح
نہین جا سکتا۔ اور یہی ایشور کا نیم ہے جسطرح پسل اور پسینے سے

جو مین پیدا ہوتی ہین ۔ رج بیرج سے ہنس پیدا ہوتا ہے اسطرح
گوبر ادھ دہی کے میل سے بچھو وغیرہ کے شریر پیدا ہو جاتے ہین
اور جو جین لوگ یہ مانتے ہین کہ سرشٹی اسی طرح پر چلی آئی اس
کا کوئی پیدا کرنے والا نہین یہ بھی انکی غلطی ہے ۔ کیونکہ پرنامی چیز
یعنی حالت بدلنے والی چیز قدیم ہو نہین سکتی ۔ اس مین درشٹ
کا ابھاو ہے اور یہ بات بدہی کے بالکل خلاف ہے ۔ ک
جیو خود ہی کرم کرے اور خود ہی اسکی سزا بھوگ مثلاً کوئی چور خود ہی چوری ک
خود جیلخانہ اور ہتکڑیاں تیار کرکے خود اسمین چلا جاوے ۔

پیارے دوستو بعضے آدمی یہ کہتے ہین کہ لکشن اور پرمان آ
چیز کی ماہیت معلوم ہوتی ہے اور جس کے ہونے مین پرمان نہو
کا وجود ماننا بڑی بھاری غلطی ہے ۔ چونکہ ایشور وشے مین کو
پرمان نہین اسواسطے ایشور سدھ نہین ہو سکتا ۔ اسمین یہ اعتراض
پیدا ہوتا ہے کہ جب بغیر پرمان کوئی چیز سدھ نہین ہو سکتی اور جب
پرمان کی تحقیقات کرنی ہو تو اس حالت مین پرمان خود تو پرمیہ ہو جاویگا
اس حالت مین پرمان سدھی کے واسطے دوسرے پرمان کی ضرور

ہوگی. اگر کہو پرمان مین بھی پرمان ملے گا تو اس پرمان کے واسطے اور پرمان
کی ضرورت ہوگی اسطرح پر انوستہا دوس یعنی دور تسلسل مین آجاوگے
اگر کہو پرمان تو ستہ سدہ ہے اسکے واسطے پرمان کی ضرورت
نہین تو تمہارا سدہانت خود کنشڈن ہوگیا جب پرمان ہی مین پرمان
نہین تو جگت اور سب پرمانون کے بنانیوالے ایشور مین پرمان کے
نہونے سے اسکی سدہی کسطرح پر ہوسکتی ہے ؛
پہر انتری گن بعض یہ کہتے ہوئے سنے گئے کہ جب کوئی چیز بغیر کارن کے
پیدا نہین ہوتی تو ایشور کا کارن کون ہے. لیکن کارن کاریہ کا ہوتا ہے
اور کاریہ پرنامی یعنی متغیر ہوتا ہے چونکہ ایشور متغیر بالذات نہین اسواسطے
وہ کاریہ نہین اور جب کاریہ نہین تو اسکا کارن کسطرح پر ہوسکتا ہے
بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ ایشور کہان ہے لیکن انکا یہ سوال بھی
انکی الپگتا کا ہی ثبوت ہے ورنہ کہان کا شبد بھی ایک وستی یعنی محدود
چیز کے واسطے ہوا کرتا ہے چونکہ ایشور لامحدود اور بیاپک ہے اسواسطے
اس اعتراض کی گنجایش نہین.
جیسے تیل تلون مین بیاپک ہے اگر کوئی کہے کہ تل کہان ہے تو اسکا

سوال بالکل غلط ہوگا کیونکہ سوائے پیلنے کے تیل نکل نہیں سکتا اور
دودھ میں گھی ہر جگہ موجود ہے لیکن بغیر متھنے کے معلوم ہو نہیں
سکتا چینی میں ہر جگہ مٹھاس ہے لیکن بغیر کھانے کے معلوم نہیں
کر سکتے جیسے سورج میں اگن ہر جگہ موجود ہے اسیطرح پرماتما سارے

جگت میں ویاپک ہے

پیارے ناظرین آج تک جسقدر فلاسفر اور محقق بزرگ دنیا میں
ہوچکے ہیں یا موجود ہیں قریبا سب اس بات میں متفق الرائے ہیں کہ
مادہ میں حرکت نہیں کیونکہ جب ہم ایک گیند کو دوسری طرف پھینکتے ہیں
تو جب تک وہ ہماری طاقت سے چلتی ہے چلی جاتی ہے اور جہاں
ہماری طاقت ختم ہوئی وہ ٹھہر جاتی ہے۔ اب سوچنا چاہئے کہ اگر
مادہ میں حرکت ہوتی تو وہ گیند برابر چلی جاتی کہیں بھی نہ ٹھہرتی
چونکہ اسوقت کل مادی اشیا حرکت کرتی ہوئی معلوم ہو رہی ہیں اسواسطے
معلوم ہوتا ہے کہ اس کل مادی دنیا کو حرکت دینے والی کوئی طاقت
ہے جسکے بل سے یہ سارا سنسار اور پرتھوی چاند اور سورج
اور ستارے سب کے سب متحرک ہیں؟

پھر اتری گن بہت سے لوگ یہ سوال کرتے ہین کہ جب ایشور ھر جگہ موجود
ہے اور جیو کے اندر بھی موجود ہے شریر کے اندر بھی موجود ہے
پھر کیا وجہ ہے کہ وہ نظر نہین آتا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کی
آنکھین اندھی ہون۔ اور وہ روپ دیکھنا چاہے کیا اُسے کوئی روپ
دکھلا سکتا ہے۔ یا اوس کے روپ نہ دیکھنے سے یہ کہہ سکتے ہین کہ جگت
مین روپ ہے ہی نہین۔ یا جسکی رسنا اندری خراب ہو اور چینی مین
سے مٹھاس کو انبھو کرنا چاہے کسطرح معلوم کر سکتا ہے جب
تک کہ رسنا اندری ٹھیک نہو جائے اسی طرح بہرا آدمی اگر راگ
سننا چاہے کون سنا سکتا ہے۔ جب تک کان درست نہ
کئے جائین کوئی آدمی بہرے اور گونگے کو دیکھکر یہ کہہ سکتا ہے
کہ یا چینی مین مٹھاس یا جگت مین راگ کوئی چیز نہین اسیطرح ایشور کو
جاننے کے واسطے جو شدہ بدھی اور اُستھر من کی ضرورت ہے۔ جب
تک بدھی اور من استھر نہ ہونگے کوئی منشیہ ایشور کو دیکھ نہین سکتا
اسواسطے نیترون کے نہ دیکھنے سے یہ مان لینا کہ کوئی ایشور ہی نہین
بڑی بھاری غلطی مین پڑنا ہے کیونکہ اگرچہ آج تک کسی آلونے

سورج نہین دیکھا لیکن اس سے یہ نہین کہہ سکتے کہ سورج نہین ہے اسی
طرح موٹی بدہی والے ادمیون کے ایشور کو نہ معلوم کرنے سے
ایشور کی ہستی سے انکار ٹھیک نہین ۔

پیارے ناظرین اگرچہ بہت سی دلیلین اور ثبوت شاشتر کارون نے
ایشور سندہی مین دی ہین مین نے اس پمفلٹ کو مختصر کرنے کے واسطے
سب کو چھوڑکر ان تھوڑیسی دلیلون پر کفایت کی ہے اور بہت سا
حصہ اس کا دوسرے حصہ ایشور ساکار ہے یا نرا کار
ہے اسمین بیان کیا گیا ہے اور تیسرے حصہ مین ،، ایشور کی
اپاسنا کیون کرنی چاہیے ،، اس پر بحث کیگئی ہے ۔ یہ تینون حصہ پمفلٹ
کے طور پر لکھے گئے ہین اگر ایشور نے موقع دیا تو ایک بڑی کتاب مین مشرح
ان مضمونون پر بحث کردیگا اب پرکرتی یعنی مادہ کو دکھ کا سادہن سمجھکر
جہانتک ہوسکے مادی چیزون کو تیاگ کرتی کے کیول ایک مانر سادہن ایشور گیان
کو حاصل کرکے اسکے موافق اکرم کرتے ہوئے اسکی اپاسنا سے آنند کو حاصل
کرین ویدو مین صاف بتلایا گیا ہے کہ دکھون سے چھوٹنے کا ایک راستہ
ہے یعنی ایشور پرکرتی اور جیو کے سروپ کے گیان کو حاصل کر کے

پرکرتی سے اُداسین بہاورکھکر ایشور کی اپاسنا کرے وید کا منتر یہ ہے

वेदाहमेतं पुरूषं महान्तं आदित्यवर्णं तमसः
परस्तात् तमेव विदित्वा अति मृत्यु मेति नान्यः
पन्थः विद्यतेऽयनाय: ॥

ارتھہ

ہم اِس جگت مین بیاپک پرماتما کو جو سورج کی طرح پرکاش سے اور
اندھکار سے سونیہ ہے جانین اُسی کے جاننے سے اتی مرتیو
نام مکتی کی پراپتی ہوتی ہے اِس کے سوائے مکتی کیواسطے کوئی
مارگ نہین کیونکہ جب تک ایشور کو سروآنترِیامی اور سرو
بیاپک نہ مان لے تب تک منشیہ پاپون سے بچ نہین
سکتا اور پاپ سے بچے بغیر مکتی ہو نہین سکتی
اسواسطے ہر ایک شانتی اور سکھہ کے
خواہشمندون کا فرض ہے کہ پرماتما
کو مانکر اوسکی اُپاسنا سے آنند حاصل کرے
اُوم شانتی شانتی شانتی

آریہ سماج کے اصول

(١) سب سچے علم اور علم سے جو کچھ معلوم ہوتی ہیں اون سبکا اصل اصول پرمیشور ہے

(٢) ایشور سچدانند سروپ نراکار. سرشکتیمان. نیایکاری. دیالو. اجنما. سروانترا
نروکار. انادی. انوپم. اننت. سرو آدہار. سرویاپک. سرانترامی. اجر. امر. ابہے
نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگ ہے

(٣) وید سچے علم کی پستکیں ہیں. وید کا پڑہنا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دہرم ہے

(٤) سچ کے قبول اور جھوٹ کے چھوڑ دینے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے

(٥) سب کام دھرم کی مطابق یعنی سچ اور جھوٹ کو سوچکر کرنے چاہئیں

(٦) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا خاص کام ہے یعنی روحانی وجسمانی اور رفاہ
عام خلایق کی ترقی کرنا.

(٧) سب سے باتحاد تمام دھرم کے مطابق جس سے جیسا مناسب ہو برتنا چاہئے

(٨) جہالت کا ناش اور علم کی ترقی کرنا چاہئے

(٩) ہر ایک کو اپنی ہی بہبودی میں خوشنود رہنا چاہئے بلکہ سبکی بہبودی میں اپنی بہبودی سمجھنی چاہئے

(١٠) سب آدمیوں کو ان اصولوں کی تعمیل میں کہ جو رفاہ عام سے ہوں پرتنتر رہنا
چاہئے اور ان اصولوں کی تعمیل میں جو اپنی ذات سے متعلق ہوں سب خودمختار ہیں

ٹریکٹ نمبر (۳)

ایشور وچار
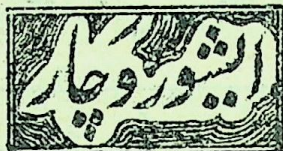
حصہ دویم

جس میں ایشور کے ساکار و نراکار ہونیکا وچار کیا گیا ہی

مصنفہ

بابو کرپا رام شرما جوائنٹ آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جس کو

بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شایع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

بار سویم ۱۰۰۰ جلد | کاتب منوہر سروپ | قیمت فی جلد ۳ پائی

اُوم

ایشور وچار حصّہ دوم

پیاری ناظرین ایشور وچار کے پہلے حصّہ میں ایشور کا ہونا دلیل
سے ثابت کیا گیا ہے۔ اُس میں پرمان وید اور شاستروں کے اسواسطے نہ
گئے کہ اسکا تعلّق آستکوں سے ہے اور ناستک کے واسطے کوئی کتاب ہو نہیں
اسواسطے وچار کا دوسرا حصّہ تیار کرتے ہیں جسکا مضمون یہ ہوگا کہ ایشور سا
یا نراکار =

ایشور کا لکشن ہے سچدانند جسمیں تین پد یعنی ست۔ چت۔ آنند
ہیں۔ ست کہتے ہیں تین کال میں رہنے والی کو اور چت کہتے ہیں گیا
کو یعنی مدرک بالذات کو اور آنند کہتے ہیں تینوں کال میں دکھ کے ابھا
جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ جو چیز ست ہے آیا وہ ساکار ہوگی یا نراکار یعنی
مورتی والا ہے یا امورتی والا۔ اگر کہا جاوے مورتی والا ہے تو اسکا لفظ

پیدا ہوگا کہ اگر مورتی والا ہے تو اُسکے مورتی مُرکب ہے یا مفرد یعنی سادیپ ہے
یا نرادیپ۔ اگر کہا جاوے سادیپ ہے یعنی مُرکب ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ بھوتک
ہے یا ابھوتک۔ اگر کہا جاوے بھوتک ہے تو ست بھوتوں کا کاریہ ہوگا۔ جب
کاریہ ہوا تو کسی کال میں کارن سے پیدا ہوا ہوگا اور اپنی اُتپتی سے پوروکال
میں نہیں ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ جو پیدا ہوا وہ ناش بھی ہوگا اور
ناش کے بعد نہیں رہیگا گویا بھوتک مورتی ہونے سے آدی اور انت میں تو نہ رہا
کیول درمیانی حالت میں رہا اور ست تین کال میں رہنے کو کہتے ہیں۔
پس جو چیز ایک کال میں رہے وہ ست نہیں ہو سکتی۔ اگر کہا جاوے ابھوتک مورتی
ہے تو ہو نہیں سکتی کیونکہ ابھوتک مورتی میں درشٹانت کا ابھاو ہے اور پرتیکش کا
برودھی ہونے سے اس میں انومان بھی ہو نہیں سکتا کیونکہ انومان پرتیکش
پوروک ہوتا ہے اور شبد پرمان اس میں ہو نہیں سکتا اور نہ کوئی ہے۔ اگر کہا جاوے
نرادیپ مورتی ہے تو ست پرمانو دھرم والا ہوگا اور پرمانو ایک دیشی ہے اسواسطے
ست بھی ایک دیشی ہوگا۔ یہ بھی ناممکن ہے کیونکہ محدود پدارتھ پدارتھ لامحدود صفت
رکھ نہیں سکتا اسواسطے ست سے ساری جگت کے نیم چل نہیں سکیں گے اور
پرماتما ساری جگت کا ہے اسواسطے ست کو امورتی ماننا پڑے گا۔

اب رہا چت یہ تو کبھی مورتی والا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ مورتی والے پدارتھ بھوتک ہیں اور بھوتک پدارتھ جڑ ہیں یعنی گیان سے شونیہ چت جو گیان کا ادھکرن ہے وہ کسطرح جڑ ہو سکتا ہے دوسرے بھوتک پدارتھ انتیہ ہیں۔ اگر چت انتیہ ہے تو ست کے ساتھ تین کال میں کسطرح رہ سکتا ہے۔ اسواسطے معلوم ہوتا ہے کہ چت بھی مورتی والا ہو نہیں سکتا۔ اب رہا آنند وہ بھی تین کال میں ست کیسے ساتھ رہتا ہے اسواسطے اُس کو بھی مورتی والا کہہ نہیں سکتے ؎

پیاری ناظرین متذکرہ بالا دلیل سے ثابت ہو گیا کہ سچدانند ساکار نہیں بلکہ نراکار ہے اور الیشور سروشکتیمان ہے اور ساکار چیز محدود ہو گی اور جو محدود ہو گا اُسکا گُن اور طاقت بھی محدود ہو گی اور جسکی طاقت محدود ہو گی وہ سروشکتیمان نہیں ہو سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نراکار ہی سروشکتیمان ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ نیم نہیں کہ ہر ایک نراکار سروشکتیمان ہی ہو بلکہ سروشکتیمان کا نراکار ہونا ضروری ہے۔ بعض یہ کہیں گے کہ جسکا روپ نہیں وہ وستو ہی نہیں۔ لیکن یاد رہے کہ بایو روپ رہت ہے۔ کیا بایو نہیں۔ من۔ بدھی۔ دُکھ۔ سُکھ۔ گرمی۔ سردی۔ کال۔ دشا۔ آکاش۔ یہ ساری چیزیں آکار سے رہت ہیں کیا یہ نہیں ہیں ؎

پیارے ناظرین ایشور اجنما یعنی جگت کا کرتا ہے لیکن ساکار پدارتھ خود
پرمانو سنیوگ سے بنا ہوا ہے وہ کسطرح جگت آدی کا کارن ہو سکتا ہے۔ ایشور
امر ہے لیکن ساکار پدارتھ ساویپ ہونے سے ناش والا ہوتا ہے اسلئے
کسطرح وہ امر ہو ہو سکتا ہے۔ ایشور سرو ویاپک ہے اور اننت ہے۔
اننت دو طرح پر ہوتا ہے ایک دیش یوگ سے دوسرے کال یوگ سے لیکن
ساکار پدارتھ ساویپ اور جنیہ ہونیسے کال یوگ سے تو نشانت ہی ہے اور
حد والا ہونیسے دیش یوگ سے بھی شانت ہوگا۔ اسواسطے کوئی ساکار
پدارتھ اننت نہیں ہو سکتا اور ایشور اننت ہے اسواسطے وہ ساکار نہیں۔
ایشور نروکار ہے لیکن ساکار پدارتھ ساویپ ہونیسے چھہ قسم کے وکاروں یعنی
جنم۔ بردھی۔ استھتی۔ پری نام اور گھٹنا اور ناش ہونے سے بچ نہیں
سکتا اسواسطے ایشور نراکار ہے۔ ایشور سرو آدھار ہے۔ ساکار پدارتھ ایک دیشی
ہونے سے سرو آدھار ہو نہیں سکتا اور دوسرے اُس کو خود آدھار کی ضرورت
ہوگی جیساکہ ساکار ماننے والوں نے خود تسلیم کیا ہے۔ کسی نے تخت پر
بیٹھا ہوا اور فرشتوں نے تخت اُٹھایا ہوا تسلیم کیا ہے۔ کسی نے کشیر ساگر میں
سیس ناگ کی سیجا پر سونا اُسکا تسلیم کیا ہے۔ کسی نے بیکنٹھ میں اُس کو

مان لیا ہے غرضکہ ساکار ماننے والی خود اُس کو آدھار کی ضرورت بتلا رہی ہیں۔

پیاری ناظرین جب مُتنبیوں میں یہ اگیان آگیا کہ ایشور ساکار ہے تو اُسی وقت انھوں نے اُسکو ایک شخص سمجھ کر اُس کے انتظام کے واسطے مددگار تلاش کرنے شروع کئے کسی نے کہا کہ فرشتوں کے ذریعے سے اُس کے کام ہوتے ہیں اور دنیا میں پیغمبروں کا ہونا تسلیم کر بیٹھے اتنا خیال نہیں آیا کہ پیغمبر کے معنی پیغام لانیوالے کے ہیں اور پیغام فاصلہ پر آیا کرتا ہے۔ کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ خدا اور انسانوں کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے جسکے واسطے پیغمبروں کی ضرورت ہوئی یہیں نہیں بلکہ پیغمبروں پر وحی بذریعہ فرشتوں کے نازل ہونا تسلیم کرنا پڑا گویا خدا کو بالکل نامکمل سا بنا دیا۔ دوسری طرف کسی نے ساکار مانکر اُسکا بیٹا بنا لیا اور اُسکو خدا کے دہنے ہاتھ پر جا بٹھلایا اور یہ نہ سوچا کہ دایاں بایاں محدود چیز کا ہوتا ہے اور محدود چیز فانی ہوتی ہے اسواسطے خدا بھی فانی ہو جاویگا اور بعضوں نے تو اُسکا سنگھاسن اُسکا گن اُسکی فوج اُسکی جورو وغیرہ سب کچھ کلپنا کر لی۔ انھوں نے تو اُس کو سچ مچ گرہستی انسان بنا دیا اور اِس قسم کے ل میں پھنسا دیا کہ سچ مچ اُسکو ایشور کی مدد کی ہے

ب یہ وشنا ہوئی تو ساری دُنیا میں پاپ پھیل گیا۔ لوگ ایشور کی نسبت
ہ اور برادری سے زیادہ خوف کھانے لگے اُنھوں نے سمجھ لیا کہ ایشور کہیں نہیں ہوگا۔
پیاری دوستو آپ جو پاپ دُنیا میں پھیلا ہوا دیکھتے ہیں یہ سب ایشور کے
کار ماننے سے پھیل گیا۔ اگر ایشور کو نرا کار مانا جاتا تو دُنیا کے اندر پاپ پھیل گیا
نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ اوہم دیکھتے ہیں کہ جیوپھل پر داتا شکتی سے ہمیشہ خوف
ف کھاتا مثلاً اگر کہیں پولیس موجود ہو وہاں کوئی چور چوری نہیں کرتا۔
ب پولیس کو سویا یا دور دیکھتا ہے تب پاپ کرتا ہے۔ کوئی آدمی اپنے ماں باپ
ماننے پاپ سے جو بچار نہیں کرتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر منشیہ کو اس بات کا
یقین ہو کہ پرماتما ہر جگہہ موجود ہے اور سنسار کا اندھیرے سے اندھیرا کونا یا پہاڑ
کا گہرے سے گہرا غار بھی پرماتما سے خالی نہیں تو اُس حالت میں وہ کسیطرح
ور کسیجگہہ بھی چھپکر پاپ کرم نہیں کرسکتا لیکن ساکار ماننے سے تو ایشور ایک
دیشی ہوگا اور اسکو ہر جگہہ پر موجود کسیطرح نہیں مان سکتے اور محدود چیز سے
بچکر نکلنے کے واسطے انسان کی آتما کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیتی ہے جیسے
محدود راجہ کی محدود شکتی سے بچنے کے واسطے مُلک سے بھاگ کر مجرم کا دوسرے
مُلک میں چلیجانا پہلی ترکیب ہے۔ دوسری پولیس والوں کو رشوت دیکر بچ جانیکی

کوشش کرنا دوسری ترکیب ہے جھوٹے گواہوں کے ذریعے سے جھوٹ بولکر اور دوسرے
لوگوں کے جھوٹ سے فایدہ اُٹھانے کی کوشش کرنا تیسری ترکیب ہے
اور وکیلوں کے ذریعہ عدالت کو قانونی دھوکا دینے کی کوشش کرنا جو تمہارا ستہ
اسیطرح اور بہت سے راستہ ہیں جو محدود شکتی کی سزا سے بچنے کے واسطے عمل میں
لائے جاتے ہیں یہ سب ساکار حالت میں ہو سکتے ہیں۔ نراکار اور جمیع شکتی
سرو انتریامی ہونے کیحالت میں اس قسم کی کوئی ترکیب کارگر نہیں ہو سکتی۔
اُس حالت میں منشیہ پاپ کر کے سُکھ حاصل کرنے کی اُمید نہیں رکھ سکتا اور دُکھ
کی اُمید رکھکر کوئی کام کیا ہی نہیں جاتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نراکار
کے ماننے سے مُکتی ہو سکتی ہے ساکار سے نہیں۔ چونکہ مُکتی سوای ایشور گیان کے
ہو نہیں سکتی اور ایشور کے ساکار ماننے سے بھی مُکتی ہو نہیں سکتی گویا ساکار ایشور
میں مُکتی داتا ہونا جو ایشور کا گُن ہے رہ نہیں سکتا اس واسطے ایشور نراکار ہے۔

پیاری ناظرین ان دلیلوں سے تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ ایشور
ساکار نہیں کیونکہ ساکار پدارتھ انتیہ ہوتے ہیں اور ساکار پدارتھ جنیہ ہوتے
ہیں اور سرو شکتیمان اور سچدانند بھی نہیں ہو سکتے۔ اب شاستری پرمانوں
سے ثابت کیا جاتا ہے کہ ایشور نراکار ہے۔

ततः परब्रह्मपरं बृहन्तं यथानिकायं सर्वभूतेषु गूढ-
मविश्वस्यैकं परिवेष्टितारंईशं तं ज्ञात्वाऽमृता भव-
न्ति ७ ततो यदुत्तरतरं तद्रूपमनामयम्-य एतद्वि-
दुरमृतास्ते भवन्त्यथेतरे दुःखमेवापियन्ति: १०
अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्यत्यचक्षुः स शृणो-
त्यकर्णः। स वेत्ति वेद्यं न च तस्यास्ति वेत्ता तमाहुरग्र्यं
पुरुषं महान्तम् १९ ॥

اُس ہی پرسے بڑا برھم ہے جو اتر ہو کر سمپورن جیووں میں چھپا ہوا ہے۔
سارے سنسار کو اچھادن کرنیوالا جو ایک پرماتما ایشور ہے اُسکو جانتے ہی سے
مکتی پراپت ہوتی ہے۔ ۱۰ و ۱۱

اسواسطے وہ سب سے اوتر ہے اور وہ روپ سے رہت اور انامی ہے۔
یعنی نرآکار ہے جو اُسکو جانتے ہیں وہ لوگ امرت ہوتے ہیں اور جو اُسکے
جاننے والوں سے اتر ہیں وہ سدا سنسار میں دکھ ہی بھوگا کرتے ہیں۔ ۱۰۔
اُس ایشور کے ہاتھ نہیں اور نہ پاؤں لیکن وہ چلتا اور چیزوں کو پکڑتا ہے۔

اور وہ آنکھ سے رہت ہی لیکن وہ دیکھتا ہی اور کان سے رہت ہو کر سنتا ہی۔
وہ ساری جگت کو جانتا ہی اور اُسکا ٹھیک ٹھیک جاننے والا کوئی نہیں اُسی کو
اوگر لوپرش گرگ جگت میں بیاپک کہتے ہیں ۔

एको वशी सर्व भूतान्तरात्मा एकं रूपं बहुधा यः
करोति तमात्मस्थं येऽनुपश्यन्ति धीराः तेषां
सुखं शाश्वतं नेतरेषाम् ॥

وہ پرماتما ایک ہی اور ساری جگت میں بیاپک ور سمپورن جیووں کا انترجامی
جس نے پرکرتی سی اس ساری جگت کو نانا پرکار کے روپوں میں کیا اور جو آتما
میں رہنے والا ہی جو دھیر پُرش پرکرتی کے اندر بیاپک دیکھتے ہیں وہی مُکتی
یعنی نرو کلپ سکھ کو حاصل کرتے ہیں دوسرے نہیں ۔

नित्यो नित्यानां चेतनश्चेतनानां एको बहूनां
यो विदधाति कामान् तमात्मस्थं येऽनुपश्य-
न्ति धीरास्तेषां शान्तिः शाश्वती नेतरेषाम् ॥

وہ پرماتما نتیہ پدارتھوں میں نتیہ ہی یعنی اُس میں سروپ سے نام نہیں ہی
وہ چیتن جیووں سے بھی چیتن یعنی جیو الپگیہ ہی اور وہ سروگیہ ہے

...ایک ہو کر بہتوں کے مطلب پوری کرتا ہے ارتھات سنسار میں کرموں کا پھل
...دیتا ہے۔ اس جیو آتما میں رہنے والیکو جو دھیر پرش دیکھتے ہیں انھیں کو شانتی
...انتر پراپت ہوتی ہے دوسروں کو نہیں ۔

स पर्य्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरꣳ शु
द्धम पापविद्धम कविर्मनीषी परिभूः स्वयंभूर्य
थातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः
॥

...ہ پرماتما سب میں بیاپک شیگھر کاری شریر رہت اور ناڑی آدی کے بندھن
سے خالی شدہ اور پاپ سے شونیہ ہے ۔ تین کال کا جاننے والا اور انترجامی
...ور ساری جگت میں بیاپک اس پرماتما نے نرنتر سکھوں کی پراپتی کے واسطے
...یتھارتھ گیان ہر ایک وستو کا بذریعہ وید دان کیا ہے ۔

ईशा वास्यमिदꣳ सर्व्वं यत्किंच जगत्यां जगत्।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्यस्विद्धनम् ॥

یہ سارا جگت اور ہر ایک پدارتھ جگت کی سب ایشور کا نواس استھان ہے اور
ایشور نے سب کو اچھادن کیا ہوا ہے جو اس پرماتما کو چھوڑتے ہیں وہ جنم مرن پی...

مہا کلیش کو بھوگتے ہیں۔ چونکہ ایشور پھل پرداتا سب کا انتریامی اور ہر ایک جگہ موجود ہے
اسواسطے ہے جیو تو کسی کا دھن لینے کی اچھا نہ کر۔ اگر تو ایشور کو تیاگ کر دوسرے
کی چیز لیگا تو ضرور سزا پاوے گا۔

پیارے ناظرین جب ان پرمانوں سے بھی ثابت ہوگیا کہ ایشور نراکار
اور جگت میں بیاپک ہے اُسوقت بعض بھولے بھالے بھائی یہ سوال کرتے ہیں کہ
اگر ایشور نراکار ہے تو اُسکا دھیان کسیطرح نہیں ہو سکتا گویا اُنکے معنی یہ ہیں
ساکار نراکار کا دھیان نہیں کر سکتا اور نراکار ساکار کا تو اُنکو یہ خیال کرنا
چاہئیے کہ جیو آتما ساکار ہے یا نراکار۔ چونکہ جیو آتما بھی نراکار ہے اسواسطے نراکار
کا دھیان نراکار ہی کرتا ہے۔ اور جو ساکار پدارتھ ہیں اُن میں سے بھی
نراکار گُن کا ہی جیو آتما گرہن کرتے ہیں۔ جیسے پھول کو جب دیکھتے ہیں تو
پہلے رنگ کا گیان ہوتا ہے جو نراکار ہے۔ دوسرے گندھ کا گیان ہوتا ہے وہ بھی
نراکار ہے۔ تیسرے پری مان کا گیان ہوتا ہے وہ بھی نراکار ہے۔ اسیطرح جیو آتما
بغیر گنوں کے کسی چیز کا گیان حاصل نہیں کرتا اور گُن نراکار ہے اور جو لوگ کرشن آدی
مہاتماؤں کی مورتی میں بھی دھیان لگاتے ہیں وہ بھی نراکار گنوں کا ہی دھیان
ہوتا ہے مثلاً کالا رنگ آکار اور گُن یہ سب نراکار پدارتھ ہیں انہیں کا گیان ہوتا ہے۔

پیاری ناظرین چونکہ انسان کا فرض دنیا میں مکتی حاصل کرنا ہی اور مکت
درشٹ پدارتھ سی ہو نہیں سکتی جیساکہ مہاتما کپل جی اپنے سانکھیہ سوتر میں بتلاتے ہیں ۔

नदृष्टात्तत्सिद्धिर्निवृत्त्यपिपुनरनुवृत्तिदर्शनात्

یعنی درشٹ پدارتھوں سی اتینت دکھ نورتی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ درشٹ پدارتھ
کے ملنے سے جو دکھ دور ہوتا ہی وہ اس پدارتھ کے الگ ہونیسے پھر پیدا
ہو جاتا ہی یہ روزمرہ تجربہ کا بدیہی ثبوت ہی اسواسطے اپنشدوں میں لکھا ہی کہ
دیوتا لوگ پروکش یعنی جو پدارتھ آنکھوں سی نہیں دیکھے جاتے ادرشات جن کا
گیان اندریوں سے نہیں ہوتا انھیں کو پیار کرتے ہیں ۔ یہاں پروکش پد کا مطلب
اندریوں سے نہ جاننے لایق پدارتھ کا بودھک ہی یعنی بدوان لوگ آتما جو
اندریوں سے نہیں جانا جاتا اسکو پیار کرتے ہیں اور پرتیکش جو پراکرت پدارتھ
ہیں ان سی نفرت کرتے ہیں کیونکہ یہ پرکرتی دکھ سروپ ہی اسواسطے اس سی
متھیا گیان اور متھیا گیان سی راگ دویش یعنی خواہش اور نفرت پیدا ہوتی
ہے اور خواہش سی چیز کے حاصل کرنیکا شغل پیدا ہوتا ہی اور نفرت سی ناش
کرنے کا شغل پیدا ہوتا ہے اور اس شغل سے دھرم ادھرم دو قسم کا

کرم پیدا ہوتا ہے اور منشیہ پاپ اور پُن کرتا ہے اور اُس پاپ اور پُن کا پھل
دُکھ شُکھ بھوگنے کے واسطے جنم مرن دھارن کیا جاتا ہے جو مہا دُکھ روپ ہے

پیارے ناظرین اِس سے آپکو معلوم ہو گیا کہ نراکار
ایشور اور ساکار پرکرتی ہے۔ اور ساکار کے سنیوگ سے
دُکھ اور نراکار سے شُکھ لابھ ہوتا ہے۔
اِسواسطے آپ ایشور کو نراکار
مان کر شانتی حاصل
کریں
۵

ویدک دھرم سوسائٹی کے ٹریکٹ مصنفہ کرپارام شرما اڈیٹر اخبار ویدک دھرم مراد آباد

نام ٹریکٹ	قیمت	نام ٹریکٹ	قیمت
مادہ کی قدامت	۳/	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت	۳/
مکتی بیوستھا	۳/	کرم بیوستھا	۳/
ورن بیوستھا	۳/	جگناتھ لیلا	۳/
شرادّھ بیوستھا	۳/	ایشور وچار حصہ اول	۳/
وید کس پر نازل ہوئے	۳/	ویدوں کی عظمت	۱۰/
رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا	۳/	عیسائی مت کھنڈن	۳/
نسخہ تباہی ہند	۳/	آدمی تیر کا مباحثہ	۳/
نوجوانو اُٹھو	۳/	رامائن سار ناگری و اُردو	۳/
الہام کی ضرورت	۳/	عقائد اسلام پر عقلی نظر نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ فی	۳/
اُنیسویں صدی کا سچا بلیدان	۳/	سوامی دیانند کا آدرش نمبر ۱ و ۲ فی	۳/
کھشٹ شاستروں کا سلسلہ	۳/	مورکھتا	۳/

اِن کے سوا اور بھی بہت سی کتابیں موجود ہیں

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا اصل اصول پرمیشور ہے ۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ ۔ نراکار ۔ سرو شکتیمان ۔ نیائے کاری ۔ دیالو ۔ اجنما ۔ اننت ۔ نروکار ۔ انادی ۔ انوپم ۔ سرو آدھار ۔ سرویشور ۔ سرو ویاپک ۔ سرو انتریامی ۔ اجر ۔ امر ۔ ابھے ۔ نت ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

(۴) ست گرہن کرنے اور است کے تیاگنے میں سروا ادیت رہنا چاہیئے ۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں ۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک سماجک انتی کرنا ۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیئے ۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم پالنے میں سب سوتنتر رہیں ۔

آریہ سماج کی کل پستکیں، ویدک دھرم پریس مراد آباد سے ملیں گی

اوم

ٹریکٹ نمبر ۳۷

ایشور وچار
حصہ سوم

مصنفہ کرپا رام شرما جگراؤنی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جس کو بابو مکٹ بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شایع کیا

بار اول ۱۰۰۰ جلد

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

قیمت فی جلد ۱/۳ آنہ

بتعلم منوہر سروپ ورما

اُدم

ایشور وچار تیسرا حصّہ

اِس بات کو تو ہر شخص جانتا ہے کہ بغیر مطلب کوئی بیوقوف سے بیوقوف آدمی بھی کسی کام کو شروع نہیں کرتا۔ اور عقلمند تو ہمیشہ تحقیقات کر کے کام آغاز کرتے ہیں اسلئے وچارنا یہ ہے کہ ایشور کی اُپاسنا کیوں کرنی چاہئیے۔ خاص کر اُن لوگوں پر جو کرموں کی فلاسفی کے قائل ہیں جن کا اصول یہ ہے کہ ایشور کرموں کا پھل دیتے ہیں اور کرم کے بغیر کچھ نہیں ملتا لازمی ہے کہ وہ اِس مسئلہ کو صاف کریں کہ ایسی حالت میں ایشور کی اُپاسنا سے کچھ ہو سکتا ہے یا نہیں ؛

پیارے ناظرین اس سے پہلے کہ اس مسئلہ پر غور کیا جاوے یہ بات لازمی معلوم ہوتی ہے کہ ہم اِس لفظ کے معنی جان جائیں کہ ایشور اُپاسنا کسے کہتے ہیں اور وہ کسطرح ہو سکتی ہے لفظ ایشور کے معنی مالک کُل یا ایسی طاقت کے ہیں کہ جو ست چت اور آنند کے لفظ سے تعبیر کیجاتی ہے اور اُپاسنا کے معنی نزدیک بیٹھنے

کے ہیں یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایشور ہم سے دور ہیں جس سے ہمیں
اُنکی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ دوری کا اطلاق تین حالتوں پر عاید ہوتا ہے ایک فاصلہ
مکانی۔ دوسرا زمانی۔ تیسرا علمی۔ مثلاً ہم سے سورج کا لوک کروڑوں کوس دور ہے
تو اُسکو فاصلہ مکانی کہتے ہیں یا پانڈوں کے پانچ ہزار برس بعد ہم لوگ پیدا ہوئے
ہیں ایسے فاصلہ زمانی کہتے ہیں یا بہت دفعہ ہم اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں یا
نزدیک کی چیزوں کو بوجہ بھرانتی کے نہیں دیکھ سکتے اسکو فاصلہ علمی کہتے ہیں
اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ ایشور میں اور ہم میں کس قسم کی دوری ہے کیونکہ اُپاسنا
لفظ ہی ثابت کرتا ہے کہ کسی نہ کسی قسم کی دوری ضرور ہے جس کے دور کرنے کے
واسطے اُپاسنا کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ ایشور اور انسانوں میں فاصلہ
مکانی مانتے ہیں اور وہ اس دوری کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسے
ہی لوگوں نے ایشور کیواسطے کوئی خاص مکان مقرر کر لیا ہے لیکن عقلمند آدمی
ایشور کو محدود نہیں مان سکتا کیونکہ محدود چیز کی طاقت بھی محدود ہوتی ہے پس
لامحدود کے ساتھ فاصلہ مکانی تو ممکن نہیں ہو سکتا اگر فاصلہ زمانی مان لیں تو بھی
ممکن نہیں کیونکہ زمانہ کا فرق انتیہ پدارتھوں میں ہوتا ہے اور جیو آتما اور پرماتما
دونوں نتیہ پدارتھ ہیں ان میں زمانہ کا فرق بھی نہیں بلکہ نتیہ پدارتھ کا کسی

چیز کے ساتھ بھی فاصلہ زمانی نہیں ہوا کرتا اب رہا فاصلہ علمی سو یہ ہر شخص کو تسلیم
کرنا پڑتا ہی کیونکہ ہر ایک انسان ایشور کے علم سے پوری واقفیت نہیں رکھتا
اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ دوری علمی ہی تو اب ہمیں ایشور کے گیان کو حاصل کرنا ہی
اُسکی اُپاسنا معلوم ہوتی ہی اب سوچنا چاہیئے کہ دُنیا میں اُپاسنا کسکی اور کیوں کیجاتی
ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی آدمی کو سردی تنگ کرتی ہی تو وہ گرمی کیواسطے
آگ اور کپڑے کی اُپاسنا کرتا ہے اور جب گرمی تنگ کرتی ہی تو وہ جل اور ٹھنڈی
بایو اور اسی قسم کی ٹھنڈی چیزوں کی اُپاسنا کرتا ہی اس سے صاف معلوم ہوتا ہی
کہ جب ہمیں کسی چیز کی اُپاسنا سے تکلیف پہنچتی ہی تو اُسکے دور کرنیکے واسطے اُسکی
مخالف طاقت کی اُپاسنا کرتے ہیں یا جس چیز کو ہم سُکھدایک سمجھتے ہیں وہ جہاں سے
ملے اُسکی اُپاسنا کیجاتی ہی۔ ابتو آپ صاف سمجھ گئے ہونگے کہ اُپاسنا دُکھ سے بچنے
اور سُکھ کے حاصل کرنیکے واسطے کیجاتی ہی ؛

پیارے ناظرین اب سوچنا یہ ہے کہ ہم کو دُکھ کس کس چیز سے حاصل ہوتا ہی
تاکہ ہم اُسکی مخالف طاقت کی اُپاسنا کریں جس سے دُکھ دور ہو جاوے۔ جب ہم
دُنیا کی چیزوں کی طرف دیکھتے ہیں تو باوجود بیشمار طاقتوں کے جو ہمارے سامنے
پیش ہوتی ہیں صرف دو طاقتیں ہیں کہ جن سے ہمیں تعلق پڑتا ہے ایک تو مُدرک

طاقت ہے دوسری غیر مُدرک ۔ جو چیزیں ہمیں بذریعہ حواس کے محسوس ہوتی ہیں وہ تو سب کی سب غیر مُدرک ہیں ۔ ان طاقتوں کے مجموعہ کو پرکرتی کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور جسقدر خواہشات ہمیں پیدا ہو کر باعث تکلیف ہوتی ہیں وہ سب اسی مجموعہ کا طفیل ہے ہر ایک دُکھ کا سبب پرکرتی ہے لیکن اگر غور سے سوچا جاوے کہ کیا وجہ ہے کہ ہم باوجود مُدرک ہونیکے اس غیر مُدرک مجموعے کے غلام ہو جاتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا علم کمزور ہے اور یہ مجموعہ مختلف قسم کی صورتوں میں نمودار ہوتا ہے باوجودیکہ ہم نے اُسکو پہلے کسی صورت میں ناپسند ہی کیا ہو لیکن نئی شکل میں آنے کے بعد ہمیں پھر اُسکی خواہش پیدا ہو جاتی ہے اسیطرح ہم ہمیشہ اپنی علمی لیاقت کو مذبذب حالت میں دیکھتے ہیں جس سے ہمیں ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے مثلاً ایک آدمی نے عُمدہ پھل کھایا جو پیٹ میں جاکر پاخانہ ۔ پیشاب ۔ خون ۔ ہڈی ۔ گوشت ۔ چربی ۔ منی ۔ وغیرہ کی مختلف شکلوں میں تبدیل ہو گیا ہمیں ان چیزوں سے پوری نفرت پیدا ہو گئی ۔ لیکن جب یہی چیزیں پھر زمین کے نیچے سے دوسرے پھل کی صورتیں نمودار ہوئیں تو ہمارا دل جو پہلی حالت میں نفرت کرتا تھا پھر للچا گیا اسیطرح کا روزمرہ بیوہار ہمارے سامنے ہر چیز میں نظر آتا ہے چونکہ ہم پرکرتی کی اصلیت سے ماہر نہیں اسواسطے اُسکی مُضر حالتوں پر مفتوں ہو کر اپنی

زندگی کو اُس کے حاصل کرنے میں خرچ کرتے ہیں جس سے نہ تو خواہش پوری ہوتی ہے اور نہ ہی دُکھ دور ہوتا ہے کہ ہر وقت ہم کو من۔ اندری اور شریر کی غلامی کرنی پڑتی ہے۔

پیارے ناظرین اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ ہماری تکلیفوں کا موجب پرکرتی کی اصلیت کو نہ جاننا ہے اور دُنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں کہ جس نے اپنی ہی تحقیقات سے پرکرتی کی کُل حالتوں کا علم حاصل کر لیا ہو پس پرکرتی کی اصلیت نہ جاننے اور اُس کی مخالف طاقت کے نہ معلوم ہونے سے دُنیا میں ہمیں تکلیف ہو رہی ہے اسواسطے ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسی چیز کو جو پرکرتی کی مخالف مخالف صفات والی ہو جاننے کی کوشش کریں اور اُسکی اُپاسنا سے پرکرتی سے پیدا شدہ دُکھوں کو دور کریں۔

پیارے ناظرین جب پرکرتی کے حالات کو ہم دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پرکرتی سرب بیاپک۔ متغیر اور غیر مُدرک ہے پس پرکرتی کے حالات سے وہ ہی واقف ہو سکتا ہے جو سرب بیاپک اور مدرک ہو چنانچہ کوئی روح تو سرب بیاپک ہو نہیں سکتی اسواسطے سرب بیاپک مُدرک ایک پرماتما ہے اور اُسی کو پرکرتی کا یتھارتھ گیان ہے پس ہمکو پرکرتی کا یتھارتھ گیان اُسی سے مل سکتا ہے

دوسرے جیوآتما تو دکھ سکھ دونوں سے خالی ہے اور پرماتما آنند سروپ ہے
تواب دکھ کا آدھار سوائے پرکرتی کے اور کون ہو سکتا ہے۔ جیوآتما سنسار میں دکھ
کو چھوڑنا اپنی زندگی کا آدیش سمجھتا ہے اور دکھ پرکرتی کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔
اور پرکرتی کے بیاپک اور نتیہ ہونے سے جیوآتما کا پرکرتی سے ہر وقت تعلق ہوتا رہتا
ہے جس سے جیوآتما ہمیشہ تکلیف پاتا رہتا ہے اب دکھ سروپ پرکرتی کی مخالف
طاقت پرماتما کے سوائے جو آنند سروپ ہے جیو کس کی اپاسنا سے دکھ سے چھوٹ
سکتا ہے اسواسطے جیو کو پرماتما کی اپاسنا کرنی لازمی ہے +

پیارے ناظرین ہمارے بہت سے دوست اکثر موقعوں پر یہ سوال کرتے
ہیں کہ ہم نے ایک دفعہ پرماتما کو جان لیا اب روزمرہ اپاسنا کی کیا ضرورت ہے
لیکن انکو یاد رکھنا چاہیئے کہ جسطرح موسم سردی میں کوئی آدمی اگنی اور کپڑے
کے سبب سردی سے چھوٹ جاوے جب اوسکا بدن گرم ہو جاوے تو وہ اگنی
اور کپڑے کو پھینکدے تو ضرور تھوڑی دیر میں اُسے پھر سردی ستانے لگیگی اور اُسے
دوبارہ کپڑے اور اگنی کی ضرورت ہوگی اسیطرح روزمرہ ایشور کی اپاسنا کی ضرورت
ہے۔ کچھ تو اپاسنا قدرت نے زبردستی مقرر کردی ہے جس سے جیو دنیا میں زندہ
رہتا ہے اگر یہ اپاسنا نہ ہوتی تو پاپی جیوآتما دکھ کے بوجھ سے عاجز آجاتا لیکن پرماتما

کی کرپا سے کچھ دیر اسی ایشور کی بنا جانے اُپاسنا کرنی پڑتی ہے جس سے اسکے تمام دُکھ
نشٹ ہوکر اسے پھر کام کرنیکی قوت حاصل ہوجاتی ہے اس اُپاسنا کو سشپتی اوستھا
کہتے ہیں جبکہ جیو کے بیرونی گیان کے سادھن من۔ اندری۔ بدھی وغیرہ
بیرونی تعلقات سے دُکھ پاتے پاتے تھک جاتے ہیں اور وہ اور دُکھ اُٹھانے کے
قابل نہیں رہتے تو وہ سب تھک کر اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں اُن کے کام چھوڑ دینے
سے جیوآتما سے پرکرتی کا تعلق چھوٹ جاتا ہے چونکہ جیوآتما کا یہ خاصہ ہے کہ وہ
کسی نہ کسی چیز کی اُپاسنا بذریعہ گیان اور پریتن کے کرتا ہے اسواسطے پرکرتی کی
اُپاسنا کے سادھنوں کے نہ ہونے سے وہ اپنے اندر بیاپک پرماتما کی اُپاسنا
کرتا ہے جس سے وہ تمام دُکھوں کو بھول کر آنند میں ایسا مگن ہوتا ہے کہ اُسے
کسی کی سُدھ نہیں رہتی لیکن پرماتما کی اُپاسنا سے تسکین ہوکر جیو کے من اندری
وغیرہ اُس تھکاوٹ سے آرام حاصل کر لیتے ہیں تو وہ جیو کو پھر بیرونی پرکرتی
کے پدارتھوں کی اُپاسنا میں لگا دیتے ہیں ؞

پیارے ناظرین ہمارے بہت سے دوست اعتراض کریں گے کہ اندریوں
کو کیا غرض پڑی ہے کہ وہ آتما کو پرماتما سے ہٹا کر پرکرتی کیطرف لگاتی ہیں اسکا
جواب یہ ہے کہ برہم آنند جو سشپتی وغیرہ حالتوں سے حاصل ہوتا ہے وہ اندریوں کو

کے تمام دکھوں کو محسوس نہیں ہوتا کیونکہ وہ ان کا وشئے نہیں اور وشئے کا آنند اندریوں کو
وستھا محسوس ہوتا ہے جس طرح دنیا میں بہت سے دلال بیوپاری کو جھوٹی دوکان
ی وغیرہ پر لیجاتے ہیں کبھی سچی دوکان پر نہیں لیجاتے کیونکہ سچی دوکان سے انھیں دلالی
جانے کے ملنے کی آشا نہیں اور جھوٹی دوکانوں سے دلالی ضرور ملتی ہے اسواسطے وہ
چھوڑ دینے بیوپاری کے نقصان کو جان کر بھی اسے انھیں جھوٹی دوکانوں پر لیجاتی ہیں
ہے کہ وہ ایسے ہی آتما کی تکلیف کو معلوم کر کے بھی من اور اندری جیو آتما کو پرکرتی کے
پرکرتی کی وشیوں میں ہی لگانا چاہتی ہیں ؛
آیا سنائن ہمارے بہت سے دوست جو سشپتی کو تنوگن برتی مانتے ہیں ہماری سشپتی
کہ اسے لو الشیور آپاسنا ماننے کی دلیل پیش کریں گے اور ہماری بات کو من گھڑت بتلائنگے
اندری لیکن انکو یاد رکھنا چاہئیے کہ یہ ہماری رائے نہیں بلکہ مہاتما کپل منی نے اپنے سانکھیہ
پرکرتی شاستر میں بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے وہ مہاتما لکھتے ہیں ؛

समाधिसुषुप्तिमुक्तिषु ब्रह्मरूपता॥सा०अ०६ सू

کہ اندریوں یعنی برہم سچدانند ہے جیو ست چت ہے اور جیو کو تین حالتوں میں برہم کی تعلق سے
میں انکا آنند کی پراپتی ہوتی ہے یعنی جیو سچدانند ہوتا ہے وہ تین حالتیں ہیں۔ ایک سمادھی
اندریوں کو دوسری سشپتی تیسری مکتی ؛

ہماری بہت سے دوست اعتراض کریں گے کہ جب اِن تین حالتوں
میں جیو میں آنند آجاتا ہے تو جیو۔ برہم میں بھید نہیں رہتا لیکن اُنہیں یاد رکھنا
کہ آنند برہم کا سُبھاوگ گُن ہی اور جیو کو نیمتک برہم کی اُپاسنا سے حاصل ہوتا
جیسے گرمی کے دِنوں میں ہوا میں گرمی آجاتی ہی لیکن لرم اور سپرش والی
سے بھی ہوا آگ نہیں ہو جاتی اسیطرح پر برہم کی اُپاسنا سے جیو میں آنند آجاتا ہے
لیکن جیو برہم نہیں ہو جاتا ॰

پیارے ناظرین آپ کہیں گے کہ اِن تین حالتوں میں کیا فرق ہی اسکا جواب
یہ ہے کہ جب گیان رہت اور شریر سہت جیو کا برہم کے ساتھ سمبندھ ہوتا ہی
سُشُپتی کہتے ہیں اور جب گیان سہت اور شریر سہت جیو کا برہم کے ساتھ
سمبندھ ہوتا ہی تو اُسے سمادھی کہتے ہیں اور جب گیان سہت اور شریر رہت
جیو کا برہم سے سمبندھ ہو اُسے مُکتی کہتی ہیں۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سُشُپتی
میں گیان کے نہونے پر بھی برہم کی اُپاسنا تمام دُکھوں کو دور کرتی ہی کیا اُن
کی اُپاسنا جیو کو دُکھ سے چھوٹنے کے واسطے نہ کرنی چاہیئے بعض لوگ ہماری سمادھی
اور سُشُپتی کے میلان پر اعتراض کرینگے لیکن سوامی شنکر آچاریہ بھی لکھتے ہیں

श्रोतेसुकस्तुसमाधिनिष्ठो

ان حالتوں یعنی سوال تھا کہ سب سے کون سوتا ہے جواب دیا گیا کہ جو سمادھی میں جیت کی یاد رکھنوں کو قایم کرتا ہے ؛

حاصل ہوتا پیاری ناظرین آپ روزانہ اشنان کر کے شریر کے میل کو دور کرتی ہیں جو تھوڑی والی ہیں پھر لگجاتا ہے یا روز کپڑا دھلواتی ہیں جو پھر میلا ہو جاتا ہے اسیطرح جیو آتما پر کرتی انند آجاتی ہے سمبندھ سے ہمیشہ اگیان اور پاپ کے میل کو حاصل کرتا ہے اس لئے ہر ایک بدھی مان کا کام ہے کہ اس پرکرتی سے پیدا ہونیوالی اگیان اور پاپ کو دور کرنے کے لئے اسکا جو مطلب ہمیشہ شدھ گیان والے پرماتما کی اپاسنا کیا کرے جس سے یہ میل جمنے نہ پاوے کیونکہ ہوتا ہے کہ اگر روز شریر صاف کیا جائے تو بڑی آسانی سے میل اتر جاتا ہے لیکن میل زیادہ جم کے سارکا ہو جانے سے بہت مشکل سے دور ہوتا ہے اسیطرح جب تک پاپ کی عادت شریر پر نہیں ہو جاتی تب تک تھوڑی دیر تک اپاسنا کرنے سے بھی جیو کے من کے خیالات برائی کیطرف کم چلتے ہیں لیکن ان کی عادت خراب ہو گئی تو پھر بہت مشکل ہو گیا اس سے یہ پاپ کی عادت چھوٹتی ہے ؛

سمادھی پیاری ناظرین چونکہ قدرتی قاعدہ ہے کہ کپڑا خود بخود بلا محنت کے میلا ہو جاتا لکھنے میں ہے لیکن اس کی صاف کرنے کے واسطے محنت کی ضرورت پڑتی ہے اور ہر چیز بلا محنت گر سکتی ہے لیکن اوپر اٹھانیکے واسطے محنت کی ضرورت ہوتی ہے اسیطرح جیو آتما

بلائیہ پرمارتھ پاپ کرموں کیطرف جا سکتا ہی لیکن اُسکو دھرم کیطرف
کے واسطے محنت کی ضرورت ہی اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ پرکرتی اور وشیوں
تو جیو کو ہمیشہ خود بخود ہوتا رہتا ہی۔ جس سے جیو کو سدا دُکھ ہی حاصل ہوتا
اس دُکھ سے چھوٹنے کے واسطے جیو کو پرمارتھ کر کے پرماتما کی اُپاسنا کرنی

پیاری ناظرین یہ بھی آپکو معلوم رہے کہ من کسی نہ کسی پدارتھ کے ساتھ
ضرور رکھے گا۔ اگر پرماتما کی اُپاسنا کریں گے تو پرکرتی کی اُپاسنا
ضرور دکھ ملے گا چونکہ من پرکرتی کی ہر ایک چیز کی حد کو جلد پہونچ جاتا ہے
وہ پرکرتی کی اُپاسنا سے شانت نہیں ہوتا اور ایک چیز کو چھوڑنے
کے حاصل کرنیمیں جو پرمارتھ ہوتا ہی اُسکے من کے خیالات تھک جاتے
لیکن پرماتما کی حد کو من کسی طرح پر پہنچ نہیں سکتا اسواسطے پرماتما کی
من کو چھوڑنا اور گرہن کرنا نہیں پڑتا اسواسطے من اس گیان کے سمندر
جاتا ہے جہاں اُسے ذرا بھی تھکاوٹ اور تکلیف معلوم نہیں ہوتی ۔

پیارے احباب اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ ایشور کی اُپاسنا کیے بغیر
اپنی منزل مقصود کو کبھی حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی سنسار کے دُکھوں سے
چھوٹ سکتا ہی اگرچہ بہت سے لوگ وشیوں میں بھی سکھ مانتے ہیں لیکن

کیونکہ وشے میں بالکل سُکھ نہیں ہے ۔

ہمارے بہت سے دوست اعتراض کریں گے کہ اگر وشے میں سُکھ
ہوتا تو لوگ کسطرح پر وشے سُکھ مانتے ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ جسطرح پر کُتّے
کے منہہ میں ہڈی ہوتی ہے اور اُسکے منہہ سے جو خون جاری ہوتا ہے وہ
سمجھتا ہے کہ یہ خون ہڈی سے مل رہا ہے اسیطرح جب وشے میں کچھ
الیکاگر ہوتا ہے تو منشیہ کو سکھ معلوم ہوتا ہے اصل میں سُکھ تو من کی
ہونے سے ملا تھا لیکن لوگ سمجھتے ہیں کہ وشے سے سُکھ ملا ہے ؎

پیارے دوستو سنسار میں پرکرتی اور پرماتما کے سوائے جیو کا تعلق کسی
سے نہیں ہوتا ہے اور پرکرتی سے دُکھ ملتا ہے اور پرماتما سے سُکھ
ہوتا ہے اسواسطے جیو آتما کو ہمیشہ پرماتما کی اُپاسنا یعنی اُسکا گیان حاصل
چاہیئے جب جیو آتما پرماتما کو جان جائیگا تو اُسکو پاپ کرموں سے
نفرت ہوجائیگی جب پاپ سے نفرت ہوگئی تو تکلیف کبھی پیدا ہی نہ ہوگی
سنسار میں منشیہ کا بہت بھاری فرض پرماتما کو جاننا ہے جسکے جاننے
پھر دُکھ کی اُمید نہیں رہتی ؎

پھر ناظرین آپ سوچ لیجئے کہ منشیہ کو کہاں تک ایشور اُپاسنا کی ضرورت ہے،

اور اِس اُپاسنا سے کسقدر لابھ ہوتے ہیں ؟

ہمارے بہت سے دوست کہتے ہیں کہ جب ایشور اُپاسنا سے
کرموں کا پھل بھوگنا ہی پڑتا ہے تو پھر اُپاسنا سے کیا فایدہ لیکن اُنھیں خیال
رکھنا چاہئیے کہ ایشور اُپاسنا سے باوجود پاپ کا پھل بھوگتے ہوئے
بھی تکلیف نہیں معلوم ہوتی لیکن تکلیف کو معلوم کرنیوالا
من پرماتما کی اُپاسنا میں لگا ہوا ہے اسواسطے
تکلیف کس کو معلوم ہو ۔

اوم شانتی

شانتی

شانتی

۵

...ویدک دھرم سوسائٹی کے ٹریکٹ مصنفہ کرپا رام شرما

نام ٹریکٹ	قیمت	نام ٹریکٹ	قیمت
...ہوئے ...ادہ کی قدامت	۳ر	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت	۳ر
...تی بیوستھا	۳ر	کرم بیوستھا	۳ر
...رن بیوستھا	۳ر	شرادھ بیوستھا	۳ر
...ٹھور چار حصہ اول و دوم فی	۳ر	وید کسپر نازل ہوئے	۳ر
...یائی مت کھنڈن	۳ر	نسخہ تباہی ہند	۳ر
...ی ستیر کا مباحثہ	۳ر	نوجوانو اُٹھو	۳ر
...امائن ساد ناگری و اردو فی	۳ر	اردو گنگا اشنان	۳ر
...ویدوں کی عظمت	ار	جگناتھ لیلا	۳ر
...تقاید اسلام پر عقلی نظر نمبر الخایزہ فی	۳ر	سوامی دیانند کا اُپدیش نمبر ا و ۲ فی	۳ر
...ریفارمر	۳ر	یگیہ	۳ر
...دٹ شاستروں کا سلسلہ	۳ر	ہندی کی پہلی کتاب	۴ر
...لہام کی ضرورت	۳ر	انیسویں صدی کا سچا بلیدان	۳ر

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستّ وِدّیا اور وِدّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سروآدھار۔ سرویشور۔ سروویاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

(۳) وید ستّ وِدّیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستّ کے گرہن کرنے اور استّ کے تیاگنے میں سروداً اُدیت رہنا چاہیئے ۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستّ اور استّ کو وچار کر کرنے چاہئیں ۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک۔ آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھایوگیہ برتنا چاہیئے ۔

(۸) اودّیا کا ناش اور وِدّیا کی وردھی کرنی چاہیئے ۔

(۹) پرتییک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ۔

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

خدمہ منوہر سروپ ورما

ٹریکٹ نمبر ۴

مکتی بیوستھا

جس میں مکتی کے نیتیہ یا انیتیہ ہونے پر وچار کیا گیا ہے +

مصنفہ

پنڈت کرپارام شرما جگرانوی انریری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی

سبھا ممالک مغربی و شمالی

جسکو

بابو مکٹ بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراداباد نے چھپوا کر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مراداباد میں چھپی

ओ३म्

किञ्चिज्ज्ञोऽहं द्विप इव मदान्धः समभवत्
सर्वज्ञोऽस्मीत्यभवदवलिप्तं मम मनः ॥ यदा कि
ञ्चित्किञ्चिद् बुधजनसकाशादवगतम् तदा
...ऽस्मीति ज्वर इव मदो मे व्यपगतः ॥८॥

پیارے ناظرین مہاتما بھرتری جی کہتے ہیں کہ جب مجھے تھوڑا
ہوا تب میں مست ہاتھی کی طرح ابھمان سے یہ مانتا تھا کہ میں سروگیہ ہوں جب
مجھے بدھی مانوں کے سنگ سے کچھ کچھ گیان ہوا تب مجھے اپنی الپگیہ
گیان ہوا اور بخار کی طرح میرا ابھمان کا نشہ اوتر گیا۔ اسیطرح ہر جب
انسان کم ودیا رکھتا ہے تو چیز کی ماہیت کو نہ سمجھ کر اپنی سنسکار جب
اودیا کے کارن ستیہ کو استیہ اور استیہ کو ستیہ سمجھ بیٹھتا ہے - یہی حال
جگناتھ داس کا ہے جنھوں نے اپنی کم علمی سے مکتی کی ماہیت کو نہ جانکر س
دیانند جی کے خلاف من مانا بکواس کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لالہ
صاحب کو جو پورانک سنسکار مکتی کے نتیہ ہونے کے پڑ گئی تھی اونھیں سنسکاروں
انکو جو اودیا اتپن ہوئی اسی اودیا کے بس ہو کر آپنے یہ منتر کا ارتھ بگاڑا - مہاتما کنادجی نے لکھ

इन्द्रियदोषात् संस्कारदोषाच्चाविद्या ॥

-اودّیا - اندری - دوش اور سنسکار دوش سے پیدا ہوتی ہے-

ہم مکتی بشے پر لکھتے ہیں جس سے لالہ صاحب کا بھرم دور ہو جاوے-

پیارے ناظرین مکتی شبد کا ارتھ چھوٹنا ہے- چھوٹتا ہے جو بندھا

ہے سواس تین قسم کے دکھ روپ بندھن سے چھوٹنے کا نام مکتی ہے- اب

جس یہ پیدا ہوتا ہے کہ دکھ جیو کا سبھاوک گن ہے یا نیمتک- کیونکہ اگر سبھاوک

ہو تو اسکی مکتی کا اپائے نہیں ہو سکتا- مہاتما کپل جی کہتے ہیں-

न स्वभावतो बद्धस्य मोक्षसाधनोपदेशविधिः

سبھاوک بدھ کے واسطے موکش سادھن کا اپدیش ہو نہیں سکتا کیونکہ سوبھاو

رہتا ہے- بستو کا سوبھاو بستو کے ساتھ ناش ہوتا ہے جیسے مہاتما

جی نے لکھا ہے-

स्वभावस्यानपायित्वादननुष्ठानलक्षणम्
मप्रामाण्यम् ॥ अध्याय १ सू ८

سبھاو کے ابناشی ہونے سے جو انوشٹھان والی بدھی اپرمان ہو گے

کیونکہ وستو کا سوبھاؤ وستو کے ساتھ نشٹ ہوتا ہے اسطرح

سے جیو کا ناش ہوگا نہ کہ مکتی - گیتا مین کرشن کہتے ہین -

…मलिनोऽस्वच्छो विकारी स्यात स्वभावतः

…स्य भवेन्मुक्ति जन्मान्तर शतैरपि॥

ارتھ اگر آتما سوبھاؤ سے میلا گندہ ہلا اور وکار والا ہو

سیکڑون جنمون مین بھی ہو نہین سکتی -

…जन्यं तत्तद नित्यं यत्र यत्र जन्यत्वाभा

…तत्राऽनित्यत्वाभावः॥

ارتھ - جو جو پدارتھ پیدا ہوتے ہین وہی ناش ہوتے ہین اور جو پیدا

نہین ہوتے اونکا ناش بھی ہو نہین سکتا - یعنی جہان پیدا

وہین پر ناش کا بھی ابھاؤ ہے -

پیارے ناظرین جب اس بات کا فیصلہ ہوگیا کہ جیو آتما کیا جواب

ہوا نہین تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا جیو آتما سوبھاؤ سے مکت

مین یہ شنکا پیدا ہوگی کہ سبھاؤ مکت کو ہر وقت مکتی

[illegible]

لیکن پرادربھاد اور تروبھاد دوسروں کی نظر میں ہوتی ہیں دیکھو

ہیں نہیں جسطرح پر بادل کے آجانے سے جو دہوپ کا تروبھاد ہوتا ہے

سنسار کے جیوون کی نظر میں ہوتا ہے - سورج میں دہوپ کا تروبھاد نہیں

بلکہ اس میں تو یہ سوبھاوک دہرم ہمیشہ ایک برابر رہتا ہے -

پیارے ناظرین چونکہ سنسار میں جیو آتما - پرماتما - پرکرتی - تین پدارتھ

جو ایشور کے ست چت آنند لکشن ہیں سے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ لکشن انہیں

والا ہوا ورتک یعنی دوسروں سے الگ کرنیوالا ہوتا ہے - اس سچدانند کے ست

- آنند - تین ہیں ہوتے - پہلے کہا ایشور ست ہے تو اوسیوقت جیو

پرکرتی میں بیاپک ہو جانے سے لکشن آتی بیاپت ہو گیا اسواسطے

کہا کہ ست چت ہے تو جیو کے چیتن ہونے سے لکشن آتی بیاپت ہو گیا جس

اور معلوم ہوا کہ پرکرتی ست ماتر ہے - جیو ست چت ماترا ور پرماتما ست چت آنند تینوں

پیدا سطے جب جیو سوبھاو سے آنند کا اوپکرن نہیں تو اسے سوبھاوک مکتی نہیں

جاسکتا تو یہاں سوال یہ پیدا ہو گا کہ اگر جیو سوبھاو سے بدھ بھی نہیں اور مکت بھی نہیں ہے

آتما کیا جواب ہوگا دونوں نیمتک گنون کا انبھو کرتا ہے - جیسے اگنی - بایو - جل ہیں

پدارتھ ہیں - اگنی کا سپرش گرم ہوتا ہے - بایو کا سپرش نہ گرم نہ سرد بلکہ سپرش ماترا اور جل

کا ٹھنڈا ہوتا ہی۔ جب بایو اور اگنی کا سنیوگ ہوتا ہے تو اس حالت میں بایو گ

ہوتا ہے اور جب بایو جل سے ملکر چلتا ہے تو اُس حالت مین بایو سرد معلوم ہ

اکیلا بایو نہ سرد ہے نہ گرم۔ اسیطرح جب جیو پرکرتی سے سنیوگ کرتا ہی حالت مین

مکت پرکرتی مین پھنسکر دکھ کو بھوگتا ہی جیسا کہ یجروید ادھیایہ چالیس مین بتلایا گیا ہے

...न्तमः प्रविशन्ति ये सम्भूतिमुपासते ॥

ارتھ جو لوگ کاریہ روپ پرکرتی یا کارن پرکرتی کا آنند کی پراپتی کے

سنبھوگ یا اُپاسنا کرتے ہین وہ جہان اندھکار مکت یونیون کو پراپت ہو

ہین اسپر اپنیشد مین بھی ایک پرمان دیا گیا ہے۔

ناظرین آپ نے یہ تو معلوم کیا ہوگا کہ دنیا مین جو تین قسم کے دکھ

ادھیاتمک۔ آدھی بھوتک۔ آدھی دیوک۔ کوئی انسان جاگرت او

ہی ان دکھون سے بالکل چھوٹ نہین سکتا کسی نہ کسی قسم کا دکھ اُسے ضرور

چکرورتی راجہ بھی اس دکھ مین پھنسے ہوئے نظر آتے ہین لیکن

اوستھا مین ایک کنگال آدمی جس کو جسم کی بیماری ہو اور سا

ہی بہت سے لوگون کا قرضہ ادھار بھی ہو اور اُس قرضہ کی علت مین جیلخا

معلوم ہوا اور پتر اور خاندان کے بہت سے لوگوں کے مرنے کا خوف بھی ہو لیکن اس
حالت میں بھی جب وہ گھور نندرا میں چلا جاویگا تو اس کے دل میں ایسا سکھ ہوگا
جیسا ایک راجہ کو ہوتا ہے اسے اپنشد کار کہتے ہیں۔

पराञ्चि खानि व्यतृणत् स्वयम्भूस्तस्मात्पराङ्
पश्यति नान्तरात्मन्। कश्चिद्धीरः प्रत्यगात्मान
मैक्षदावृत्तचक्षुरमृतत्वमिच्छन् ॥

جیو آتما جاگرت اوستھا میں اندریوں کو باہر کی طرف پھیلاتا ہے اس واسطے
باہر کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ چونکہ باہر سوائے پرکرتی کے اور کوئی چیز نہیں
اور جیو پرماتما بھی ہیں لیکن وہ اندریوں کا وشے نہیں۔ دوسرے جیو آتما
اندریوں سے پرتیت نہیں ہوتے اس واسطے پرکرتی ہی نظر پڑتی ہے چونکہ
پرکرتی کا سنبھوگ دکھدائی ہے اس واسطے جاگرت اوستھا میں دکھ معلوم ہوتا
ہے اور کوئی دھیر پرش اس بات کو سمجھ کر آتما کی اچھا کرتے اندریوں کو روک
کر بذریعہ سمادھی یا سشپتی سکھ کا انبھو کرتے ہیں۔ چونکہ سشپتی اوستھا میں اندری بدھی
کا کام نہیں کرتیں بلکہ جیو اپنی انبھو شکتی یا گیان سے اپنے اندر بیاپک پرماتما کی آنند
اسی واسطے سشپتی اوستھا میں پورا سکھ ہوتا ہے۔ اگر (سنسار میں) سشپتی نہ ہوتی تو کتنی تکلیف کے

واسطے کوی ورتشانت موجود نہ تھا کون مانتا کہ جب کسی اندری کا وشے
نہ ہوگا اُس اوستھا میں سُکھ ہوگا۔

پیارے ناظرین ان ساری باتون سے آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے
کہ مکتی نیمتک گُن ہی سوبھاوک نہین اور جب نیمتک ہے تو اُس کو نت
سوائے مورکھون کے کون تبلا سکتا ہے۔

اگر بالفرض محال یہ بھی مان لیا جاوے کہ مکت جیو کا سوبھاوک گن ہے
اور بدہ نیمتک تو اُس اوستھا میں۔ یہ تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ پہلے مکت تھا
پیچھے بدہ ہوا تو مکت کا بندھن مین آنا صاف معلوم ہوا تو اس حالت مین کیا
ثبوت ہے کہ اس سے پہلے کبھی جیو بدہ نہین ہوا۔ اس جگہ تو مکت کا بدہ
ہونا سب کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ اب رہی یہ بات کہ سوامی دیانند جی نے
بہت جگہ پر مکت کو نتیہ مانا اور دیاس کا سوتر اور چھاندوگیہ اور گیتا کا واکیہ
اور سانکھیہ کا سوتر انکا کیا جواب ہوگا۔

नमुक्तस्य पुनर्बन्धयोगोऽप्यनावृत्तिश्रुतेः

اس کا ارتھ بگیان بھکشو یہ کرتے ہین کہ مکت پورکھ کا بندھ کے ساتھ دوبارہ
سمبندھ نہین کیونکہ شرتی مین انا برتی سُنی گئی ہے اور وہان چھاندوگیہ کا جو

नसपुनरावर्तते नसपुनरावर्तते

تی کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سانکھیہ کار کے مت میں مکتی نت
ہیں بلکہ وہ اس شرتی کے موافق پونرآورتی نہیں مانتے جو کچھ آشئے
س شرتی کا ہوگا وہی سانکھیہ کار کے مطلب کا بودھک ہوگا۔ دوسرا سوتر
یاس جی کا ویدانت درشن کے انت کا ہے۔

अनावृत्ति शब्दात अनावृत्ति शब्दात

تھا جسکا مطلب یہ ہے کہ شبد یعنی شرتی میں مکتی سے واپسی نہیں مانی گئی ہے
کیا اسواسطے مکتی سے لوٹنا نہیں ہوتا۔ اس سوتر کے بھاشیہ میں بھی وہی چھاندوگیہ
کی شرتی پیش کی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ اس شرتی کے مطابق اناورتی ہے
اسواسطے بیاس جی کا بھی وہی مطلب ہے جو چھاندوگیہ کی شرتی کا اور اسی
طرح پر گیتا آدک میں جہاں کہیں مکتی سے واپس آنا نہیں مانا گیا وہاں اسی شرتی
کا آشے لیا گیا ہے گویا آجتک جسقدر مکتی سے واپس نہ آنے کا وچار ہے
اس سب کی بنیاد یہی شرتی ہے اسواسطے چھاندوگیہ سے تحقیقات کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔

सर्वेन्द्रियाणि सम्प्रतिष्ठाप्याहिंसन् सर्वभूता
न्यन्यत्र तीर्थेभ्यः स खल्वेवं वर्तयन्यावदा·

युषं ब्रह्म लोकमभिसम्पद्यते न च पुनरावर्तते
न च पुनरावर्तते ॥

بدھی پوروک گورو سمبندھی کرموں کو کرکے سماورتن سنسکار کے بعد گرہست میں
سدہ بھاوسے رہکر اپنے سوادھیائے کو پڑھتا ہوا اور دھارمک بھاؤں آتما
کو استھت رکھکر سمپورن اندریوں کو وش کرکے کسی جیو کو دکھ نہ دیتا ہوا تیرتھوں
ہی اہنسا یہ نہ سمجھ بلکہ ہر جگہ اہنسا بھاؤسے رہتا ہوا وہ نشچے کرکے اس پرکار
برتتا ہوا برہم لوک کی آیو پرینت برہم لوک کو پراپت ہو کر واپس نہیں آتا۔
واپس نہیں آتا۔

پیارے ناظرین یہاں صاف معلوم ہو گیا کہ چھاندوگیہ میں برہم لوک کی آیو
پرینت واپسی سے انکار ہے۔ اسکی آیو کے بعد واپسی سے انکار نہیں اسواسطے
اگلے کلپ میں واپسی سے انکار کرنا غلطی ہے۔ بعض لوگ یہاں پر یہ کہیں گے
کہ یہاں यावदायुषं اس پد کا ارتھ برہم لوک کی آیو پرینت نہیں
بلکہ جیو کی آیو پرینت ہے تو معلوم رہے کہ آیو آتمہ پد ارتھ کی ہوتی ہے شریر کی
نہیں۔ برہم لوک انت اور جیو نتیہ ہے اسواسطے یہاں جیو کی آیو سے مراد نہیں ہو سکتی
پیارے ناظرین اب ان سوتروں کا ارتھ باقی رہا جو نیا درشن

باسانکھیہ درشن سے پیش کیے گئے۔

अथ त्रिविध दुःखात्यंतनिवृत्तिरत्यंतपुरुषार्थः

ارتھ ۔ تین قسم یعنی ادھیاتمک ۔ آدھی بھوتک ۔ آدھی دیوک تین قسم
کے دکھوں کی اتینت نورتی اتینت پرشارتھ ہے۔

یہاں اتینت نورتی سے اُس کال میں اتینتا بھاو مراد ہے سردوا کا
اتینتا بھاو مراد نہیں یعنی جب تک مکتی رہے گی تب تک دکھ کا اتینتا بھاو
مراد ہوگا کیونکہ جو مکتی کہ سادھنوں سے پیدا ہوتی ہے وہ نت رہ نہیں سکتی
اگر یہ کہا جاوے کہ مکتی سادھنوں سے نہیں ہوتی بلکہ سوبھاؤ سے سدھ
ہے تو اس اوستھا میں سنسار کی حالت میں بھی مکتی سکھ کا انبھو ہونا
چاہیے جب سنسار میں مکتی سکھ کا انبھو ہوگا تو کوئی بھی مکتی کے واسطے پرشارتھ
نہیں کریگا اور نہ کسی کو مکتی کی اچھا ہوگی۔ کیونکہ اچھا اپراپت شے کی ہوتی
ہے جب مکتی پراپت ہے تو اچھا کا ہونا ناممکن ہے اور اس حالت میں مکتی کے
جو سادھن شاستروں میں لکھے ہیں سب نرارتھک ہوجاوینگے پھر تو مکتی
کو نتیہ سدھ کرتے کرتے مکتی سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔

तदत्यन्तविमोक्षोऽपवर्गः॥

دُکھ کا جو اتنیت چھوٹنا ہے وہ اپورگ یعنی مکتی ہے - یہان بھی اتینت
شبد کا وہی ارتھ ہے جو اوپر کہہ چکے ہین -

پیارے ناظرین ان دلیلون سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ مکت
جیو کا بندہ مین آنا لازمی ہے لیکن اگر پنڈت جگنا تھ ہوشیارپوری یا
لالہ جگن ناتھ داس مرادابادی جنھون نے بلا سمجھے اس مضمون پر کتابین لکھ
ماری ہین یہ اعتراض کرین کہ سوامی جی نے پہلے مکتی کو نتیہ کیون مانا تھا
سبب یہ ہے کہ مثلاً آپ کسی آدمی سے سوال کرین کہ آپ نے مانس تو کبھی نہین
کھایا اور وہ جواب دے بالکل نہین تو اس حالت مین اُسکا مطلب یہ ہوگا کہ
موجودہ جنم مین اُس نے کبھی نہین کھایا اسیطرح پر جہان جہان مکتی سے
نہ واپس آنا کہا گیا ہے وہان پرمان کلپ سے مراد ہے جیسا کہ چھاندوگیہ
کی شرتی سے ثابت ہے -

سوامی جی کا بھی یہ ہی مطلب تھا - جہان خاص مکتی کا وشے آیا اور پرکتیا
یعنی پرتال کیا گیا تو مکتی کو اگلے کلپ مین شریکھ کر کے صاف بتلا دیا کہ مکتی کلپ

بھر رہتی ہے۔

آریہ گن۔ آپ جیو کی تین اوستھا مقرر کر سکتے ہین یا تو وہ سوبھاوک بندھا ہوا ہے یا سوبھاوک مکت ہے یا بندہن اور مکتی دونون نیمتک گن ہین۔ اس کے سوائے اور کوئی اوستھا ہو نہین سکتی سوبھاوک بندھا ہوا ماننے سے تو مکتی کا ہونا اسمبھو ہے اور سوبھاوک مکت ماننے سے مکت پورکھ کا بندہن مین آنا صاف ظاہر ہے اور نیمتک مکتی اور بدہ ماننے سے دونون کا انیتہ ہونا سدّہ ہے یعنی بندہن بھی ناش ہونے والا ہے اور مکتی بھی ناش ہونے والی ہوگی جب کہ تینون حالتون مین مکتی ہمیشہ کے واسطے ہو نہین سکتی اور مکت جیو بندہن مین آنا صاف ظاہر ہے پھر جو آدمی مکتی سے کلپ کے پشچات واپسی نہ ماننے تو سوائے اس بات کے کہ وہ ضدی یا مورکھ ہے کیا کہا جا سکتا ہے۔

پیارے ناظرین جگناتھ داس نے جو مکتی پرکاش لکھا ہے وہ صرف اودیا الپگیتا کا ثبوت ہے کیونکہ نہ تو ٹھیک ٹھیک

مکتی کے سروپ کا وچار کیا گیا اور نہ کوئی معقول دلیل ہی دی
نہ وسے شاستر کے سدھانت کو ٹھیک سمجھ سکے۔ بلا سمجھے
کتابوں کی عبارت اور جملے اکٹھے کرنے کا نام علمیت یا عقلمندی نہیں
بلکہ اس کو عام آدمی بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس قسم
کے کم لیاقت کے آدمی جو پانچ برس پڑھنے سے بھی مکتی کے مضمون کو
سمجھنے کے قابل نہوں۔ مکتی پرکاش لکھنے کو تیار ہو گئے بلکہ اُس کو
لکھ بھی ڈالا۔ بھلا اُن کو اس لیاقت پر یہ حوصلہ کیوں ہوا۔ صرف عوام کو
شاستر شونیہ دیکھکر اپنے اودیا جنیہ سنسکاروں سے جو مونہہ پر آیا بک ڈالا
اور جو دل میں آیا سو لکھ ڈالا۔

پیارے احباب اسواسطے آپکو لازم ہے کہ ست اور اَست کی تحقیقات
کی کوشش کریں اور خود اپنی اولاد کو شاستر پڑھانے کی پرنالی جاری کریں
تاکہ وہ اسطرح کے مورکھوں کے لیکھ سے دھرم سے پتت نہوں۔

اوم شانتی شانتی شانتی

مفصلہ ذیل کتب آریہ پستکالیہ مرادآباد سے ملینگی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
نسخہ خبط	۸ر	رسالہ جہاد بھجن	۸ر	راہ نجات	۱ر
لائف پنڈت گرودت ایم اے	۱۰ر	سبھا پرشن چودھری نول سنگھ کے	۳۰ر	خدا کی ہستی کا ثبوت	۱ر
تواریخ ہردوار	۴ر	ویدک دھرم پرچار	۱۲ر	ورن بیوستھا	۳ پائی
مادہ کی قدامت	۳ پائی	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت	۳ پائی	کرم پربستھا	۳ پائی
ایشور وچار پہلا حصہ	۳ پائی	وید کسپر نازل ہوئے	۳ پائی	الہام کی ضرورت	۳ پائی
رگوید کی پہلی منتر کی ویاکھیا	۳ پائی	عیسائی مت کھنڈن	۳ پائی	نسخہ تباہی ہند	۳ پائی
آدمی شیر کا مباحثہ	۳ پائی	نوجوانو اٹھو	۳ پائی	رامائن سار ناگری	۲ پائی
ہندی کی پہلی کتاب	۶ پائی	شرادھ بیوستھا	۳ پائی	کن بھوکوی گرد	۳ پائی
اردو گنگا اشنان	۳ پائی	ایشور وچار حصہ دوئم	۳ پائی		

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب ست ودیا اور ودّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول

(۲) ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سرو شکتیمان - نیائکاری - دیالو - اجنما -

نروکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انتریامی - اج

ابھے - نت - پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے -

(۳) وید ست ودّیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پر

(۴) ست کے گرہن کرنے اور اَست کے تیاگ میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور اَست کو وچار کرنے چاہئیں -

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک

سماجک اُنتی کرنا -

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھایوگیہ ورتنا چاہئیے -

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی ہونی چاہئے -

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھ

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئیے اور پر

ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں + +

اوم

ٹریکٹ نمبر ۶

عیسائی مت کھنڈن

حصہ اول

مصنفہ پنڈت کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک پرتی ندھی سبھا
ممالک مغربی و شمالی

ویدک دھرم پریس مراد آباد چوکھمبہ میں طبع ہوا
بار سویم ۱۰۰۰ جلد قیمت فیجلد ۳ پائی

عیسائی مت کھنڈن

پیارے ناظرین عیسائی لوگ مانتے ہیں کہ توریت موسیٰ پر خدا کیطرف
سے نازل ہوئی اور زبور داؤد پر اور انجیل مسیح پر۔ عیسائی ان تینوں کتابوں
خدا کا کلام مانی جاتی ہیں۔ لیکن تحقیقات کرنیسے عیسائیوں کا یہ مسئلہ بالکل
غلط نظر آتا ہے۔ کیونکہ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ توریت کے نازل ہونیسے پہلے
دنیا میں کونسا اصول تھا جسکے اظہار کیواسطے خدا نے توریت بھیجی اور توریت میں
کیا کمی رہگئی تھی جسکے پورا کرنیکیواسطے زبور آئی۔ یعنی زبور سے پہلے دنیا میں
اصول نہ تھا جسکو زبور نے دنیا میں رائج کیا۔ اور زبور میں کیا کمی تھی جسکو
انجیل نے پورا کیا۔ دوسرا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ توریت کے اترنیسے پہلے
جو لوگ پیدا ہوئے تھے انہوں نے کیا گناہ کیا تھا کہ جسکے سبب سے وہ خدا کے
کلام سے محروم رہکر نجات سے محروم رہے۔ اگر کہو انکی بھی مکتی ہوگئی تو کتاب
انکا بالکل لاحاصل ہے۔ کیونکہ انسانکو سارے دنیا کے کام مکتی کیواسطے ضروری ہیں

جب مکتی بلاکتابوں کے اثر نکو ہو گئی تو انسانکی ضروری فرائض سے بلاکتابوں
کے معلوم ہو چکے گو یا اس حالت میں الہام کی ضرورت ہی نہ تھی ماسوا قانون
قدرت کے خلاف بات کوئی عقلمند آدمی نہیں مان سکتا کیونکہ قدرت یہ بتلاتی
ہے کہ آنکھیں سورج کی محتاج ہیں بغیر سورج آنکھیں نہ دیکھکر چل سکتی ہیں نہ انسان منزل
پر پہنچ سکتا ہے اسیطرح عقل بغیر وِدیا اپنا کام پورا نہیں کرسکتی لیکن پرمیشر نے
پہلے سورج بنایا پیچھے آنکھیں بنائیں کیا کوئی عقلمند اس باتکو تسلیم کریگا کہ چار ہزار
برس تک آنکھیں بغیر سورج کے کام کرتی رہیں یا عقل بغیر ایشری ودیا کے کام کرتی رہی
ہرگز نہیں آنکھونکی جو ہیکو بعد سورج نہیں پیدا ہوتا ہاں چراغ وغیرہ انسانی
بناوٹ ہمیشہ ہوتی رہتی ہے بس کتابیں آدمیونکی بنائی ہوئی ہیں اور انکے اندر کی
قصہ کہانیاں اور بھیڑ اور گڈریونکی مثالیں خواہ مخواہ وحشی آدمیونکی بنائی
ہوئی کتابیں بتلا رہی ہیں - ۲۶، عیسائی لوگ مانتے ہیں کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے عیسائی
لوگونکا یہ مسئلہ بھی لغو نظر آتا ہے یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسیح خدا کا بیٹا ہے
تو وہ سپوت ہے یا کپوت ہے یا نپوت ہے کیونکہ بیٹے ہمیشہ تین قسم کے ہوتے ہیں اگر
کہیں سپوت ہے تو سپوت اسکو کہتے ہیں جو باپ سے بڑھکر کام کرے خدا نے دنیا
پیدا کیا چاند سورج ستارے اور بہت عجیب و غریب چیزیں پیدا کیں - اب عیسائی حسب

تبلائیں کہ مسیح نے کونسی چیزیں خدا سے بڑہکر تبلائیں جس سے اوسکو خدا کا
مانا جاوے اور جبتک وہ اس دنیا کو جسکو خدا سے علحدہ جالتیں مسیح نے بنایا ہو
نہ دکھلاویں تب تک اونکا مسیح کو خدا کا سپوت کہنا بالکل غلط ہی۔ اگر یہ مانو کہ
مسیح خدا کا پوت ہی تو بھی غلط ہی۔ کیونکہ پوت اوسکو کہتے ہین جو باپ کی برابر
کام کرے پس مسیح نے خدا کی برابر کونسی دنیا بنائی ہی وہی ہمین تبلاؤ جبتک
خدا کی برابر کی دوسری دنیا نظر نہ اوے تب تک مسیح کا پوت ہونا ٹھیک معلوم نہیں ہو
اگر کہین کپوت ہے تو کوئی پرمان نہیں کرتا۔

عیسائی لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ مسیح تمام دنیا کے پاپوں کے عوض سولی چڑھ
گیا اور ہمارے گناہون کا کفارہ ہوگیا لیکن اونکا یہ مسئلہ بھی غلط آتا ہی
یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ مسیح اپنی مرضی مرا ہے یا خدا کی مرضی سے
یا یہودیون کے مارنے سے اگر کہو اپنی مرضی سے مرا تو انجیل کے بالکل
خلاف ہی کیونکہ وہ مرنا نہیں چاہتا تو اوسکا رونا اور یہ کہنا کہ ایلی ایلی لاما
سبقتنی یعنی اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا صاف ظاہر کرتا ہی کہ مسیح
مرنا نہین چاہتا تہا اور وہ اپنی مرضی سے نہیں مرا اگر کہو خدا کی مرضی سے مرا
تو کل دنیا خدا کی مرضی سے مرتی ہی وہ کفارہ کیون نہیں ہوتی جسطرح دنیا

مرتی ہے اوس طرح مسیح مرا اگر کہو یہودیوں کے مار ڈالنے سے مرا تو دشمن
ہر ایک کو مارا ہی کرتے ہیں اور جتنے بادشاہی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ قریب
قریب اسی قسم کی موت سے مرا کرتے ہیں چونکہ مسیح بھی اپنے آپ کو یہودیوں کا
بادشاہ کہا کرتا تھا اس واسطے یہودیوں کا مار دینا کوئی عجیب بات نہیں
جس سے کفارہ سمجھا جاوے اگر مسیح اپنی مرضی سے مرتا تو کفارہ کہا جا
سکتا تھا لیکن مسیح اپنی مرضی سے مرا نہ کفارہ ہوا۔

عیسائی لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ مسیح خدا کے دائیں ہاتھ تخت پر
بیٹھا ہوا ہے پس معلوم ہو گیا کہ عیسائیوں کا خدا ایک دیشی یعنی محدود ہے
کیونکہ دایاں اور بایاں ایک محدود چیز کا ہوتا ہے اور جو محدود ہے
اوس کی شکتی اور گیان بھی محدود ہے پس وہ الپگیہ اور الپ شکتی والا ہے
ہے اور محدود چیز جو کسی ادھار پر رہتی ہے وہ بغیر ادھار کے رہ نہیں سکتی
جسطرح انسان بلا زمین کے رہ نہیں سکتا پس عیسائیوں کا خدا بلا تخت کے
کسطرح رہتا ہوگا۔ اور محدود چیز مرکب بھی ہوتی ہے پس خدا مرکب اور
پیدا شدہ ماننا پڑیگا اب معلوم ہوا کہ عیسائی مذہب میں خدا کا گیان نہیں
اونکے خدا کا گیان غلط طرح محدود جسم محدود ہمیشہ ہونے اور پچھتانے

کام جنکے خدا کی یہ حالت اونکی مکتی کی حالت بھی ایسی ہی ہوگی۔

عیسائی لوگ مسیح کا کنواری مریم کے پیٹ سے پیدا ہونا اور خدا کا
بیٹا ہونا مانتے ہیں ہم پوچھتے ہیں کہ مسیح کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونے سے
خدا کا بیٹا ہوا یا پہلے ہی تھا۔ اگر کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونے سے
خدا کا بیٹا ہوا تو عیسائیوں کی تثلیث کا کھنڈن ہوتا ہے کیونکہ وہ باپ بیٹا
اور روح القدس تین قدیم مانتے ہیں اور کنواری کے پیٹ سے پیدا
ہونے سے بیٹا ماننا گویا دو قدیم تبلانا ہے۔ تیسرا اوڑا دینا ہے اگر کہیں پہلے
ہی وہ بیٹا تھا تو بھی غلط ہے کیونکہ بیٹا باپ سے ہوا کرتا ہے وہ باپ کے
بغیر نہیں پیدا ہوتا۔ دوسرے جبکہ بیٹا قدیم تھا تو کیوں کنواری کے پیٹ
سے پیدا کیا گیا جسمیں لوگوں کو شک کی گنجائش بھی دی۔ تیسرے
انجیل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا نہیں اور نہ مریم خدا سے
حاملہ ہوئی بلکہ وہاں روح القدس سے حاملہ ہونا تبلایا گیا یہاں یہ مسئلہ
صاف ہو گیا کہ مسیح خدا کا بیٹا نہیں بلکہ روح القدس کا ہے اگر عیسائی
لوگ یہ کہیں کہ ہم روح القدس کو بھی خدا مانتے ہیں۔ لیکن اونکا فرمانا
سراسر غلط ہے کیونکہ جب وہ تین الگ الگ مانتے ہیں تب باپ بیٹا اور

روح القدس کہلاتے ہیں اور تینوں کو ایک ماننے کی حالت میں بیٹا
کہلاتا ہے نہیں اب الگ ہونے کی حالت میں ہوا اور روح القدس
ایک علیحدہ چیز ہونے سے مسیح خدا کا بیٹا نہ رہا عیسائیوں کا یہ اعتقاد
بھی باطل ہو گیا۔ چوتھے اگر کنوارے کے پیٹ سے پیدا ہونے سے خدا کا بیٹا مانا
جاوے۔ کیونکہ وہ قانون قدرت کے خلاف پیدا ہوا ہے۔ تو کیوں نہ ہو بلکہ
جو بلا باپ انجنی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ خدا کا بیٹا کہا جاوے جیسے کہ کسی
سے مجبور بھی نہیں ہوا گویا مسیح میں تو ایک بات ہی صرف قانون قدرت
سے خلاف پیدائش لیکن ہنومان میں دو باتیں تھیں خلاف قدرت
پیدائش پہاڑوں کا اٹھانا۔ دشمنوں کو دبانا وغیرہ اور کیوں ابسکت
تو خدا کا بیٹا مانا جاوے جو کنواری کی ناک سے پیدا ہوا اور کرن کو کیوں
خدا کا بیٹا نہ مانیں جو کان سے پیدا ہوا اگر کہیں کہ یہ سب باتیں جھوٹی لکھی ہوئی
ہیں تو آپکی انجیل میں مسیح لکھا ہے۔ اسکا کیا ثبوت ہے۔
متی کی انجیل کے شروع میں نسب نامہ لکھا ہے جسمیں مسیح کو داؤد
اور ابراہیم کی سنتان تبلایا ہے اور وہاں پر ابراہام کی ام پشت میں یوسف کا
ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اور یس اگر مسیح یوسف کے نطفے سے پیدا نہیں ہوا تو داؤد

کسی طرح بہی داؤد اور ابراہم کی اولاد میں آ نہیں سکتا کیونکہ جب تک ک
شخص باپ کا بیٹا نہ سلے تب تک دادی کا پوتا نہیں کہلا سکتا کر
یہ تعلق بلا واسطہ نہیں ہو سکتا۔ پس یوسف داؤد کے خاندان میں
جب تک مسیح کو یوسف کی اولاد میں نہ مان لو تب تک اوسکو ابراہیم کی
میں نہیں مانسکتے اگر کہو کہ مریم بہی ابراہیم کے خاندان میں سے ہے
کی اولاد کے ہونے سے وہ ابراہیم کا خاندان کہلا سکتا ہے لیکن
کرنا بالکل بیجا ہے کیونکہ انجیل میں ابراہیم سے یوسف تک خاندان ملا
مریم تک سلسلہ نہیں ملایا اسواسطے مریم کا ابراہام کی اولاد ہونے سے
ابراہام کی سنتان تبلانا بالکل بے انصافی ہے اگر کہو کہ مریم یوسف کی عورت تو
تو مسیح مریم کا بیٹا تہا پس وہ یوسف کے خاندان کا کہلایا گیا یہ بہی غلط
مثلا کوئی عورت دوسری جگہ سے ایک لڑکا پیدا کر کے دوسرے آدمی
شادی کرے تو وہ لڑکا اوس خاندان کی اولاد نہیں کہلائیگا ک
ہمیشہ نطفے سے خاندان میں شمولیت پائی جاتی ہے پس انجیل کا
بہی مسیح کو یوسف کا بیٹا اور ابراہام کے خاندان میں تبلاتا ہے۔ اوسی کی
سے پیدا ہونا غلط ہے۔ جس عبرانی لفظ کی معنی کنواری کی ہیں شاید

اور بعض ہوں اور نہ دو متضاد باتوں کا ایک کتاب میں ہونا اسکو ردی ثابت کرتا ہے۔

پولوس کا خط عبرانیوں کو باب ۱ آیت ۹ لکھا ہے کہ اسے خدا چونکہ تو نے نیکی سے الفت اور بدی سے عداوت رکھی اس واسطے اے خدا تیرے خدا نے تجھکو تیرے شریکوں سے خوشی کے تیل سے زیادہ ممسوح کیا۔ یہ آیت صاف بتلا رہی ہے کہ عیسائی مذہب میں بہت سے خدا ہیں کیونکہ خدا کا ہونے سے شاید اوس خدا کا خدا بھی ہو۔ یہاں خداؤں کا دور تسلسل چل جاتا ہے اور خدا کا شریک ماننا تو صاف بتلاتا ہے کہ خداؤں کی جاتی یعنی قوم ہے عیسائیوں کا مسیح بھی شاید کسی خدا کے قوم میں سے ایک کا نطفہ ہو افسوس جنکے خدا کا ٹھکانا نہیں وہ ہندوستان کے لوگوں کو لالچ سے عیسائی بنا دنیا کو گمراہ کریں اور خود تو بھولے ہوئے ہیں اور صرف پیٹ کی خاطر دوسروں کو بہلا دیں اسیواسطے عیسائی لوگ عقل کو مذہب میں دخل دینے سے روکتے ہیں کیونکہ عقلمند تو ایسی خدائی قوم یا خدا کے خدا اور خدا کے شریکوں کا قائل نہیں ہو سکتا پس عقل کو

مذہب میں دخل نہیں یہ چالی چلائی۔

جب عقل کو الگ کر دیا تو انسان اور حیوان مین عقل کا فرق ہی عقل کے الگ کرنے سے مذہب مین حیوانیت آگئی گویا حیوانی مذہب میں آگئی۔ حیوانون کا مذہب دنیا میں مزے اڑانا ہوتا ہے اونہین عاقبت کی پرواہ نہین ہوتی نہ وہ اندریون کو دمن کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اس کے واسطے ہمت کرتے۔ پس یہان مزے اوڑانے لگے۔ اندری کون بس میں کرے اچھا کہا یا اور مزے اوڑانے اور گدڑی کی بہڑین بنگئی۔

یوحنا لکھتا ہے ابتدا میں کلام تہا۔ کلام خدا کے ساتھ تہا کلام ہی خدا تہا۔ چاہے عبرانی میں اوسکے کچھ ہی معنی ہون۔ لیکن کلام کلمہ کی جمع ہے اور کلمہ یا کلام متکلم کے بعد ہوتے ہیں کیونکہ کلام فعل ہے جو متکلم فاعل سے سرزد ہوتا ہی کبہی فعل فاعل سے پہلے نہین ہوتا اور فعل فاعل کیساتھ ہی ہوتا ہی کیونکہ فعل تو فاعل سے پیدا ہوتا ہے وہ اوسکے ساتھ ہی کسطرح کہلا سکتا ہی اور نہ خود فعل فاعل بن سکتا ہے کیونکہ وہ تو اوس کا ایک کاریہ ہے کہ وہ اوسیسے

ون کا یہ بنا سکتا ہے یعنے بہت سے عیسائی اُنکے جو اسکے معنے
کرتے ہیں اور اُس سے معلوم ہوا کہ وہ کلام کو مسیح سے مراد لیتے ہیں
بیٹے سے گویا وہ کہتے ہیں کہ شروع میں بیٹا تھا بیٹا باپ کے
ساتھ تھا اور بیٹا ہی باپ تھا کیا یہ سچ مچ بھیڑوں کے ماں سے
مسئلہ نہیں کیونکہ بیٹے کا لفظ نسبتی ہے وصفی نہیں جیسے
باپ ماں سے پیدا ہونے سے بیٹا کہلاتا ہے اور جسکو پیدا کرتا
ہے اوس کو بیٹا مانتا ہے گویا مسیح کو بیٹا مانتا اور اوس کو باپ سے
پہلے بتلانا سوائے گڈریئے کی بھیڑوں کے کسی عقلمند آدمی
یقین ہو سکتا ہے بیٹے کو باپ کیسا تعجب بتلانا ایسی دلیل
ہی غلط در غلط مسئلہ ہے اور بیٹے کو باپ کہدینا تو بس غضب
کر دینا ہے لیکن یہاں عقل پہلے گم کر دی گئی لیتنے کہدیا مذہب
میں عقل کو دخل نہیں وہاں جو کچھ لکھا جاوے ٹھیک ہے سچ جھوٹ
کی تو تمیز تو عقل سے ہوتی ہے اور عقل گم ہو گئی اب تمیز کون کر سکے
کہ کتنا سچ اور کتنا جھوٹ ہے ایک کے ہے سب سچ ہی سچ
ایک کے سب جھوٹ ہی جھوٹ

عیسائی لوگ مادہ اور روح کی قدامت کے قائل نہیں۔ لیکن
خدا کو مالک وغیرہ مانتے ہیں میں اون سے پوچھتا ہوں کہ جب
خدا نے دنیا پیدا نہیں کی تھی تب خدا کس کا مالک تھا سوا اس کے
کہ نفی کا مالک کہا جاوے جواب ندارد ہے کہاں نیا یک تہ
یہ بھی نہیں کہہ سکتے گویا نفی کا مالک مالک نہیں ہوتا پس جب
ملک پیدا ہوئے تب خدا مالک بنا ہم عیسائیوں سے پوچھتے ہیں
کہ جس تخت پر تمہارا خدا اور اوس کا بیٹا مسیح بیٹھے ہوئے ہیں
وہ مادی ہے یا غیر مادی ہے اور وہ خدا نے پیدا کیا ہے یا
نہیں اگر کہو مادی ہے اور خدا نے پیدا کیا ہے تو خداوند قدیمی
تخت نشین نہیں۔ اب نیا تخت نشین ہوا ہے اور دنیا کے فنا ہونے
کے بعد بھی تخت نشین نہ رہے گا کیونکہ ہر مصنوعی چیز فانی ہوتی
ہے اگر کہو غیر مادی اور غیر پیدا شدہ ہے تو تمہارے تین خداؤں
سے چوتھا یہ بھی قدیم ہے پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ جس آسمان پر
خدا ہے وہ آسمان پیدا شدہ ہے یا قدیم اگر پیدا شدہ مانوگے تو یہاں بھی
وہی اعتراض تمہارے خدا کا آجاوے گا۔ اگر قدیم مانو گے تو پانچواں

یہی قدیم ہوجاویگا - افسوس یہ تثلیث کا مسئلہ ہے
جو ویدک دہرم سے چورایا ہوا ہے عیسائی لوگوں کو شرمندہ
کرنے کا سبب ہوگیا - یہاں ہمیں ایک مثال یاد آگئی کہ ایک
گڈرے کو ایک جڑاؤ کہڑاؤں جسمیں لاکہوں روپیہ کا جواہرات
لگا ہوا تہا ملگئی - اوس نے کسی مہاتما سے سُن لیا کہ یہ قیمتی ہے
پس اب آپ بازار میں بیچنے چلے جب صراف کی دوکان پر
پہونچے صراف نے آپکی ہیئت کو دیکہکر اور کہڑاؤں کی قیمت
کا اندازہ لگا کے قیاس سے معلوم کیا کہ کہڑاؤں آپکی چورائی
ہوئی ہے گھر کی نہیں ہے - صراف نے پوچہا یہ کہڑاؤں تمہیں
کہاں سے ملی ہے آپ نے کہا کہ ہمارے باپنے بنوائی تہی
صراف نے کہا آپ کے باپ کیا کرتے تہے آپ نے کہا جوہری
تہے صراف نے کہا اس میں تو بہت سے نگ کہوٹے ہیں سونا
بہی اچہا نہیں اگر کہو کسوٹی پر رکہکر پرکہ لیں گڈرے صاحب
جن کو اوسکے کہوٹے کہرے کا گیان نہیں تہا کہنے لگے کہ ہم اپنے
باپ کی بنائی ہوئی چیزیں کسوٹی کو دخل نہ دینگے اتنے مین

اوس ٹھگ کا مالک جو جنگل میں بہول آیا تھا آگیا اوس نے یہ بات
اوسکو کہا پرکہہ تو اس میں ذرا بھی کھوٹ نہیں ہے ا
ہی تثلیث کے مسئلہ کی حالت ہے یہ تثلیث ویدک دھر
جزو ہے یعنی باپ بیٹا ہم کیونکہ پتا کے معنی رکشا کرنیوالے
بیٹا جیو یعنی پتا کا حکم ماننے والا روح القدس یعنی پرکرتی
ابیکیت۔

پیارے ناظرین عیسائی دھرم میں تثلیث کے مسئلہ پر عقل
و دخل دینے سے گھبراتا ہے اسی تثلیث پر آریہ سماج تمام
کو شاستر ارتہہ کے واسطے چیلنج دیتا ہے اسکی وجہ یہ ہے
عیسائیونکا یہ مسئلہ دوسری جگہ سے لیا ہوا ہے وہ اسکی اصلیت
سمجھتے نہین اسواسطے اونکا صرف زبانی اعتقاد ہے۔ اور آریہ سماج
مسئلہ ویدونکا ہے وہ اسکی اصلیت سے بخوبی واقف ہے اور اوسکا
مسئلہ پر پورا اعتقاد ہے اور وہ اسکو اعلی سے اعلی مجلس میں ثابت کرنیکو تیار
ہو اور مشکل سے مشکل اعتراض کا جواب آسانی سے دیسکتا ہے
عیسائی لوگ جب دعا مانگتے ہیں تب یکا کرتے ہیں کہ اے ہمارے

آسمانی باپ تو ہمارے آجکی روٹی ہمین دے اور جیسا کہ تیرا راج آسمان پر
ہے ایسا ہی زمین پر آوے۔ اس دعا سے عیسائی مذہب کی ساری خاصیت
معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ خدا کو محدود مانتے ہیں اور اُسکا راج بھی آسمان پر
مانتے ہیں کیا زمین پر خدا کا راج نہین۔ اگر زمین پر خدا کا راج نہین تو
عیسائی لوگ جو زمین پر رہتے ہیں کیا شیطان کے راج میں رہتے ہین
عیسائی مذہب کی غلط تعلیم نے خدا کو اسقدر بدنام کر دیا ہے کہ جسکا ذکر
کرنا ہی بہتر ہے۔ یورپ میں جسقدر ناستکتا پھیلی ہے وہ بالکل اسی مذہب کی غلط
تعلیم سے پھیلی ہے اور جسقدر دلیلین یورپ کے فلاسفر منکر ایشر کی ہستی کے خلاف
دیتے ہیں انمیں صرف عیسائی مذہب کے خدا کی تردید ہوتی ہے باقی مذہبونپر کچھ بھی اثر نہیں
پہونچتا۔ انجیل میں مسیح نے یہ بھی کہا ہے کہ جتنے مجھسے پہلے آئے سب چور اور
ڈاکو تھے گویا اسجگہ اپنے سے پہلے بزرگونکو چور اور ڈاکو بتلایا ہے۔ یہی وجہ ہوئی
کہ مسیح کی مخالف یہودی ہو گئے اور انھون نے اسکو مار ڈالا کیونکہ وہ تمام پچھلے
بزرگونکو چور اور ڈاکو کہتا تھا۔ انجیل مین خدا کی روح کو مسیح پر کبوتر کی شکل پر
آتا بتلایا گیا۔ لیکن یہ نہین بتلایا کہ آیا وہ کبوتر مسیح کے منہ کے رستے سے اوسکی
پیٹ مین چلا گیا یا کسطرح وہ روح مسیح کے اندر داخل ہو گئی

آریہ سماج کے نیم

۱- ست سب ودیا اور ست ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں ان سبکا آدی مول پرمیشور

۲- ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر۔ اور سرشٹی کرتا ہے۔ اوسکی اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید ست ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سرودا اودیت رہنا چاہیے۔

۵- سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اوپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اودیش ہے۔ ارتھات شارِیرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

۷- سب سے پریتی پوروک۔ دھرمانوسار۔ یتھا یوگیہ برتنا چاہیے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھ

۱۰- سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کی کل تصانیف ویدک دھرم پریس مرادآباد سے ملیں گی

اوم

ٹریکٹ نمبر (۷)

رگ وید کے پہلے منتر کی ویاکھیا

مصنفہ

پنڈت کرپارام شرما جگراؤنوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جسکو بابو مکمت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مرادآباد نے چھپوا کر

شایع کیا

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں چھپی

۱۰۰۰ جلد

اوم

رگ وید کے پہلے منتر کی ویاکھیا

अग्नि मीळे पुरोहितं यज्ञस्य देवमृत्विजं। हो-
तारं रत्न धातमम् ॥

پیاری ناظرین یہ وہ منتر ہی کہ جسکے سبب سے بہت سے الپگیہ یورپینوں نے ویدوں کے آریوں کو مادہ پرست ثابت کیا ہی اور بتلایا ہی کہ آریوں کے بزرگ اگنی. بایو وغیرہ بھوتوں کو ایشور مانا کرتے تھے اور انھیں سے پرارتھنا کیا کرتے تھے یعنی مرادیں مانگا کرتے تھے. چونکہ آجکل بھارت ورش میں ویدوں کے جاننے والے اور اُن کا ٹھیک ارتھ کرکے اُنکی بزرگی کو ظاہر کرنیوالے مہاتما کم رہگئی اور دوسرے ویدوں کی پُرانے ویاکھیان یعنی پُرانی شرحیں جو قریباً

ان کے تھیں لوپ ہوگئیں ۔ اسوقت قریباً آٹھ نو کا پتہ ملتا ہی باقی کا نام
مشکل معلوم ہوتا ہی دوسری طرف پد ۔ کرم ۔ جٹا ۔ مالا ۔ گھن وغیرہ کی ریتی
سے بھی ارتھ کرنے کی ریتی نشٹ ہوگئی اور ویدانگوں کا پڑھنا بھی قریباً
و گیا صرف تھوڑے سے آدمی ویاکرن کو پڑھے ہوئے نظر آتے ہیں ۔
وہ اس کے یونیورسٹی کے خراب سلسلہ نے ویدوں کی بزرگی کو بہت بڑا
صدمہ پہنچایا ۔ بی ۔ اے تک تعلیم میں ویدانگوں کا نام نہیں صرف کاویہ وغیرہ
تعلیم دیجاتی ہے ۔ آگے چلکر وید کا ساین بھاشیہ پڑھایا جاتا ہی جو قریباً اس
زمانہ کا بنا ہوا ہے جسمیں ویدودیا کا پرچار بہت کم ہوگیا تھا پھر اس بھاشیہ
ٹھیک پڑھانیوالے نہیں جو پڑھانیوالے ہیں وہ قریباً غیر مذہب اور
ویدانگوں کے اصلی اصول سے ناواقف ہیں وہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو
ں ڈھنگ سے تعلیم دیتے ہیں جس سے انکے دلوں میں بجای وید کا مہتو قایم
تے ویدوں کی تحقیر قایم ہوجاتی ہی اور وہ ویدوں کو انجیل وغیرہ
طرح کچھ کہانیوں کا مجموعہ سمجھنے لگجاتے ہیں ۔ خواندہ لوگ تو یوں ویدوں
سے الگ ہوگئے ناخواندہ نہ تو پڑھے نہ اُن کو عظمت معلوم ہوئی گویا موجودہ
زمانہ میں ویدوں کی تحقیر ہونے کا بڑا بھاری سبب یہ دو باتیں علانیہ

نظر آرہی ہیں اسواسطے اب ہم کوشش کرینگے کہ کم سے کم پچاس منتر
ٹھیک ٹھیک ویاکھیان کرکے پبلک کو آگاہ کردیں کہ ویدوں میں
کہانیاں نہیں ہیں بلکہ کُل دو باتیں موجود ہیں اور نہ اُن میں مادہ پرستی کا
ذکر ہے بلکہ مادہ کی ماہیت تبلائی گئی ہے اور جن لوگوں نے یعنی
وغیرہ نے ان باتوں کو اسطرح تبلایا ہے کہ جس سے ویدوں کی تحقیر
ہے۔ یہ اُنکے یا تو اگیان کا دوش ہے یا عیسائی دھرم کا پرچار ہونیسے
کا کارن ہے ورنہ کوئی سمجھدار آدمی جس کو ویدانگوں کی ماہیت معلوم
ساتھ ہی بحث بھی رکھتا ہو تو کبھی ویدوں کے بارہ میں ایسی رائے
دے سکتا جیسے کہ موجودہ زمانہ میں بعض الیگیٹ یورپ کے بار
رائے دے رہے ہیں۔ اگرچہ یورپ والوں نے جو ویدوں کے
وغیرہ کی تاریخ قایم کی ہے اسکی غلطئیں تبلانی بھی ضروری ہیں لیکن
دوسری جگہہ تبلائی جائیں گی۔

پیارے ناظرین ویدوں کے دو قسم کے ارتھ ہوتے ہیں ایک
اور دوسرے بھوتک۔ اب ہم اس منتر کے دونوں قسم کے ارتھ تبلائینگے
یہ یاد رہے کہ رگ وید پدارتھوں کے سروپ یعنی لکشن کو ورنن کرتا

رجا کے معنی بھی استوتی یعنی تعریف کے ہیں۔ لیکن بعض نے تعریف سے
رادلی ہے کہ کسی کی چھوٹی بزرگی بتلائی جاوے لیکن یہاں تعریف سے
مراد ہے جو اقلیدس وغیرہ علمی کتابوں میں خط وغیرہ کی تعریف سے مراد
ہے یعنی اس کی تعریف کیجاوے جو اسکو دوسری چیزوں سے الگ کردے
سنسکرت میں آکشن کے نام سے نامزد کیا گیا ہے اور انگریزی ڈیفینیشن
تا ہے اور فارسی میں تعریف کہتے ہیں ؛

پھر اتری گن اس منتر میں جو رگ وید کا سب سے پہلا منتر ہے ایشور جیو ل
کی تعریف بتلاتے ہیں چونکہ سب سے عمدہ اور منشیوں کے واسطے
وری چیز ہے اور بغیر اسکے دوسرے بھوتوں کی شدھی اور اسکے گنوں کا
نہیں ہو سکتا اسواسطے اگنی کی تعریف سب سے پہلے بتلانی لازمی سمجھی گئی۔
دوسرے ادھیاتمک ارتھ میں اگنی ایشور کے معنوں میں بھی آتا ہے اسواسطے
اس کو پہلے بتلانا ضروری معلوم ہوا۔

آریہ گن اس منتر میں سات پد ہیں۔ اگنیم[1] - اڑھے[2] - پروہتم[3] - یگیسیہ دیوم[4]
تم - ہوتارم - رتن دھاتم - پہلے دو پد میں تو یہ بتلایا گیا ہے کہ ہم اگنی کی
تعریف کرتے ہیں۔ یعنی اگنیم - اگنی کی - اڑھے - تعریف کرتا ہوں۔

اسکے آگے اگنی کی تعریف ہے، پہلا پدیہ ہے۔ پردہیتم۔ یعنی اگنی دو سیروں کی ہستی کا
اب آپ دیکھ لیجئے کہ اگر اگنی کا پنج سورج موجود نہ ہو تو منشیہ کسطرح پر کام کر سکتا
کسطرح پر تعلیم پا سکتے ہیں گویا منشیہ کی سب سے افضل اندری یعنی آنکھ بغیر اگنی کا
بالکل نکمی ہو جاتی ہے گویا بغیر اگنی کی امداد کے منشیہ آنکھ ہوتے ہوئے بھی اگر
دوسری طرف اگر گرشٹا گنی اپنا کام بند کر دے تو منشیہ کے اندر پاچن شکتی یعنی ہو جا
ہاضمہ بالکل گر جاوے اور ساتھ ہی خون کی گردش بھی بند ہو جاوے جس سے
بڑھنا بالکل بند ہو جاویگا گویا اگنی کے بغیر منشیہ زندگی کی حالت میں بھی ہونا
جاوے گا اور وہ کسی کام کے قابل بھی نہیں رہیگا۔ تیسرے برکشوں کو دیکھ
ان میں بھی سورج کی کرنوں سے آئی ہوئی اگنی نیچے سے جو پانی کھینچنے کا کام
اگر بند ہو جاوے تو درختوں کا بڑھنا بالکل رک جاویگا گویا درختوں کیواسطے بڑھنے
بالکل اگنی ہی ہے۔ چوتھے اگر ہوا گندی ہو جاوے تو اسکے صاف کرنیکا کیا علاج ہے
جلاؤ فوراً صاف ہو جائیگی۔ آپ لوگوں نے اکثر سنا ہوگا کہ جس مکان
چراغ نہیں جلایا جاتا ہے اور بند رہتا ہے تو اس میں بھوت وغیرہ آجا
ہیں لیکن اسکا مطلب یہ ہے کہ جس مکان میں بند رہنے سے سورج کی کرنیں
اور بغیر چراغ نہ جلنے سے اگنی کا کام چھوٹ جاتا ہے وہاں کی ہوا بالکل گندی

انسان کے واسطے مضر ہوجاتی ہے اور اُس مکان میں جب تک ہون نہ کیا جاوے
تب تک وہ مکان رہنے کے قابل نہیں اسواسطے آریوں کے ہر ایک کام میں ہون
کا ہونا لازمی بتلایا گیا ہے تاکہ ہوا خراب ہو کر منشیونکو نقصان نہ پہنچاوے۔ پانچویں
اگر پانی خراب ہو تو اُسکا علاج بھی اگنی پر پکانا ہے اُسکی بدبو وغیرہ بھی سب رفع
ہوجاتی ہے اور اگر کوئی مٹی کی چیز بھی گندی ہوجاوے تو وہ بھی اگنی میں جلانی
سے شدھ ہوجاتی ہے گویا جاندار و غیر جاندار ہوا وغیرہ ہر ایک مادہ کا شدھ
ہونا اگنی کے اختیار میں ہے۔ اِس واسطے کہا گیا کہ اگنی پردہت ہے

پیارے ناظرین سنسار میں جو پروہت اور رگیان کا شبد پرچار ہوا وہ
بھی یہیں سے لیا گیا کیونکہ جو رگیان کا ہت کرے وہ پروہت کہلاتا ہے۔ چونکہ
پرانے زمانہ میں ودوان برہمن کشتری وغیرہ تین برنوں کو ہتھیار تھ گیان
اور دھرم اُپدیش کے ذریعہ سے اُنتی کیا کرتے تھے اسواسطے اُنکو بھی پروہت
کہنے لگے وہ ہمیشہ رگیان کے اگیان کو گیان سے اور اُنکے برے کرمونکے
سنسکاروں کو اپنے اچھے کرمونکے نمونے سے دور رکھا کرتے تھے اسیطرح سنسار
میں اگنی تتوں کے روپ کو پرکاش سے اور اُنکی دُرگندھ کو اپنی گرمی اور
بھوگ شکتی سے ناش کرنے سے وہ پروہت کہلاتی ہے۔

یجنستہ دیوم ہیج دھاتو کا ارتھ دیوپوجا سنگتی کرن ۔ اور دان ہے ۔ یہاں پر سنگتی
کرن اور دیوپوجا سے مطلب یہ ہے کہ اگنی سمیلان کرنے کے واسطے دیوتا ہے
آپ کہیں گے کہ اگنی تو پدارتھوں کا ویوگ کرتی ہے یہ سمیلان کا دیوتا کیسے
ہے لیکن معلوم رہے کہ جسقدر موٹے پدارتھ ملائے جائیں گے اسیقدر جلد
الگ ہو جائیں گے پدارتھوں کا سب سے عمدہ میلاپ وہ کہلا سکتا ہے جو
کر کے ملایا جاوے اب آپ وچار لیجئے کہ پرمانو کرنا سوائے اگنی کے کسکی شکتی میں
مثلاً آپ چاہتے ہیں کہ اوتم گھی پیدا کریں تو اسکا بیج آپ کسطرح بیج سکتے ہیں
گھی کہاں سے آتا ہے پشوؤں کے دودھ سے ۔ دودھ کہاں سے آتا ہے خو
بعض لوگ اس پر اعتراض کریں گے لیکن ہم پرتیکش دیکھتے ہیں کہ جس گائے کو
کھلی کھلائی جاوے اسکا دودھ زیادہ ہو جائیگا اور جسکو بنولے زیادہ کھلائے
اسکے دودھ میں گھی زیادہ ہوگا ۔ جب معلوم ہو گیا کہ دودھ یا گھی بنسپتی
پیدا ہوا ہے ۔ پشو صرف کل ہیں جو بنسپتی سے گھی نکالتی ہیں اور بنسپتی
کہاں سے آتا ہے بارش سے اور بارش بادل سے ہوتی ہے جب تک با
میں گھی موجود نہ ہو تو اسکی پیدائش کا سلسلہ چل نہیں سکتا ۔ اب استھ
تو بادل میں جا ہی نہیں سکتا وہ سوکشم پرمانو ہو کر ہی جائیگا ۔ اگنی کا کا

کہ وہ بادل میں گھی کو ملاوی اسیواسطے کہا جاتا ہی اگرچہ سنسار کے اور پدارتھ بھی
اسی طرح اگنی کے سبب اپنی ضروریات کو حاصل کرتے ہیں لیکن وہ سورج
کی کرنوں سے کام لیتے ہیں جس کو عام آدمی نہیں سمجھہ سکتے اسواسطے قدرت
نے یہ درشٹانت رکھدیا۔

(رتوجم) یعنی موسمونکی پیدا کرنیوالی بھی اگنی ہے۔ آپ جو گرمی سردی برسات
خزاں بہار وغیرہ موسموں کو معلوم کرتے ہیں اُن کی پیدا کرنیوالی بھی اگنی ہے
یعنی یہ سارے موسم اگنی کے پنچ سورج کی گردش سے پیدا ہوتے ہیں۔
مثلاً جب سورج [illegible] پر ہوتا ہی تو اُسکی کرنیں سیدھی پڑتی ہیں اُسوقت
پانی کے پرمانو سورج کی اکرشن شکتی سی زیادہ اُڑتے ہیں اسواسطے منشیہ کو زیادہ
پانی کی خواہش معلوم ہوتی ہی یہی گرمی ہی۔ اور سنسار میں بھی پانی کے زیادہ
کھینچے جانے سے خشکی چھا جاتی ہی اور زمین کے نیچے تک سورج کی کرنیں پانی
نکال لینے کے واسطے جاتی ہیں اُسوقت وہ درخت جن کی جڑ گھری ہی اُنکو پانی
ملتا رہتا ہے اور وہ سرسبز رہتے ہیں۔ اور جن کی جڑ بہت کم گہری ہے
وہ سوکھنے لگتے ہیں۔ یا تو برابر پانی دیا جاوی یا سوکھ جاتے ہیں بس اسی
کا نام موسم گرمی ہی جب پانی کی ضرورت زیادہ ہو۔

اب سورج دکشناین ہوگیا یعنی دکشن کیطرف جانے لگا۔ اب کرنیں
ترچھی پڑنے لگیں اُن کی آکرشن شکتی بھی کمزور ہو چلی اب وہ پانی جو سورج
کرنوں سے اوپر چلا گیا تھا پرتھوی کی آکرشن شکتی سے نیچے گرنے لگا پہلے تو
سورج کیطرف جارہا تھا اب زمین کیطرف آنے لگا۔ اب یہ برسات ہوگئی
اگرچہ سورج اور پرتھوی ہمیشہ ہر ایک چیز کو اپنی طرف کھینچا کرتے ہیں لیکن
قدرت کاملہ نے ایسا چکر قایم کر دیا ہے کہ جو سورج گرمی کے دنوں میں زمین
سے بہت زیادہ آکرشن شکتی رکھتا تھا اب اپنی کرنوں کے ٹیڑھی ہو جانے سے
پرتھوی سے کم طاقتور ہو گیا اور اُس نے جو جل پرتھوی سے چھین لیا تھا
اب وہ واپس دینا پڑا۔ اس کے بعد سورج اور بھی دکشناین ہوا۔ اب
کرنیں اور بھی ترچھی ہو گئیں۔ اب پانی بہت کم اُٹھنے لگا اور بڑے
درختوں کی جڑوں تک کرنوں کی شکتی کمزور پہنچنے لگی۔ یہ شرت
رتو کہلایا۔ چند روز بعد سورج اور بھی دکشناین ہوگیا۔ اب تو کرنیں بہت
کمزور ہوگئیں۔ پانی جم کر برف بننے لگ گیا۔ بڑے درختوں کے پتے
خشک ہو کر گرنے شروع ہوئے کیونکہ نیچے سے تو بہ سبب کرنوں کی
کمزوری کے پانی آنا بند ہوگیا اور ادھر سے کچھ نہ کچھ کم ہوتا رہا غرض پانی کی آمد

نہ رہی اور خرچ برابر ہونے سے درخت خشک ہوکر موسم خزاں ہوگیا۔
اور اسی کا نام ہیمنت رتو یعنی برف کا موسم ہوگیا۔ اسکے بعد سورج پھر
اُترائن آنا شروع ہوا۔ کرنوں میں طاقت بڑھنی شروع ہوئی درختوں
کی جڑوں کے نیچے سے پانی آنے لگا اور درخت کی نئی نئی کونپلیں
اور پتے نکلنے شروع ہوئے ہر طرف برکشوں پنئے سے ہوائی آنے لگی
چند روز میں کل درخت ہرے بھرے ہوگئے اور یہ موسم بہار یعنی بسنت رتو
آگئی۔ اِسکے بعد سورج اور بھی اُترائن ہوگیا موسم میں گرمی معلوم ہونے
لگی بڑے درختوں میں اور بھی بردھی شروع ہوئی۔ چھوٹے پودے جڑ
کے تھوڑے گہرا ہونے سے خشک ہونے لگے پس پرابرت رتو آگئی =

پیارے ناظرین اس بیان سے آپکو صاف معلوم ہوگیا ہوگا کہ موسموں
کی پیدائش یا تبادلہ صرف اگنی کی وجہ سے ہے۔ (ہوتارم) اگنی ہوتا ہے
ہوتا کہتے ہیں ہون کرنیوالے کو۔ چونکہ یہ سنسار ایک بڑا بھاری ہون کنڈ ہے
اور اس میں جسقدر پدارتھ ہیں یہ سب ہون کی سامگری ہے اور اگنی انکا بھیدن
کرکے پدارتھوں کے پرمانو الگ کرکے اڑاتی رہتی ہے جسطرح ہوتا ہون آپ دک
شدھی کے واسطے پدارتھوں کے پرمانو کر کے آکاش میں پھیلاتا ہے اسیطرح اگنی

سنسار کی سپتی کا ہون کرتی ہے۔

پیارے ناظرین آپ دیکھتے ہیں کہ ابھی ایک پھول خوشبو دار ترو تازہ موجود تھا تھوڑی دیر کے بعد اُسکا رنگ بدل گیا خوشبو کم ہو گئی خشک ہو جانے سے وزن بھی کم ہو گیا۔ عوام لوگ سمجھتے نہیں کہ پھول کس طرح سوکھ گیا خوشبو کسطرح نشٹ ہو گئی لیکن سمجھدار آدمی سمجھتے ہیں کہ اگنی نے پھول میں سے خوشبو کے پرمانو اور جل کے پرمانو جن سے اُسمیں ترو تازگی تھی الگ کر دئیے اور وہ خوشبو آکاش میں پھیل گئی اور اُس سے پانی وغیرہ کو تندھی حاصل ہو گئی جب آپ خوشبو دار چیز کو دیکھتے سونگھتے ہیں تو اُسجگہ اگنی اُسکے پرمانوؤں کو الگ کرتی ہے اور بایو اُسکو آپکی ناک تک پہنچاتی ہے تب آپکو خوشبو کا گیان ہوتا ہے یہاں صاف معلوم ہو گیا کہ پدارتھوں کی حالت میں تغیر پیدا کرنیوالی یعنی اُن کو پرمانو بنا کر اُڑا نیوالی اگنی ہے۔

(رتن دھاتم) رتنوں کے دھارن کرنیوالے یعنے رتنوں کے پیدا ہونے کا سبب بھی اگنی ہے۔

پیارے ناظرین یہ جو آپ۔ چاندی۔ سونا۔ ہیرا۔ لعل۔ نیلم۔ پکھراج وغیرہ بہت قسم کے چمکدار رتن دیکھتے ہیں یہ سب بھی اگنی کے سبب سے پیدا ہوتے

ہیں۔ انکے اندر جسقدر چمک ہے وہ سب اگنی کے سبب سے ہے کیونکہ اگنی کے بغیر کوئی عنصر چمک نہیں رکھتا۔ جہاں پر آپ چمک دیکھیں اُسے اگنی کے سبب سے سمجھیں دیگر جب برف پر اگنی کی کرنیں پڑتی رہتی ہیں اور وہ مدت مقررہ تک کرنوں سے ڈھلتی نہیں تو وہ بلور بنجاتی ہے اور اسیطرح عقیق۔ نیلم۔ پکھراج۔ ہیرے لعل وغیرہ ہوجاتے ہیں ؛

پیارے ناظرین آپ سمجھ گئے کہ اس وید منتر میں پانچ ودیاؤں کا بیج رکھا گیا تھا لیکن کم علموں نے اُسکو تو سمجھا نہیں اور لگے کہنے کہ یہ چرواہوں کا گیت ہیں۔ کیا کوئی آدمی ہے جو پانچ لفظوں میں پانچ ودیاؤں کا اُپدیش کرے پہلی ودیا یہ ہے کہ سنسار کے پدارتھوں کی شدھی کسطرح ہوسکتی ہے اور سنسار کے پدارتھ بڑھتے کسطرح ہیں اور سنسار کے جتین جیودں کا ہت کارک کون ہے کسکے ذریعہ سے آنکھیں کام کر سکتی ہیں کس کے سبب سے خون حرکت کرتا ہے کس کے سبب بھوکھ اور پیاس لگتی ہے اور کسکے بگڑنے سے شریر کی ساری طاقتیں ردی ہوجاتی ہیں ان ساری باتوں کا جواب تھا کہ اگنی کے سبب سے یہ ساری کام دُنیا میں سرزد ہوتے ہیں۔

دوسری ودیا ٹھیک میلان کرنے کا کون سا سبب ہے یا گیہ کا کون

دیوتا ہے جسکے سبب سے سارے دیوتا خوش ہو جاتے ہیں یعنی کون ایک سب دیوتاؤں کو منتّر کیواسطے سکھہ کاری بنا سکتا ہے۔ اِسکا جواب دیا گیا کہ یکیہ دیوتا اگنی ہے۔ اگنی سب پدارتھوں کو تمھارے واسطے سُکھہ کارک بنا سکتی ہے۔ ایک تو بذریعہ روشنی کے اُن کا گُن جتلا کر۔ دوسرے بذریعہ گرمی کے اُن کو شُدہ کر کے۔ تیسری وِدّیا۔ یہ تمام موسم کیونکر پیدا ہوتے ہیں اور کسطرح تبدیل ہوتے ہیں۔ کسطرح وہ مُلک جو آگ کی طرح جل گیا تھا بالکل اسقدر ٹھنڈا ہو جاتا کہ جہاں روئی دار کپڑا اوڑھے بغیر آرام نہیں ملتا۔ یا جہاں پر بالکل خشک تھا وہاں پر پانی ہو جاتا ہے۔ یا ایک وقت کُل درخت پتّوں سے بالکل خالی ہو گئے وہ پھر تر و تازہ ہو کر نئے جوبن میں آجاتے ہیں۔ اِن موسموں کا پیدا ہونا کس شکتی سے ہوتا ہے۔

جواب ملا اگنی سے گویا اگنی کی کمی زیادتی سے یہ سارے تبدلات زمانہ میں واقع ہوتے ہیں اگر اگنی نہ ہوتی تو موسموں کا تغیر اور پدارتھوں کا سنیوگ ٹھیک کبھی بھی نہ ہو سکتا۔

(چوتھی وِدّیا) سنسار میں کون ایسی چیز ہے جو ہر ایک پدارتھ کی حالت بدل دیتی ہے۔ جس سے سنسار کے پدارتھ پرمانو روپ ہو کر اُڑتے اور ہوا میں

اپنا اثر پھیلاتے رہتے ہیں۔ جواب ملا اگنی ہے۔

(پانچویں) یعنے دھاتو اور رتن جو چمکدار پدارتھ ہیں یہ کس طاقت
سے پیدا ہوتے ہیں۔ سونا کیوں اسقدر چمکدار ہے۔ اور
ہیرے اور لعل کسطرح پیدا ہو جاتے ہیں ــــ
جواب ملا اگنی کی شکتی سے ✣✣✣✣

اوم شانتی
شانتی
شانتی

ہ

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودّیا اور ودّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیایہ کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔

انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتّ۔ پوتر

سرشٹی کرتا ہے اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

(۳) وید ست ودّیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سروداُدّیت رہنا چاہیئے ؛

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں ؛

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدّیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنّتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ؛

(۸) اودّیا کا ناش اور ودّیا کی وردھی کرنی چاہیئے ؛

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہیئے

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری

نیم میں سب سوتنتر ہیں ؛

کتبہ منوہر پرشاد ودیارتھی

ٹریکٹ نمبر (۸)

جیو آتما کی ہستی کا ثبوت

مصنفہ

کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی ممالک مغربی و شمالی

جس کو

بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

بار سوم ۱۰۰۰ جلد   قیمت

ओ३म्

جیو آتما کی ہستی کا ثبوت

پیارے ناظرین آج ہم اپنی ہستی کے ثبوت یعنی جیو آتما کی ہستی کے ثبوت
پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ تو آپکو معلوم ہے کہ اس وقت سنسار میں دو قسم
کی شئے معلوم ہوتی ہے۔ ایک جڑ دوسری چیتن یعنی مدرک اور غیر مدرک
ایسا تو کوئی شخص ہی نہیں جس کو مدرک ہونے سے انکار ہو۔ صرف جھگڑا اس
ہے کہ آیا یہ مدرک طاقت عنصروں کے اجتماع سے پیدا ہوئی یا علیحدہ ایک
ہے اگر ہم یہ مان لیں کہ یہ طاقت عنصروں سے پیدا ہوتی ہے تو اسوقت یہ
پیدا ہوگا کہ آیا یہ طاقت مختلف عنصروں میں ہے یا اجتماع سے پیدا ہو جاتی
اگر مان لیں کہ مختلف عنصروں میں ہے تو اس حالت میں کوئی چیز مدرک نہیں

کیونکہ مدرک مادّہ کا گُن ہو گیا۔ اگر یہ کہا جاوے کہ مفرد اجزا میں تو یہ طاقت نہیں ہے لیکن اجتماع سے پیدا ہوتی ہے تو اُس حالت میں اتحاد سے بھاو ہستی ماننی پڑیگی گویا نفی سے اثبات پیدا ہو گا جو بالکل ناممکن اور مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ اِس ساری دُنیا کے اندر کبھی نفی سے ثبت کی پیدائش یا جو طاقت مفرد اجزا میں نہ موجود ہو وہ اُن کے اجتماع سے پیدا ہوتی کسی نے نہیں دیکھی۔ اس واسطے اِس کے ہونے میں کوئی ثبوت نہیں۔ مہاتما کپل جی بھی سانکھیہ شاستر میں لکھتے ہیں =

नमूत चैतन्यं प्रत्येका दृष्टेः सांहत्येऽपि च सांहत्येऽपि च.

सां-५-१९ ॥

(۱) الگ الگ عنصروں میں چیتنتا یعنی مدرک نہیں دیکھتے اس واسطے ان کے ملا[illegible] بھی مدرک پیدا نہیں ہو سکتا اور مہاتما کپل جی نے اتما پر اور بھی پرمان دئے ہیں۔

अस्त्यात्मा नास्तित्वसाधना भावात् सां ॥६॥१॥

میں جانتا ہوں اِس طرح ہر وقت معلوم ہونے سے آتما کا ہونا تو ابھی [illegible] معلوم ہوتا ہے اور اِس کی نفی ثابت کرنیکے واسطے کوئی ثبوت پرمان [illegible]

معلوم ہوتا ہے اسواسطے آتما کا ہونا ٹھیک ہے =

देहादिव्यतिरिक्तोऽसौ वैचि सां॥६॥२

وہ آتما شریر سے بالکل علیحدہ چیز ہے کیونکہ شریر اور آتما مختلف دھرم والے ہیں
شریر متغیر ہے اور آتما غیر متغیر۔ مادّی شریر کا متغیر ہونا تو۔ پرتکش۔ انومان۔
شاستر کے پرمانوں سے ثابت ہے اور آتما کا غیر متغیر ہونا تو ہمیشہ جانے ہوئے
دشیے کا گیاتا ہونے سے صاف معلوم پڑتا ہے۔ جسطرح آنکھ کا دشیے روپ ہے
اور شبد نہیں اسطرح پرش کا دشیے بدھی کی برتی کو معلوم کرنا ہے اسکے سوا اور
چیز کا تعلق ہونے پر دشیے نہیں ہوتا =

षष्ठीव्यपदेशादपि सां॥६॥३

اور اس ضمیر سے بھی کہ یہ میرا شریر ہے اور یہ میری عقل ہے۔ میرا من کہیں گیا ہوا تھا۔ معلوم
ہوتا ہے کہ آتما۔ اندری۔ من۔ بدھی اور شریر سے علیحدہ چیز ہے کیونکہ ضمیر کا بھی
ہونے پر نہیں ہو سکتے۔ جیسے کوئی نہیں کہتا کہ میں پیر ہوں =

नशिलापुत्रवद्धर्मिग्राहकमानाबाधात्॥सां ६॥४॥

اگر ضمیر کو تم مثلاً پتھر کیطرح لگانا چاہو تو نہیں ہو سکتا۔ ایسے موقعوں پر دھرم کے

ہن کرنیوالے پرمان کے مخالف ہونے سے یہ کتھن ماتر ہے کیونکہ تسلائیں پتر
ور جنک شکتی نہیں تو اُس کے پُتر کا انتر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

پیارے ناظرین مہاتما کپل جی نے اس بات کا ثبوت پیش کیا ہے کہ اگر درک
دہ کا گُن ہے تو سُشُپتی یعنی خواب غفلت اور مرن یعنی موت کا ہونا ناممکن ہوگا کیونکہ
صفت موصوف سے علیحدہ ہو نہیں سکیگی اور تم نے درک کو مادہ کی صفت تسلیم
کیا اسواسطے وہ مادہ میں ہمیشہ رہیگی۔ جب درک رہا تو موت کبھی نہیں ہوگی۔ مہاتما
گوتم جی نے بھی بہت سی دلیلیں پیش کی ہیں کہ آتما ہے۔

दर्शन स्पर्शनाभ्यामेकार्थ ग्रहणात्. न्याय. ३-

جس چیز کو آنکھوں سے دیکھا ہو اُسی کو سپرش اندری یعنی کھال سے سپرش کر کے
کہتے ہیں کہ جس کو میں نے آنکھ سے دیکھا تھا اُس کو سپرش سے سپرش کیا اس
سے معلوم ہوتا ہے کہ اندریوں کے دو ں جاننے والا جیو آتما ہے۔ اگر نہ ہوتا تو
معلوم آنکھ نے دیکھا اور سپرش اندری نے کیا کسطرح کہا جاتا کہ جسکو میں نے دیکھا
تھا ضمیر کا بھی اُس کو سپرش کرتا ہوں۔ دوسری دلیل یہ ہے۔

नविषयव्यवस्थानात्. न्याय ३

اس سوتر میں پورب پکشی سوال کرتا ہے کہ شریر سے علیحدہ کوئی آتما نہیں کیونکہ دو شے مقرر

ہو چکے ہیں. جیسے آنکھ کے ہونیسے دیکھتے ہیں اور آنکھ کے نہونے سے نہ

دیکھتے کان کے ہونے سے سنتے ہیں۔ کان کے نہونیسے نہیں سنتے

کے ہونے سے رس لیتے اور رسنا کے نہونیسے رس نہیں لیتے ہیں اسی

باقی اندریاں بھی اپنے وشیے کو گرہن کرتی ہیں اسحالت میں جب اندریاں

ٹھیک اور شدھ ہونے سے وشیے کا گرہن ہوتا ہے اور نہیں ہونیسے نہیں

پھر ایک چیتن کے ملنے کی کیا ضرورت۔ اس پورب پکش پر دو سوال پیدا ہو

ہیں اول یہ کہ اندری جو وشیے کا گیان حاصل کرتی ہیں کیا انہیں چیتنتا

کسی انیہ چیتن کی سہایتا سے گرہن کرتی ہیں اس کا اتر مہاتما گوتم جی دیتے ہیں

व्यवस्थानादेवात्मसद्भावादप्रतिषेधः . न्याय ३

اگر ایک اندری سمپورن وشیوں کی گرہن کرنیوالی ہوتی اس حالت میں تو جیو

کی ضرورت نہ ہوتی لیکن جب ایک اندری دوسرے کے وشیے کو معلوم نہ

کرتی تو کسطرح ایک کے گیان کا دوسرے کو بودھ ہو سکتا ہے اسواسطے

وشیوں کا گرہن کرنیوالا جیو آتما ضرور ہے۔ اندریوں کا اپنے مقررہ د

کو چھوڑ کر دوسرے کا کام نکرنا ہی اسکا ثبوت ہے =

स्मृतेः स्मर्तव्यविषयत्वात् ॥ न्याय ३ - १३

سمرتی اندری کا دھرم ہے یا آتما کا اگر کہا جائے اندری کا تو کس اندری کا۔
اس پر پورپکشی کہتا ہے اگرچہ پانچ گیان اندریوں کا سمرتی دھرم نہیں لیکن
انتہ کرن اندری کا دھرم ہے آتما کا کام نہیں =

तद्दात्मगुणसद्भावादप्रतिषेधः न्याय ॥

مہاتما گوتم جی کہتے ہیں کہ سمرتی آتما کا گن ہے کیونکہ دوسرے کی معلومات کا دوسرے کو
خیال یا سمرتی پیدا نہیں ہوتی اور اندریوں کے چیتن ہونے سے بہت سے
کرنیوالوں کے ہونے سے دھرمی کی ٹھیک بیوستھا نہیں ہو سکتی اسواسطے
ایک ہی چیتن ہے جو بہت ارتھوں کو دیکھتا ہے اور وہ دیکھنے آدمی کا نمست
اندریوں سے علیحدہ ہے اور پہلے دیکھے ہوئے ارتھ کا سمرن کرتا ہے۔
ایک کے بہت ارتھ دیکھنے اور درشن کا پھیرا پت ہونا سمرتی آتما کا گن ہونے
سے ہو سکتی ہے اس کے سوائے ہو نہیں سکتی =
پیارے ناظرین بہت سے لوگ یہاں پر یہ اعتراض کرینگے کہ سمرتی
من یعنی دماغ کا دھرم ہے اسواسطے جیو کوئی نہیں =

नात्मप्रतिपत्तिहेतुनामनसिसम्भवात् ॥

دیہادی سے الگ کوئی آتما نہیں کیونکہ آتما کے سادھک دلیلیں من میں گھٹ جائیگی
ہیں درشن اسپرشن ایکارتھ کا گرہن کرنا اتیادک جو آتما کے گیان کے ثبوت کی
دلیلیں ہیں اُن کا ہونا من میں سمبھو ہے۔ اُس کا جواب یہ ہے کہ اگر تمھارا من بھوتک
ہے تو اُس میں گیان کا ہونا گیان کو بھوتوں کا گُن ثابت کریگا جس سے
نیند اور موت کا ہونا اسمبھو ہو جائیگا۔ اگر ابھوتک ہے تو آتما کا دوسرا نام ہو جائیگا
کیونکہ شریر بھوتک ہے اور ابھوتک ہمیشہ اِس سے علیحدہ ہوگا۔

ज्ञातुर्ज्ञान साधनो पपत्तेसंज्ञाः भेदमात्रम्॥न्याय।३।१।१७

گیان کے سادھن گیاتا کے واسطے ہوتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتا ہے کان سے
سنتا۔ سپرش اندری سے سپرش کرتا ہے۔ اسی طرح سب وشیوں کا من
کرنے کا سادھن من ہے۔ اگر من ہی کو گیاتا مان لو تو گیاتا کا نام آتما نہیں من ہی
اِس حالت میں صرف نام کا فرق ہوگا اصل مضمون میں تو کچھ فرق نہوگا لیکن آتما
کُل اندریوں کا ابھاو ہو جائیگا کیونکہ من کرم اندری اور گیان اندری ہے۔ گیان
یعنی من سادھن ہے اسیطرح اُپادی کا سادھن اندریوں کا بھی لوپ ہوگا۔

नियमश्च निरनुमानः॥न्याय॥३।१।१८

جو یہ نیم کرتے ہیں کہ روپادی گرہن کے سادھن دوسرے کے ہوتے
اور سرب شے کا من سادھن یعنی من نہیں ہے اِس میں انومان نہیں ہے
سے یہ نیم چل سکے۔ روپادی کے علاوہ دشٹ سُکھ دُکھادی کے ہونے
سے ان دشیوں کے سادھن اندری ضرور ماننی پڑیگی۔ جسطرح آنکھ سے [illegible]
پہچانی جاتی اُس کا دشٹ کرنیوالا ناک ہے اور شبد ناک سے نہ
جانا اُس کا معلوم کرنے والا کان ہے۔ اسی طرح آنکھ۔ ناک۔ کان
سے اس کا گرہن نہیں ہوتا ہے اُس کی معلوم کرنیوالی رسنا اندری ہے
طرح آنکھ۔ ناک۔ کان۔ رسنا اور کھال سے سُکھ دُکھ کا گیان نہیں ہوتا
گرہن کے واسطے دوسری اندری کا ہونا لازمی ہے اور ایک کال میں
گیانوں کا نہ ہونا اُس اندری یعنی من کا نشان ہے اور اُس کا ایک ایک
سبھی کے ساتھ تعلق ہونے سے جس اندری کے ساتھ اُس کا تعلق نہ ہو اُسی
ت گیان پیدا نہیں ہوتا۔ اسواسطے یہ جو کہا گیا کہ آتما کی ثابت کرنیوالی
گیان من میں گھٹ سکتی ہیں یہ ٹھیک نہیں۔ پھر یہ اعتراض کہ وہ نر آدمی کے
ع سے پیدا ہوتا ہے یا نہیں اور تجربہ سے یا انیہ گیان پیدا ہو سکتا ہے

یانہیں لیکن جہاتماگوتم جی جیو کی ہستی کو ثابت کر کے اُس کے نتیہ ہونے
کرتے ہیں۔

ग्यस्त स्मृत्यनुवन्धात् जातस्य हर्ष भेय शो-
प्रतिपत्तेः॥ न्याय-३-१-१८

جولڑکا ابھی پیدا ہوا ہے وہ اس جنم میں تو گھر سے تعلق نہیں رکھتا اُس کو
غم اور خوف کے اسباب دیکھکر خوشی۔ غم اور خوف پیدا ہوتا ہے ا
کے نشانات اُس کو پورب یادداشت کے تعلق سے پیدا ہوتے ہیں
تعلق یادداشت کے پیدا نہیں ہو سکتے اور یادداشت کا سلسلہ بغیر
کے ہو نہیں سکتا۔ اور پورب ابھیاس سوائے پورب جنم کے ہو نہیں
کیونکہ اس جنم میں تو وہ ابھی آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
سے پہلے بھی آتما تھا جو اپنے پہلے جنموں کے سنسکاروں کو یہ

ाहाराभ्यासकृतात्स्तन्याभिलाषात। न्याय
३-१-२२

جسوقت بچہ پیدا ہوتا ہے اُسیوقت دودھ چونگھتا ہے اور وہ تھن
کی خواہش بغیر عادت کے ہو نہیں سکتی نہ کسی کمتی سے دیکھ سکتے ہیں

بھوک کی تکلیف کے وقت کھانے کی عادت کرنے سے یادداشت کے
سلسلہ سے کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور وہ اسی وقت پیدا ہونیوالے بچے
کے نہیں ہو سکتی۔ اس سے انومان ہوتا ہے کہ پورب شریر میں اُس نے
عادت ڈالی تھی اور اسواسطے یہ آتما پورب شریر کو تیاگ کر اس شریر میں
آتا ہے۔ جب بھوک سے دُکھ پاتا ہے پہلی کھانے کی عادت کو یاد کرکے تھن
چونگھنے کی خواہش کرتا ہے اسواسطے جیو آتما شریر کا گن نہیں اور اس کے لاگ
ہونے سے الگ ہوتا ہے بلکہ شریر کے بندھن سے بالکل الگ ہے۔
پیارے ناظرین مہاتما کناد جی اس کو ویشیشک میں دکھلاتے ہیں۔

प्रसिद्धा इन्द्रियार्थः । वै ॥ ३-१-२

اندریوں کے وشے مقرر ہیں۔ جیسے آنکھ کا وشے روپ ہے اور
کان کا وشے شبد اور ناک کا وشے بو یعنی گندھ اور رسنا کا وشے رس
اور کھال کا وشے سپرش ہے۔

इन्द्रियार्थ प्रसिद्ध इन्द्रियार्थेभ्योऽर्थान्तरस्य हेतुः
३-१-२

اندریوں کے وشیوں کی تقرری اندری اور اُن کے وشیے روپ آ

سے علیحدہ آتما کے ہونے کا نشان ہے۔ اگرچہ آتما کا نشان پرت

ہے لیکن تو بھی اندریوں کے ارتھ کے مشہور ہونے سے وہ بھی ا

کے ارتھوں سے علیحدہ آتما کا نشان ہے۔ جب کہا جاتا ہے میں د

ہوں تو دیکھنے والی اندری یعنی آنکھ اور درشٹ پدارتھ سے علیحدہ

دیکھنے والا ایک علیحدہ معلوم ہوتا ہے۔ یا جب کبھی من کے خیالات سے

اندری کے ساتھ تعلق ہونے سے ایک پدارتھ سامنے سے گذر جاتا

اور اُس کا گیان نہیں ہوتا۔ اور کوئی دوسرا آدمی یہ کہتا ہے کہ تم نے ا

پدارتھ کو دیکھا تو کہتے ہیں میرا من اور طرف تھا۔ جس سے معلوم ہوتا

کہ آتما من سے بھی علیحدہ چیز ہے اور جب کسی گیان کو ٹھیک طور پر حاصل نہیں

کر سکتے تب کہتے ہیں کہ میری بدھی ایسی سوکشم بات کو گرہن نہیں کر سکتی۔ جس

سے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں بدھی سے علیحدہ ہوں۔

कारणाज्ञानात् । वै-३-१-४

شریر کے اعضا یعنی ہاتھ پیر میں گیان نہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے ک

شریر سے علیحدہ آتما ہے۔ یا شریر کے کارن۔ پرتھوی۔ جل۔ آدی پدارتھوں
میں گیان نہ معلوم ہونے سے بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ کارن کے گن کے
موافق کاریہ میں گن رہتے ہیں۔ جب کارن میں گیان نہیں تو کاریہ میں بھی
گیان نہیں رہ سکتا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گیان شکتی یکت آتما شریر
سے علیحدہ چیز ہے =

कार्य्येषुःज्ञानात्॥ वै-३-१-५

اگر شریر کے کارن میں سوکشم طور سے گیان مانا جاوے تو ستہ یہ
گیان صاف طور پر معلوم ہو سکتا ہے لیکن اس حالت میں مادہ کے
پرمانوؤں میں گیان گن ماننا پڑے گا تو گھٹ پٹ آدی کوئی پدارتھ بھی جڑ
نہیں رہیں گے۔ کیونکہ جب گیان مادہ کا گن ہوا اور گن دربیہ سے علیحدہ
نہیں سکتا تو ہر ایک پدارتھ میں گیان کا ہونا لازمی ہو جائیگا اور یہ بالکل
نہیں سکتا۔

ः ज्ञानाभावा वै-३-१-६

اگر یہ کہا جاوے کہ گھٹ آدی ساری چیزیں جتنی ہیں اُن میں سوکشم

روپ سے گیان ہے تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ پرمان سے بھی نتیجہ
نہیں ہوسکتا۔ پرتیکش سے تو بالکل گھٹ جڑ معلوم ہوتے ہیں انومان
واسطے بھی کوئی ویاپتی نہیں اور شبد سے بھی مدرک اور غیر مدرک یا جڑ چیتن
دو قسم کی سرشٹی کا ہونا ثابت ہے غرض کسی پرمان سے بھی گھٹ آدک
ثابت نہیں ہو سکتے۔

پیارے ناظرین مفصلہ بالا دلیلوں سے جیو کا شریر سے علیحدہ اور
ہونا اچھی طرح سے معلوم ہوتا ہے مرتیو اور نیند کا ہونا اس بات کو ثابت کرتا
کہ شریر سے الگ چیتن ہے کیونکہ اگر شریر کو چیتن مانیں تو بھوتوں کا کاریہ ہونے
سے ان کے کارن بھوتوں کو چیتن ماننا پڑے گا اور بھوتوں کے چیتن
سے گھٹ پٹ آدی سب چیتن ہو جاوینگے اسوقت مدرک اور غیر مدرک
یعنی جڑ چیتن کا بھید بالکل نہیں رہیگا جو بالکل مشاہدہ کے خلاف ہے
اس حالت میں بھوگتا اور بھوگیہ بھی نہیں رہیگا کیونکہ اب تو جڑ کو بھوگ اور چیتن
بھوگتا مانا جاتا ہے اور پھر معلومات اور عالم بھی نہ ہوگا کیونکہ سب ہی چیتن
اور چیتن درشٹا ہوتا ہے درشیہ نہیں ہوتا۔ اور ست۔ رج۔ تم
بھی نہیں رہیں گے کیونکہ چیتن میں آوران شکتی ہو نہیں سکتی =

مفصلہ ذیل ٹریکٹ ویدک دھرم پریس مرادآباد سے ملینگے

نام ٹریکٹ	قیمت	نام ٹریکٹ	قیمت
…ہ کی قدامت	۳؍	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت	۳؍
…بیوستھا	۳؍	کرم بیوستھا	۳؍
…ن بیوستھا	۳؍	نیزادہ بیوستھا	۳؍
…ر دچار حصہ اول و دویم فی جلد	۳؍	وید کسپر نازل ہوئے	۳؍
…ید کے پہلے منتر کی ویاکھیا	۳؍	عیسائی مت کھنڈن	۳؍
…سنھیا ہی منڈ	۳؍	آدمی شیر کا مباحثہ	۳؍
…الوا ٹھو	۳؍	رامائن سارناگری و اردو	۳؍
…ی کی پہلی کتاب	۶؍	اردو گنگا اشنان	۳؍
…وں کی عظمت	۱؍	جگیا تھ لیلا (?)	۳؍
…م کی ضرورت	۳؍	آتمارام جینی کی پول	۳؍
…ید اسلام پر عقلی نظر نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ فی جلد	۳؍	انیسویں صدی کا سچا بلیدان	۳؍
…سوامی دیانند کا ادنیش (?) نمبر ۱	۳؍	ریفارمر	۳؍
نمبر ۲	۳؍	مور کتھا	۳؍
…تمسک بل	۳؍	یگیہ	۳؍
…ت شاستروں کا سلسلہ	۳؍	آریہ مسافر	۳؍
…شنوتری ویدانتی و آریہ	۳؍	پرشنوتری آریہ سماج و سناتن دھرم سبھا	۳؍
…تھیا الہان (?)	۳؍		

آریہ سماج کے نیم

(١) سب ست ودّیا اور ودّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے

(٢) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سروآدہار۔ سرویشور۔ سرویاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتّ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(٣) وید ست ودّیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(٤) ست کے گرہن کرنے اور است کے تیاگنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے۔

(٥) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست و است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(٦) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مُکھیہ اُدّیش ہے ارتھات شریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا

(٧) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

(٨) اودّیا کا ناش اور ودّیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

(٩) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(١٠) سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سوتنتر۔

بقلم منوہر سروپ ودیارتھی

اوم

ٹریکٹ نمبر ۹

جگناتھ لیلا

مصنفہ کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

جسکو بابو حکمت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

بار سویم ۱۰۰۰ جلد قیمت ۳ ؍

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

بار سویم ۱۰۰۰ جلد قیمت فیجلد ۳ پائی

اوم

پیارے ناظرین آجکل لالہ جگناتھ داس مرادآبادی بنیا اپنی سنسکار چندریکا اودیا یا
خودغرضی کے کارن مہرشی سوامی دیانند سرستی پر بیٹر چکے جھوٹے بہتان
لگا رہا ہے اور اوسکی لیکہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو بہاشا سمجھنے کا بھی شعور نہیں آج
اسکو مورکہہ سمجھکر جسقدر آریہ سماج نے اوپیکشا کی اسکو اوس نے اپنی خوش فہمی سے سمجھ لیا
کہ بس میری بات کا انکا کوئی جواب نہیں دیسکتا پہلے آپنے ایک مکتی پرکاش گرنتھ لکہا جسمیں
سوائے ادہر ادہر کی دس پانچ جگہ سے حوالہ اکٹھے کرنیکے کوئی بھی شاستری یا عقلی حوالہ
نہیں دیا اسکا جواب شاستری حوالوں کے ساتھ معقول طور پر مکتی ویوستہا نامک گرنتھ میں
دیا گیا اگرچہ ہمنے اپنی پمفلٹ میں لالہ صاحب کے قریباً کل اعتراضوں کا جواب جو مکتی وشئے
پر تھے جواب دیدیا لیکن لوگوں سے معلوم ہوا کہ آپکے دماغ شریف میں وہ مضمون اب
تک کھٹک رہا ہے۔ آپنے اسکا نہ تو کچھ جواب ہی دیا نہ ہمارے سچے اصول کو سمجھکر ہی

ہٹ دہرمی کو چہوڑ دوسرا آپکا گرو شِشی اندرمن صاحب نے جو وید دوار پہ کا شت
نانک گرنتھ لکہا تہا اسکا جواب بہی وید کس پر نازل ہوئے اس پمفلٹ میں شاستر
پرمانوں سے دیدیا ہے رہی بہاگوت پر اعتراض جو لالہ جی لکہتے ہیں کہ یہ بہاگوت
میں نہیں لکہا اسکے واسطے ہم لالہ جی سے کہتے ہیں کہ آپ پنڈت لیکہرام جی کی
بنائی ہوئی کتاب سانچ کو آنچ کیا اسکو پڑہیے تو آپکو سب پرمان آدی سارے
شنکوں کا جواب ملجاویگا - رہے آپکے سوامی جی پر مِتھیا دوش اور گالیں اسکا
جواب ہم کچہ دینا نہیں چاہتے - کیونکہ سوامی جی کی کرتیہ اور انکی آچرن کی ساکشی قریباً سب
دنیا مان رہی ہے اور گالیوں کا جواب ہوی کیا سکتا ہے مہاشے آپنے جو بیجا زہر
سوامی جی پر اگلا ہے اسکے جواب میں ہم صرف ایک ہی شلوک پیش کرتے ہیں

नजारजातस्य ललाट शृंगं नकुलीन पुरुषस्य
पाणि पद्मम् यदयथा हि मुञ्चति वाग्वाणि
तदत्त थैव तस्य कुलं प्रमाणम् ॥

اسکے معنے یہ ہیں کہ جو پرش چار کرم ارتہات ہو بیچاری سے پیدا ہوتا ہی اسکے سر پر سینگ نہیں
ہوتی اور اچہے خاندان میں پیدا ہوتا ہی اسکے ہاتہہ میں کوئی نشان نہیں جیسے الفاظ

استعمال کرتا ہو اس سے اوسکے کل کا پرمان ملتا ہے۔

پیارے ناظرین لالہ صاحب نے جسقدر کتابیں لکھی ہیں ورقہ ورقہ ہر ایک میں ایک ہی اعتراض کئے ہیں اور ساریکی ساری اس بات پر ہیں کہ سوامی جی نے فلاں شلوک لکھا ہے وہ ٹھیک ملتا ہی نہیں اسیطرح پر کل اعتراض سوامی جی پر ہیں آریہ سماج پر آپنے ایک ہی اعتراض نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو لالہ صاحب کو خاصکر سوامی جی مہاراج سے کچھ نقصان پہنچا ہے جسکی وجہ سے لالہ صاحب صرف سوامی جی کو گالیان دینا اپنی زندگی کا اوپدیش سمجھتے ہیں یا اونکو سدھانتوں کو وچار کی تو شکتی نہیں فقط ادہر اُدہر ہاتھ پانوں مار کر سنسار میں مشہور ہونا چاہتے ہیں جیسا ایک کوی لکھتے ہیں

घटं भित्वा पटं छित्वा कृत्वा गर्दभरोहणं थन-
केन प्रकारेण प्रसिद्ध पुरुषो भवेत् ॥

ارتھ

گھڑا پھوڑ کر کپڑے پھاڑ کر اور گدہے کیطرح چیشٹا سے جسطرح ہو سکے منش کو پرسدھ ہونا چاہئے لالہ صاحب کا اس لیاقت پر سوامی دیانند سرستی جیسے فاضل ودوان کی ودیا پر اپنی آتما اور پہلے لیکہوں کے خلاف اعتراض کرنا ثابت کر رہا ہے کہ لالہ صاحب کو اسوقت شہرت پسندی کے خیال نے یہانتک گہیر لیا ہو کہ لالہ صاحب کو اچھی باتین

بھی بُری معلوم ہونے لگ گئیں اور وہ سوامی جیکو گالی دینا ہی بزرگی سمجھتے ہین ایک شاعر نے آپکی حسب حال کہا ہی ۵ ہم طالب شہرت ہیں ہمین نام سے کیا کام بدنام بھی گر ہونگے تو کیا نام نہوگا۔

مہاشی اگر کچہ تہین وِدّیا بدھی کامل ہی تو کسی سدہانت پر شاستر سے بحث کیجئے تب تو معلوم ہو کہ آپ کس پانیمیں ہیں ذرا دماغ کو تعصب سے خالی کر کے ایک گھنٹہ تک سوچو کہ تمہاری وِدّیا جو بھاشا کے مضمونکو بھی سمجھنے کے قابل نہین جسکو ستیارتھ پرکاش کے عام مضمون بھی سمجھ نہین آتے وہ سوامی دیانند جیسے فاضل کے مقابلہ میں جسنے آریہ جاتی کی کایا پلٹ دی یعنی آریہ جو پہلی عیسائی اور مسلمانونسے عقلی بحث میں ہمیشہ دبتی تہی اور پچاسون پنڈت ہیں کنہیا شاستری جیسے کمزوری سے عیسائی ہو گئے آج اوسکی کرپا سے عام آریون بھی عقلی بحث میں قریباً کل مذہب پر فتح پاتی کرتے ہیں کیا یہ اس رشی کی وِدّیا اور بدھی کی پربلتا کا کچہ کم ثبوت ہی مباحثہ چاندپور۔ بریلی امرتسر وغیرہ بہت سی شہادتیں موجود ہیں

لالہ صاحب آپنے جو اپنی کم سمجھی سے یہ لکھا ہے کہ سوامی جی نے گریہ وُلی کو نیوگ کی اگیا دی ہی ذرا دکھلائیے تو سہی کہاں ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہی لالہ صاحب آپ نے جس مہاشا عبارت صفحہ ۱۱۹ کو نہ سمجھکر یہ لکھمارا ہی کہ ہم اسکا نام پلیٹ میں

پیش کرتے ہیں۔

سوال جب ایک بواہ ہوگا ایک پورکہہ کو ایک استری اور ایک استری کو ایک پورکہ
رہیگا تب استری گربھ وتی اور استھر روگی یا ہو اور پورکہہ دیرگھہ روگی ہو اور دونوں کی
اوستھا ہو رہا نہ جائے تو کیا کریں ؟

جواب اسکا پرشنوتر نیوگ وشے میں دے چکے ہیں اور گربھ وتی استری سے ایک برس
سماگم نہ کرنے کے سمے میں پورکہہ یا استری سے رہا نجائے تو کسی سے نیوگ کرکے اس کے
لئے پُتراتپن کردیں۔

افسوس لالہ صاحب نے اس بھاشا عبارت کو بھی نہ سمجھا جہاں شو اس سوال
میں استری کے گربھ وتی ہونے اور استھر روگی ہونیکی حالتمیں منش سے رہا نہ جائے
کیا کرے اور پرش کے استھر روگی ہونیکی حالتمیں استری سے رہا نہ جاوے تو وہ کیا
کرے اسکا جواب دیا گیا ہے کہ نیوگ کرلیں بھلا نسے گربھ وتی استری کو نیوگ کی بدھی ہو
اعلے درجہ کی بد سمجھی ہے جب استری کو گربھ وتی ہونے کی حالت کا ذکر ہے اوس حالت میں
پرش کو ضرورت ہوگی اور جب پرش دیرگھہ روگی ہوگا تو اسکی حالتمیں استری کو
نیوگ کی ضرورت بتلائی گئی ہے

پیارے ناظرین آپ لالہ جگناتھہ داس کی قابلیت کو دیکھئے کہ بھاشا سمجھنے کا تو شعور نہیں

اور اعتراض کس پر سوامی دیانند پر کیون نہ ہونا باعث ہے اس دیا اور بدہی کو کہ تمہا شا کی
سمجھ نہ ہوتی ہوتے ہی کسی عالم پر بلا سمجھے اعتراض کرنیکو چل دینا کیا ثابت کر دیتا ہے ؎
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ لالہ صاحب آپکی لیاقت اور دہارمک بہاد
کا ثبوت تو آپکی ہر ایک گرنتہ سے ٹپک رہا ہے اور اس پر پنڈت ہونیکا دعوےٰ ؎
بت کریں آرزو خدائی کی ۔ شان ہے تیری کبریائی کی ۔ لالہ صاحب یہ سوچیے کہ سنہ ۱۸۹۵ء
تک تو آپ مورتی پوجن کو وید بردہ ہی مانتے تہے دیکھو اپنا بنایا ہوا مورتی پوجن
جڑ دریہ کیون پوجا جائے ۔ او تار کیسے گائے ۔ نہیں ادی انت ہے جسکا ۔ جیا کہان
ہو اسکا ۔ وہ ہے دیہ دہاری ۔ کیا کہتے ہو اوتاری ۔ ۔ سرب شکتی والا ۔ نہیں سوت
لال کا لال ۔ کیا یہ تمہاری اگیان کا کارن نہیں ہے کہ کبھی تو مورتی پوجن کو برا بتلاؤ
کبھی خود مورتی پوجک بنجاؤ او اوتار وغیرہ سے بھلے انکار کرو اور پہر انکو بھی بلا لکھے پڑھے
مان جاؤ لالہ صاحب میں آپکو اور آپکے جگت گرو یعنی شنکر اشرم جیکو زور سے اس باتکا چیلنج دیتا
ہون کہ تم سوامی دیانند کا ایک ہی سدہانت بتلاؤ جو انارش ہو یعنی جسکو کسی رشی
نے نہ مانا ہو صرف سوامی جی نے ہی کلپنا کیا تم کہو گے کہ سنیاسی کو روپیہ لینے کی اگیا
سوامی جی نے لکہی ہے یہ انارش ہے میں کہتا ہوں یہ تم کو سوامی شنکر اچاریہ کے چار مٹھوں
سے معلوم ہو جائیگا کہ یہ سنیاسیوں نے روپیہ لیکر بنائی ہیں آجکل شنکر اشرم جی خود

روپیہ لیتے ہیں یہ تو پرتکش ثبوت ہے سوامی لشبود ہانند کے ہٹھوں میں
لاکھوں روپیہ کا ہونا تو صاف ثابت کرتا ہے کہ سنیاسی ایکار کیوا سے
روپیہ لے سکتا ہے اور لوگوں کو دینا چاہئے اور منو لی جو دیوکت لفظ لکھا
ہے وہ بھی سنیاسی یعنی ایکانت باسی یا تارک الدنیا کا مرادف ہے۔ تم کہو گے
کہ نیوگ سوامی جی کلپنا ہے لیکن اسکا کرنا تو مہابھارت میں بیاس جی کے
اتہاس سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے بچترانگد اور بچتر بیرج کی استریوں سے
نیوگ کیا جس سے دہرتراشٹر پانڈو دو پیدا ہوئے بلکہ جب داسی سے نیوگ کیا
تو بدر جی پیدا ہوئے اسکے علاوہ بسشٹ جی کا ایک راجہ کی استری سے جو
راکشش ہوگیا تھا نیوگ کرکے سرج دان دینا بھی مہابھارت میں لکھا ہے
تم کہو گے استھروں کی حالت میں پتی کی زندگی نیوگ کی بدھی کہاں ہے
دیکھو کنتی اور مادری نے جو سنتان پیدا کی وہ پانڈو کی جیتے ہوئے نیوگ سے
پیدا ہوئی اسیطرح ہمتیں جو کچھ دیا ہو تو تم سوامی جی کے سدھانتوں پر لکھو
تو ہم تمہیں جواب دیں صرف گالیوں کے جواب کیواسطے ہمارے پاس زیادہ فرصت
نہیں۔

پیارے ناظرین ایک ہی مضمون کو بیس کتابوں میں لکھنا ثابت کرتا ہے

کہ انکی پاس اور مضمون نہیں ہے اور اس مضمون کو بلا جانچے اور سمجہے لکہہ مارنا یہ عقل
سے بعید ہے ہمنے لالہ صاحب کی ودیا اور بدہی کا نمونہ آپکی ستیارتہہ پرکاش کی
ایک باکیہ کے نہ سمجہنے سے ہی معلوم کرلیا اور انکے دہارمک بہاؤ کا نمونہ اگر
دیکہنا ہو تو لالہ صاحب کا بیوہار دیکہہ لو کہ چہوٹے چہوٹے لڑکونکو جو اسکول میں
پڑہتے ہیں اور ست شاستر سے نا واقف ہیں اونکو تو دن رات ورغلاتے ہیں اور
آریہ سماج کے سبہاسدوں کے مقابلہ سے گہبراتے ہیں مجہے یاد پڑتا ہے کہ عرصہ
تین ماہ کا ہوا کہ کئی اسکول کے طالبعلموں نے اور لالہ منوہر سروپ جی نے مجہسے
کہا کہ آپ جگناتہہ سے شاستراتہہ کریں جب انہوں نے انسے کہا تو انہوں نے
شاستراتہہ کرنیسے صاف انکار کردیا ہم اب ہی لالہ صاحب کو زور سے اعلان
دیتے ہیں کہ وہ جس سدہانت پر چاہیں شاستراتہہ کریں -

افسوس کی بات ہے کہ لالہ صاحب خود تو اپنی کتابوں میں باکیہ بدہ یعنی
شاستراتہہ کیواسطے آریوں کو چیلنج دیا اور جب اونسے کہا گیا تو انکار کیا
دوسرے لالہ صاحب کا دہرم سبہاؤں کو لکہنا کہ وہ انکی پستکوں کو بانٹیں اور
خود دہرم سبہا کے خلاف ہونا کیا ثابت کرتا ہے کیونکہ لالہ صاحب نہ تو مورتی
پوجا کو مانتے ہیں نہ ہی اوتار کو مانتے ہیں جب دہرم سبہا کے مان خود برطے

اصولونکو جن پر موجودہ دہرم سبہا کی بنیاد ہے آپ نے اپنی مورتی تت
میں بڑے زور سے کہنڈن کیا ہے اور اسی پر زیادہ دہرم سبہا
آریہ سماج کا جہگڑا ہے کیا دہرم سبہا کے لوگ عیسائیوں کی ان کتابوں
کہ جو انہوں نے آریہ سماج کے خلاف لکہی ہیں جس میں سوامی دیانند پر
ہون پہیلانا اپنا دہرم سمجہتے ہیں یہ ہرگز ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ دہرم سبہا
دہارمک ممبر سوائے مورتی پوجا وغیرہ کے کچہ وشیوں کے سدہ کرنیکو
دیانند سرستی یا آریہ سماج کو گالی دینا اپنا دہرم ہی نہیں سمجہتی اور
کتابوں میں تو مورتی پوجن کا کہنڈن اور اوتاروں کا کہنڈن موجود ہے
منڈن کہاں ہے جسکے پرچار کو دہرم سبہا دہرم سمجہتی ہے اور وہ انہیں
کے پرچار میں خوب طرح سے شکتی بہر کوشش کرتی ہے بہلا کیا آپ دہرم
ممبر ہیں جو دہرم سبہا کے عام لوگوں کو اپنی پستکوں کی خریدنی اور بانٹنے
واسطے اپیل کر رہے ہیں آپ کہینگے ہم نے آریہ سماج کی مکتی کا کہنڈن
کیا اور ویدوں پر لٹیپک منشی اندرمن نے لکہی کیا انکا پرچار کرنا دہرم
سبہا کا فرض نہیں۔

لالہ جی دہرم سبہا میں بڑے بڑے پنڈت موجود ہیں جو شاستر دان

ٹھیک طور پر سمجھکر انکے سدھانتوں کی پوستہا کر سکتے ہیں بھلا پھر آپ جیسی ودیا شونیہ
مہاتما کی پستکوں کو وہ کیوں پرچار کرنے لگے قریباً قریباً سب پنڈت
آپکی تحریر سے نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ آپکو شاستروں کا ذرا بھی گیان نہیں مثلاً مکتی
پرکاش تو آپنے لکھا ہے کیا آپ مکتی کے سروپ کو جانتے ہیں ؟
اگر آپ مکتی کے سروپ کو سمجھتے ہیں تو پہلے آپکو مکتی کے سروپ کو ثابت کرنا
تھا اور لکشنوں کو معلوم کرکے لکھنا تھا کہ اس قسم کی مکتی نتیہ ہو سکتی ہے یا انتیہ
کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جیو سدا سے مکت ہے یا بدھ یا دونوں نتک گنوں کا
تو بھوگ کرتا ہے۔ رہا وید دوار پرکاش اس میں بھی آپکے گرو جی نے سائناچارج
وغیرہ کی باتوں کو دیکھ اور ویدوں کے متعلق برہمنوں کے حوالوں کو معلوم کئے
بغیر لکھا ہے اگر آپ شاستر پڑھے ہوتے یا آپکے گرو جی نے برہمن گرنتھوں اور
گاتیری اوپنشد آدیکو دیکھا ہوتا تو آپکو مکتی پرکاش لکھنے کی جرأت ہوتی
اور نہ آپکے گرو جی کو وید دوار پرکاش لکھنے کی نوبت آتی چونکہ آپ لوگ
خود تو شاستروں سے بالکل ناواقف ہیں اسواسطے اپرانک سنسکاروں
کے سبب سے اُسی اودیا کو دوہرائے جاتے ہیں۔
لالہ جی ان دو پستکوں کے سوائے آپکا کوئی پستک کسی آریہ سدھانت

پر بحث کرنیوالا نہیں ملا صرف سوامی جی پر زہر اُگلنے والے ملے ہیں اور انکا جواب
آپ جیسا آریہ ویدیگا اگر آپنے کسی اور بھی سدھانت پر بحث کی ہو تو اُسکی
کاپی بذریعہ ویلوپی ایبل میرے پاس بھیجدیں تاکہ اسکا بھی معقول اور شاستری
دیدیا جاوے یا آپکے گرو جی نے کسی آریہ سماج کے اصول پر ہی بحث کی جسمیں سوامی
دیانند جیکی پستکوں سے علیحدہ سدھانت نکالا ہو وہ بھی بھیجدیں تاکہ اوسکا بھی
دیدیا جاوے لالہ صاحب اس تعلیم کے زمانہ میں جبکہ چاروں طرف سے ودیا اور معقولیت
کی لہر آرہی ہے آپ جیسے کم لیاقت کا کام پستک لکھنا نہیں ہونا چاہئے بلکہ ابھی
کسی سدگرو سے جاکر پڑھنا چاہئے جب بودھ ہو تب سدھانت کے گرنتھوں کے دیکھنے
کی کوشش کرو ورنہ تمہاری حالت پر یہ مثال صادق آئیگی

अविद्यायामन्तरे वर्तमानाः स्वयं धीराः पण्डितम्मन्यमानाः जङ्घन्यमानाः परियन्ति मूढा अन्धेनैव नीयमाना यथान्धाः ॥

بہت سے لوگ اودیا یعنی جہالت میں پھنسے ہوئے لوگ اپنے آپکو دہیر اور پنڈت
مانتے ہیں جسطرح اندھے کے پیچھے لگکر اندھا گڑھے میں گرتا ہے اسیطرح
موڑہ گرتے ہیں

پیارے ناظرین جگناتھ داس اس تھوڑسی ودیاسی ہی اپنے آپکو اللہ سی
ذات ماننے لگ گئے آگے اپنشد میں ایسے ہی لوگوں کیواسطے لکھا ہے

अविद्यायां बहुधा वर्तमाना वयं कृतार्था इ
त्यभिमन्यन्ति बालाः मु० उपनिषद ॥

- دیامیں پھنسے ہوئے ہی بالک لوگ اپنے آپ کو کرتارتھ سمجھتے ہیں -

پیارے ناظرین یہی حال جگناتھ داس کا ہی ہم لالہ جی سے کہتے ہیں کہ ہمیشہ
ست کی اور است کا ناش ہوتا ہی اور جس دنیاوی دولت کیواسطے تم دھرم
سے ہٹ کر مہاتماوں کو جھوٹے الزام لگاتے ہو یہ دولت سنگ
نہیں جائیگی اور موت کیوقت پچھتاوگے اسواسطے اب ہی گمراہی سی بچکر
دھرم کی تلاش کرو اور ست سنگ سے ودیا سیکھو اور بدی کی عادت سی باز آؤ

اوم شانتی شانتی شانتی

اشتہار

مفصلہ ذیل کتابیں اور آریہ سماج کی کل کتابیں نیچے لکھے مقاموں سے مل سکیں گی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب
نسخہ خبط احمدیہ مصنف پنڈت لیکھرام	۱۲/	رسالہ جہاد
راہ نجات	۱/	لائف پنڈت گورودت ایم اے
سبھا پرشن چودھری نولسنگھ جی	۳/	خدا کی ہستی کا ثبوت
تواریخ ہردوار	۴/	ویدک دھرم پرچار
ورن بیوستھا	۳ پائی	
پنڈت کرپارام کی بناہوئی کتابیں		
مادہ کی قدامت	۳ پائی	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
لتی بیوستھا	۳ پائی	کرم بیوستھا	۳ پائی
یشور وچار پہلا حصہ	۳ پائی	وید کس پہ نازل ہوئی	۳ پائی
سام کی ضرورت	۳ پائی	رگ وید کی پہلی منتر کے ویاکھیا	۳ پائی
بائی مت کھنڈن	۳ پائی	نسخہ تباہی ہند	۳ پائی
ومی شیر کا مباحثہ	۳ پائی	نوجوانوں اٹھو	۳ پائی
ماین سار ناگری	۶ پائی	ہندی کی پہلی کتاب	۶ پائی
زادہ بیوستھا	۳ پائی	کن کن کہہ کر بیل کی پوجا کی	۳ پائی
ودگنگا اشنان	۳ پائی	الشیو وچار حصہ دوم	۳ پائی
پتہ		آریہ اپدیشکا لے مراد آباد منیجر ویدک دھرم پریس فقط	

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودیا اور ست ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان نیاد کاری دیالو اجنما اننت نروکار انوپم سروا دہار سرویشور سرو دیاپک سرو انترجامی اجر امر ابھے نت پوتر سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید سب ودیاؤں کی پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ست کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا آدیت رہنا چاہئے

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے

(۹) پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشت نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہرایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کی کل پستکیں ویدک دھرم پریس مرادآباد سے ملیں گی

ٹریکٹ نمبر (۱۰)

نوجوانو اٹھو

مصنفہ

پنڈت کرپارام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی شمالی

جن کو

بابو بھگت بہاری لال منیجر آریہ پستکالیہ مرادآباد نے چھپوا کر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مرادآباد
میں چھپا

سنہ عیسوی ۱۹۱۲ء

[illegible]

اُوم

نوجوانو اُٹھو

قومی ہمدردو ملک کے خیر خواہو۔ جوہر علم کے جوہریو۔ بحر عقل کے شناورو۔ آریہ ورت کے نوجوانو۔ اُٹھو اپنی ملک کی حالت کو سوچو اور اپنی قوم کو ترقی کی مسند پر بٹھلاؤ۔ پیاری نوجوانو آجکل سب ملک کی آنکھیں تم پر لگی ہوئی ہیں جسطرح موسم گرمی میں ہر انسان اور حیوان ابر کو دیکھکر پوری اُمید کرتے ہیں کہ اب یہ برسکر ہماری گرمی کو دور کرینگے ملک کو سیراب کرینگے زراعت کو فایدہ پہنچاینگے غرض ہماری کُل مرادیں برلائیں گے اسیطرح اسوقت کُل ملک کی آنکھیں آپکی طرف لگ رہی ہیں۔ آپ نوجوان ہوئے۔ آپنے تعلیم پائی۔ آپ ملک کی ضرورتوں سے واقف ہوئے آپکے پاس سرمایہ کافی ہے اب آپ کچھ ملک کی مدد نکرینگے تو ابر کے نہ برسنے پر جو حالت یاس ملک پر چھا جاتی ہے وہی حالت ہوگی کیا آپ منظور کرینگے کہ جس ملک کے خون سے آپکے وجود ظہور میں آئے۔ جس ملک کے آب و دانہ سے

...ں نے پرورش پائی جس ملک نے آپکو ہر طرح سے مدد دی۔ جسکی بدنامی سے آپکی بدنامی
...کی عزت سے آپکی عزت ہوتی ہے۔ آپ اسقدر جلد اسکی احسان فراموشی کرینگے۔ آپ
...تباہ ہوتا دیکھیں گے۔ آپ اسکی بیماری کا علاج نکرینگے۔ اپنی لیاقت کے سرمایہ کو
...ضرورتوں پر خرچ نکریں گے۔ نہیں نہیں آپ سے ہمیں یہ امید کبھی نہیں ہو سکتی۔
...رگ و ریشہ میں بھارتی خون بھرا ہے۔ جس بھارتی خون کے باعث اس ملک
...عورتوں نے راجہ جیپال کو لڑائی کے وقت اپنا زیور گلا گلا کر مدد کے لیے بھیجا
...کیا آپ تعلیم یافتہ۔ اور مرد ہو کر اُن عورتوں سے بھی پیچھے رہیں گے۔ ہرگز نہیں
...ی عقل ملک کی پاس کو دیکھکر حیران ہے کہ اسقدر بھارتی نوجوانوں کے ہوتے
...ے یہ ملک اس حالت کو پہنچ جاوے۔ باہر سے عیسائی لوگ آکر یہاں ہسپتال
...سکول جاری کریں۔ نہیں نہیں آریہ ہندو اور مسلمان غلاموں کی خریداری
...۔ ہماری ملک کے ۲۵ لاکھ آدمی عیسائی ہو جاویں۔ نہیں نہیں اس روپئے کے
...ں غیر ملک والے خرچ کرتے ہیں آپکے اسقدر بھائی بک جاویں۔ ہمیں افسوس ہو
...وستان کے بڑے بڑے امیر دوسرے لوگوں کی خیرات کھائیں ہمیں اتنا
...ہندوستانیوں کے خیالات ہندوستانی سے بدلکر یورپین ہو جائیں ہمیں عار
...ہندوستان ہر دم رنج و تکلیف سہا کرے اسکا کوئی یار نہو۔ ناکول اور رنڈی

بھڑووں کے ناچ اور شراب وغیرہ کے استعمال میں لاکھوں روپیہ خرچ ہو جا

قومی ہمدردی اور دیسی خیالات کے پھیلانیمیں ایک پیسہ بھی صرف نہ کر

پیارے نوجوانو ہندوستان کے پرانے آدمی زمانہ کے انقلاب سے شکست

وہ بہت باتوںمیں مجبور تھے۔ انکی تعلیم محدود رہی۔ زمانہ مخالف تھا اس لئے

تھے۔ اُنپر الزام نہیں لگ سکتے۔ آپ پر الزام ہوگا۔ آپ نوجوان ہیں۔ زمانہ

ہی تعلیم جیسی عمدہ دولت آپکے ہاتھ میں ہے۔ انگریزی راج سا آزاد

آپ کے سر پر سایہ کئے ہے۔ اب اُٹھو ملک کو سنبھالو۔ وقت کو

بجانے دو۔ اے خواب غفلت کے سونیوالو۔ اے وقت سستی سے کو

اے پیچھے پچھتا کے رونیوالو۔ یہ وقت جاتا ہے اب سنبھالو۔ اے علم دولت

قدر والو۔ اے قومی عزت کے پاسبانوں۔ اے ملک بھارت کے نوجوانو۔

جاتا ہے اب سنبھالو۔ اے دیوانوں پر شوق والو۔ اے غلامی کے طوق

آزادی کے شوق والو۔ یہ وقت جاتا ہے اب سنبھالو۔ اے ہندو کالا کہلا

اے عمل بد کے کمانیوالو۔ اے نام بھارت لجانیوالو یہ وقت جاتا ہے

اے برہمن کھتری کہلانیوالو۔ اے کرم نہ کچھ کمانیوالو۔ اے نیچ جاتی کو کھانیوالو

جاتا ہے اب سنبھالو۔ اے ہمدردانس کو کھانیوالو۔ اے رنڈی بھڑوا نچانیوالو

ی عزت مٹانیوالو یہ وقت جاتا ہے اب سنبھالو۔ ای گھر میں لڑ لڑ کے مرنیوالو
ی نام آریہ ہے ڈرنیوالو۔ ای کرم ویدک نکرنیوالو یہ وقت جاتا ہے اب سنبھالو۔
پیارے نوجوانو اٹھو کمر ہمت چست باندھو۔ اگرچہ تمہاری طاقت کمزور دشمن
زبردست حالت تباہی ہے لیکن عزیز ہمت میں وہ برکت ہے کہ مسلیم سے
ک آدمی نے گردنیں جھکوائی ہیں ۲۴ کروڑ آدمی ۱۸ سو برس میں اسکا پیرو ہوا
ہمت کرنیوالوں کے واسطے نظیر ہوئی۔ قومی خدمتگذاروں کے حوصلے بڑھانے
واکسیر ہوئی بودھ نے اکیلی جان ہمت اٹھائی ۲۵ کروڑ آدمی کے خیال میں
خدائی پائی۔ دنیا کے سب مذہبوں کو پست کیا۔ سچے جوانمردوں کی ہمت بڑھانے
کا بندوبست کیا۔ سوامی شنکراچاریہ نے اکیلے دم ستیاناس لیا۔ بودھ
مذہب کا بھارت سے ستیاناس کیا۔ راجوں کو بس کرلائی شنکر کا اوتار کہلائی
قومی خدمتگاروں کے حوصلے بڑھائے۔ محمد صاحب نے محنت اٹھائی خدا
کی پیغمبری پائی دنیاوی بادشاہوں کو زیر کیا۔ قومی خدمتگاروں کو دلیر کیا۔
گورونانک صاحب گھر چھوڑ فقیر ہوئے۔ ہندوں کے گرو مسلمانوں کے پیر
ہوئے جن کے مت میں گورو گوبند سنگھ صاحب شمشیر ہوئے۔ شرافت کا جوہر
دکھایا پنجاب کے مسلمانوں کے ظلم سے بچایا۔ اپنی جان دی قوم کی بچائی۔ دنیا

میں وہ عزت پائی جو کسی بندۂ دُنیا کو نصیب نہیں ہوئی اور نہ کسی بادشاہ دُ
ہو سکتی ہی۔ سچے بادشاہ کا خطاب پایا۔ قومی خدمتگزاروں کا حوصلہ بڑھا
دور کیوں جاتے ہو چند سال ہوئے سوامی دیانند سرستی جی نے
کو جہالت سے بھرا ہوا دیکھکر اپنی عمر کو اسکی ترقی میں صرف کیا۔ ہندوستا
آریہ ورت بنا دیا۔ وید کو ملک میں پھیلا دیا۔ مسلمان اور عیسائی مخالفین
دبا دیا۔ ہندوستان کو جگا یا مہرشی کا خطاب پایا۔ لاکھوں آریہ ہوئے۔ کالج
سکول کھُلے۔ یتیم خانے بن گئے۔ غرض پوری محنت کا پورا پھل پایا۔ ہمیں مح
کرنا سکھایا ہر ایک کا حوصلہ بڑھایا ÷

پیارے نوجوانو یہ چند نظیریں آپکے روبرو پیش کیں یہ سب ہماری
طرح ایکدن پیدا ہوئے۔ قومی جوش نے انھیں اُبھارا سچی ہمت نے بار
آج پیغمبر مہرشی بن گئے۔ اسیطرح اگر ہم سچے دل سے کوشش کریں گے ضرور
ہونگے۔ ایکدن ہوگا فخر قوم کہلائیں گے۔ اور اگر اسیطرح خواہش نفسانی
پڑکر حیوانات کیطرح پیٹ پالیں گے۔ مرنے کے بعد کچھ نام نہ ہوگا جیتے جی ملک
عزت نہیں جسطرح ایک گدھا دُنیا میں زندگی بسر کرتا ہی۔ مرجاتا ہی۔ کوئی نہیں
جانتا۔ وہی حالت ایک بادشاہ کی ہوتی ہی جسطرح حیوان جو کچھ کھاتا ہی تھو

دیر بعد اسے کچھ تمیز بمزہ بامزہ کی نہیں رہتی اسیطرح ہمارا حال ہے۔ جب ہم اسطرح
اپنے کو سوائی حب قومی اور ایمانداری کے حیوان کی برابر پاتے ہیں۔ ہم ہمیشہ
آرام چاہتے ہیں لیکن وہ ہمیں میسر نہیں آتا۔ ہماری تمام کوششیں بیفایدہ ہوتی ہیں
اسکا باعث صرف یہ ہے کہ ہم جہالت میں گرفتار ہیں۔ آگ میں سردی اور پانی میں
گرمی تلاش کرتے ہیں۔ خواہش نفسانی سے آرام چاہتے ہیں۔ پولٹیکل خیالات کو
قومی ترقی کا ذریعہ سمجھنے کی غلطیئیں ہمیں ہر کام سے مجبور رکھتی ہیں۔ ہماری وہ
مثال ہے ؎ دل چاہے دلدار کو تن چاہے آرام ۔ دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی
نہ رام ؎ دلم دلدار میجوید تنم آرام میخواہد ۔ عجائب کشمکش دارم کہ جانم مفت میکاہد

ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہوئے ۔

مثل مشہور ہے۔ دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اگر اب نفسانی خواہشوں میں
پڑوگے تکلیف کے سمندر میں گردوگے۔ کبھی آرام نہوگا۔ چند منٹ تک سراب میں
آب تصور کرکے جنگلی ہو کیطرح پیاس بجھانے دوڑوگے آخر نتیجہ سوائے تکلیف کے
کچھ نہ ہوگا۔ دکھ اٹھاؤگے۔ پچھتاؤگے۔ روؤگے۔ چلاؤگے۔ کوئی پرسان حال
نہوگا۔ زمانہ ہنسے گا۔ انسان سے حیوان تک حقیر جانیں گے۔ اٹھو نوجوانو اپنے
ملک کو جگاؤ۔ امیر ہوکر غیروں کی خیرات کھانے سے ملک کو بچاؤ۔ قومی سکول

وکالج تیار کرو۔ بھارتی خیال ہر طرف پھیلا کر ملک کو ہوشیار کرو۔ بزرگوں کے نام
کو تازہ کرو ملکی تجارت کو بڑھا کر غیر ملک کی چیزوں سے ہاتھ اُٹھاؤ بلکہ ہمت کرکے
یہاں اُن سے بڑھکر بناؤ۔ روئے زمین کی قوموں کے سامنے سُرخروئی حاصل کرو
ملک کی تباہی کو جہنم واصل کرو۔ نفاق کا مُنہہ کالا کرو۔ حسد و کینہ کو اپنے ملک سے
نرالا کرو۔ امیر غریب کو ایک نظر سے دیکھو۔ حق برادری پہچانو۔ قومی خدمتگذاروں کا
احسان مانو۔ ملک کی بہتری کے کام کرو۔ نام چاہنے سے اپنا نام کرو۔ ایسی ہمت سے
ملک کو ہوشیار کرو کہ تمہارا کوئی بھائی غیر قوموں کی خیرات نہ کھائے نہیں نہیں دوسری
قوموں کے ہاتھ بک نہ جائے اگرچہ اس منزل کو دور اور اپنی طاقت کو کمزور جانکر
آگے کو ملامت ہونگے لیکن ہمیشہ اس شعر کو خیال میں رکھو ۔ شعر ۔ سال
کٹائیے پر دم نہ ماریئے ۔ منزل ہزار دور ہو ہمت نہ ہاریئے ۔ مصرعہ ۔ رنج
را بر دل اُمید لذت حق بباید داشت ۔ نماید دور گر منزل ز حق امداد باید خواست ۔
قومی خدمتگارو۔ ملک کے نوجوانو ہمت کرو۔ انکو تکلفات سے بچاؤ قومی خدمت
خرچ کرو۔ ذرا غور سے خیال کرو اس شہر میں قریب ۲ لاکھ آدمی کے بستے ہوں گے
کوئی دو آنہ کے پان کھاتا ہے۔ کوئی پیسے کے۔ کوئی بالکل نہیں۔ اگر حساب اوسط
فی کس ۲ پائی پان کا خرچ لگا دی تو ایکدن میں تین ہزار ایکسو چھیاسٹھ کا پان

چ ہوتا ہے اگر ایک ماہ میں ایک روز ہندو ایکادشی برت اور مسلمان روزہ
یدن پان نہ کھایا کریں اور فی کس پیسہ ماہواری قومی فنڈ میں داخل کریں
۲۷ ہزار پانچسو روپیہ آتا ہے جس سے ایک عمدہ کالج چل سکتا ہے۔ یا اس
یں جو ۳۰ ہزار گھر ہیں ایک ایک گھر میں روٹی بنانے کے وقت ایک چھٹانک
فنڈ کے واسطے ڈالا جاوے تو ۴۶ من ۳۵ آثار روزانہ آتا ہے اگر حساب اڈھائی روپیہ
خت کیا جاوے تو ایک سو سترہ روپیہ ۳ روز آمدنی ہوتی ہے تو سالانہ آمدنی
ہزار سات سو ستر روپیہ سات آنہ ہوئے جس میں بخوبی کالج چل سکتا ہے
نیں ہیں کہ جس کو گراں نہ ہو اور قوم کو اول درجہ کا فائدہ۔ ہمت درکار
قوم میں اسقدر طاقت ہو اور وہ دوسروں کی دست نگر نظر آوے۔ آپ اٹھو
رہیں گے اٹھو عزیزو گھر کے جھگڑوں کو طے کرو آپ آزاد کہلاتے میں نفس آمارہ
کی زنجیر اپنے ہاتھ میں ڈالتے ہو۔ کوششیں کرو یہ وقت ہے ولمعیات کھیل کود
لہو و لعب تماشہ کو بستہ میں باندھ کر بالائے طاق رکھو۔ جب فرصت ملے قومی
تدابیر سوچو ملک کو سنبھالو اگر اب غفلت کرو گے چند روز میں ملک تباہ
۔۳۴ برس میں ہندوستان کا خاتمہ ہوگا اس وقت آپکو کچھ نہ بن آئیگا عزیزو
قومیں جو بالکل وحشی تھیں اپنی قومی ترقی میں سرگرم ہو کر اقبال کی چوٹی پر نظر

پر پہنچ گئیں۔ جو قومیں ابتک وحشی ہیں وہ قوم کی بہتری میں سرگرم
اپنی قوم اور ملک کا ایسا پاس ہی کہ اپنی جان گنواتی ہیں ملک کو غدار
چھوڑاتی ہیں۔ کیا آپکو اپنے ملک کے اُن بچّوں کا حال یاد نہیں جو
عمر میں قوم کے واسطے اپنی جانیں دیں۔ ملک کو جگایا۔ مذہب کو بچایا
اتفاق پر لائے۔ دشمن زیر ہوئے۔ ملکی ہمدرد شیر ہوئے۔ کیا آپ نے
حقیقت رائے کا فسانہ نہیں سُنا۔ کیا وہ آپکا بھائی نہ تھا جس نے تیرہ
میں جان کو ایمان پر نثار کیا۔ حبِّ ایمانداری کا اظہار کیا۔ کُل دُنیا کو
ثبوت دیا۔ اہلِ کوشش کا حوصلہ مضبوط کیا۔ کیا آپ نے گرو گوبند
ذکر نہیں سُنا۔ یہ بھی آپکے بھائی تھے دیوار میں چُنے جاکر مرنے پر تیار ہو
مذہب سے نہ دست بردار ہوئے۔ اپنی جان گنوائی۔ بہادروں میں عزّت
کون ہے جو آج اُن کا نام فخر سے نہیں لیتا وہ کون ہے جو اُن کی قدر
جب تک چاند سورج موجود ہیں تب تک اُن بہادروں کے نام فخر اور عزّت
لئے جاویں گے یہ سب ناخواندہ تھے۔ کیا آپ خواندہ ہوکر اُن سے بھی
یہ نابالغ تھے کیا آپ بالغ اور عالم ہوکر اُنسے کم نام آوری پر فخر کرینگے ا
کہ کہاں وہ بھائی جنھوں نے باوجود نابالغ اور ناخواندہ ہونے کے ا

دکھائی کہ ملک اُن کا فخر سے نام لیتا ہے آپ بالغ اور خواندہ ہو کر ایسے کم مشہور ہو
قوم نے آپکی کچھ عزّت نکی۔ وے سب پابند تھے اُنکے خلاف زمانہ تھا تب بھی انھوں
نے جان دیکر قومی اُلفت کو نباہا۔ آپ آزاد ہیں۔ آپ مال اور محنت سے کام کر
سکتے ہیں جو کام وے جان دیکر نہیں کر سکتے تھے وہ کام آپ تھوڑی سی محنت سے
کر سکتے ہیں پھر کیوں آپ کوشش نکرینگے؟

مجھے پورا یقین ہے کہ آپ ضرور کوشش کرینگے۔ ہاتھ پاؤں مارینگے۔ قوم کا بیڑا دریائے
افلاس سے پار اُتاریں گے۔ غیر قوموں کے ہاتھ سے اپنے بھائیوں کو بچائیں گے
اور قوم کو فائدہ پہنچائیں گے۔ قومی اصلاح سے فخر قوم کہلائیں گے۔ الفت قوم
نباہیں گے۔ قومی کالج بناکر اپنے بھائیوں کو اپنے برابر بنائیں گے۔ میں اب اُس پرماتما
سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ آپکی کوششوں میں پوری مدد دے اور آپ کو
ملک کی بہتری دل سے منظور ہو۔ آپ زمانہ کی روش کو خیال کر کے اپنی طاقت بڑھانے
کا انتظام کریں۔ نوجوانو ہوش سنبھالو۔ پُرانے آدمی تو اُس روز تک جو اِس خرابی کی
سبب سے آنیوالا ہے نرہیں گے لیکن آپکو وہ خرابی ضرور دیکھنی ہوگی۔ بہادرو اپنی لیاقت
کا جوہر دکھاؤ۔ دیسی چال چلن اختیار کرو۔ پیارے عزیزو اگرچہ ہمارے بہت سے
بھائی ملک کی بہبودی کا دم بھرتے ہیں لیکن اپنا رسم و رواج یورپی ڈھنگ کا

بناتے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہونگے۔ وہ ملک کی ترقی کی بجائے تنزل کا
ہیں کیونکہ ملک کی ترقی کے معنی یہ ہیں کہ ملک کی تجارت بڑھے۔ ملک کے رواج
اپنے ڈھنگ پر درست رہیں۔ ملک کے باشندوں میں پورا پورا اتفاق ہو۔
ہر ایک انسان ملک اور قوم کے نام پر جان دینے کو تیار ہو۔ ملک کے علوم و فنون
میں ترقی ظہور میں آوے۔ ملک کی زبان میں ہر ایک قسم کی ضروری [illegible] تصنیف
ہو جاویں۔ جب تک باشندگان ملک اپنے ملک کی ہر چیز کو پسند نہ کرنے لگیں اور اپنے
خیالات غیر ملکوں کے رسم و رواج اور اُنکے چال و چلن کے خیالات سے پاک و صاف
نہ رکھیں گے تب تک ملکی ترقی اور اپنی محنت کی کامیابی کو خواب میں نہ دیکھیں گے
اُٹھو نوجوانو ایکدم سے ولایتی کپڑا پہننا ترک کرو۔ غیر ملک کی اشیا سے
نفرت کرو جب ملک کی ضرورتیں بڑھیں گی۔ قدردان موجود ہونگے ملک خود
اُن چیزوں کو تیار کر لیگا۔ ملک کی چیزوں میں جو خرابی ہو اُس کے دور کرنے
کی کوشش کرو۔ اُس خرابی کے سبب سے اس چیز کو ترک مت کرو۔ جب آپ اسطرح
کوشش کرینگے ضرور چند روز میں کامیاب ہوکر ملک کو خوشحال اور فارغ البال دیکھینگے
آپکو اپنے غریب پنجابی بھائیوں سے سبق لینا چاہیئے جنہوں نے باوجود غربت اور
ملکی کمزوری کے کئی کالج تیار کر لئے۔ اگرچہ وہ اسوقت مکمل نہ ہوئے۔ لیکن اُن

روش اور روزانہ ترقی اور ملک میں نیکنامی اُنکو ضرور مقصد پر پہنچاویگی۔ آریہ سماج
نے کالج تیار کیا اور بہت سے اسکول مثلاً لدھیانہ جمنا پرشاد اسکول۔ باغبانپورہ
اسکول وغیرہ بہت سے اسکول تیار کر لئے۔ خالصہ قوم یعنی سکھوں نے بھی کالج
تیار کر لیا۔ دھرم سبھاؤں نے بھی لاہور میں ایک ہائی سکول کھول دیا۔ غرض
ہر طرح سے ہر فرقہ کے لوگ کامیابی کے دن کی انتظاری کر رہے ہیں لیکن آپ آج تک خواب
خرگوش سے بیدار نہیں ہوئے آپکو فضول تکلفات کی قید سے آزادی نہیں ملی
آپ نے دھرم کی تفتیش میں کوشش نہیں کی۔ غرض ہر طرح بنگال اور پنجاب سے
پیچھے رہ گئے ہو۔ آپ دھرم کی ضرورتوں کو جانتے ہیں اگرچہ اُسکے اصول سے کماحقہ
واقفیت نہیں۔ آپ دانا ہو کر ملک کے سُدھارنے کا بندوبست نہیں کرتے۔ اُٹھو!
بزرگو۔ دوستو۔ عزیزو۔ قومی سکول و کالج تیار کرو۔ قوم کے یتیم لڑکوں کے واسطے یتیم خانہ
بناؤ۔ غرض سب آپکا فرض ہے۔ آپکی کوششوں سے جلد ہو سکتا ہے۔ عزیزو اسوقت
تک آپ محنت کر کے ملک کی بیماری کا علاج کر سکتے ہیں جب تک ملک کی بیماری لاعلاج
نہیں ہوگی۔ جب وقت ہاتھ سے نکل جاویگا تو پچھتاؤ گے۔ شعر۔ سدا دور دوراں
دکھاتا نہیں * گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں * ابھی تک آپ کے ملک کے
پچیس لاکھ آدمی عیسائی ہوئے ہیں۔ گویا آپکے پچیس لاکھ بھائی غیر قوموں کے

غلام ہو گئے ہیں۔ جو کچھ ہوا سو ہوا اب آگے کو شش کر کے مالک کو بچاؤ
اب صرف ایک غزل لکھ کر مضمون کو ختم کرتا ہوں اور ناظرین سے
التماس کرتا ہوں کہ جو اس مضمون میں غلطی یا اور کسی
طرح کا سہو ہو اسکو معاف فرما دیں ؛

اوم شانتی
شانتی
شانتی
ہ

غزل

…وم کی الفت نبھانا چاہیئے
حب قومی ہیں عزیزو سر کٹانا چاہیئے

…ین جہالت ہی پھیلا ہر طرف
علم کے پرکاش سے اسکو مٹانا چاہیئے

…ن سے بربادی ملک کا خوف ہے
کر کے ہمت ملک کو دکھ سے چھڑانا چاہیئے

…ت باندھو قوم کی اصلاح پر
قدم میدان مروت میں بڑھانا چاہیئے

…بچاؤ ملک کے اطفال کو
حب قومی کا سبق ان کو پڑھانا چاہیئے

…چ ہے دنیا کے سارے کام ہیچ
عاقبت جس سے بنے وہ دھن کمانا چاہیئے

…ردی تو حب دنیا کا خیال
قومی الفت کے نشے میں مست ہلانا چاہیئے

التماس آزاد کی سن لو عزیز و دوستو
علم و بیدوں کے لئے کالج بنانا چاہیئے

خادم ملک کرپا رام نترا

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پر

(۲) ایشور ستچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیایکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ ا
انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔
نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ॥

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم

(۴) ست کے گرہن کرنے اور اَست کے چھوڑنے میں سروداُدیت رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ست اور اَست کو وچار کر کرنے چاہئیں ॥

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سما

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے +

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے +

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی

(۱۰) منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک
سوتنتر رہیں ॥

ٹریکٹ نمبر ۱۲

کرم بوستھا

حصہ اول

جس مین یجر وید کے ایک منتر کی ویاکھیا کی گئی ہے

مصنفہ

کرپارام شرما جگرائوہی انریری اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

شمس المطابع پریس صدر آباد مین باہتمام عبد اللہ مینیجر طبع ہوا

بار دوم

قیمت ۳ پائی

ओ३म्

कुर्वन्नेवेह कर्म्माणि जिजीविषेच्छतं समाः एवं त्वयि नान्यथेतोऽस्ति न कर्म लिप्यते नरे॥

پیارے آریہ گن اس وید منتر میں ایشر جیو ونکو اپدیش کرتے ہے
تو سو برس تک کرم کرتا ہوا جینے کی اچھا کرے یہی ٹھیک راستہ
ہے خلاف نہیں۔ اور یہ اچھا کرم منش کے بندھن کا ہیتو نہیں ہوتا۔
پیارے ناظرین سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب جیو سو بھاؤ سے کرم
کیونکہ جیو کا سوبھاؤ ہے گیان اور پرتیتن سے تو پھر اسکو کرم کا اپدیش
کیا گیا۔ دوسرے منتر میں تو کرم پر ہے تم اچھے کرم کہاں سے لاتے
کیونکہ منتر میں تو کوئی شبد اچھے کا مرادف نہیں ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ
کہا گیا ہے کہ جو جیو ایشر کو چھوڑتا ہے وہ جنم مرن کے بھوگوں کو بھوگتا ہے
اسواسطے ہے جیو تو کسی کا دھن لینے کی خواہش مت کر اس منتر میں
حکم خلاف کرموں کو تو جنم مرن کا سبب بتلایا گیا ہے۔ اب جس کرم
اپدیش کیا جاتا ہے وہ ضرور ایشر آگیا کے انکول ہونا چاہئے

یشر اگیا کے انکول ہے اوسیکو دہرم کہتے ہین وہ ہی اُنتی کا رک ہے اور
شر کے حکم کے خلاف ہے وہ ہی پاپ یعنی گناہ ہے اُس سے ہانی ہوتی ہے۔
سنسار مین راجہ کے قانون کے خلاف چلنا جرم ہے جو قانون کے خلاف چلتا ہے
ڈر پاتا ہے اور جن کامونکو قانون اچھا بتلاتا ہے اونکے موافق چلنے سے انعام
ہے دوسرے جیو کرم کرنیکا عادی تو ہے لیکن اُسکی عادت مین برے اور اچھے
ن کرم ہوتے ہین یہان اُپدیش اسلیئے کیا گیا ہے کہ وہ برے کرمونکو چھوڑ کر
رمون کو کرتا رہے۔ ہمارے بعض ویدانتی بہائی یہ کہینگے کہ جب کرم بندہ
لتی کا سبب نہین تو کرم کرنے سے کیا فائدہ اسواسطے وید مین یہ اُپدیش
نہین رہا۔ ہمارے ناظرین اُنکا یہ اعتراض ٹہیک نہین کیونکہ جیو کا سُبھاؤ گیان
پرتین یعنی کرم کرنا ہے جب جیو گیان کو مکہہ رکہہ کے اُسکے مطابق کرم کرتا ہے
سکو سُکھ ہوتا ہے اور جہان کرم کو مکہہ کرکے پیچہے رکہتا ہے تو دُکھ پیدا ہوتا ہے
ح اس سنسار مین ہم دیکہتے ہین کہ جب شخص راستہ دیکہکر چلتا ہے تو کبھی ٹہوکر
ین کہاتا اور جو دیکہکر نہین چلتا تو اکثر ٹہوکر کہاتا ہے اور بہت سے دوسرے
ورون کو بہی پاؤن نیچے دباکر نقصان پہونچاتا ہے اکثر ایسے جانور ہوتے ہین
بانے والے کے پاؤن کو کاٹ کہاتے ہین۔ اس مثال سے صاف معلوم دیتا ہے

کہ گیان کے مطابق کرم تو کسی کو نقصان نہیں دیتا ہے اور اُس سے

نہیں ہوتی ہے اور اگیان کے مطابق کرم کرنے سے تکلیف ہوتی ہے اسواسطے بند

کے واسطے گیان اور اگیان کو مکھیہ سادھن مانا گیا ہے اور کرم گون سادھن

پر بعض دوست اعتراض کرینگے کہ کیا کرم کا کرنا ہمارے اختیار میں ہے

ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ کرم کرنے مین جیو آزاد ہے لیکن پھل بھوگنے

ہے۔ وہ پھر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم کرنے مین آزاد نہیں مثلاً ہم چاہتے

لاکھ روپیہ اسوقت قحط زدہ غریبوں کو بانٹ دیں۔ لیکن ہمارے

نہیں اسواسطے ہم دان نہیں کرسکتے ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جیو کا

نیت ہے باقی تو مادہ کا کرم ہے جب آپ نے یہ نیت کی تو آپ کرم کر چکے

شخص چوری کرنے کا دل مین خیال کرتا ہے اور اسباب کے مہیا نہونے کی

موقع نہ ملنے کی وجہ سے چوری نہیں کرسکتا تو درحقیقت وہ چوری کرچکا

کرشن بھی لکھتے ہیں۔۔

यमिसे यु स मन सा स्मृन-इन्द्रियार्थे स मृढ त

मिथ्याचारस उच्यते

یعنے جو شخص بیرونی کرم کے سادھنوں یعنے اندریوں سے روک لیتا ہے ا

کیواسطے ایک ایک معاون پیدا کیا ہے - جیسے آنکھہ کے واسطے سورج اور
واسطے خلا - کھال کے واسطے ہوا - جیبہ یعنے رسنا کیواسطے میل اور ناک کے
اسیطرح تمہاری بدہی کی امداد کیواسطے وید روپی گیان کا سورج بنایا ہے
کرم اور گیان کے مقدم اور موخر ہونیکا جواب شریر مین گیان اندریونکو اوپر
اور کرم اندریونکو نیچے رکھکر صاف طور سے بتلا دیا ہے - مثلاً دیکھہ لیجئے ہین جو
پانچ کرم اندری ہین اور پانچ گیان اندری - ہاتھہ - پاؤن - پیشاب کرنیکی
اور پاخانے جانیکی اندری - اور زبان - یہ پانچ کرم اندری ہین - اور آنکھہ کان
ناک - رسنا - اور کھال - یہ پانچ گیان اندری ہین - اب دیکھہ لیجئے کہ گیان
اوپر بنائی گئی ہین - کرم اندری - گیان اندری کو اوپر بنانا ہے گیان کو مقدم
اور کرم اندری کا نیچے بنانا ہی اوسکو موخر ثابت کرتا ہے اسواسطے جیوکو گیان کے
کرم کرنے کی اگیا اس منتر مین دی گئی ہے -

پیارے ناظرین یہ تو آپ اچھی طرح سے جانتے ہونگے کہ بنا مطلب کوئی جیو
کسی کام کو نہین کرتا تو اب معلوم کرنا چاہئے کہ ہم کرم کیون کرتے ہین ہر شخص
سنسار مین کرم کرتا ہے اپنی اُنتی کیواسطے کرتا ہے اسواسطے جن کرمون سے
اونتی ہو اُنہین کرمون کے کرنیکی ہمکو اگیا دی گئی ہے - یہان پھر اب

کرکن کرمون سے ہماری اُنتی ہوتی ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ سنسار مین

کے کرم ہوتے ہین یعنے سنسار مین حرکت ۵ قسم کی ہے جیسا کہ مہاتما کناد جی لکھتے ہین

उत्क्षेपणावक्षेपणमाकुञ्चनं प्रसारणं गमनमिति कर्माणि

پر کیطرف چلنا نیچے کیطرف گرنا۔ سکڑنا۔ پھیلنا۔ اور برابر چلنا یہ پانچ کرم یعنی

ہین جو پرکرتی کے پانچون بھوتون مین رہتے ہین۔ پرکرتی تین گن والی ہے

گن۔ رجوگن۔ اور تموگن۔ ستوگن کہتے ہین پرکاش والی طاقت کو۔ اور

کہتے ہین جو نہ پرکاش کرنے اور نہ ڈھانپنے۔ اور تموگن کہتے ہین ڈھانپنے

طاقت کو۔ ان پانچ بھوتون مین پرکاش کرنیوالی کونسی طاقت ہے۔ اگنی

نہ پرکاش کرے اور نہ ڈھانپے وہ کونسے پدارتھ جل۔ وایو۔ آکاش۔ اور

والی کونسی طاقت ہے پرتھوی یعنے زمین۔ یہ تو پرتکش ہے کہ اگنی کی روشنی سے

چیزین معلوم ہوتی ہین اور بغیر روشنی کے کسی چیز کا گیان نہین ہوتا۔ اور جل

ہو تو کبھی کسی چیز کو ڈھانپتا نہین۔ پہاڑون مین اکثر شفاف پانی ملتا ہے

دیکھا گیا کہ بہت نیچے کے پتھر بھی صاف معلوم دیتے ہین۔ اور ہوا مین بھی

ڈھانپنے اور پرکاش کرنے کی شکتی نظر نہین آتی اور آکاش تو صاف طور پر معلوم

کہ ڈھانپنے اور پرکاش کرنے سے بالکل علیحدہ ہے۔

پرتھوی یعنی زمین تو ہر ایک چیز کو ڈھانپتی ہے زمین کی پتلی سے پتلی نہ ہی [illegible]
کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اسکے دوسری طرف کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ جب [illegible]
ہو گیا کہ اگنی کا دہرم پرکاش کرنا ہے اور بہنا بایو اور آکاش دونوں گن [illegible]
علیحدہ ہیں اور پرتھوی ڈھانپتی ہے تو صاف معلوم ہو گیا کہ اگنی ستوگن [illegible]
بایو۔ آکاش رجوگن ہیں اور پرتھوی تموگن ہے۔

پیارے ناظرین اب ہم دیکھتے ہیں کہ اگنی ہمیشہ اوپر کیطرف چلتی ہے کبھی [illegible]
نہیں جاتی اور جو چیز اسکے ساتھ ملجاتی اسکو بھی ہلکا کر کے اوپر کی طرف [illegible]
اس سے کیا معلوم ہوا کہ اس سنسار میں ستوگن ہر ایک چیز کی اونچی کا سبب [illegible]
وہ ہر ایک چیز کا اوپر کیطرف لیجاتا ہے۔ اسطرح جہانتک پدارتھوں میں اگنی [illegible]
یعنی پرکاش کرنیوالی ہے اسیطرح ادہیاتمک پدارتھوں میں گیان [illegible]
کرنیوالا ہے اور اونچی کی طرف لیجانے والا ہے یعنے جو گیانی اور [illegible]
ہوگا وہ خود کبھی نیچے کیطرف نہ گریگا اور نہ دوسرے کو گرا دیگا۔ دوسرا [illegible]
برابر چلاتا ہے۔ آکاش پھیلاتا ہے۔ اور جل نیچے کیطرف چلتا ہے اس سے [illegible]
کہ رجوگن کے تین کرم ہیں۔ برابر رکھنا۔ پھیلانا۔ اور نیچے کیطرف لیجانا [illegible]
صاف ظاہر ہے کہ رجوگن سے اونچی نہیں ہو سکتی۔ رہی یہ بات کہ [illegible]

برقرار رہے یعنی رجوگن سے ایسے کرم کرے کہ جس سے پھر منش سے جنم حاصل ہو
جب ہوں سے نہ ترقی حاصل کرے نہ تنزل - یا یہ ہو کہ سنسار میں اپنا نام مشہور کرے
تو ان کو اور شہرت پسند میں اپنا ساری زندگی خرچ کردے اس ترقی معدوم ہے اسنسار
ستوگن میں بندہ دنیا یا عیش پرست بنکر نیچے کیطرف گر جاوے گویا رجوگن میں دو حصہ برابر کے
ہیں اور ایک حصہ گرانیوالا ہے یہ کبھی اوپر کیطرف تو لیجا نہیں سکتا لیکن گرا سکتا ہے
کبھی ایسا سوچ لیجئے کہ رجوگن کے کرموں سے ان کی آشنا تو ہے لیکن ترقی کی آشنا نہیں
کی طرف پرتھوی کا دھرم ہمیشہ اوردن کرنا اور سکڑنا ہے اسیطرح تموگنی پرش ہمیشہ سب
کا بھلا کرنے کے بجائے خود غرض ہوتا چلا جاتا ہے - اور دوسروں کو نقصان پہنچا کر
میں لگی ہوئی اپنا فائدہ حاصل کرتا ہے - اسکے خیالات اسقدر تنگ ہو جاتے ہیں کہ اپنے
بھائیوں اور بہی رشتہ داروں سے بھی اپنی غرض کا تعلق رکھتا ہے اور اپنی بزرگی اس
اور اس بات میں سمجھتا ہے کہ خواہ ساری دنیا تباہ ہو جائے - لیکن مجھے اپنی غرض سے غرض
ہے - وہ غرض اپنی پوری ہے - آپ کبھی مصیبت میں پھنسکر اس سے صلاح لینے جائیں وہ جھٹ اپنی
سے ہوس مانگنا گا خواہ کسی مصیبت میں ہو - دیکر اس سے قرض مانگئے وہ سود کے بغیر بات
چلنا بھی نہیں کریگا - اس قسم کے تموگن کے کرموں سے اچھی تو کبھی ہو ہی نہیں سکتی طلبہ اور گی
بات کہ بالا ہمیشہ ہوتی ہے تو اس منتر میں - اس بات کا اپدیش کیا گیا ہے -

انش ستوگن کے کرم کرتا ہوا زندگی کو پورا کرے کیونکہ جبتک شریر ہے
تک جیو کسی نہ کسی قسم کا فعل تو ضرور ہی کرتا رہیگا۔ اگر تم ستوگنی کرم کرینگے پرنا
نہ کروگے تو تموگنی ضرور ہی ہونگے جس سے اُنتی سے علیحدہ ہو کر اونتی کا پھل بھوگ
پڑیگا اگر کوئی یہ کہے کہ مین کرم کرونگا ہین تو تموگنی کرم کسطرح ہونگے۔ لیکن
کہنا غلط ہے کیونکہ ہم سنسار مین دیکھتے کہ پرکاش کے واسطے پرشارتھ کرنا پڑتا
اور اندھکار کے پھیلانے کیواسطے محنت اور سامان کی ضرورت نہین بھوتی لا
بخود پرکاش کے سامان کے الگ ہوتے ہی آجاتا ہے اور ہمین کسی مکان پر چڑ
کیواسطے محنت کرنی پڑتی ہے لیکن گرنیکے واسطے ذرا پیر پھسل جانا ہی کافی ہے اور
محنت کی ضرورت نہین اسیطرح ان نکو دھرم کے کامون کے کرنیمین محنت کی ضرور
پڑتی ہے۔ ادھرم تو خود بخود ہی ہوجاتا ہے جہان ذرا غافلی انسانی کا خیال ہوا
ادھرم گلے پڑا۔ پیارے آریہ گن بہت سے دوست یہ کہینگے کہ تمنے اگنی کا اوپر جلنا
پانی کا برابر چلنا اور جل کا نیچے جانا یہ کرم کہان سے مان لئے انکا ذکر تو شاستر مین
نہین۔ مین نے اپنے اُن دوستون سے کہتا ہون کہ اول تو یہ باتین پرتیکش ہین
کے واسطے کسی پرمان کی ضرورت نہین دوسرے شاستر پروکش ارتھ کو بتلاتے لگتے ہین۔
کہین کہین مثال کے طور پر پرتیکش باتون کو کہتا ہے لیکن اگنی آدی پدارتھو نیز چلنے کی

ہون کا: کر تو وشیشک شاستر ہین اچھی طرح سے موجود ہے ۔

उपगेनरू धूंचलनं वायोरित्त यक भवननरा नां भनसख्वावकमो हह

یعنی اگنی کا اوپر چلنا اور بایہ یعنی ہوا کا برابر چلنا وغیرہ ۔ اور یہ بھی معلوم رہے کہ
سنسار مین کسی ہر ایک پارتھو پدارتھ کی ان دو قدن ہوتون کے ذریعہ سے ہوتی ہے
کیونکہ جبتک ایک طاقت پرتھوی کی آکرشن شکتی کے مخالف اوپر کو نہ اٹھائے تب
تک کوئی پارتھو چیز زمین سے علیحدہ نہین ہو سکتی اور جبتک زمین سے علیحدہ شدہ
چیز کو دوسری طرف سے دھکا نہ لگے تب تک وہ کسی طرف چل نہین سکتی نش کے ذریعہ
ن جو پران بایو ہے وہ انہین دو بہوتون کے ہی ہدی حالت کا نام ہے ۔ آپنے اکثر دیکھا ہوگا
کہ جب کوئی آدمی مر جاتا ہے تو اسکا وجود ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور تھوڑی دیر مین اوسکا
خون بھی جم جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے اندر سے گرمی کی طاقت جو خون
کو رقیق کرکے حرکت دے رہی تھی وہ نکل گئی اور جب خون کو گرمی نہ پہونچی تب وہ جم گیا
دوسرے آپنے دیکھا ہوگا کہ جب آتش بازی کا برج چھوڑا جاتا ہے تو اوسکے اندر آگ جلاتے
ہین اور جب آگ پر ان اوسکے اندر بھر جاتے ہین تو وہ اسکو اوپر کی طرف لیجانے
لگتے ہین ۔ اگر اوس وقت ہوا کم چلتی ہے تو برج سیدھا اوپر کی طرف جائیگا لیکن ہوا کے
تیز چلنے کی حالت مین وہ ہوا کی طرف اور اوپر کیطرف کے کونے مین چلیگا ۔

دوسرے اگر اسوقت ہوا کی طاقت زیادہ ہوگی تب وہ اوپر کو گھم جائیگا اور جسطرف کی
اسطرف زیادہ دبائیگا اگر اگنی کی طاقت زیادہ ہوگی۔ اور ہوا کی کم تو وہ اوپر کیطرف
چلیگا اور ہوا کے رخ کم دور جائیگا اور یہانپر آگ کی طاقت منفعل کے ختم ہونے پر
ہو جاویگی تب وہ نیچے کیطرف پرتھوی کی آکرشن شکتی سے کھنچتا ہوا اور ہوا کے
آگریگا۔ پیارے ناظرین ان ثبوتوں سے چونکہ ہر ایک چیز کا اوپر اور ہوا کے رخ
لازمی تھا اسکو زمین پر ترچھا چلانے کیواسطے ایک طاقت یعنی پانی کی طاقت کو
لینا پڑا چونکہ پانی کی طاقت میں ہمیشہ نیچے کو جانا خاصہ ہو رہا ہے اسواسطے آگ پانی
طاقتیں ایکدوسرے کے مخالف اوپر نیچے لیجانے کا کام کرتی ہیں اس سے وہ چیز ہوا کے
رخ پر برابر چلتی ہے اور گیانی جیوآتما جب اگنی کو تیز کرتا ہے تب وہ اوپر کیطرف اٹھتا
اور جل کے سبب پھر نیچے آجاتا ہے۔ اسطرح وہ اس تیزی سے ان طاقتوں کو کھینچتا
ہے کہ جس کے سمجھنے میں عقل حیران ہو جاتی ہے۔ ہمارے بہت سے دوست یہ اعتراض
کرینگے کہ جب آگ اور پانی متضاد کام کرتے ہیں تو ان دونوں نے کام کی ضرورت
صرف ہوا سے کیا ہو جاتی ہے تو یہ وید چیز بے فائدہ کیوں رکھی گئی۔ لیکن انکو سمجھنا
چاہیئے کہ اگر اگنی نہوتی تو زمین سے چیز کو علیحدہ کرنیوالی کوئی طاقت نہیں ہو
تو ہوا چلا نہیں سکتی کیونکہ ہوا زمین کے خلاف کام نہیں کر سکتی۔

ہمارے بعض دوستوں کو یہ اعتراض ہوگا کہ جب زمین اپنی طرف کھینچتی ہے اور اگنی
اوپر کیطرف تو اونکی طاقت سے چیزیں زمین پر چلسکتی ہیں ہمیں پانی کی امداد کی بنا
ضرورت ہے جو اوسکو شامل کیا گیا لیکن یاد رہے کہ جب اگنی کی طاقت زمین کی طاقت سے
زیادہ ہوتی ہے تب ہی تو وہ چیز کو زمین سے الگ کر سکتی ہے۔ اگر اگنی کی طاقت زمین کی
طاقت سے کم ہو تو زمین چیز کو اپنے سے الگ ہونے ہی نہ دیگی جب یہ معلوم ہو گیا کہ اگنی کی
زمین سے زیادہ طاقت چیز کو زمین سے الگ کر سکتی ہے تو وہ کم طاقت والی زمین کیطرح
اوس چیز کو اپنی طرف لا سکتی ہے اسحالت میں تو وہ چیز سیدھی اوپر کو چلیگی - اسواسطے
قدرت کاملہ نے پرتھوی کی مدد کیواسطے جل کو شامل کیا جس نے جل چیزوں کو
نیچے کیطرف جھکتا ہے اور اگنی اوپر کی طرف اس کشمکش کی حالت میں ہوا چیز کو اپنے رخ
کیطرف لیجاتی ہے - ان تینوں تتوں کو حرکت دینے والا بنا کر پرماتما نے پارتھو شریر
روپی رتھ بنایا ہے جسمیں جیو آتما کو گارڈ اور بدھی ڈرائیور مقرر کیا ہے اور
بدھی حسب ضرورت ان تینوں کی طاقتوں کو گھٹاتی بڑھاتی ہے جس سے جب چاہو
رتھ چلنے لگتا ہے اور جب چاہو کھڑا ہو جاتا ہے - پیارے ناظرین ویدک شاستر سے یہ بتا
معلوم ہو چکا ہے کہ جس شریر میں گرمی زیادہ ہوتی ہے وہ چست تیز رفتار اور مضبوط
ہوتا ہے - اور شریر میں بلغم زیادہ ہوتی ہے - وہ شخص جو شریر پر وہ بیمار ہوتا ہے

جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگنی کی طاقت سے پرتھوی کا مقابلہ ہو سکتا ہے اور جل یا
نہونے سے اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی گویا سنسار ہی کیواسطے سب سے عمدہ سامان اگنی
پیارے ناظرین اسی قسم بہت سی رچنا تجربہ کرکے اگر عقلمند دستکار چاہے تو عمدہ طور کے انجن بنا
حقیقت میں جسقدر بنائے ... تیز رو بنائے گئے ہیں یہ سب مختلف قسم کے انجن ہیں اور انکے
نام اور ... یہ گارڈ اور ڈرائیور ہیں ان انجنوں میں ستوگن طاقت اگنی کی طاقت
اور اُنتی مارگ پر لیجانیوالی ہے اور باقی ساری طاقتیں اوسکو اونتی سے روکنے والی
پیارے دوستو چونکہ اسوقت ہم نے ستوگن طاقت اگنی کا کام دیکھ لیا اب ادھیاتمک
میں دیکھ لیجیئے - اگنی شبد کا ادھیاتمک ارتھ پرماتما ہے گویا جیو آتما کو اونتی پر
دانے میں اور پرماتما کی اگیا کے وردہ چلکر جیو آتما ہمیشہ ہانی اوٹھاتا ہے جسطرح
انجن میں تین طاقتیں کام آتی ہیں اسیطرح ادھیاتمک سنسار میں بھی تین طاقتیں
جسطرح وہاں - جل - وایو اگنی ہے اسیطرح یہاں پرکرتی جیو اور برہم ہے جسطرح
درمیان چلنے والا اور سردی گرمی سے علیحدہ ہے اسیطرح یہاں پر جیو درمیانی حالت
اور سکھ دکھ سے رہت اسنگ ہے جسطرح وہاں وایو اگنی سنیوگ سے ہلکا ہوکر
طرف چلا جاتا ہے اسیطرح یہاں جیو آتما پرماتما کی اوپاسنا سے پاپ کے بوجھ سے ہلکا ہوکر ...
مکت ہوجاتا ہے اور اُسکو تکلیف بالکل نہیں رہتی اور انند ... پرماتما کی پرکاش

پر کاشت دیکھتے ہیں جیسے بایو اگنی سنیوگ سے اوشنن اور تیز رفتار ہو جاتی ہے اسیطرح
جیو آتما پرماتما کے اوپاسنا سے گیانی اور سدھ ہی اشن ہو جاتا ہے پہلے جس بات کو وہ بالکل نہیں
سمجھ سکتا تھا اب بہت جلد ہی سمجھ لیتا ہوگی جو دنیا پرماتما کی اوپاسنا کرتے ہیں جس چیز کو جاننا چاہتے
ہیں جان جاتے ہیں لیکن مادہ پرست جو دن رات مادہ کی اوپاسنا کرتے ہیں بھی مادہ کی اصلیت کو نہیں
سمجھتے اور نہ انکو آتما اور پرمیشر کا بھید معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی وہ ودیا اور اودیا کی اصلیت کو سمجھتے
ہیں وہ صرف اندھکار میں زندگی بسر کرتے ہیں بایو جلکے ساتھ ملکر چلتی ہے تب ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے
اوسکی رفتار بہت دھیمی ہو جاتی ہے وہ اوپر کسیطرف نہیں جا سکتا اور بھاری ہو جاتا ہے اسیطرح
پر کرتی کا اوپاسک جیو آتما اپنے آپ کو ہر وقت دکھی معلوم کرتا ہے اور اوسکی گیان شکتی بہت
ہی کم ہو جاتی ہے وہ موٹے موٹے مسئلوں کو بھی نہیں سمجھ سکتا اور اوسکی اُنتی بالکل رک جاتی ہے اور
وہ دنیا کے بندھنوں میں ایسا پابند ہو جاتا ہے کہ اُسکو اپنی زندگی بھاری معلوم ہوتی ہے اگرچہ
وہ اپنے آپکو آزاد کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اوسکے گلے میں جو خواہشوں کی پھانسی پڑی ہوئی
ہے اور ہاتھ بغلیں خراب عادتوں کی ہتکڑیں اور پاؤں میں بیڑیں پہنے ہوئے ہے وہ کسیطرح آزاد نہیں
ہو سکتا پر کرتی کے اوپاسک کو جنم زندگی اور موت تینوں دکھ ایک معلوم دیتے ہیں کیونکہ جب
جنم لیتا ہے تو گربھ میں دکھ اٹھاتا ہے اور زندگی میں گرجھ روتا ہوا آتا ہے اور زندگی میں اگرچہ
اور خواہش کی آگ سے جلتا رہتا ہے اور نفسانی خواہش اسکو ہر وقت تنگ کرتی رہتی ہے

خواہ دنیا کی چیزیں کسقدر حاصل ہو جائیں اونسے ہردی شانتی نصیب نہیں ہوتی ہے اور
دشتی کہ بھوگ کا ہی اوسیقدر خواہش کی اوگنی تیز ہو جاتی ہی اور جب وہ مرنے لگتا ہے اور
سنسار پایا یک اوسکے سامنے آکھڑی ہوجاتی ہیں اور وہ پہلو اونکا خیال کر کے اوسی
ہوتی ہے ۔ پھر جو اسباب اسنے بڑی تکلیف سے جمع کیا تھا اوسکے چھوڑنے کو بھی بھاری تکلیف
گہرا ہے اور جو دشتی سوہ بھی اوسکی جان بہاری عذاب فی الدنیا ہی پیارے دوستوں اگر
کی موت کا نظارہ دیکھنا ہو تو محمود غزنوی کی موت کا حال تواریخ میں پڑھو کہ وہ دنیا پرستی
مین مبتلا ہی اور وہ مال و دولت جو اوسنے لاکھوں بے قصور کی جان لیکر اور تکلیف دیکر جمع کیا اوسکی
دیر ہا پیارے ناظرین اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ وید نے کیا آگیا دیا ہی ۔ وید منتر جو سکھلاتا ہے
تک یعنی اپنی زندگی بھر اچھے کرتے رہو کبھی خراب کرم نکو مت کرو اور ایشر کے حکم موافق اپنی
زندگی گذارو اگر تم کرم کرنا چھوڑ دوگے تو برے کرم میں پھنسکر اپنی زندگی کو مادہ پرستی کی
ڈال لوگے اور آنونش تمہارا آتما جنم تر سکھ بھوگیگا اگر تم اچھے کرم کرتے رہوگے تو اونسے
سے مکر پر بالفعل کچھ اثر ڈالیگا جس سے تمہارا جیو آتما کلیانت مکتی سکھ کو بھوگ کریگا اور
کے دکھون سے بچا رہیگا اور اچھے کرم وہی ہیں جنمیں ایشر کی آگیا ہے یعنی کرنا وید نے بتایا
یعنے تو گن کے کرم اور برے کرم ہیں وہ جنکا وید نے نشیدہ کیا ہی یعنے تموگنی اور جوگنی
تم ایشر کی آگیا کے موافق زندگی بسر کر کے مکتی سکھ کو حاصل کرو ۔ اوم شانتی شانتی شانتی

آریہ سماج کی [illegible]

ٹریکٹ نمبر ۱۳

الہام کی ضرورت

مصنفہ کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

حسب فرمائش منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد

بار سوم ۱۰۰۰ جلد

ویدک دہرم مراد آباد میں چھپا

قیمت فی جلد ۳ پائی

اِلہام کی ضرورت

پیارے ناظرین جب ہم سنسار میں انسان کی حالت کو دیکھتے ہیں تو
ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ہر ایک اندری دوسرے دیوتا کی محتاج نظر
آتی ہے۔ مثلاً انسان کی آنکھ بغیر سورج کی مدد کچھ بھی نہیں دیکھ سکتی اگرچہ
انسان نے چراغ وغیرہ روشنی کے بہت سے سامان تیار کئے ہیں لیکن انسے
انسان اسقدر کام نہیں لے سکتا کہ جسقدر سورج سے اور چراغ وغیرہ میں جو کچھ روشنی
ہوتی ہے وہ بھی سورج کی کرنوں سے پیدا ہوتی ہے اور سورج کی کرنوں کے حصہ کو
چھوڑ کر باقی جسقدر تیل۔ بتی۔ چراغ وغیرہ ہیں وہ بالکل روشن نہیں جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ بغیر سورج کے نکمی ہے اگر دنیا میں سورج نہ ہوتا تو آنکھ کا ہونا
نہ ہونا برابر تھا۔ لیکن اگر آنکھ کو نہ پیدا کیا جاتا تو سورج کی روشنی سے فائدہ ملنا

بھی ممکن نہ تھا اگرچہ سورج کی گرمی سے بہت سی کام نکلتے ہیں لیکن روشنی صرف
انکھوں کی مدد کا ہی کام دے سکتی ہے اب دوسری کان کی طرف دیکھ لیجئے وہ خلا
یعنی اکاس کے بغیر بالکل نکما ہے آپ نے اکثر موقعوں پر دیکھا ہوگا کہ میدان
میں دور تک کی آواز سنائی نہیں دیتی اسکا سبب یہ ہے کہ آواز ہمیشہ خلا میں
ہوا کے ساتھ چلتی ہے جہاں خلا نہو وہاں ہوا کے نہ چلنے سے آواز بھی
نہیں چل سکتی اب اگر سنسار میں آکاش نہوتا تو کانوں کا ہونا نہونا برابر
تھا اسیطرح پر قوت لامسہ یعنی توچا کو دیکھ لیجئے وہ بغیر ہوا کے بالکل نکمی ہو جاتی
ہے جب ہوا چلتی ہے تب اسکے ساتھ جو سردی یا گرمی پرمانوں موجود ہوتے
ہیں اور وہ سپرش اندری یعنی توچا کا ہونا نہونا برابر ہے اسیطرح جیہ رسنا اندری
یعنی جیبھا جل کی محتاج ہے اگر جل نہوتا رسنا اندری کو رس کا گیان ہونا
ناممکن ہو جاتا اور ناسکا خوشبو اور بدبو کے واسطے پرتھوی یعنی مٹی کی
محتاج ہے۔

پیاری ناظرین بیان متذکرہ بالا سے معلوم ہوگیا کہ انسان
کا ہر ایک ظاہری حواس بغیر امداد کے کام نہیں کرسکتا اب سوچنا چاہئے
کہ کیا باطنی حواس یعنی بدھی بغیر امداد کے کام کرسکتی ہے یا نہیں جہانتک

غور کیا جاسکتا ہے وہاں تک غور کرنیسے معلوم ہوا کہ عقل بھی محتاج ہے کیونکہ
جسطرح آنکھ کی نظر جگہہ اور روشنی کے لحاظ سے بڑہتی گھٹتی رہتی ہے مثلاً ایک
آدمی چراغ کی روشنی میں دیکھتا ہے تو اُسکی نظر بہت ہی نزدیک کے
پدارتھوں کو دیکھتی ہے اور وہ اون کی باریکیوں سے بھی پورا پورا
آگاہ نہیں ہوا لیکن چاند کی روشنی میں وہ چراغ کی روشنی سے زیادہ
دور تک معلوم کر سکتا ہے اور سورج کی روشنی میں بہت سے دور دور
کے پدارتھوں کا گیان حاصل کر سکتا ہے ساتھہ ہی جگہہ کے نشیب و فراز
اور چیز کی اونچائی نیچائی کے لحاظ سے نظر میں بہت بھاری فرق پیدا
ہو جاتا ہے یہی حالت بدھی یعنی عقل کی ہے جس قسم کی روشنی
یعنی دویا حاصل ہوتی ہے اِس قسم کی سنسکار جم جاتے ہیں کبھی تو بدھی
باریک سے باریک پدارتھ کی تحقیقات میں لگجاتی ہے اور کبھی موٹی سے
موٹی چیز کو بھی اندھ پرم پرا یا تقلید کی نظر سے مان لیتی ہے ذرا بھی
تحقیقات کا مادہ اِس میں نہیں رہتا جس طرح چراغ کی روشنی آنکھ کی
واسطے کام میں مدد دیتی ہے اور اُسکو کچھ نہ کچھ کسیلو نقصان بھی پہنچتا ہے
اور چراغ کی روشنی میں بیٹھنے والی انسان کو ہمیشہ ہوا سے خوف لگا رہتا ہے

اگرچہ وہ اپنی چراغ تیز ہوا لگتی دیکھکر اور چراغ کی لاٹ کو کانپتا ہوا معلوم
کرکے اپنی روشنی کی کمزوری سے واقف ہو جاتا ہی لیکن جب وہ اپنے گھر کی
باہر کیطرف نظر اٹھاکر دیکھتا ہی اُس حالت میں یا تو اُسے اندھیرا نظر آتا ہی
یا کسی اور کا بھی چراغ جلتا ہوا معلوم کرتا ہی اندھیری کی حالت میں تو وہ
اپنے آپ کو سب سے افضل مان لیتا ہی اور چراغ جلتا ہوا سمجھ کر یہ سمجھ لیتا ہی
کہ جیسے میری مذبذب حالت ہی وہی تمام دنیا کی ان دونوں حالتوں میں
اسکو ستیہ کی جگیاسا ہی نہیں پیدا ہوتی جب ستیہ کی جگیاسا ہی نہیں تو ستیہ
کا گیان کسطرح سے ہو سکتا ہی جب ستیہ کا گیان نہوا تو وہ ستیہ پراپت
کرنیکا عادی ہو جاتا ہے۔

پیارے ناظرین چراغ کی روشنی سے مسافر اپنا سفر طے نہیں کر سکتا
کیونکہ ذرا سی ہوا لگ جانیسے چراغ کو خوف رہتا ہی تیل اور بتی کی کم
ہو جانے سے چراغ بجھ سکتا ہی بارش اور آندھی میں چراغ ٹھہر ہی نہیں سکتا
ایسی حالتوں میں جسکے سفر کا مدار صرف چراغ کی روشنی پر ہو وہ کسطرح شانتی
کی منزل کیطرف پہنچ.... خطر چل سکتا ہی دوسری چراغکی روشنی بھی تو بغیر آگ
کے پیدا نہیں ہو سکتی اور آگ سورج کی کرنوں سے پیدا ہوتی ہی تو گویا چراغ

کی روشنی کا ہونا بھی تو سورج کے بغیر ناممکن ہے پس مسافر کی واسطے چراغ
کی روشنی لازم ہے اسیطرح منشیہ کی مارگ چلنے کے واسطے گیان کی سو
ہونا لازمی ہے جبکہ قانونِ قدرت نے ہر ایک حواس سے پہلے ہر ایک
کا معاون دیوتا پیدا کیا سب سے اتم اور باریک سے باریک پدارتھوں کی
کی قابل اوتار یعنی بدھی کا کوئی معاون نہ بنانا یہ بات قابل تسلیم نہیں معلوم ہو
اور نہ یہ بات مانی جا سکتی ہے کہ جسطرح آنکھ کی بعد سوریج نہیں پیدا ہو
اسی طرح بدھی کے بعد بھی گیان کا سورج پیدا نہیں ہو سکتا اس لئے
لازمی معلوم ہوتا ہے کہ قدرت کاملہ سے کوئی گیان کا سورج باریک سے
باریک پدارتھوں کے جتانے کی واسطے ضرور بنایا گیا ہوگا ورنہ قادر
قدرت کے کامل گیانی ہونے پر غلطی کا الزام عائد ہوتا ہے۔
پیارے ناظرین جسطرح سوریج دنیا کی شروع سے لیکر آج تک ایک
ہے اسکو بدلنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی اسیطرح گیان کی سورج کا بھی
تبدل ہونا لازمی معلوم ہوتا ہے اور جس طرح انسانی بناوٹ چراغ اور لیمپ
ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں لیکن سوریج نہیں بدلتا اسیطرح منشیوں کا گیان بدلتا
رہتا ہے لیکن ایشوری گیان ہمیشہ ایک سا رہتا ہے گویا قدرت ہمیں یہ سکھا

کہ جسطرح اسکے بنائے ہوئے ہر ایک اندری کے معاون اٹل ہیں کبھی انکے
کے واسطے دوسرا سورج بنانے کی ضرورت ہوتی ہے نہ کسی اور اندری
کے معاون دیوتا کے بنانے کی ضرورت معلوم دیتی ہے پھر کسطرح معلوم
کیا جاسکتا ہے کہ بدھی کا معاون سورج یعنی ایشوری گیان یا الہام بدلتا
رہتا ہے تبدیلی ہمیشہ کمی کو پورا کرنے یا خراب اجزا کو نکالکر اچھے اجزا کے
داخل کرنے کے واسطے ہوتی ہے لیکن ایشور کے سروگیہ ہونے سے نہ تو
اسکے گیان میں کمی مانی جاسکتی ہے اور نہ اسمیں کچھ خرابی ہی تسلیم کیجاسکتی
ہے ورنہ اسکے عالم کل ہونے پر الزام عائد ہوتا ہے جو نہ کمی اور غلطی کا ایشوری
گیان میں ہونا ناممکن ہے جیسا کہ سورج میں اندھیرے کا ہونا ایسی حالت میں
ایشوری گیان میں تبدیلی غیر ضروری ہے ہاں یہاں سے پتہ ملگیا کہ جہاں
تبدیلی ہوتی ہے وہ ایشوری گیان نہیں ہوسکتا۔

پیارے ناظرین جسطرح چراغ اور لیمپ میں اس حصہ کو چھوڑکر
جو سورج سے لیا گیا ہے باقی ساری اجزا یعنی چراغ تیل اور بتی سب
کے سب پرکاش سے خالی ہوتے ہیں اسیطرح ہر انسانی گیان میں جسقدر کہ
حصہ ایشوری گیان کا ہوتا ہے وہ روشن یعنی ستیہ ہوتا ہے باقی جسقدر

باتیں ہوتی ہیں وہ بالکل گیان سے خالی ہوتی ہیں جسطرح چراغ وغیرہ کا نا
بغیر سورج کی روشنی کے ناممکن ہے اسیطرح انسانی ودیا کے پیدائش بھی بغیر
ایشوری الہام کے ناممکن ہے کیونکہ روشنی کے بغیر تو ہم میں مٹی لیکر چراغ بنانے
کی ضرورت ہے نہ سرسوں سے تیل ہی نکالکر اسمیں ڈالنے کی طاقت ہوسکتی
ہے اور نہ روئی پیدا کرکے بتی بنائی جاسکتی ہے نہ اگنی سے ہی روشنی
ڈالی جاسکتی ہے گویا جسطرح چراغ کا جلنا آنکھ اور سورج کے ہونے پر ممکن
ہوسکتا ہے اسطرح انسانی کتابوں کا ملنا بھی ایشری الہام کے بعد ممکن ہے
چونکہ اندھا سورج کی مدد پر بھی چراغ جلانے میں بلا آنکھ کامیاب نہیں
ہوسکتا ہے نہ بدھی رہت شخص ہی ایشوری گیان ہونے سے انسانی
ودیا کے پیدا کرنے میں کامیاب ہوسکتا ہے جسطرح سنسار میں ہر ایک
منزل چلنے میں آنکھ اور سورج دو لازمی چیزیں ہیں اسی طرح ہر ایک روحانی
منزل کے مسافر کے واسطے عقل اور ایشوری ودیا یعنی الہام کی ضرورت ہے
جو سورج کے ہوتے ہوئے آنکھیں بند کرکے چلتا ہے وہ بھی ٹھوکر کھاتا ہے اسیطرح
اور جو آنکھ کھول کر اندھیرے میں چلتا ہے وہ ٹھوکر کھاتا ہے اسیطرح
جو شخص ایشوری گیان یا الہام کو مان کر عقل کو دخل نہیں دیتا وہ بھی

صود سے گرجاتا ہے اور جو شخص عقل کی بھروسے پر ایشوری ودیا کی سچا
سے انکار کرتا ہے وہ کبھی منزل مقصود سے کوسوں دور جاگرتا ہے۔

پیارے ناظرین جسطرح پر سورج کی روشنی اور چراغ کی روشنی
نیکا آلہ ہمارے پاس آنکھ ہے اور آنکھ کے بغیر ہم سورج اور چراغ کی
شنی میں تمیز نہیں کر سکتے اسیطرح پر ایشوری گیان اور انسانی علم کی تمیز
نیکا آلہ ہمیں قدرت کی عقل دی ہے جسطرح ہم چراغ کی روشنی کی ناکمل
نیسے اور اوسکے اجزا چراغ بتی اور تیل کے روشن نہ ہونیسے اور اسکی
دائیش کو سورج کے چھپ جانے کے بعد دیکھنے سے معلوم کرتے ہیں کہ
انسانی روشنی ہے دوسرے چراغ کو ہمیشہ ہوا لگنے کے خوف رہنے
ے بھی ہم اسکی کمزوری سے واقف ہو جاتے ہیں اسیطرح انسانی
ابوں میں انرت یعنی جھوٹ بیاگھات متضاد اور پروکتی یعنی تکرار
ے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کتابیں انسانی ہیں دوسرے انسانی
ابوں کے بننے کا زمانہ بھی تبلا دیا ہے کتابیں فلاں زمانہ اور
ل میں بنیں ہیں تیسرے جن کتابوں میں یہ تبلایا جاتا ہو کہ مذہب
یں عقل کو دخل نہیں یا دلیل سے کافر ہونے کا جواب دیا گیا ہو وہ

کتابیں صاف طور سے اپنے انسانی ہونے کی گواہی خود دیتی
جسطرح سورج اور چراغ میں ہم آنکھ سے تمیز کرتے ہیں ایسی
علم اور ایشوری ودیا میں تمیز کرنیوالا آلہ صرف عقل ہی ہے
جو آدمی یہ کہے کہ ہمارا علم سورج ہے لیکن وہ آنکھ سے نہیں
ہے جسطرح یہ شخص دہوکہ دیتا ہے کیونکہ ہمارے پاس تو کوئی اور
جس سے سورج کو ٹھیک طور پر معلوم کریں اُسی طرح وہ شخص
اپنی مذہبی کتاب کو ایشوری گیان تبلاکر یہ کہتا ہے کہ مذہب
عقل کو دخل نہیں وہ صاف طور پر اپنے مذہب کی کمزوری
کرتا ہے اور دوسروں کو دہوکا دیتا ہے

پیارے ناظرین جو لوگ اپنی کتاب کو ایشوری تبلا کر
دلیل سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں وہ درحقیقت ہمیں یہ کہتے ہیں
سونا تو خریدیں لیکن اسکو کسوٹی پر نہ رکھیں جسطرح پر سونا بغیر
کیا معلوم ہے کہ وہ درحقیقت خالص سونا ہے یا تانبا ملا ہے
بغیر دلیل کے یہ کسطرح معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ کتاب کل
سے معمور ہے یا اس میں کچھ انسانی بناوٹ ہے

ہی دوستو مذہب ہیں عقل کو دخل نہ دینا درحقیقت آنکھ بند کر کے
سفر طے کرنیکا معاملہ ہی جسطرح آنکھہ بند کر کے سفر طے میں قدم قدم پر
ٹھوکروں کے لگنے کا خطرہ ہی اسیطرح عقل کی بنا مذہب میں چلنے کی
حالت ہے

پیارے ناظرین ہمارے بہت سے دوست یہ کہیں گے کہ تمہاری عقل
ہی جس سے تم خدا کی علم کو پرکھنا چاہتے ہو میں اُنسے پوچھتا ہوں کہ
اگر تم عقل کو نامکمل سمجھکر اس سے کام نہ لو تو بتاؤ تمہارے پاس اور کون
سی کسوٹی ہے جس سے تم علم آلہی اور علم انسانی کو الگ الگ جان سکو
جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ علم آلہی کے امتحان کرنیکی ضرورت نہیں نہیں
مہاتماؤں نے سنسار میں خون کی دریا بہادی ہیں کیونکہ علم آلہی کی واسطے
جو کسوٹی تھی اوسکو چھوڑ دیا اب ہر شخص اپنی مت کی کتاب کو علم آلہی
بغیر کہنے لگا لیکن یہ نہ سمجھا کہ جسطرح دنیا میں ایک ہی سورج ایشری روشنی
ملا ہے باقی سب چراغ اور لیمپ وغیرہ انسانی بناوٹ ہیں اسیطرح دنیا
میں ایک ہی کتاب ایشوری گیان ہی باقی سب انسانی کتابیں ہیں
جسطرح سورج ہمیشہ دنیا کے آغاز میں پیدا ہوتا ہی درمیان میں نہیں

پیدا ہونا اسی طرح ایشوری کتاب بہی دنیا کے آغاز میں نازل ہو
درمیان میں نہیں نازل ہوتی جسطرح سورج میں کوئی حصہ اندہ کار
بلکہ کل کا کل روشنی ہی اسیطرح ایشوری گیان میں کوئی حصہ قصہ کہانی
نہیں بلکہ کل کا کل ودیا ہی۔

پیارے ناظرین متذکرہ بالا تحریر سے آپ سمجھ گئے ہونگے کہ الہام
ضرورت دنیا کو اسوقت ہی جبکہ دنیا میں تعلیم کا سلسلہ موجود نہو کیونکہ
کے بغیر سلسلہ تعلیم چل نہیں سکتا اور یہ بھی یاد رہی کہ جس الہام
ضرورت ہی اسکا مکمل ہونا بہی ضروری ہی اور جو چیز مکمل ہوتی ہی
اس ضرورت کے پورا ہونی تک لاتبدل ہونا بھی لازمی ہی اور الہام
عقل کی امداد کیواسطے بنایا گیا ہی اسکے موافق ہونا بھی ضروری
اور الہام جن ایرکشن باتونکی ودیا کا ہونا اس تحصیل کا لکشن ہی کہ
پرتیکش چیزیں اندریوں سے معلوم ہوتی ہیں انکے واسطے الہام
کی ضرورت نہیں ہاں انکے سوکشم وچار کیواسطے جو اندریوں سے محسوس
نہیں ہوتا اسلئے تہوڑا ذکر ان کا بہی لازمی ہی۔

پیارے ناظرین بیان متذکرہ بالا سے آپکو الہام کی ضرورت

سکی تعریف معلوم ہوگئی ہوگی یعنی عقل کی امداد کیواسطے الہام کی
ورت ہے

ر الہام ہمیشہ عقل کا معاون ہونا چاہئے اور جو عقل کی مخالف ہے وہ
ام نہیں کہلا سکتا اور الہام کا ہونا دنیا کے شروع میں لازمی ہے
میاں میں نہیں ورنہ سلسلہ التعلیم چل نہیں سکتا اور اسمیں بہت سے
تراض بھی پیدا ہوتے ہیں اول اگر الہام کا ہونا دنیا کی درمیان میں
وسے جو تو ہوگا نہیں اس سے بے انصافی پائی جاتی ہے کیونکہ الہام
ے ذریعہ سے انسان ایشور کے حکموں کو معلوم کرکے اسکے مطابق
م کرنے سے نجات حاصل کر سکتا ہے اب جن لوگونکے مرنیکے بعد دنیا
ی الہام آیا اون بیچاروں کی نجات کسطرح ہوئی ہوگی اگر مان لیں
ونکی نجات بغیر الہام کے ہوگئی تو الہام کی ضرورت ہی نہیں اگر
الہیں ہوئی تو بے انصافی ہے دوسرے قدرت کاملہ کی قاعدہ کی بالکل
ف ہے کیونکہ قدرت نے پہلے حواسوں کے معاون پیدا کئے بعد میں
داس جب بیرونی حواسوں کے واسطے قدرت کا یہ قاعدہ معلوم
لیا ہے تو ضرور اندرونی طاقت عقل کا معاون بھی اسے پہلے ہونا چاہئے

پیاری ناظرین بعض دوست کہیں گی کہ شاید قدرت کا یہ بھی قاعدہ
وہ اندرونی عقل کا معاون بعد میں پیدا کرے کیونکہ دنیا میں یہ عام
کہ الاحتیاج ام الایجاد لیکن اون کا یہ فرمانا ٹھیک نہیں کیونکہ اسکا
کوئی ثبوت نہیں اور دوسری یہ مثل تو انسانی عقل کے واسطے ہے کیونکہ
عقل محدود ہے اسکو ضرورت سے پہلے ضرورت کا علم نہیں ہوتا اسلئے
ضرورت کے بعد وہ ایجاد کرتا ہے لیکن عالم کل کے واسطے جسکو دنیا
ضرورتونکا پورا علم ہر وقت ہے اسکا قاعدہ احتیاج سے پہلے مفصل
کرنیکا ہے۔

پیاری ناظرین الہام میں قصہ کہانی کا ہونا بھی اسکو انسانی بناوٹ ثابت
کرتا ہے کیونکہ وہ واقعات کے بعد دنیا میں لکھے گئے اُن واقعات سے پہلے
ہونا معدوم پس جب الہام میں قصہ کہانی پایا جاوے تو وہ الہام
تواریخ ہو سکتی ہے اور الہام میں ترمیم اور تنسیخ کبھی نہیں ہوتی کیونکہ
گیان کی کمی کا ثبوت ہے چونکہ ایشور عالم کل ہے اسکا گیان مکمل ہے اسو
میں کمی بیشی کبھی نہیں ہوتی اور الہام میں خدا کل صفتوں کا ٹھیک ہونا
بھی لازمی ہے جو الہام خدا کو محدود اور محتاج با لغیر مانتا ہے وہ بھی

تھا مثلاً جیمن ہر ایک کام کے واسطے علیحدہ فرشتہ اور پیغمبر تبلایا گیا ہو وہ صرف
کی بادشاہوں کی حالت کو دیکھکر لکھا گیا ہے کیونکہ پیغمبر کے معنی پیغام لانیوالے کے
اور پیغام فاصلہ میں آیا کرتا ہے اور خدا اور انسان کے درمیان فاصلہ تبلانا
و محدود ٹھہرانا ہے۔ دوسرے ایجنٹ بھی محدود ہی ہوتے ہیں پس الہام میں
الٰہی صفات کا مکمل اور بے عیب ہونا لازمی ہے۔

اوم شانتی - شانتی - شانتی

مفصلہ ذیل کتب بپتہ لکھم مقام سے ملینگی

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
[illegible] احمدیہ [illegible] اتم ای [illegible] ہر ودار م [illegible] نفر ستہ کپار ا [illegible] سبھا [illegible] نازل ہوی [illegible] ت کھنڈن [illegible] اتھو [illegible] ہ بو ستھا [illegible] حصہ دوم	۴ر ۱۰ر ۴ر ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی	رسالہ جہاد سبھا میں چودھری اول نکھ بھجن ویدک دھرم پرچار مادہ کی قدامت کرم سدھانتا مکتی کی [illegible] الہام کی ضرورت تصوف کیا ہے ہند [illegible] سلر کن تھوڑی کردو	۴ر ۳۰ر ۱۲ر ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی	راہ نجات خدا کی ہستی کا ثبوت ورن ویوستھا جیواتما کی ہستی کا ثبوت ستیارتھ چار ابواب حصہ [illegible] آدمی شہر کا میا [illegible] ہندی کی پہلی کتاب اردو گنگا اشنان	۱ر ۱ر ۲ر ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی ۳ پائی

[illegible] پستکالیہ مرادآباد آریہ پستکالیہ دھنی چند چوک

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب سب ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سبکا آدی مول

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سرو شکتیمان نیایکاری دیالو اجنمّا

اننت نروکار انادی انوپم سرو آدھار سرویشور سروویاپک سروانترجامی اجر امر ابھے

سرشٹی کرتا ہے اوسی کی اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیا وں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا

دہرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سروَدا اودیت رہنا چاہئے

(۵) سب کام دہرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کے کرنے چاہئیں

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اریہ سماج کا مکھیہ اودیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک

(۷) سب سے پریتی پوروک دہرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری

نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

تمام شد

اوم

ٹریکٹ نمبر ۱۴

ورن بیوستھا

جس میں یجروید کے ایک منتر کی ویاکھیا کی گئی ہے

مصنفہ پنڈت

کرپارام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جس کو

بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالیہ مرادآباد نے چھپوا کر شایع کیا

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں چھپی

वर्णव्यवस्था

ورن بیوستھا

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यकृतः
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यांशूद्रोऽअजायत ॥

اوم پرماتمنے نمہ

پیارے ناظرین اس سے پہلے ویدمنتر میں یہ سوال کیا گیا تہا کہ اس
منشیہ جاتی کا مونہہ کیا ہی بانہو کیا ہیں۔ اور ران کیا ہی اور پاؤں کیا ہیں گویا اس
بات کو النکار سے ظاہر کرنیکی کوشش کی گئی تہی کہ جسطرح منشیہ میں شریر کے علیحدہ انگ ہیں
لیکن ۔ ملکر ایک پرش کہلاتا ہی۔ اگرچہ مختلف اندریاں مختلف کام کرتی ہیں لیکن سبکا
فائدہ ایک ہی پرش کو پہونچتا ہی اور جسطرح ایک اندری دوسری اندری کی محتاج ہی
اسیطرح اس منشیہ جاتی میں باوجود مختلف قسم کے ورن اور آشرم ہونے کے یہ سب
ایک ہیں۔ باوجودیکہ ہر ورن اور آشرم کے گن اور کرم بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں
لیکن انکا پہل کل منشیہ جاتی کے واسطے ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کے منشیہ ایک

...ے کے محتاج ہیں اور جسطرح ایک اندری نکمّی ہو جانیسے شریر کی حالت
...آنا شروع ہوتا ہے اسیطرح ہر ایک ورن اور آشرم میں کمزوری آجانیسے
...کا کاروبار گڑبڑ ہو جاتا ہے۔ جسطرح ہر ایک اندری اپنی کام کے ساتھ
...اندریوں کی معاونت کرتی ہے اسیطرح ہر ایک انسان کو اپنا کام کرکے
...کی کام کی مدد بھی کرنا چاہیئے۔ مثلاً آنکھ کا دھرم روپ دیکھنا ہے اور وہ
...ہے لیکن وہ پانو کو راستہ دکھلاتی ہے۔ ہاتھ کو پکڑنیوالی چیز دکھلاتی ہے
...بہتر انسانوں کے کام اور سوسائٹی کے کام کو ٹھیک طرح پر بتلانیوالا ہے۔

...پیارے ناظرین اس منتر کا ارتھ یہ ہے کہ برہمن اس سنسار کا مکھیہ ہے
...تری باہو ہے اور ویشیہ اُرو یعنی جنگھا ہے اور شودر پانو ہے۔ گویا منشیہ
...کے چاروں ورنوں کو شریر کے چاروں انگوں سے مثال دی ہے۔
...بہت سے لوگ یہاں پر یہ اعتراض کریں گے کہ چار ورن کیوں بنائے گئے
...سے کم یا زیادہ ہو سکتے ہیں لیکن انکا یہ اعتراض ٹھیک نہیں کیونکہ یہ نیم قدرتی
...ے پر بنائے گئے ہیں اور قدرت نے شریر کو چار ٹکڑوں میں ہی تقسیم کیا ہے
...گرہ گردن سے سر تک علیحدہ نظر آتا ہے دوسرا باہو سے کمر تک علیحدہ ہے
...کمر سے زانو تک علیحدہ ہے اور چوتھا زانو سے پانو تک علیحدہ ہے

اب پہلے ٹکڑہ کو براہمن کہا کہ براہمن منشیہ جاتی کا شر ہے لیکن اپنے اس نیم کو ایسا بنایا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔

پیارے دوستو یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ سر دوالا حصہ نیچے کے حصوں سے طاقت میں بہت ہی کمزور ہے کیونکہ وہ سب سے چھوٹا ہے اور اس مثال پر بتلایا ہے کہ جسطرح یہ حصہ دوسری حصوں سے مادّی طاقت میں کمزور ہے براہمن سنسارک چیزوں یا دنیاوی دولت میں کل دنیا سے کمزور ہے تینوں ورن اس سے زیادہ دھنی ہونگے لیکن اس حصہ میں یہ بھی دکھایا ہے کہ جسطرح پانچوں گیان اندری اس حصہ میں گیان کے بیرونی سادھن ہیں اسیطرح براہمن میں گیان کے سادھنوں کا ہونا لازمی ہے۔ اب آپ دیکھو گیان اندری یعنی آنکھ۔ کان۔ ناک۔ جیبھ۔ اور کھال پانچوں گیان سادھن موجود ہیں اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ کھال جو سپرش گیان ہے وہ تو ساری شریر میں موجود ہے گویا سامانیہ گیان ہر ایک پرانی میں ہے لیکن وشیش گیان براہمن کے واسطے لازمی ہے یا جسکو وشیش گیان آدی کی کمی یعنی ویراگ ہوتا ہے وہ براہمن کہلاتا ہے اور یہاں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ گیان اندریوں میں ادتم اور افضل کون ہے کیونکہ آنکھ اور کان
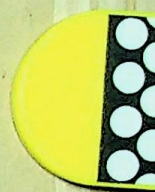
اونچائی ہیں برابر کہلے ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ پرتیکش گیان اور
ی شبد یعنی الہام سے حاصل ہونیوالا گیان برابر ہے اور اُسکے بعد
سے گیان ہوتا ہے اُسکے بعد میں گیان ہے۔

پیارے ناظرین یہاں سے آپکو یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ جتنی دور تک
ک روپ دیکھہ سکتے ہیں قریباً دس تک ٹھیک شبد سن سکتے ہیں لیکن گندھ
انی دور ہی ٹھیک معلوم نہیں دیتی اور رس تو جب ہی معلوم دیتا ہے کہ
چیز منہ میں آپڑتی ہے گویا اندریوں کی طاقتوں کا اندازہ ہو گیا کہ سب سے
آنکھہ اور کان۔ دوسری ناک۔ تیسری جیبھا۔ بہت سے لوگ یہاں پر یہ
ض کرینگے کہ سپرش اندری کو کیوں چھوڑ دیا وہ سب کے اوپر موجود ہے
ن دوستو سپرش تو ساری شریر میں ہی ایک ہونیسے سامانیہ ہو گیا اُسکے واسطے
ر نیچے کی ترتیب کا اندازہ ٹھیک نہیں۔

پیارے ناظرین یہاں سے آپکو یہ معلوم ہو گیا کہ براہمن کے گن گیان
ر دیر اگمیہ ہیں۔ لیکن کرم کیا ہے۔ اسکا جواب یہی قدرت نے دیا ہے کہ
اندری اس حصہ شریر میں کون ہے۔ بانی یا زبان۔ اسکا کام کیا ہے جو
آنکھوں سے دیکھا۔ کان سے سنا اور ناک سے سونگھا ہو اُسکا دوسروں کو

بتلانا۔ گویا براہمن کا کام یہ ہے کہ پانچوں گیان اندریوں ...
ہوسنسار میں اُسکا اُپدیش کرے۔ گویا براہمن کا کام پڑھنا یو...
حاصل کرنا اور بانی سے پڑھانا اور یگیہ کرنا۔ کرانا۔ یعنی بانی سے
کریا کرنا اور دوسروں سے کرانا ہے اور جس گروہ سے پڑھا ہے ا...
دینا یعنی دان دینا اور جسکو پڑھایا ہے اُس سے دکشنا یعنی ا...
یا جسنے براہمن کے گھر میں یگیہ کرایا ہے اُسکو یگیہ کی دکشنا ...
اور جسکے گھر میں خود جاکر یگیہ کرایا ہے اُس سے دکشنا یعنی ...
پہلے چار کرم یعنی پڑھنا پڑھانا اور یگیہ کرانا تو لازمی کرم
دو کرم اُن کا پھل ہے۔

پیارے ناظرین باہو کو راجہ یعنی کشتری کہا گیا ہے۔ ا...
سارے شریر میں حفاظت کا کام کون کرتا ہے۔ جب آنکھ میں چوٹ ...
علاج کون کرتا ہے یا اُس میں تکلیف ہو خواہ بدن کے کسی اور حصہ میں ...
اُسکا علاج کون کرتا ہے ہاتھ اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ یہ حصہ مادہ کی ...
باقی تینوں سے زیادہ ہوگا سو آپ اس ٹکڑے کو جسکے سے کرتا ہے...
ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ یہ سارے حصوں سے زیادہ ما...

ہے۔ اسیطرح راجہ کے پاس دنیا کے سب درنوں سے زیادہ دھن ہونا لازمی
ہے۔ اور یہاں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ بل ودیا کے بعد دوسرا درجہ رکھتا ہے
یعنی سنسار میں اوّل درجہ ودیا کا ہے کیونکہ باہو بغیر آنکھ کی مدد کے کام
نہیں کر سکتا اور آنکھ بغیر باہو کی مدد کے کام کر سکتی ہے۔ آنکھ کی حفاظت
کیواسطے تو باہو کا ہونا لازمی چیز ہے لیکن اُسکے کام کی مدد باہو سے کچھ بھی نہیں
ہو سکتی جسکا مطلب یہ ہے کہ ودیا کی رکشا کیواسطے بل کی ضرورت ہے اور بل کو کام میں
لانے کے واسطے ودیا کی ضرورت ہے۔ بل ودیا کے بغیر ٹھیک طور پر کام نہیں کر سکتا
اور بل کے بغیر ودیا کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ لیکن یاد رہے کہ ودیا اپنے کام
کرنے کے واسطے بل کی محتاج نہیں اور بل اپنے کام کرنیکے واسطے ودیا کا محتاج
ہے اسواسطے اوّل درجہ ودیا کو دیا گیا ہے اور تیسرا حصہ جنگھا یعنی اُرو
کہلاتا ہے اسکو ویشیہ سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ یہ حصہ اوپر اور نیچے
کے دونوں حصوں کا سندھی استھان ہے یعنی شودر بغیر ویشیہ کی مدد کے
گذری کشتری برہمن نہیں ہو سکتا اور ویشیہ کی بزرگی دھن سے بتلائی گئی ہے
گویا دھن دنیا میں دوسرے درجہ کی چیز ہے کیونکہ ودیا اور بل سے دھن پراپت
ہو سکتا ہے لیکن دھن سے ودیا اور بل پراپت نہیں ہو سکتے۔

ہماری بہت سے دوست یہ اعتراض کریں گے کہ ہم دہن سے ودّیا

کر سکتے ہیں روپیہ خرچ کر کے پڑھ لیں گے لیکن یاد رہے کہ بغیر برشارکھہ ا

محنت کئے دہن سے ودّیا حاصل نہیں ہو سکتی اور جسقدر محنت سے

انسان ودّیا حاصل کر سکتا ہے اُسیقدر محنت سے غریب آدمی بھی ودّیا حاصل

کر سکتا ہے گویا حصول علم کے واسطے دولت کا ہونا نہ ہونا برابر ہے صرف محنت

درکار ہے دوسری طاقت والا آدمی دہن کو حاصل کر سکتا ہے اور دہن آنے

طاقت حاصل نہیں ہوتی۔ بعض لوگ یہ اعتراض کریں گے کہ دہن سے

خوراک ملتی ہے اور اُس سے طاقت حاصل ہوتی ہے لیکن یہ بات غلط ہے

کیونکہ تمام دولتمند آدمی کمزور نظر آتے ہیں بلکہ آرام طلبی کا سبب دولت پیدا

نظر آتی ہے جو کمزوری کی علامت ہے۔

پیارے ناظرین دہن کو ودیا اور بل سے نیچے درجہ دینے کا یہ

سبب ہے کہ ودّیا اور بل جیو آتما اور شریر کا گن ہیں یعنی ودّیا تو چیتن جیو آتما کا

گن ہے اور بل جیو اور شریر دونوں کا ملاوٹی گن ہے لیکن دہن ان دونوں

سے علیحدہ ایک بیرونی شے ہے اور جتنی دیر میں دہن ناش ہوتا ہے بل اُس کی

زیادہ دیر میں ناش ہو سکتا ہے اور ودّیا اول تو جنم جنمانتر تک ناش بھی نہیں ہوتی

ہوتی ہاں اودیا کے سبب سے کمزور یا دیر میں ناش ہو جاتی ہے۔

چوتھا حصہ پانوں کا ہے جو پانوں سے گھٹنے تک ہے یہ حصہ درمیانی دو
حصوں سے مادہ میں کم ہے لیکن اوپر کے حصہ سے زیادہ ہے جس سے بنالیا گیا ہے کہ شودر
اودیا والا براہمن سے زیادہ دہن والا ہو سکتا ہے لیکن کشتری ویشیوں سے کم دہن رکھتا ہے اور
صرف اس حصہ کا کام سوای ساری بدن کو اٹھا کر لے چلنے کے کچھ بھی نہیں ہوتا گویا قدرت
اور دہن نے شودروں کو تینوں کی خدمت کیواسطے بنایا ہے۔

پیاری ناظرین یہ خدمتگار فرقہ دنیا میں عالموں سے زیادہ مالدار ہو سکتا ہے
ہماری بہت سے دوست اعتراض کریں گے کہ اگر ودیا سے زیادہ خدمت سے دہن
دولت پیدا ہو جاتا ہے تو ودیا سب سے کمزور چیز ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ عالم شخص
ہرگز دہن کی خواہش نہیں رکھتا اور نہ دولت کے واسطے اپنی زندگی کو خرچ
کرنے کا [illegible] سکتا ہے کیونکہ اسکے خیال میں زندگی کے مقابل دہن بہت ہی ہیچ چیز ہے
جیواتما وہ جانتا ہے کہ اگر دنیا کا ایک بھاری بادشاہ اپنی موت کے وقت ساری بادشاہت
ان [illegible] پانچ منٹ کی زندگی کے عوض دینے کا خیال کرے تو اسے ساری بادشاہت
[illegible] اس کے عوض پانچ منٹ کی زندگی بھی نہیں مل سکتی پھر وہ کیوں اپنی بیش قیمت زندگی
[illegible] دہن کی عوض میں خرچ کریگا جو زندگی ایک بادشاہت کی عوض تھوڑے وقت کے

کے واسطے نہیں مل سکتی اُسکے بڑے حصہ کو تھوڑے دھن کو
خرچ کرنا اعلیٰ درجہ کی جہالت یا بیوقوفی ہے۔ پُرانے زمانہ
براہمن ہمیشہ دھن سے متنفر رہا کرتے تھے اسواسطے سب
افضل گنے جاتے تھے اور لکھا بھی ہے۔

परोक्षप्रिया हि देवाः प्रत्यक्षद्विषः

یعنی دیوتا لوگ پروکش کے پیارے ہوتے ہیں۔ پروکش اُسے کہتے ہیں
بیرونی حواس سے محسوس نہو اور اس سنسار میں جو تین پدارتھ ہیں
جیواتما اور پرماتما دونوں حواس خمسہ سے محسوس نہیں ہوتے صرف پر
یعنی مادّہ حواس سے معلوم دیتا ہے گویا یہاں بتلایا گیا ہے کہ عام لوگ جی
اور پرماتما کو پیار کرتے ہیں اور مادّہ سے نفرت کرتے ہیں۔ ہماری بعض
یا اعتراض کریں گے کہ منتر میں تو براہمن شبد ہے اور اس فقرہ میں دیوتا
براہمن اور دیوتا سے کیا نسبت۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ دیوتا اور براہم
مرادف لفظ ہیں جیسا کہ لکھا ہے۔

विद्वांसो हि देवाः

ارتھ۔ ودوان ہی دیوتا ہوتے ہیں۔ بعض یہاں پر اعتراض کرتے ہیں کہ ودوان
شبد دیوتا کا مرادف نہیں بلکہ دیوتا کی تعریف ہے یعنی دیوتا ودوان ہوتے ہیں

نہیں ہوتے لیکن اُنکا یہ فرمانا ٹھیک نہیں۔ مہابھاشیہ میں لکھا ہے۔

دیوتا شبد کا ارتھ پنڈت ہی دیکھو مہابھاشیہ کا دوسرا ادھیائے۔

किं पुनरर्थस्य तत्त्वं देवा ज्ञातु मर्हन्ति देवा इति॰

दिव्य दृश: देवा इति परीक्षका इत्यर्थः

اس پرکیٹ لکھتے ہیں

یعنی پتنجلی منی نے کہا تھا کہ ارتھ کے تتو یعنی چیز کی اصلیت کو ودوان ہی

سمجھتے ہیں ہر شخص کی طاقت نہیں کہ چیز کی اصلیت کو سمجھ سکے۔

پیارے ناظرین مندکرہ بالا بیان سے آپکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ وید منتر چاروں

ورنوں کو گن اور کرم سے علیحدہ بتلا رہا ہے اور ساتھ ہی ودیا۔ بل۔ دھن اور

خدمت کے فرائض کے سلسلہ کو بتلا رہا ہے اور یہ بھی بتلا رہا ہے کہ جسطرح انکیں سے

ایک حصہ کے ناکارہ ہوجانے سے شریر کی حالت خراب ہوجاتی ہے جیسے ایک آنکھ

ہونے سے کانا اور دونوں کے نہونیسے اندھا۔ کان کے نکما ہونیسے بہرا۔ بانی کے

نکما ہونیسے گونگا ہوجاتا ہے۔ اسیطرح پر جس ملک میں براہمن یعنی ودوان نہوں یا وہ

اپنے فرائض کو ادا نکریں وہ ملک اندھا۔ گونگا۔ بہرا ہوجاتا ہے۔ دوسرے جسطرح

باہوں کے نکما ہوجانیسے شریر نکما ہوجاتا ہے اور وہ اپنے شریر کی حفاظت نہیں

کرسکتا۔ اسی طرحپر جس ملک میں کشتری یعنی بلوان سپاہی نہ موجود ہوں وہ
ملک بھی نہٹ ہو جاتا ہے اور اپنی حفاظت نہیں کرسکتا اور ہمیشہ غلامی میں رہتا ہے
اور جسطرح جنگھا کی کمزوری سے آدمی چلنے اور دنیاوی بیوپار کرنے میں کمزور ہو جاتا ہے
اسیطرح جس ملک میں ویشیہ یعنی بیوپاری اور کاشتکار نہوں وہ ملک بھی کمزور
نکما ہو جاتا ہے جسطرح پاؤں بگڑ جانیسے یا نکما ہو جانے سے آدمی لنگڑا یا اپاہج
ہو جاتا ہے اسیطرحپر جس ملک میں خدمتگار اور دستکار لوگ موجود نہوں وہ ملک
بالکل ترقی سے محروم اور دنیاوی طاقتوں سے خالی رہتا ہے۔

پیارے ناظرین اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ وید منتر کیا بتلاتا ہے۔ اور جو
لوگ اسکے اگیا کا پالن نہیں کرتے وہ ضرور تکلیف میں ہوں گے۔
چونکہ آجکل بھارت ورش کے چاروں ورن اپنے اپنے گن اور کرموں کو
چھوڑ کر جاتی اور جنم سے ہو گئے اسواسطے تمام دکھوں کا گھر یہ بھارت ورش
ہو گیا ہے اور یہاں پر ہر ایک ورن نے اپنا اپنا کرم چھوڑ کر دیش کو جو
نقصان پہونچایا ہے اُسکی کوی حد نہیں لگا سکتا۔ اسواسطے جب تک ساروں ورن
اپنے گن کرم وید منتر کے انکول نکریں تب تک بھارت ورش کسی طرحپر ترقی
نہیں کرسکتا۔ اور چاروں ورنوں کا اپنے گن کرموں پر آجانا

اُپدیش کے بغیر ناممکن معلوم ہوتا ہے اسواسطے جب تک سارے ملک میں
باقاعدہ طور پر ویدک دھرم کا اُپدیش کرکے ہر ایک آدمی کو اُسکے ورن
کے فرائض نہ سمجھائے اور سوجھائے جائیں اور اودیا کے سبب سے جو
خراب رسمیں یا عادتیں دیش میں پرچار ہوگئیں وہ بالکل بند نہو جاویں اور
آجکل جو ورن آشرم کی جگہ پر سمپردائے اور بھیکھ جاری ہو گئے ہیں جب تک
یہ سب نشٹ ہو کر پھر ورن آشرم کے سایہ میں نہ آجائیں تب تک بھارت
غارت ہی ہوتا چلا جائیگا۔

پیارے ناظرین اسوقت اگر آپ سمپردائیوں کا کھنڈن اور بھیکھوں
کو کم کرنے کی کوشش کرینگے تو ضرور ایک قسم کا بھاری ہل چل
دنیا میں پھیل جاویگا۔ جیسا مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے
اُپدیش سے ساری دنیا کے اندر جو ایک قسم کا پرچار شروع ہوا تھا
وہ آریہ سماج کے عام ممبروں کے کھنڈن منڈن اور آچرنوں سے
اُلٹا ہو گیا۔ لیکن آپ یہ سوچتے ہوں گے کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ سوامی
جی کی زندگی میں آریہ سماج میں پریم اور بھکتی کا ادھک پرچار
تھا اور وہ اُس سے کچھ کم ہو گیا۔ اگرچہ بہت سے بھولے

بہائی اسکو سماج کے ممبروں کی زیادتی پر محمول کرتے ہیں لیکن اُن کا
یہ کہنا ٹھیک نہیں۔ سوامی جی کی زندگی میں پرچار کی زندہ مثال موجود تھی
اور ویدک دہرم کا اُپدیش بھی برابر جاری تہا۔ سوامی جی کے مرتے ہی
دہرم کی جگہ راج نیتی اور اُپدیش کی جگہ کالج اور اسکول اور سنسکرت کی
بزرگی کی جگہ انگریزی کی بزرگی نے ستہان پالیا جس سے وہ سارا
پریم کم ہونے لگا۔ اور آریہ دہرم کا وہ پودا جو مہرشی نے اُپدیش کے جل سے
سینچ کر تیار کیا تہا کمزور ہونے لگا اور ودیا کا کام عام ملک کے واسطے
بند ہو گیا۔

پیارے ناظرین چونکہ قانون قدرت نے ایک شخص میں گیان
اندری اور باقی حصوں میں کرم اندری دیکر اور صرف ایک کمال گیان اندری
دیکر یہ مقرر کر دیا ہے کہ سامانیہ گیان تو کل سنسار کو ہو سکتا ہے اور وششٹ
گیان سارے دنیا کو ہو نہیں سکتا۔ اسواسطے گیانی کا فرض ہے کہ اگیانیوں کو
اُپدیش کے ذریعہ راستہ دکھلاوے لیکن آجکل جو کچھ لوگ اس اُپدیش
کو تحقیر سمجھنے لگ گئے گویا اُن کے خیال میں قدرت کی سکیم ہی نامکمل ہے
صرف اُنکی عقل مکمل ہے۔

پیارے ناظرین اسواسطے آپ وید کے تحریری اور تقریری
پرچار سے چاروں ورنوں کے گن۔ کرم سدھارنے کا فکر کرو۔

اوم شانتی شانتی
شانتی

مفصلۂ ذیل کتب آریہ پستکالہ مراد آباد سے مل سکتی ہیں انکے سوا اور بھی کتب ہیں

صحیفۂ احمدیہ۔ رسالہ جہاد ۳ /۔ راہ نجات ۱ /۔ تالیف پنڈت گرودت ایم اے ۱۰ /۔ ٹھوڑ

پنچ بردوار ۱ / ۔ مہا پرش چودہری نول سنگھ کے بھجن ۳ /۔ خدا کی ہستی کا ثبوت

دھرم پرچار ۱۲ /۔ اودہ کی قدامت ۶ پائی۔ جیو آتما کی ہستی کا ثبوت ۳ پائی

بیوستھا ۲ پائی۔ ایشور دچار پہلا حصہ ۳ پائی۔ وید کس پر نازل ہوئے ۳ پائی

کی ضرورت ۳ پائی۔ رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۳ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی

باہی ہند ۲ پائی۔ اردو گنگا اشنان ۳ پائی۔ ایشور وچار حصہ دوم ۳ پائی

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب ستّ وِدّیا اور وِدّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں انکا آدی مول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدہار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگ ہے۔

(۳) وید ستّ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ستّ کے گرہن کرنے اور استّ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدّیت رہنا چاہئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار یعنی ستّ اور استّ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشّ ہے یعنی شاریرک آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک۔ دھرمانوسار۔ یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

(۸) اوِدّیا کا ناش اور وِدّیا اور وِدّیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہئے

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

اوم

ٹریکٹ نمبر (۱۵)

آریہ سدھار

مصنفہ کرپارام شرما جگراؤنوی آنریری اپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جس کو
بابو مکٹ بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

رامائن سار

شری رامچندر جی کی بھگت راترات رامائن کے پڑھنے والو مہا
رامچندر جی کو اپنا پڑا ماننے والو ویش کی کشتری جو آپ سمر دھارا
جو آریہ کل بھوشن کشتری کل دواکر ویدوت نوید وکت کرم پرچارک
رکشک شور ستراج رگھو کل بھانو وشر تھات مہا راجہ دھراج مہا
جی کا جیون چرتر ہی سدا پڑھتے سنتے ہیں پرنتو شوک ہے کہ آپ
کبھاؤ کی دیوی جیون سے کچھ بھی لابھ نہیں اُٹھاتی مہا شیے رام چ
ادتم ہے بڑی نشچہ اس کو ہو سار اپنا جیون ستیت کریں تو ضرور
پراپت ہوگا مہاشیو رامائن کی آدھی ہیں مہاراج کا جنم کا ترانت
[illegible]

تب وے لوگ وہ ودوان براہمنوں کو بلا کر یگیہ کرتے تھے اور اس سمے دیپر نے بھی
کی بھانت نا تی ہیاں یا مسجدوں یا اسطرح کے ڈھکوسلے نکرتے ہیں
وے کبھی سنڈوں مسٹنڈوں سے سنتان نہ چاہتے تھے گونگا پیر اور مسانی
کو نہ مانتے تھے وے ٹونے اور دھاگے نکرانتے تھے یہ سب باتیں آپکو
مہاراج سری رامچندر جی کے جنم سے پراپت ہوتی ہیں۔

اے رامائن کے پڑھنے والو سگیھر ایسی مند کتھاؤں کی باتوں کو تیاگ
یگیادی کرم پرارمبھ کرو پھر مہاراج کا بسشٹھ جی سے ودیا ابھیاس کرنا ہے
جس سے بودھ ہوتا ہے کہ پورب سمے میں سب چھتری براہمن ویشیہ دوجاتی ماتر پڑھے
پڑھاتے تھے آجکل کی طرح یہ نہ تھا کہ ودیا پڑھنا اجیوکا کے واسطے سمجھیں
کنتو ودیا ابھیاس منوشیو کا ہوتا جاتا تھا یا مورکھ کو منشیہ نہ گنا ہی جاتی
تھی اب رامائن کے پڑھنے والو سگیھر ودیا ابھیاس کرو اور اُس وید ودیا کو
جسکو مہاراج رامچندر جی نے پڑھا تھا سنسار میں پھیلاؤ اُس سمے گرو مہاراج صیدایہ محنتیہ
جی کا شوبھا شکتی کے ساتھ جانا جو اس بات کا پرمان ہے کہ پورب سمے میں شاستر گیان
اور چیلیوں کا کیا مان تھا دیکھو راجہ دشرتھ نے پرانوں سے اودھیک
پیارے دو ودیا پتر شاستر کو ودیا سے وسرے اُس کال ہیں آچاریہ کو

ہوئی تھے جو رام چندر جی نے اِس چھوٹی سی اوستھا میں رشی کے
باہیں جانیسے بھی نہیں کھایا اور چھوٹی سی اوستھا میں دونوں
بائیوں نے ہزاروں دُشٹ راکشسوں کو مار ڈالا یہ سب برہم ودیا اور دھرم
کا پرتاپ دیکھکر بھی ہم لوگ دھرم نہیں کرتے پھر رامچندر جی کا جنک پور میں
جاکر دھنش توڑنا لکھا ہے اِس سے بھی انکے بل کی پرشنسا پرتیت ہوتی ہے اگر آج
مہاراجہ رامچندر جی کے بواہ کا برتانت ہے جس سے یہ بدت ہوتا ہے کہ اس کال
میں سوئمبر کی ریت تھی اور آجکل کیطرح گُڈے یا گُڈی کی شادی ارتھات بال بواہ
جاری نہ تھا کنیا اور بر دونوں برہمچریہ کا پالن کرتے تھے اور جب پورن
یوان اور بل بیریہ پشٹ ہو جاتا تھا تب شادی کرتے تھے جس سے سدا اپتی
اور پتنی میں پریتی رہتی تھی اور اُنکے یگیہ سے گرہست آشرم سکھ سے تیت ہوتا
تھا سنتان پُشٹ اور شدھ بدھی یتن ہوتی تھی کیوں رامائن کے ماننے والو
آپ کیوں بال بواہ کرکے اپنی سنتان کا نشٹ کرتے ہو اِسکے پشچات مہاراج
کو یوراج تلک کا لیکھہ ہے اور کیکئی کے اوبش سے مہاراج کا بن کو جانا اور دسرتھ
مہاراج کا مرتو لکھا ہے اِس سے کیا گیان ہوتا ہے پرتھم تو یہ کہ نیچ کے سنگ سے ہانی
ہوتی ہے دیکھو کیکئی نے منتھرا کے سنگ سے اپنا سہاگ نشٹ کیا سنسار کو دکھ

دیا جگت میں اپجس لیا جس پتر کے واسطے یہ ادہرم کیا تھا اس پتر نے بھی
برا کہا کیا اس سے کوسنگ سبھی کی شکشا نہیں ملتی جو لوگ ادہرم کرتے ہیں انکے
انکے گہر کے لوگ بھی اونکو برا کہتے ہیں دوسری مہاراجہ دشرتھ نے راجکو تیاگ دیا
اپنے پتر پیارے انہیں نہیں ہنیوں کے تاروںکو چودہ برس کا بن باس دیا
اپنے پرانوں کا بھوگ سویکار کیا پرنتو اپنا بچن نہ جانے دیا اور سنسار بہر میں
یش لیا اور سنسار کو یہ شکشا دی کہ منشیہ کو جو کچھ کسی کو دینا ہو سنکلپ دیدے پرنتو
کبھی سے پرتگیا نہ کرے نہ جانے کون کیسا سمے آجاوے کیونکہ راجہ دشرتھ کیکئی کو
ایسی بر دیتے تو انکو یہ کشٹ اور پتر کا بیوگ سہنا نہ پڑتا سمجھ یہ اور بھی بہت سی
شکشا ملتی ہے جیسے اندھا اندھی اپنے پتر سرون کی مرتیو سے مرگئے ایسی کر بیکل ہے
راجہ دشرتھ بھی اپنے پتر سے مری مہاراجہ رامچندر جی کی بن گون میں لکشمن جی کا
سنگ جانا دیکھو اس سمے کے لوگ کیسے پتا کی بھکت ہوتے تھے کہ مہاراجہ رامچندر
جی نے پتا کے کہنے سے راج ہی نہیں لیا گا کنتو بن باس سویکار کیا آجکل
رامائن کی پڑھنے والے اپنے پتروں کی آگیا پالن کرتے ہیں دوسرے لکشمن جی کا سنگ جانا
بھائیونکی پریتی کا پرمان دیتا ہے لکشمن جی نے بھائیکے لئے ویش بستری مانا کہ سب سکھ تیاگ کر دیا
بیچے بھائیونکی پریتی ایسی ہوتی ہے کیا آجکل کی رامائن پڑھنے والے اپنے بھائیسے

کرتے ہیں مہاراج کرسنگ سیتاجی کا بن گون لکھا ہی جس سے سو
رینٹ کا گن اور سیتاجی کا پتی برت دھرم جھلکتا ہی۔ کیا آجکل کے
بال بواہ سے اہن پتی برت دھرم کی آشا رکھتے ہیں سیتاجی نے
پتی کے لئے ماتا پتا راج گرہ سکھ سب تیاگ کر دیا پتی کے سنگ بن
گھومنا سویکار کیا اور پتی کی نہاسب کھوں کو دیکھ سمجھا اہا کیا یہ
برت دھرم اس سمی دیش میں پرچلت تھا آجکل کی بال بواہ کی
تو سدا میلوں میں گنگا کنارے منڈوں میں گھومنا دھرم سمجھتی ہیں
پیچھے پتی برت دھرم کا تو لیش بھی نہیں رہا پھر مہاراجہ بھرت کا را
نا کے لینے کو جانا رنن کیا ہی وہ کیا ہی دیش کی سوبھاگیہ کا سمی تھا
اہکاری کے ادھکار کا اسقدر دھیان رکھا جاتا تھا بھرت جی
کرشنا ہنیں کی سب سے اوپک بھائی کی پریتی دکھلائی پھر ادھر بن
سُبھا نکھاراون کی بہن کا منی ہیں راجپھیرجی کے پاس آکر بواہ کرنا
پراتھنا کرتا ہی اور مہاراج کا اسکو منع کرنا اسکا نہ ماننا اور ضد کرنا لکشمن
جی انکی ناک کاٹتا ہی اس سے مہاراجہ رامچندر جی کا ایک ہی استری سے سنتشٹ
گمن اور دوسرے بواہ سے گھرنا کرنا ہی کیا رامائن کی پڑھنے والی بہادر استری گ

دشٹونکو نہ گرہن کرینگے بیبھار ہو دیش باشیو شنبھر استری گمن جیسی گھٹنا پاپ کو تیاگو

اور یہ بھی یوبن کی شادی کرنیکا پھل ہے کہ پتی اور پتنی میں ایسی پریتی ہو کہ وہ

انکے واسطے گھر بار تیاگ دیوے اسکے انسنا ر پھر کی استریکو کاک اشٹا تلیہ کر اسمیں یہ بھی

شکشا ملتی ہے کہ جو ادھرم ہٹ کرتا ہے اسکی ناک کاٹی جاتی ہے اور پیر چھتری ایسے

دراچاریونکو سدا ونڈ ہی دیا کرتے تھے پھر اسکی پشچات راون کا جوگی بیس دھرن

آنا لکھا ہے جس سے گیات ہوتا ہے کہ جب دشٹ اپنے میں بل نہیں دیکھتا تب اسی پرکار

کا چھل کرکے ستپرشوں کو کشٹ دیتا ہے اور اس سے یہ بھی گیات ہوتا ہے کہ کسی

کے باہیہ سروپ پر بھولنا نہیں چاہیے کیونکہ دشٹ جن بھی اچھے پرشوں کا آکار بنا سکتے

ہیں شوک ہے کہ اس بات کو بھی نہ سمجھکر ہماری دیش باسی اپنی استریونکو مسٹنڈی

بھیکھ دھاریونکے پاس جانے سے نہیں روکتے جب سیتا ایسی پتی برتا استری کو یہ

کپٹی پرش دہوکا دیکر نکال لے گئے تو اور کو کیا سمجھتے ہیں اسکے پشچات

جٹایو کا راون کے ساتھ یدھ کرکے پران دینا لکھا ہے جس سے یہ متروں کا متر

بھاو گیات ہوتا ہے جٹایو نے پران دیے پرنتو اپنے جیتے جی اپنے متر دشرتھ کی بہ

ہو کو دشٹ راون سے بچایا اگر آماینی اس یکتی سے ہی نیون اپنے متر کو

ساتھ اپکار کرینگے اسکے آگے رامچندر جی کا سیتا جی سے بیوگ اور بلاپ کر

جس سے گیان ہوتا ہی کہ سنسارک سنیوگ کا یوگ اچھی اچھی مہاتماؤں کو
اُسکے پشچات رامچندر جی کو سگریو کا ملنا ہی جس سے گیان ہوتا ہی کہ
دو برابیوں کے ملنے سے دونوں کا کاریہ سدھ ہوتا ہی اور را
جی کا بالی کو مارنا ہی یہ گیان اِس سے ہی ہنکہ جو کسی سے شتر تا رکھتا
اُسکا ضرور ایکدن ناش ہو جاتا ہی پھر مہاراج کا سمدر میں پل باندھ
جو اُس سمی کے نِشپال وِدیا اور اُن مہاتماؤں کے ایسے پرتیں کا
ہے اور اِس سے یہ بھی نتیجہ ہوتا ہی کہ یدی منشیہ دڑھ برت رکھتا ہو
کرت کاریہ ہوگا اِسکے بعد بھبھیکن کا راون سے کرودھ ہوکر رامچند
ملنا ہی اِس سے گیان ہوتا ہی کہ جب بُرے دن آتی ہیں تب بھائی بھی
بنجاتے ہیں اور جس گھر میں دو مت ہیں وہ ایکدن ضرور نشٹ ہو
راون اور بھبھیکن کا ایک مت تھا اِس سے ہی جب اُس سے اپرسن ہو گیا
مت بادبھات کا ناشک ہے اور تیسرے یہ بھی گیان ہوتا ہی کہ جب
پھوٹ تب شیگھر ستیا ناش ہو جاتا ہی اِس سے ہے سجن پرشوتم سدا
سے الگ رہو ہے رامائن کے پڑھنے والو تم کبھی بھی اپنے
بردھ نہ کرو اور گھر کے مت باد کو نشٹ کرو۔

اِسکے بعد راون وغیرہ کا مہاراجہ رامچندر کے ہاتھ سے مارا جانا ہے
جس سے گیان ہوتا ہے کہ جو آدمی اپنے بل سے بڑھ کر چھل کر
اتر ے کام کرتا ہے وہ اوشیہ نشٹ ہو جاتا ہے دیکھو راون نے
رامچندر کے بل کو جان کر یہ ڈھیٹھ بنا کیا کیونکہ یدی وہ رامچندر
کے بل کو نہ جانتا تو پہلے ہی سیتا کو بل سے لاتا چھل نہ کرتا راون
کا چھل کرنا ہی اُس کی نربلتا کو پرکٹ کرتا ہے راون نے جان
بوجھ کر یہ کاریہ کیا انت میں نشٹ ہو گیا اس سے بھی گیان
ہوتا ہے کہ جو لوگ جھوٹے ابھمانی منشیہ کے بھروسہ سنسار کو
بگاڑتے ہیں اور اُس گیتی کے بیوہاروں کو نہیں بچارتے دیکھو
یدی راون کے ساتھی اس بات کا بچار کرتے کہ جو راون
چوری کر کے سیتا کو لاتا ہے وہ کبھی رامچندر جی سے بھوگ نہ کر
اور نہ راون کا ناش ہوتا اور دوسرے راون نے اننی رفر پر بھی
پاپ کیا اُس کا پھل پایا جو پر استری پر کدرشٹی کریگا اُسکی یہی دشا
ہو گی اسکے سوائے اور بھی بہت سے شبھ پھل پرتیت ہوتے
ہیں شوک ہے کہ ہمارے دیش کے لوگ رامائن پڑھتے سنتے ہیں مگر

رام لیلا دیکھتے ہیں پرنتو اُس سے بچار کچھ بھی نہیں کرتے انکو
بار بار رامائن پڑھنا ایسا ہے جیسے اک بکری باغ میں جاتی ہے
گراس گھاس کا لگاتی ہے کہیں پتوں پر منہ مارتی ہے اسی طرح
جنگل ایک سا ہے مالی کا رک اٹکلوں سے مالی تو اٹھاتی ہے۔ بن
گڈھے میں گر پڑے تو ٹانگ ٹوٹ جائے لیکن باغ سے کوئی
سدھانت نہیں نکالتی ہے اسی پرکار ہماری ویشنی بھائی بدی کا
پستکوں کو پڑھتے ہیں تو شنکا اُس میں پڑ جاتی ہے پرنتو سو مارگ کی
سدا اِڑہیں اُنہیں کچھ پھل نہیں نکالتے بدی بہت کیا تو کہیں کی دو
چوپائی کنٹھ کر لیں اور جب کبھی بات چیت ہوتی تو اپنا پانڈتیہ جتا
بھائیں کہیں میں بہت سے لوگوں کو رامائن پڑھتا دیکھتا ہوں
اُسکے انوکول آچار کرنیوالے بہت ہی تھوڑے ہیں اب اس رامائن
سوکشمتا سے کل اُسے کہتے ہیں
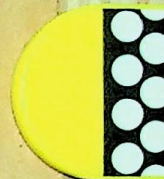
راماین میں مہابیر جی کے چرتروں سے سچّے سیوکوں کا بیوہار جان
پڑتا ہے اور پرانوں کے اتہاس سے جانا جاتا ہے کہ جو کل میں ایک
بھی دُشٹ پُرش اتپن ہو جائے تو ساری کل کو نشٹ کر دیگا دوسرے
راون پولستیہ مُنی کا پُتر تھا شِب جی کا بھگت تھا۔
ویدوں کا پنڈت تھا پرنتو اسنے پر بھی مانس کھانے اور مدرا پینے اور
پراستری گمن کرنے سے اسکی پدوی راکشس کی ہو گئی اب تو راماین
کے پڑھنے والے لاکھوں دُراچار کرتے ہیں پرنتو اپنے آپکو سدا ہو
ور براہمن ہی مانتے ہیں۔
دیکھو مہاتماؤ کو وچار کرو جس استری گمن نے راون کو راکشس
بنا دیا کیا جواب کرے گا وہ راکشس نہیں جب راون شو کا بھگت بھی تھا
پرنتو ماننے ہارنے اسکو راکشس بنا دیا ہے۔
راماین کے پڑھنے والو شیگھر اس راکشسی بیوہار کو تیاگ دو اور
پراستری گمن و مادک دربیوں کا سیون اور مانس بھکشن کا شیگھر تیاگ کرو اب
راماین سے جو شکشا ملتی ہے وہ سنسار میں پرچار کرو یگیادک کرم کرو
برن آشرمی دھرم کو گرہن کرو سمپردائی کو ہٹاؤ ویدکا پرچار کرو

کرو ودیا کو بڑہو بڑہاؤ ودوان تپسویوں کا مان کرو مور
سے بچو برہم وید کا ابھیاس کریں چھتری ویسیہ بھی بال یا
کمرو برہمچریہ کا پرچار کرو برکنیا کو گن کرم کی یوگیتا انوسار بواہ
بخرو کہ ساٹھ برس کا براور نو برس کی کنیا دادہی اور پوتی کی
ہزار دو ہزار روپیہ لیکر کر دیتے ہیں اور تھوڑے ہی دنوں ہیں ود
کل کلنک ہو جاتی ہے۔

رامائن کے پڑھنے والو ایوگیہ سے شادی لالچ بش ہو کر مت ک
کونشٹ کرو ماتا پتا کی اگیا پالن کرو ماتا پتا کو دیوتا نو اونکا شردہ
سیوں کرو بھائیوں سے پریتی رکھو تھوڑی باتوں ہیں انہیں ودو
جہانتک ہو سکے پراناٹ بھائی کو کشٹ مت دو جب ہی تم اس پرکار
نو انت سکھ ہوگا اپنی استریوں کو پتی برت دھرم سکھلاؤ تم ا
برت دھارن کرو استریوں کو مسٹنڈے ساد ہوئیکے پاس مت جانے
آچاری پوجاریوں سے ارتھات پوجا کے تشروک سے بچاؤ مندر
اکیلے جانے سے روکو احد ادلں کو سمجھاو بھی کہ انکو واسطے
ہی دیوتا ہے۔

چھوڑکر جو استری دوسرے دیوتا کا پوجن کرتی ہے اسکا دہرم نشٹ
ہے آپ کبھی پر استری گمن مت کرو شٹ ابھیاوں سے بچو گنگ
سنگوں سے بچو متروں کو لابھ پہنچاؤ۔ آپس میں میل کرو گھر یا
مت ڈالو درڑھ مورت رہو جس کام میں لگو پورا کرکے چھوڑو دہرم
و بچار کرو ہور کہتا ہی ہٹ مت پہلاؤ تمہیں مت بھید مت کرو
زنا شرمی ویدک دہرم کے انوکول چلو جہانتک نبے بچے تھا ونکی

اکرو۔
ہے یاد رکھو یہ سب کام کرنے سے آپکے رامچندر جی کی بھگتی پورن ہوگی
سدا سکھ پاؤ گے نہیں تو تم کو کچھ پہل نہ ہوگا بہت لوگ پرمیشور
کرتے ہیں انکو پھل نہیں ہوتا۔ کارن یہ ہے کہ منشیہ دس دوشوں
نہیں بچتے دس دوش یہ ہیں۔

सन्ति दा सीते नामवैभलक था स्री शे पायोमेद
मौन्दा श्रुति शास्त्र देपाकरनाम नाम्न थेम

सत्सीनिंधिरद्दतीतिसेहतत्सागोदधमौतै सांख्ये
ो प्रांकरथ्य हरि नौम अपराधादशा ॥

(ارتھ) جوست پرشوں کی نندا کرتا ہی اسکو پرمیشور نام کا پھل نہ
اور جو ایسے ناستکوں کو نام کا مہاتم سناتا ہی جو نام کو سنتے ہی
مہادیو اور وشنو کو دو سمجھتا ہی اور جسکو وید شاستر اور گرو کے حکم میں
اسکے واسطے ایشور کا نام بیفائدہ ہی اور جو نام کے سہارے سے مدرا ان
وغیرہ بری چیزوں کا استعمال کرتا یا اور نتیہ نیمتک دھرم کو چھوڑ کر
نام ہی جپا کرتا ہی یا ایشر کے نام کو اور کاموں کی برابر ہی ایک کام
اسکو سب کاموں سے افضل نہیں مانتا ایسے آدمی کو نام جپنے سے
نہیں ہوتا ہے۔

ویدک دھرم سوسائٹی کے ٹریکٹ مصنفہ
کرپا رام شرما اڈیٹر اخبار ویدک دھرم

مادہ کی قدامت	جیوا تما کی ہستی کا ثبوت	مکتی بیوستھا	کرم بیوستھا
۳ پائی	۳ پائی	۳ پائی	۳ پائی
ایشور وچار پہلا حصہ	وید کیونکر نازل ہوئے	رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا	
۳ پائی	۳ پائی	۳ پائی	
عیسائی مت کھنڈن	نسخہ تباہی ہند	آدمی شیر کا مباحثہ	نوجوانو اٹھو
۳ پائی	۳ پائی	۳ پائی	۳ پائی
جگناتھ لیلا	الہام کی ضرورت	ورن بیوستھا	ویدوں کی عظمت
۳ پائی	۳ پائی	۳ پائی	۳ پائی
عقائد اسلام پر عقلی نظر نمبر الغائیہ ۵	آتمک بل	سورکھشا	یگیہ
۳ پائی	۳ پائی	۳ پائی	۳ پائی

ستھیا ابھان
۳ پائی

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان نیایکاری دیالو اجنما اننت نروکار انادی انوپم سرو آدھار سرویشور سرو ویاپک سرو انتریامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسکی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے تیاگ میں سروا ادیت رہنا چاہئے

(۵) سب کام دھرمانوسار یعنی ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک انتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے

(۹) پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کی کل پستکین آریہ بھاسکر پریس مراداباد سے ملین گی۔

اوم

ٹرکٹ نمبر ۱۶

ویدکس پر نازل ہوئے

مصنفہ

پنڈت کرپارام شرما جگرانوی انریری اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا
ممالک مغربی و شمالی

جسکو

بابو مکٹ بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراداباد نے چھپوا کر شایع کیا

ویدک دہرم پریس مراداباد مین چھپا

قیمت ۳ پائی

ओ३म्

وید کب نازل ہوئے

پیارے ناظرین اس سنسار مین یہ قاعدہ ہی کہ ہر ایک انسان جس قسم کے خیالات
رکھتا ہے ہر ایک چیز کی ماہیت کو اس قسم کا بتانا اپنا دہرم سمجھتا ہے۔
بہت تہوڑے انسان ہین کہ جنکو ست کی تحقیقات کا شوق ہو اور جھوٹ
سے نفرت کرین لیکن یاد رہے چونکہ انسان اس دنیا مین مسافرانہ واردہی
اور مسافر کے واسطے لازمی ہی کہ وہ ہر قدم پر اپنے پانون کی زمین چھوڑے
اگر وہ اسی جگہ پر قایم رہے تو کبھی منزل مقصود کا موںہہ نہین دیکھ سکتا
اس لئے جو آدمی بلا تحقیقات بحث کرنیکے عادی ہوگئے ہین اونکو ست اسنت
کی کچھ بھی تمیز نہین رہتی اور وہ اپنے سنسکار جنیہ اودیا کے کارن ہمیشہ ست
سے منحرف رہا کرتے ہین ۔

پیارے ناظرین آج مجھے منشی اندرمن جی کی بنائی ہوئی کتاب وید دوار پر کاش کی

ایک سجّن پرش کی معرفت ملی جس کو دیکھکر مین حیران ہوگیا کہ سنسار مین
ایسے آدمی بھی موجود ہین جو غلطی کرکے دوسرون کو بھی غلطی مین ڈالتے ہین اور
اپنی غلطی کو سچی اور دوسرون کی سچ بات کو غلط کرنے کی کوشش کرتے ہین۔
چونکہ ایسے آدمیون کی تحریرون سے عوام کی غلطی مین پڑنے کا شبہ ہے اسواسطے
اسکا جواب لکھنا مجھے ضروری معلوم ہوا۔

منشی صاحب نے پہلے صفحہ مین لکھا ہے۔ پس ازین طالب احقاق حق و
ابطال باطل کی راے پر پوشیدہ نہ رہے کہ روز ازل سے رشی و منی و پنڈت و آچاریہ
بالاتفاق یہ پکّی تحقیق کرتے چلے آئے ہین کہ وید مقدس ہم کو برہماجی کے ذریعہ سے
ملا۔ افسوس منشی صاحب نے آچاریون کا نام تو لکھا ہے لیکن ثبوت کوئی بھی نہ دیا۔
پیارے دوستو آجتک چارون وید کا بھاشیہ سوائے سائناچاریہ کے اور کسی نے
نہین کیا۔ افسوس منشی جی نے اوسکا بھاشیہ اور دیباچہ کا درشن تک نہین کیا
اور یون ہی لکھ دیا کہ سب آچاریہ اسپر متفق ہین۔ دیکھئے سائناچاریہ رگوید بھاشیہ
کی بھومکا مین لکھتے ہین دیکھو سائن بھاشیہ چھاپہ بمبئی صفحہ ۳۔

ज्ञोविवेपेरनिवाय दिव्यैर्वेदानामुत्पादितवान

جیو دشٹیش - اگنی - والو - آدیتہ کا ویدون کا پرکاشک ہونے سے مطلب
سائناچاریہ خود ہی نہیں لکھتا البتہ برہمن کا ایک حوالہ پیش کرتا ہے

ऋग्वेद एवाग्ने रजायत यजुर्वेदो वायो साम वेद आ-
दित्यादि तेय ब्राह्मण पंच खं २२

کیون صاحب کیا سائناچاریہ برہما پر وید نازل ہونے مانتا ہے یا اگنی-
والو آدیتہ آدی رشیون پر - منشی جی نے کتابون کا مطالعہ تو کیا نہیں بلا پڑھے
لکھے یہ لکھ مارا کہ سارے آچاریہ اسپر متفق الراے ہین - منشی جی نے ایک
آچاریہ کا نام جس نے ویدون پر بھاشیہ کیا ہو اسکے ثبوت مین نہین لکھا-
منشی جی نے جو جنتی براد رکھا دی ہے - اس بنا تو کو لیکر یہ بات لکھی ہے کہ اگنی-
والو - اوتر - نے ان کا کرم کانڈ پر چار کیا ہوگا - یہ بھی پستکون کے نہ دیکھنے کا
پھل ہے اگر آپ آچاریون کی راے کو شاسترون مین پڑھے ہوتے تو آپ کو
یہ جھوٹا وہم نہ ہوتا - دیکھو سائناچاریہ لکھتے ہین -

इश्वर स्याग्न्यादि प्रेरक त्वेनं निर्मा तृत्वं द्रष्टव्यं ॰

یہ نہر منشی جی کا آچاریہ ہوائنی آدمی کا پریرک ہونے سے ایشور کو وید کا
[illegible] منشی جی [illegible] کے خلاف [illegible]

اگنی - وایو - آدیتہ کا پڑھنا بتلاتے ہین۔

پیارے ناظرین آپ انصاف کرین کہ آچاریہ کی رائے کے خلاف سوامی جی ہین یا منشی جی؟ جب سائنا چاریہ چارون ویدونکا بھاشیہ کرتا منشی جی کی رائے کو جھوٹا بتلا رہا ہی تو سمجھ لیجئے کہ منشی جی کا یہ فرمانا کہ سب اچاریہ اس پر متفق ہین۔ ٹھیک نہین۔

منشی جی نے گایتری اپنشد کو بھی نہین دیکھا ورنہ معلوم ہوجاتا کہ برہما ویدون سے پیدا ہوتا ہے یعنی وید کے پڑھنے سے برہما بنتا ہے۔

گایتری اپنشد۔

वेदात ब्रह्मा भवति ॥

جسکا ارتھ یہ ہے کہ ویدون سے برہما ہوتا ہے نہ کہ برہما سے وید۔ جبکہ اگنی آدی سے تو ویدون کی اتپتی مانی جاتی ہی اور ویدون سے برہما کی تو اس حالت مین آپکا لکھنا کسیطرح ماننے کے لایق معلوم نہین ہوتا۔

صفحہ ۵ منشی جی نے سوامی جی کا لکھا ہوا شت پتھ کا ایک واکیہ پیش کیا ہے۔

अग्नेर्वै ऋग्वेदो ऽजायते वायोर्यजुर्वेदः सूर्य्योत् मवेदः

منشی جی کا اسپر اعتراض یہ ہی کہ वै شبد شرتی مین نہین اور سوریات کی جگہ آدتیات ہے - پیارے دوستو वै اور ह व مرادف لفظ ہین۔

اور ایتری برہمن کی شرتی مین ध्रुव شبد موجود ہے جس کے معنی
یعنی یقینی کے ہین - پھر آپکا فرمانا توکسطرح پر ٹھیک مانا جاسکتا ہی کیونکہ
سدھانت مین توکچھ بھی فرق نہ آیا - رہا سوریہ اور آدتیہ یہ بھی مرادف
ہین اس سے بھی آپکا کچھہ مطلب حاصل نہوا - اور جو آپ کہتے ہین - اگر
شبد پڑھا ہے وہ بھی اس شرتی مین موجود ہی -

اور صفحہ ۱۰ مین منشی جی فرماتے ہین کہ سوامی جی نے جو اگنی وغیرہ کو
لکھا ہے یہ ٹھیک نہین کیونکہ ویدون مین ان کو دیوتا کہا گیا ہی کہ جس کے
مین آپ یہ منتر پیش کرتے ہین -

र्देवता वातो देवता सूर्यो देवता चन्द्रमा देवता।

منشی جی کی اس تحریر نے تو ثابت کردیا کہ سچ سچ منشی جی کی رائے کو
اپنا گھر بنالیا تھا کیونکہ اونھون نے جڑ دیو دیوتاؤن کے واسطے جو وید
مین پرمان تھا بلا مطلب پیش کیا ہی - سائنہ چاریہ اپنے بھاشیہ مین تو اگنی
وایو اور آدتیہ کو جیو وشیش بتلا رہے ہین لیکن منشی جی اس کے در دہ ۔
کہ نہ تو چندرمان جیو وشیش ہی نہ سوریہ جیو وشیش ہے بلکہ جڑ پدارتھ جن
جیوون کے استھان مین تہا رہے ہین - بلکہ صفحہ ۲۰ مین تو منشی جی

یہی منتر پیش کرکے صاف لکھا ہے کہ برہما جی نے اگنی - وایو - سورج
آدی کو پیدا کیا - کیا ہی اچھا ہوتا کہ منشی جی اس تحریر سے پہلے اس شرتی
کے ارتھوں کو گرو سے پڑھ لیتے -

तस्मात वा एत स्मात आत्मनः आकाशः सम्भूतः
आकाशाद्वायोरग्निरग्नेरापः अद्भ्यः पृथिवी पृ
थिव्या ओषधयः ओषधिभ्यो ऽन्नम् अन्नाद्रेतः
रेतसः पुरुषः

پیارے دوستو چونکہ یہ برہما پرش ہے اسواسطے وہ اگنی آدی سبھو دیوتاؤں
سے بہت پیچھے پیدا ہوا - منشی جی کو اتنا بھی خیال نہ آیا کہ شرتی کے موافق
جل اگنی کے بعد پیدا ہوا اور آپ کے برہما جی بموجب پرانوں کے کمل سے
جب پیدا ہوئے تب اونکو چاروں طرف جل ہی جل نظر آیا -
بھلا آپ سوچئے برہما سے پہلے جل اور جل سے پہلے اگنی تھی یا نہیں - جناب
منشی صاحب جبکہ شتپتھ میں اگنی - وایو - آدیتہ سے وید اتپتی ثابت ہے اور منو نے
بھی اسکو تسلیم کیا ہے -

अग्नि वायु रविभ्यस्तु त्रयम्ब्रह्म सनातनम्
दुदोह यज्ञ सिद्ध्यर्थमृग्यजुः साम लक्षणम् ॥

ایتری برہمن بھی اگنی - وایو سے ویدون کا براد بھاؤ مانتا ہے اور
برہمن مین بھی ایسا ہی لکھا ہے -

॥ ऋग्वेदं वायार्यजुर्वेदमादित्यात् सामवेदम् ॥

اگنی سے رگوید پیدا ہوا اور وایو سے یجروید اور آدیتہ سے سام
ہوا جس سے صاف لفظون مین پایا جاتا ہے کہ اگنی - وایو - آدیتہ -
رشیون پر وید نازل ہوئے - گوپتھ برہمن مین جو سلسلہ برہم سے
لیکر - اگنی - وایو - آدیتہ - انگرا تک قایم کیا گیا ہے - اس مین کہین
نام تک نہین اور انگرا کو تو صاف لفظون مین رشی تحریر کیا گیا - جبکہ
پیدا کرنا یا پرکاش کرنا - انگرا ایک رشی ہے تو پھر کسطرح کہا جا سکتا ہے کہ اگنی
رشی نہین ہین اور ویدون کا پرکاش سواے چیتن کے ہو نہین سکتا -
ہو تک اگنی وایو ادیتہ اچیتن ہین - ہان اگنی - وایو - آدیتہ - انگرا
واسطے لفظ دیوتا بھی آ سکتا ہے - کیونکہ دیوتا ودوان کا نام ہے اور
اگنی وایو اور سورج کو بھی دب گن والا ہونے سے دیوتا کہہ سکتے ہین -
گایتری اپنشد سے بھی یہ ہی پایا جاتا ہے کہ وید سے برہما کہلاتا ہے
وید آدمین سے برہما کہلاتا ہے تو اس اوستھا مین ان سار ودوان

اُلٹ ستکون کے پرمانون کے خلاف اُپنشد کا مقابلہ ہی کیا ہے اور اِس شرتی

کا ارتھ یہ ہو سکتا ہے۔

यो ब्राह्मने विदधाति पूर्वं यो वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै ॥

جس نے برہما کو پورو کال مین پیدا کیا یعنی چارون وید بذریعہ اگنی آدی

کو پڑھا کر برہما بنایا ورنہ ویدون کے بغیر تو وہ برہما ہو نہین سکتا اور

پورو شبد بنتی ہی۔ چونکہ شوتیا شوتر کے بنانے والے سے برہما پہلے پیدا

ہوئے اسواسطے اس کے یہ معنی نہین کہ وہ سب سے پہلے پیدا ہوئے۔

کیواسطے کوئی منتر پرمان نہین۔

ब्रह्मा देवानो प्रथमोवभव ॥

اگر برہما دیوتون مین پہلے پیدا ہوا جسکے معنی اول ہونے کے ہین جیسے کسی کی

ہے اور گینا کو دیکھ کر کہا جاتا ہے ۔ یہ سب مین اول ہی۔ اسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ یہ

سب سے ہو گیا ہے۔ برہما سمپورن ودّوانون سے زیادہ ودّوان ہین اسواسطے

کہا گیا کہ برہما دیوتون مین اول نمبر پر ہین یا سنسار مین جس قدر

اِن سارے ودّوان ہونگے برہما اُن سب کے شرومنی ہوگا کیونکہ برہما چارون

وید کا گیان ہوتا ہے باقی اس سے کم ہونگے اسواسطے جہان

کا باچک نہین بلکہ یوگیتا کا بتلانے والا ہے -

اور آپ نے جو منو کا ارتھ الٹا کیا ہے یہ آپکی زبردستی ہے - وا

رتھ ہونے سے کیا کوئی وردودھی ارتھ بھی نکال سکتا ہے - کیا کہ

وہاتو دانارتھ آجتک کسی نے استعمال کی ہے - اگر کی ہے تو اسکا اودا

ورنہ اس جھوٹے دعوی سے باز آتے - اگرچہ ویاکرن مین دا

متعدد معنی ہوتے ہین لیکن متضاد نہین ہوسکتے - چونکہ دہ

مخالف ہین کون آدمی ہے کہ کہا جاوے کہ گائے سے دودھ د

یہ کئے جاوین کہ گائے کو دودھ دیا گیا - منشی جی یہان گ

اور سوامی جی کا ارتھ ٹھیک ہے اور یہی ودہگتی ہے - آپ نے جونا

سؤتبہ ہوکر لکھ مارا یہ آپکی بھول ہے اور آپ نے جو پر اشر سوتر

دئے ہین وہ ایک دوسرے کے مخالف ہونے سے پرمان نہین اور

کیونکہ کہین آپ سورج کو صفحہ ۲۶ پر برہماجی کا بیٹا ٹھہراتے ہین -

اور کہین صفحہ ۲۷ مین برہماجی کے بیٹے کا نواسہ بتلاتے ہین -

منشی صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ اگنی آدمی کی اتپتی سے پہلے

پاس وید تھے تو اس کے واسطے پرمان دینا چاہیے ورنہ آپ کا کہنا
ثبوت نہیں اور جو سانکھیہ کا سوتر آپ نے پیش کیا ہے وہ برہما کی سرشٹی
آدی نہیں بتلاتا بلکہ اُس کے گیان دان ہونے سے مراد ہے۔

سوتر یہ ہے

आब्रह्म स्तम्ब पर्यन्तं लक्षे मुनिर विवेकात

کا مطلب یہ ہے یعنی اعلیٰ درجے کے گیانی چاروں وید کے گیتا برہما سے
ستھاور تک جسقدر سرشٹی ہے وہ سب پُرش کہے گئے ہیں۔ رہی یہ بات
برہما نے برہم ودیا اتھرو آدی کو پڑھایا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ برہم ودیا
سے مراد اُپنشدوں سے ہے ویدوں سے نہیں۔
کہ یہ برہمادی نے برہمن گرنتھ بنائے اور اپنشد بھی برہمن گرنتھوں سے
ہیں جیسے برہدارنیک اپنشد شتپتھ برہمن کا ایک کانڈ ہے اسواسطے
ہماجی نے یہ گرنتھ رشیوں کو پڑھائے۔ منشی جی نے جو تطبیق کی ہے وہ سراسر
تیری برہمن کے خلاف ہے اور سائناچاریہ کی رائے کے بھی خلاف ہے۔
ایسے ہی گایتری اُپنشد شتپتھ کے مخالف ہونے سے بالکل غلط ہے
اور منشی جی جو سنگیا یا نام آدی کا کارن برہما کو مان کر یہ لکھتے ہیں کہ

اگنی۔ وایو۔ آدیتہ آدی نام برہما جی نے رکھے۔ یہ تو صاف
سنگیا کرم برہمن گرنتھون مین ہے جیسا کہ مہرشی کناد بشیشک
لکھتے ہین۔

ब्राह्मणे संज्ञाकर्मणि ॥

یعنی سنگیا وغیرہ کا پرچار برہمن گرنتھون مین ہے۔ اگر منشی جی
برہما سے پہلے اگنی۔ وایو۔ آدی نام کس نے رکھے تو مین کہتا ہون
یہ نام کسطرح رکھا گیا۔ یہ اعتراض دونون طرف برابر ہے۔
افسوس منشی جی کو لکھتے وقت تعصب کے سبب آنکھ بہیا یاد نہ
خود اگنی کو تپسی لکھا اور دوسری جگہ اونکے رشی ہونے پر اعتراض کرتے ہین
کہ ویدون مین دیوتا مانے گئے ہین رشی نہین۔
پیارے ناظرین۔ اسیطرح ہر آدمی جب تک کسی چیز کی اصلیت
تب تک اُس کو اُسکا ٹھیک گیان نہین ہوتا اور جب تک
نہ ہو تب تک اوس پر عمل نہین ہو سکتا اور جب تک عمل نہ ہو
آتما کو شانتی نہین ہوتی۔ جب تک آتما کو شانتی نہین ہوتی تب
ہٹ اور ضد سے بچ نہین سکتا اور اُس کو پرانے سنسکار

ہمیشہ اودّیا سے تکلیف ہوتی ہے اور دوسرے جو اودّیا سے خودغرضی

یاں ہے اُسکا علاج بھی ودّیا ہے۔

ے یہانتک رشیون کو دیکھا تو اونمین اگنی - وایو - آدتیہ انگرا پر

رشی جن کا نازل ہونا بتایا گیا ہے اور یہ ٹھیک بھی ہے کہ جو رشی سرشٹی

ن کہتا ہو پیدا ہوتے ہین اونکو بسبب مکتی سے واپس آنے کے شدہ سنسکار

ے کی شکتی ہوتی ہے اور اونھین کے دلون مین پرماتما ویدون کا

ہیا یا دیتے ہین اور برہما تو چارون ویدون کے جاننے والے کا نام ہے وہ

اعتراض کیتے ہین اپنی لیاقت کے مطابق بنایا جاتا ہے اسواسطے برہما کے

نہ سے اور اگنی آدی کے سرشٹی کے آدمین پیدا ہونے سے معلوم ہوتا

ں اصلین ویدون کا پرکاش انہین مہاتماؤن پر ہوا - اسواسطے ویدون

ب تک ٹھیک بھاشیہ کارنے ویدون کا اگنی - وایو - آدتیہ - انگرا - رشیو نپر

ل ہونا مانا ہے - برہما پر نہین -

دی تک پیارے ناظرین جب تک ہمین مستند گرنتھون سے اس بات کا

سنسکار ل جاوے تو کسطرح کوئی بدھی مان پرش اس کو تسلیم کر سکتا ہے

کوا مستند گرنتھون مین برہما پر ویدون کے نازل ہونے کا

کہین ذکر ہی نہین اسواسطے تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ وید اگنی۔ وایو
انگرا پر نازل ہوتے جب تک مخالف لوگ کوئی مستند پرمان
مین نہ پیش کرین بیشک ہر ایک آدمی کو یہ ہی ماننا پڑتا ہے۔
پیارے ناظرین آپ کوشش کرین کہ سنسار مین ویدونکا پرچار
ہوتا کہ وید کے وہ مسایل جو عام لوگون پہ ظاہر نہ ہونے سے باوجود
عمدگی کے سنسار کو فایدہ نہین پہنچا سکتے ان سے سنسار کو فایدہ
اور لوگ ویدون کے ابھیاس سے اپنی بدھی کو سدھار کر
اپنی آتما کی شانتی حاصل کرین دنیا کی خود غرضی
وغیرہ بیماریون سے بچکر سنسار مین پروپکار
کرتے ہوئے انت کو مکتی سکھ کو
حاصل کرین

اوم شانتی شانتی
شانتی

مفصلہ ذیل کتب آریہ پستکالیہ مرادآباد اور دہلی سے ملسکتی ہیں

انکے سوائے اور بھی کتب ہیں۔

رسالہ جہاد	راہ نجات	لائف پنڈت گوردت۔ ایم اے
۴ر	١ر	١ر
ہردوار	سبھا پرشن چودھری نول سنگھ کو بھجن	خدا کی ہستی کا ثبوت
١ر	۳٫ر	١ر
دھرم پرچار	مادہ کی قدامت۔	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت
١٢ر	٦	۳
ہوستھا	الیشور وچار پہلا حصہ	الہام کی ضرورت۔
۳	۳	۳
ید کے پہلے منتر کی دیاکھیا۔	عیسائی مت کھنڈن۔	نسخہ تباہی ہند۔
۳	۳	۳

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب ستیہ ودّیا اور جو پدارتھ ودّیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سروشکتیمان - نیائے کاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انتریامی - اجر - امر - ابھے - نت - پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ستیہ ودّیاؤں کا پُستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب [illegible]

آریہ سماجوں کی کل ٹریکٹیں ویدک دھرم پریس مرادآباد سے ملینگی

ٹریکٹ نمبر ۱۷

عقائد اسلام پر عقلی نظر

نمبر (۱)

مصنفہ پنڈت کرپارام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
ممالک مغربی و شمالی

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں چھپا

بار سوم　　　قیمت فی جلد ۳ پائی

عقائد اسلام پر عقلی نظر

پیاری ناظرین دنیا میں راستی کی تحقیقات کرنا ہر ایک آدمی کا ف
ہی کیونکہ ایک لایق آدمی کہتا ہی کہ راستی موجب رضائے خدا است
کہ گم شد از رہ راست اور یہ بھی یاد رہے کہ جبتک انسان کو راستی کا گیا
تب تک وہ اس کو چلنے کی شکتی یا علمی زندگی کا حاصل کرنا ناممکن ہی
آج اہل اسلام کے عقائد پر ایک عقلی نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ
اسلامی بھائی عقل کو مذہب میں دخل دینا مناسب نہیں سمجھتے لیکن
عالم حقیقی کی طرف سے سوای عقل کے اور کوئی کسوٹی بھی تو راستی
تحقیقات کے لئے نہیں ہی جسطرح قدرت کاملہ نے ہمیں دنیا کا ظاہر
اور صورت دیکھنے کے واسطے آنکھ اور اسکا معاون سورج دیا ہی اسی
و آخرت کے چھپے بھیدوں کے جاننے کے واسطے عقل اور علم پیدا کی
طرح ہر ایک آنکھ والا آدمی بذریعہ روشنی کے دیکھ سکتا ہی لیکن اند
طرح کبھی نہیں دیکھ سکتا اور روشنی کی کمی زیادتی اور اسکا حقیقی

مصنوعی جوہر بھی تو آنکھ ہی سے دیکھا جاتا ہی گویا اس مثال نے ہمیں قدرت
کے اُس بھید سے واقف کر دیا ہی کہ انسان کے پاس پوشیدہ او ر باریک
چیزوں کا علم حاصل کرنے کا اوزار صرف عقل ہی ہے اور جو آدمی عقل
کو چھوڑ ر استی کی تحقیقات کرنا چاہتا ہی ۔ وہ در حقیقت اندہا ہو کر
سیدہا راستہ دیکھنے کی کوشش کرتا ہی ۔ جس طرح اندہا نہ کبھی راستہ دیکھ
سکتا ہی اور نہ کبھی اُس کا پاؤں بسبب نہ ہونی پوری علمی ثبوت کے اُسپر
چل سکتا ہی اسیطرح بغیر عقل کے مداخلت کے ہم نہ سچے مذہب کو معلوم کر سکتے
ہیں اور نہ ہی کبھی اُسپر ٹھیک ٹھیک چل کر کامیابی حاصل کر سکتے ہیں ۔
پیارے دوستو ۔ جسطرح آنکھ بغیر روشنی کے کچھ دیکھ نہیں سکتے
اسواسطے قدرت نے ہمیں عقل اور اوسکے موافق علم دیا ہی اور جو علم
عقل کے خلاف ہو جس سے عقل کو فائدہ کے بجائے نقصان پہنچتا
ہو وہ علم نہ تو علم کہلانے کے لائق ہے بلکہ جہالت کہلانا چاہی کیونکہ
عقل کی امداد کے واسطے ہی نہ کہ عقل کو نقصان پہنچانے کے واسطے
اسواسطے ہر اک انسان کا فرض اعلیٰ یہ ہی کہ وہ علم و عقل کے ذریعہ
سے راستی کی تحقیقات کر کے اوسکے مطابق عمل کر سکے اپنی زندگی

کی منزل مقصود پر پہونچنے کی کوشش کرے ورنہ یہ بلشش جنم جو ایک اعلیٰ قیمتی چیز ہے جس کا ملنا بہت ہی مشکل ہے اسکو بے عقلی اور لاعلمی کے دریا میں ڈبو کر پچتانے اور دکھ اٹھانے کے واسطے کچھ بھی نتیجہ حاصل نہ ہوگا

پیارے دوستو خدا کی بندگی یا ایشور کی بھگتی کرنا ہر ایک انسان کے واسطے لازمی ہے لیکن اس سے پہلے کہ ہم عمل بندگی کی کوشش کریں ہمارا صفات ایزدی کو جاننا اس سے بڑھکر فرض ہے کیونکہ جسکی صفات سے ہم واقف ہی نہیں کسطرح اسکے احکام کی تعمیل کر سکتے ہیں اسی واسطے قدرت نے ہمیں پانوں سے چلنے کی طاقت اور آنکھ سے دیکھنے کی قوت دیکر یہ بتلایا ہے کہ پہلے آنکھ سے دیکھو پھر پانوں سے چلو۔ اور جو آدمی بلا دیکھے راستہ چلتا ہے وہ اکثر ٹھوکر کھاتا ہے قدرت کا یہ قاعدہ صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ پہلے جاننا چاہیئے اور پھر کرنا چاہیئے جو شخص جانتا ہی وہ کس طرح اسکی پوری کارروائی کر سکتا ہے جس طرح بیرونی راستے کے چلنے کے واسطے ہمارے پاس آنکھ اور پانوں اسی طرح اندرونی

راستہ یا روحانی منزل عبادت الٰہی طے کرنے کے واسطے ہمیں
عقل و دل دیا گیا ہے - ہمارا فرض ہے کہ عقل سے اُس راستہ
کی تحقیقات کریں - جب وہ راستہ ٹھیک طور سے ثابت ہو جاوے
پھر دل سے اوسکی پیروی کریں اور پوری کوشش سے اُسپر چلیں
پیارے دوستو جب پرمیشور نے ہمارے لئے روحانی دنیا کا راستہ
دکھلانے کے واسطے الہام دیا اُسی پرمیشر نے ہمیں اُس الہام کی
تحقیقات کے واسطے عقل دی اور اُسی نے ہمیں مذہبی باتوں
کے سوچنے کا مادّہ دیا گویا جہاں اُس نے ہمیں حیوانوں سے
زیادہ طاقت عقل کی دی ہیں ہمیں زیادہ وسیع روحانی راستہ
پر چلنے کا حکم دیا - کیونکہ حیوان صرف دنیا کی چیزوں کو کھا کر
اپنا دن کاٹ لیتے ہیں انھیں روحانی باتوں کا گیان معلوم نہیں
دیتا - لیکن انسان اس طرح کے گذارہ کے لئے نہیں بنایا گیا - بلکہ اسکا
کا کام خدا کے احکام کی پیروی کر کے روحانی آنند کو حاصل کرنا ہے
اور اس کام کے پورا کرنے کیواسطے انسان کو قدرت نے عقل جیسا
عمدہ اوزار دیا ہے پس جو لوگ کہتے ہیں کہ مذہب میں عقل کو

دخل نہیں وہ لوگ خدا کی اس نعمت کو صرف دنیا کی خواہشات کو پورا
کرنے کا آلہ سمجھتے ہیں۔ اس حالت میں مذہب تو انسان، اور حیوان دونوں
کے واسطے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مذہب کیواسطے عقل کی تو ضرورت
نہیں اور حیوان اور انسان میں صرف عقل ہی کا فرق ہے باقی
حواس دونوں کے پاس ہیں۔ لیکن یہ بات بالکل پوچ ہے کہ عقل
صرف انسانی خواہش کو پورا کرنے کا اوزار ہے بلکہ عقل صرف
مذہبی فرائض اور علمی باتوں کے حاصل کرنیوالی طاقت ہے بیکہ
دخل کے بغیر علم اور مذہب کا ٹھیک گیان کسی کو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
مذہب آیندہ خوشی بیرونی حواس سے معلوم نہیں ہوتی اُس کے
حاصل کرنے کے راستہ کا نام ہے یا ایشور کے احکام کو پورا کرنے
کا طریقہ ہے لیکن ایشور بھی حواس سے جانا نہیں جاتا ہے اور
جو چیزیں حواس سے نہیں جانی جاتیں اُن کے معلوم کرنیکو
عقل قدرت نے انسان کو دی ہے لیکن مذہب کا عقل سے ثابت نہ ہونا
اوسکی کمزوری کی دلیل ہے۔

پیارے دوستو اسلام اُس فرقہ کا نام ہے جسکا اعتقاد قرآن کے

الہامی ہونے اور محمد صاحب کی پیغمبر ہونے پر ہے اور جس کا کلمہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جسکے معنی یہ ہیں نہیں
ہے خدا سوائے اللہ کے اور محمد اسکا پیغمبر ہے پس موجودہ کلمہ
کے ماننے والے فرقہ کا محمد صاحب سے پہلے عدم تو صاف ظاہر
ہے اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عرب میں جہاں پر یہ فرقہ
پیدا ہوا وہاں پر اسکی ضرورت تھی کیونکہ بغیر احتیاج کے تو ایجاد
ہوتی ہی نہیں اب اس کلمہ کے دو حصہ ہیں ایک تو لا الہ الا
اللہ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ ویدانت (فلاسفی) کے اس واکیہ کا

अद्वितीयं ब्रह्म नेह नानास्ति किंचन: ترجمہ ہے
یعنی پرمیشور ایک ہے اور نانا یعنی بہت نہیں ہیں - اور یہ بات بھی
پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اودویت باد یعنی ویدانت فلاسفی شنکر
اچارج سے پہلے تک موجود تھی اور شنکر اچارج محمد صاحب سے بہت
زمانہ پہلے ہو چکے ہیں اور اون کے چیلے دور دور تک اسکا
اپدیش بھی کرتے تھے اسواسطے اس وحدانیت کے پھیلانے کے
واسطے تو اسلام کی ضرورت نہ تھی ہاں دوسرے حصہ یعنی محمد رسول

کارسول ہے اسکے پھیلانیکے واسطے مذہب اسلام جاری ہوا
طرح آجکل مرزا قادیانی۔ شیونراین اگنوتری۔ وغیرہ سیکڑوں
آدمی خدا کے ملہم بن رہے ہیں اور اونکے چیلے اون کے
کا پرچار کر رہے ہیں اسواسطے محمد صاحب اور اونکے شاگردوں
اون کو پیغمبر بتلانا کوئی ثبوت صداقت اسلام نہیں ہو سکتا
حالت میں یہ پیغمبری کا مسئلہ ہی ذات باری پر نقص لانے والا
توکسطرح کوئی عقلمند آدمی اسپر یقین کر سکتا ہی پیغمبر کے معنی
لانیوالے کے ہیں اور پیغام فاصلہ سے آیا کرتا ہے۔ اب یہ سوال
ہوتا ہے کہ خدا اور انسانوں کے درمیان کسقدر فاصلہ ہی
کے سبب سے خدا کو پیغمبروں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر یہ
کرلیا جاوے کہ خدا اور انسانوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہی تو
کو محدود ماننا پڑے گا۔ اور اہل اسلام کے عقائد کے موافق
خدا محدود ہی ثابت ہوتا ہے کیونکہ پہلے سلسلہ پیغمبری کا ہی
کو محدود ثابت کر رہا ہے دوسرے فرشتوں کا ہر ایک کام
واسطے معین ہونا خدا کو محدود یا محتاج بالغیر ثابت کر رہا ہی

وحی کا آنا بھی یہ ہی ثابت کرتا ہی کہ خدا کسی ایک جگہ پر بیٹھا ہوا بذریعہ
فرشتوں کے اپنے سارے کام چلا رہا ہی جو کہ مسئلہ معراج نے
وصاف ثابت کردیا ہی کہ خدا آسمان پر ایک جگہ موجود ہی اور خدا
کا تخت نشین ہونا اور فرشتوں کا اُس تخت کو اٹھانا بالکل خدا
کو ایک انسان کی برابر بنا دیتا ہے غرضیکہ اسلام نے جسقدر خداوند
کریم کی بعزتی کی ہے اُس سے بڑھکر سوائے دہریوں کے دوسرا
فرقہ نظر نہیں آتا اسلام نے خدا کو محدود ہی نہیں بنا دیا بلکہ اُسکو
الک سے بہی کے درجہ سے بھی گرا دیا کیونکہ اصول اسلام میں سوائے
خدا کی ذات کے کسیکو قدیم نہیں مانا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہی
جب تک خدا نے آسمان کو پیدا نہیں کیا تھا تب تک تمہارا خدا
کہاں تھا اِس کا جواب ملتا نظر نہیں آتا کہ جھٹ دوسرا سوال یہ
پیدا ہو جاتا ہے کہ جس تخت پر آپ خدا تخت نشین ہی وہ تخت پیدا
شدہ ہے یا نہیں۔ اگر تخت پیدا شدہ نہیں تو تو اسلام کے اُس
مسئلہ کو کہ سوائے خدا کی چیزیں مخلوق ہیں بڑا سخت صدمہ پہونچتا ہی
اگر یہ مان لیں کہ تخت پیدا شدہ ہی تو یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ اُس وقت

کی پیدائش سے پہلے خدا تخت نشیں تھا یا نہیں۔ اگر نہیں تو
تھا کس طرح ممکن ہوسکتا ہی کہ بغیر تخت کے کوئی تخت نشیں کہلا
اگر تخت نشیں نہیں تھا تو اُس سے بڑھ کر خدا کی حقارت اور کیا
ہوسکتی ہے کہ دنیا کے پیدا کرنے سے پہلے خدا تخت نشین نہیں
اور اب نیا تخت نشیں ہوا ہی۔

پیارے دوستو اس سوال کا تو جواب اسلام کے پاس کچھ
بھی نہیں کہ دنیا کے پیدا کرنے سے پہلے خدا کس کا مالک تھا کیا اب
اگر کوئی چیز ہو تو اُسکا مالک کہلائے ہاں شاہ شطرنج کی طرح بے
ہوسکتا ہی لیکن خدا کی شان میں ایسا خیال کفر ہے اور سوائے
جاہل آدمی کے ذات باری پر کوئی بھی صاحب علم و عقل اس
کے الزام نہیں لگا سکتا جہاں اسلام نے خدا کی ذات محدود
مصنوعی بنا کر اُسکو محیط کل اور مالک قدیمی کے درجہ سے گرا دیا
خدا کی صفت عالم کل کا بھی تو خاتمہ ہی کر دیا کیونکہ عقائد اسلام
مطابق منکر و نکیر دو فرشتے قبر پر آکر سوال کرتے ہیں اور اُس
خداوند کریم لوگوں کا حساب قیامت کے دن کرتے ہیں

ہے کہ سوال و جواب بذریعہ اجینٹیوں کے کرنا اور اوسکے مطابق
فیصلہ دینا کیا خداوند کریم کو عالم کل ثابت کرتا ہی یا اسکے برخلاف
ہر ایک عقلمند جانتا ہی کہ سوال اسی حالتمیں کیا جاتا ہی کہ جب سوال
جواب ملنے سے پہلے اُس کا علم نہو پس خدا کا بذریعہ اجنٹیاں
بذریعہ روحوں سے اُن کے اعمال کے سوال کرنا ہی خدا کو عالم کل
ہونے کی صفت کو بالکل نفی ثابت کرتا ہی بلکہ مسئلہ معراج میں جو محمد
صاحب کی لاالیف میں ذکر ہے کہ پہلے خدا نی محمد صاحب سی پچاس
دفعہ دن میں نماز کا وعدہ لیا تھا لیکن محمد صاحب لوٹ کر آئے تو
موسیٰ صاحب نی اونکو اس بات کی خرابی جتلائی کہ اس وعدہ کا وفا
کرنا بہت مشکل ہی - محمد صاحب پھر واپس گئے غرض اسیطرح چلے کئی دفعہ
پھیر سے پانچ نمازیں مقرر کرائیں -

پیارے دوستو! اس روایت کے حالات کو حرف بحرف پڑھکر
اور سوچکر معلوم کرنے سے خدا اور محمد صاحب کے عالم کل اور عقلمند
ہونیکا نقیض بالکل جاتا رہتا ہی - بلکہ وہاں پر خدا کا مثل ایک دنیاوی
بادشاہ کی فوج و لشکر اور سامان کا مالک ہونا ثابت ہوتا ہی جسطرح

ایک بادشاہ بادشاہی سے پہلے کچھ نہ رکھتے ہوئے بادشاہ
اسیطرح اسلامی خدا کا حال ہے اُس نے دنیا پیدا کی وہ اسکا
اُس نے تخت پیدا کیا اور اسپر بیٹھ گیا اور اُس کی آسمان
اور اوں پر رہنے لگا اور اُس نے روحیں اور فرشتے
اور اوں پر حکم کرنے لگا - اس نے بذریعہ ایجنٹوں کے
کے اعمال معلوم کئے اور اونکے انصاف کا دن یعنی یا ریخ
مقرر کر دیا بھلا بتلائیے تو سہی کہ اس سے بڑھ کر وہ
بادشاہ کے موافق حکومت کرتا ہی عملی کون سی دلیل خدا کی
کو ثابت کرنیکے واسطے بنایا گیا ہی اسمیں خدا کی سبھی صفا
ذکر ہے کیوں ہوتا جب اسلام اسطرح خدا کے بدنام کر
اور صفات ایزدی اور الشعور کے حکم کے خلاف تھا
عقل سلیم اوسکو کسطرح پر تسلیم کرسکتی ہی جب علم اور عقل نے
مخالفت کی تو اسکے امی پابیوں نے تلوار سے اسکی اشاعت
کی جسکا نتیجہ دنیا میں اسقدر خون ریز ثابت ہوا کہ ملکوں کے
تباہ ہوگئے علمی اور عقلی باتوں پر اسنے ایسا خراب اثر کیا

ن سے حقّے مادّہ تحقیقات علمی سے خالی ہو گئے اور احکام خدا
منبع عالم کل اور نیکی کا راستہ دکھلانیوالے تھے اِن جہالت کی
ل کے نیچے چھپ گئی۔ اکثر موقعوں پر کالے بادل اس زور
سے گھر آتے ہیں کہ وہ اپنے پیدا کرنیوالے سورج کو ہی دنیا
نظروں سے چھپا دیتے ہیں لیکن وہ اوسکو ناش نہیں کر سکتی
بھی کبھی سورج کی کرنیں بادلوں کو پھاڑ کر ظاہر ہو جاتی ہیں اور
ہ پھر چھپ جاتی ہیں اسیطرح ادویت کا مسئلہ یا ہمہ اوست
مسئلہ جو بانی اسلام کی رسالت نے آخر میں اس مسئلہ کو چھپا دیا
ہیں پھر بھی تصوف کی صورت میں یہ مسئلہ اسلام میں ظاہر ہوا۔
مولانا روم۔ شمس تبریز۔ منصور۔ سرمد وغیرہ سیکڑوں صوفی
پیدا ہوئے لیکن اِسلام کی خون آشام تیغ نے اِن سب کی لیلویں
کا جواب قتل کی صورت میں دیا پھر تو کیا تھا کہ اسلام
سے عقل و علم نے یکدم کنارہ کر لیا اور منطقی و عالم کو کافر کا
خطاب مل گیا

ہمارے بعض دوست اعتراض کرینگے کہ ہمیں اسلام میں

تحقیقات جائز ہے میں اُن دوستوں سے پوچھتا ہوں
کیا تم نے کبھی قرآن پر اعتراض کیا یا تمہیں کبھی شک
اسکا جواب صاف لفظوں میں اسلام سے یہ ملتا ہے کہ جو
کرے قرآن پر وہ کافر ہو جاتا ہے جب شک ہی نہیں
تو تحقیقات ہو ہی کسطرح ہو سکتی ہے ۔

پس خلاف علم و عقل مذہب نے جسقدر نقصان انسانو
پہنچایا ہے اُس کا بیان احاطہ تحریر سے باہر ہے کیونکہ کرو
مسلمان تو خود عقل سے منحرف ہو کر ایشور کے حکم کے خلاف

پیارے دوستو اسلام کی الہامی کتاب قرآن ہی جس کو اگر
غور کی نظر سے پڑھیں تو ساری کتاب پڑھنے پر بھی قرآن
ضرورت بالکل معلوم نہ ہوگی کیونکہ قرآن میں بہت سے تو
کہانی اور پیغمبروں کے واقعات ہیں جن سے قرآن کا ا
ہونا تو کیا بلکہ قرآن کا سچی تاریخ ہونا بھی ثابت نہیں
اور یہ قریباً یہودیوں کی کتاب توریت وغیرہ سے
معلوم دیتے ہیں اور اگر کسی عقلمند اور بے تعصب عالم

سے یہ سوال کیا جاوے کہ جناب قرآن کے نازل ہونے سے
پہلے دنیا میں کس علم اور عملی اصول کا وجود نہ تھا جس کو قرآن
نے دنیا پر ظاہر کیا۔ اس کا جواب اسلام کے پاس کچھ بھی
نظر نہیں آتا۔ لیکن بعض ہمارے دوست مولوی صاحب یہ
جواب دیتے ہیں کہ وحدت فی الذات وحدت فی الصفات
کا مسئلہ موجود نہ تھا لیکن اون کا یہ کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ
وحدت فی الذات تو شنکراچارج کے چیلوں نے اس سے بہت
دنیا میں پھیلا دی تھی جسکا ذکر ہم کلمہ کے بیان میں کر چکے ہیں
باقی دونوں بھی ہم دوسرے نمبر میں ثابت کرینگے کہ وہ بھی
قرآن سے پہلے موجود تہیں فقط

آگے نمبر (۲) دیکھو

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب سچے علم اور علم سے جو کچھ معلومات ہوتی ہے ان سب کا اصل [illegible]

(۲) ایشور سچد انند سروپ نراکار سرو شکتیمان نیاکاری - دیالو اجنما [illegible]
نراکار اناوی انوپم انت سرو ادھار سرو ویاپک سرو انتریامی اجر امر [illegible]
نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہی اسکی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے -

(۳) وید سچے علوم کی کتابیں ہیں وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا [illegible]

(۴) سچ کو قبول کرنے اور جھوٹ کے چھوڑ دینے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے

(۵) سب کام دھرم کے مطابق یعنی سچ اور جھوٹ کو سوچکر کرنی چاہئیں

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا خاص منشا ہی یعنی جسمانی اور روحانی اور
رفاہ عامہ خلائق کی ترقی کرنا -

(۷) سب سے باتحاد تمام دھرم کے مطابق علی قدر مراتب برتنا چاہئے -

(۸) جہالت کو معدوم اور علم کی ترقی کرنی چاہئے -

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی بہبود میں خوش نہ رہنا چاہئے بلکہ سب کی بہبود میں اپنی بہبود [illegible]

(۱۰) سب کو ان اصولوں کی تعمیل میں کہ جو رفاہ عام کو متعلق ہیں رہنا چاہئے [illegible]
اپنی ذات سے متعلق ہوں انمیں سب خود مختار ہیں -

اوم

ٹریکٹ نمبر ۱۹

عقاید اسلام پر عقلی نظر

نمبر ۲

جس کو

رام شرما جگراؤں آنریری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

نے تیار کر کے پرکاش کیا

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں چھپی

اوم

عقاید اسلام پر عقلی نظر

نمبر (۲)

پیاری احباب اسلام کا یہ فرمانا کہ وحدت فی العبادت قرآن پر ا
دُنیا میں موجود نہ تھی اُسکے اظہار کے واسطے قرآن شریف نازل ہو
ٹھیک نہیں کیونکہ تعلیم وید سے اِس اصول کا اظہار نزول قرآن
برس پہلے ہو چکا تھا جیسا کہ تذکرہ ذیل منتر سے صاف ظاہر ہے

मेतं पुरुषं महान्तमादित्यवर्णं तमसः परस्ता-
व विदित्वाति मृत्युमेति नान्यः पंथा विद्यते

ارتھ - میں اُس پرماتما کا جانوں جو محیط کُل اور ہر ایک جگہہ پر موجود

کیطرح جسے منبع روشنی اور اندھکار سے بالکل خالی ہے جسمیں
ہی نہیں اُسی محیط کُل پرمیشور کی پراپتی اور اُپاسنا سے ہی مکتی

...ی کے واسطے سنسار میں اُس پرمیشور کی عبادت کے بغیر دوسرا
...ستہ نہیں ؎
پیارے ناظرین متذکرہ بالا منتر سے صاف طور پر وحدت فی العبادت
...قرآن سے پہلے ہونا ثابت ہوتا ہے اور اسیطرح پر وحدت فی الصفات
...بھی اُپنشدوں میں بہت جگہہ پر موجود ہے اِس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ
...قرآن کسی علمی اُصول کو ظاہر کرنیکے واسطے خدا سے نہیں نازل ہوا بلکہ اُس مُلک
...قرآنی پرانی روایات اور محمد صاحب کے مفید مطلب احکامات کا
...نازل مجموعہ ہے ہم اگلے نمبروں میں قرآن کی اندرونی ثبوتوں سے
...تفسیر تشریح بحث کریں گے لیکن یہاں پر اس خیال کی طرف
...عقلمندوں کی توجہہ دلانا چاہتے ہیں کہ قواعد اور احکام خدا
میں ترمیم و تنسیخ کا مسئلہ جاری کر کے خدا کی علمیت پر دھبہ
لگانا بھی عقاید اسلام سے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ جسوقت یہہ
سوال پیدا ہوتا ہے کہ آدم سے لیکر موسیٰ تک جس قدر لوگ
پیدا ہوئے اُنکی نجات کے واسطے کون سی الہامی کتاب تھی
اِسکا صحیح جواب تو اسلام سے کچھ نہیں ملتا لیکن بعض مولوی

کہتے ہیں کہ صحائف اس سے پہلے موجود تھے لیکن اس وقت اُن کا کچھ بھی پتہ نہیں ملتا اسواسطے مولوی صاحبان کا کہنا کوئی ثبوت کافی نہیں پھر جب تک اس سوال کا نہ ہو جاوے کہ توریت سے پہلے دُنیا میں کون سا اصول ظاہر کرنے کے واسطے توریت نازل ہوئی اس کا جواب ان کے پاس کچھ بھی نہیں کیونکہ اسلام کے پاس کوئی نسخہ توریت کا سوائے یہودیوں اور عیسائیوں کی توریت کے اُن کے پاس اُس وقت کی زبان میں نظر نہیں آتا اور موجودہ توریت کو اسلام مانتا نہیں کیونکہ ہم نے اکثر عیسائیوں سے بحث کرتے وقت سُنا ہے کہ یہ وہ توریت نہیں جو موسیٰ پر نازل ہوئی تھی اسلام کے پاس جب تک وہ کتابیں جو قرآن کے الہام ہونے سے تنسیخ ہوگئیں موجود نہ ہوں تب تک اسلام کو اُن کے منسوخ کا دعویٰ کرنا بالکل غلط ہے اور جب کسی مسلمان بھائی سے یہ پوچھا جاوے کہ توریت میں کیا کمی رہ گئی تھی جس کو پورا کرنے کے واسطے زبور نازل ہوئی اس کا جواب مسلمانوں کے پاس

بھی نہیں کیونکہ نہ اُنھوں نے کبھی اِن کتابوں کو دیکھا اور نہ
انکو معلوم ہوا کہ اِن میں کیا فرق ہے پس مسلمانوں کا تنسیخ و ترمیم
کا مسئلہ سوائے خداوند کریم پر کم علمی کا الزام لگانے کے اور کچھ
نتیجہ نہیں رکھتا۔ اگر اُنکے پاس یہ کتابیں موجود ہوتیں تو اُن کو
انکے مطالعہ سے اس بات کا علم پیدا ہوتا کہ توریت کے زمانہ میں
مذہب کی یہ حالت تھی اور اُس مذہب میں یہ کمی تھی جس کو پورا
کرنے کے واسطے زبور نازل ہوئی اور زبور کے زمانہ میں مذہب
کی یہ حالت تھی اور اُس مذہب میں یہ کمزوری تھی کہ جس کو پورا
کرنے کے واسطے انجیل نازل ہوئی اور انجیل سے لے کر قرآن کی
پیدائش تک مذہب کی کیا حالت تھی جس کو پورا کرنے کے واسطے
قرآن نازل ہوا۔

پیارے دوستو موجودہ تعلیم اسلام سے اِن باتوں کا تو کچھ
بھی پتہ نہیں ملتا صرف خدا پر ضرور الزام عاید ہوتا ہے کہ اول تو وہ
آدم سے لیکر موسیٰ تک لوگوں سے زبانی گفتگو کیا کرتا تھا لیکن
موسیٰ کے زمانہ میں اُس نے اپنا قانون بذریعہ توریت کے

لوگوں پر ظاہر کر دیا اور چونکہ اُس گیان میں بہت سی کمی اور غلطیاں
موجود تھیں اسواسطے اُنکو منسوخ کرنا پڑا۔ اگر ہمارے مسلمان
بھائی یہ کہیں کہ اُس کتاب میں غلطیاں نہ تھیں صرف کمی تھی
اس کے تنسیخ کی ضرورت ہی نہیں رہتی اور تنسیخ الہام اسلامی
عقاید میں شامل ہے اسواسطے الہام میں غلطی مانکر ہی تنسیخ کیجا سکتی ہے
کسی صحیح قانون کی تنسیخ کی دُنیا میں ضرورت ہی نہیں معلوم ہوتی
لیکن زبور میں بھی کمی اور غلطیاں رہ گئی تھی جن کو شدھ مارنی اور پورا
کے واسطے انجیل نازل ہوئی لیکن انجیل میں پھر کمی اور غلطی رہ گئیں
وہ غلطیاں اور کمی بذریعہ قرآن کے ٹھیک کی گئیں اور یہ آخری کتاب
محمد صاحب پیغمبر آخر الزماں ہیں ؛

پیارے دوستو مسلمانوں کا متذکرہ بالا اعتقاد کیا کسی عقلمند کی
میں ٹھیک ہو سکتا ہے کیونکہ جب وہ سوچتا ہے کہ جب خدا نے کئی ہزار
تک تو کوئی قانون جاری ہی نہیں کیا بلکہ زبانی بات چیت سے ہی
نکالتا رہا۔ جب اسکو اسطرح زبانی باتوں سے کام چلتا نظر نہ آیا تو لاچار
ہوکر ایک کتاب قانون کی لکھدی لیکن کم علمی سے اُس میں بہت سی

اور غلطیاں رہگئیں اور اُن سب سے اُسکے انتظام ملکی میں بہت سا خلل واقع
ہوا پھر لاچار ہوکر اُسے تنسیخ کیا اور ایک نیا مجموعہ قانون جاری
آپکا علم تو پہلے بہت روز تک بلا کتاب کام چلانے پر پھر غلط کتاب
سے پبلک پر ظاہر ہو چکا ہے اسواسطے آپکے اس زبور والے
میں بھی بہت کمی اور غلطیاں پھر رہ گئیں آخر آپ نے اپنے بیٹے
اور اُس کے ذریعہ سے پھر تیسرا قانون پہلے دونوں قانونوں
ترمیم و تنسیخ کرکے روانہ کیا لیکن آپکے ملازمین کی خیر خواہی
آپ کی لیاقت کے سبب پھر کتاب خراب ہوگئی لاچار ہوکر
آپ اُمی پیغمبر کو بھیجا جو بذریعہ تلوار کے اُس کے احکام کی
اطاعت کرے اور زبردستی لوگوں کو اپنا پیغمبر ہونا اور اپنے بھیجنے
والے کا خدا ہونا قبول کرائے اور اس مجموعۂ قصہ جات کو جبراً دُنیا کو
کلام الہی ماننے پر آمادہ کرے +

پیاری دوستو اب سوچنے کا معاملہ ہے کہ جس خدا نے اتنی دفعہ
غلطی کھائی کہ بار بار اُسے اپنا قانون بدلنا پڑا۔ کیا اب اُس خدا کی بابتہ
کوئی عقلمند آدمی تسلیم کر سکتا ہے کہ اب بالکل یہ کتاب صحیح ہو گئی

اب بالکل نہیں بدلیگا اُسکے صحیح اور لاتبدیل ہونیکا خیال ناممکن ہے
کے زمانہ میں بھی کئی احکام تبدیل ہو گئے پہلے یہود لوگ
مندر یروشلم کیطرف موہنہ کر کے نماز کرتے رہے پھر مکہ کیطرف
موہنہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ پہلے ایک آیت میں یہ لکھا
سے بھی مدد کی امید ہو سکتی ہے پھر کہا کہ یہ آیت شیطان نے
کر دی تھی۔ غرضیکہ محمد صاحب کی سوانح عمری دیکھنے اور آیتوں
بوقت ضرورت نازل ہونے اور اُن میں عبد اللہ وغیرہ کا تحریف
تحریف کے حالات کے پڑھنے سے قرآن کی ساری
کھل جاتی ہے اور اس قسم کی کتاب کے بھروسے پر انسان
بالکل علم و عقل سے الگ ہو جانا ہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔
کوئی آدمی اندھیرے کیحالت میں آنکھ کھولکر بھی کیا دیکھ سکتا
اسیطرح قرآن جیسی کتاب کی تعلیم سے اگر انسان زیادہ تر شہوت
اور نفسانیت میں نہ پڑ جائیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔ اسلام کے
بہشت و دوزخ کے دیکھتے ہی اُسکے بانیوں کی علمیت کا نقشہ
آجاتا ہے کیونکہ اہل اسلام کا بہشت اگر دیکھا جاوے تو اُس

سوای نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے روحانیت کا نام بھی نہیں معلوم ہوتا۔ کیا کوئی حور و غلماں کے حصول کو روحانی خوشی بتلا سکتا ہے۔ بعض دفعہ تو اسلام کی اس بات کو سُنکر کہ جو مومن بہشت میں جائیگا تو اُسے ستّر حوریں اور بہتّر غلماں ملیں گے لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مومن کو تو ستّر حور اور بہتّر غلمان ملی اور مومنہ اگر بہشت میں جائیگی تو اُسے بھی ضرور ستّر مرد اور بہتّر غلمان ملنے چاہئیں۔ اسکا جواب اسلام سے کچھ بھی نہیں ملتا۔ ایک اور کیفیت دیکھئے کہ مسلمانوں کے اعتقاد کی موافق شراب حرام ہے لیکن بہشت میں شراب کی نہریں جاری ہیں۔ یہاں تو شہوت نفسانی کو روکنا بتلایا جاتا ہے اور بہشت میں شہوت کے پورے کرنے کے سامان مہیّا کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ اسلام کا بہشت جاہل اعرابیوں کیواسطے نعمت عظمٰی تھا لیکن موجودہ انگلستان یا امریکہ وغیرہ کے امیر لوگوں کے خیال میں اُس کی کچھ قدر نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ شراب۔ کباب۔ حور۔ غلماں۔ کھجور وغیرہ میوہ جات پانی کی نہریں۔ اور باغ ان ملکوں میں بے تعداد موجود ہیں۔ یہ نفسانی چیزیں جن کی خواہشوں سے انسان اس دُنیا میں دُکھ اُٹھاتا ہے کبھی

سکھ اور روحانی نشانتی کا سبب نہیں ہو سکتیں اور اسلام کے اعتقاد کو دیکھنے سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ روح کا گیان اسلام کو ذرا بھی نہیں کیونکہ اسلام روحوں کی پیدائش تو مانتا ہی لیکن اُنہیں ابدی بتلاتا ہے یہ عجیب عقل کی بات ہی کہ کوئی چیز پیدا شدہ ہمیشہ رہ سکے یہ اِس قسم کا مسئلہ ہی کہ جیسے کوئی کہی کہ اِس دریا کا ایک ہی کنارہ ہی یعنی شروع تو ہی لیکن انتھا نہیں۔ اگر اس مسئلہ کو تسلیم کر لیا جاوی کہ یہ ممکن ہی کہ پیدا شدہ چیز ہمیشہ رہی تو یہ قاعدہ مسلمہ کہ ہر ایک مخلوق فانی ہی بالکل جاتا رہیگا اور ازلی چیز کو بھی فانی ماننا بھی ممکن ہو جائیگا کیونکہ مخلوق کا آغاز ماننا اور انجام نہ ماننا اور ازلی چیز کو فانی بتلانیسے اُسکا آغاز نہ سہی انجام ہی سہی دونوں حالتوں میں ایک ہی کنارہ ہی۔ اب اگر کوئی شخص کہی کہ خدا ازلی تو ہے لیکن ابدی نہیں تو اسکی تردید اسلام کس دلیل سے کر سکتا ہی +

پیاری دوستو یہ خیالات جو بالکل عقل و علم کے خلاف ہیں کوئی عقلمند اور عالم آدمی تسلیم نہیں کر سکتا۔ جب بانیان اسلام نے دیکھا کہ اُنکے غلط خیالات کا دُنیا میں مضحکہ اُڑایا جاتا ہی تب اُنھوں نے تلوار سے کام لیا اور یہ ہر شخص جانتا ہی کہ عقلمند ہمیشہ فطرتاً رحیم اور متحمل ہوا کرتے ہیں کیونکہ

انکا ہاتھ بسبب رحیم ہونے کے کسیکی گردن پر چھری لیجانیکا عادی نہیں ہوتا اور جاہل اور شریر آدمی ہمیشہ مار دھاڑ کرتے اور خلق خدا کے گلے پر اپنی چھری چلانے کی عادت کے سبب ظالم اور زبردست ہوتے ہیں اگر کسیکو مثال دیکھنی ہو تو شہر کے مہذب اور بھلے مانس آدمیوں اور شہر کے آوارہ گرد بدمعاشونکا مقابلہ کرکے دیکھ سکتا ہے۔

پیاری دوستو ہمیں اسلام کی شروع حالت اور ترقی کے زمانہ کی حالات جو ارونگ واشنگٹن کی لکھی ہوئی محمّد صاحب کی لائف سے معلوم ہوئے ان میں ترقی اسلام کے باعث صرف وہ حملہ جو قریش اور یہود قبیلہ نوبیر والے لوٹ مال کی کئے گئے دیکھ کر صاف تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اسلام کا طریقہ خدا پرستی اور عقلمندی سے مذہبی ڈھنگ پر نہیں چلا بلکہ پولیٹکل اور دنیاوی اغراض کیطرف اسکا بہاؤ معلوم دیتا ہے اور قرآن کی آیتوں کا حسب خواہش محمّد صاحب کے نازل ہونا خدا ئے محمّدیان کو محمّد صاحب کا معاون بے تکرار ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ ادھر محمّد صاحب کا متبنے بیٹا زید اپنی جورو زینب کو بسبب محمّد صاحب کے اسیر عاشق ہونیکے طلاق دیدیتا ہے اور محمّد صاحب اُس سے شادی کر لیتے ہیں اور جب مدینہ کے لوگ محمّد صاحب کی اس بات کو

یعنی متبنّیٰ بیٹے کی جورو سے شادی کو بُرا بتلاتے ہیں تو اُدھر جھٹ خدا کی
ایک آیت بجواز شادی نازل کر دیتا ہے۔ یہ آیت کس پر نازل ہوئی ہے محمد پر
پر اُدھر محمدؐ صاحب کی جورو عائشہ پر اصفان کے ساتھ خرابی کا الزام لگایا
جاتا ہے اور محمدؐ صاحب اُس پر ناراض ہو کر اُسکے پاس جانا چھوڑ دیتے اُدھر جھٹ
ایک آیت نازل ہوتی ہے اور تمام مسلمانوں کے واسطے چار بیویاں بتلائی گئی ہیں لیکن
جب محمدؐ صاحب نے اس سے بہت زیادہ یعنی قریباً دس گیارہ بیویاں کر کے خدا کے
اس حکم کو توڑ دیا تو خدا نے نبی کیواسطے اس حد کو توڑ دیا غرض کہ کہاں تک لکھا
جاوے قرآن کے قصّہ کہانیاں اور پُرانی روایات کا حصّہ چھوڑ دینے سے
بقیّہ آیتوں کا اسطور پر بوقت ضرورتِ محمدؐ صاحب نازل ہونا صاف ثابت کرتا
ہے کہ قرآن الہامی کتاب نہیں بلکہ روایات اور محمدؐ صاحب کے احکامات کا
مجموعہ ہے جو اُنھوں نے اپنی بادشاہت کے زمانہ میں جسکو لوگ نبوت کا زمانہ کہتے
ہیں صادر کئے گئے۔ پیارے دوستو کیا کوئی عقلمند اُس گورنمنٹ کی چٹھی کو جو ایک
شخص بلا دستخط بادشاہ عام لوگوں کے پاس لائے اور اُسمیں صرف اُسی شخص کے
اغراض پورا کرنیکے وسایل تحریر ہوں اُسی کے ہاتھ میں دیکھ کر تسلیم کر سکتا ہے
کہ سچ مچ یہ چٹھی گورنمنٹ کی ہے +

ہماری رائے میں تو سوائے جاہل لوگوں کے کوئی آدمی بھی اُسکو تسلیم نہیں کر سکتا
اگر اُس شخص سے سوال و جواب کرنے پر جواب ملے کہ گورنمنٹ کی چٹھی میں پھر
عقل دوڑانے کا کام نہیں اور لوگ جواب دیں کہ گورنمنٹ کی چٹھی کے
اندرونی مضمون پر ہم عقل نہیں لگاتے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں صرف
یہ ثبوت دیجئے کہ گورنمنٹ کی چٹھی ہے۔ بھلا بتلائیے تو سہی اسمیں گورنمنٹ کی مہر
کہاں ہے اسکا جواب عقلی ندیکر وہ شخص صرف تلوار سے دے بھلا ایسی حالتیں سچائی
کا کہاں ٹھکانا ہم نہیں جانتے کہ ہمارے عاقل اور سمجھدار مسلمان بھائی کبھی
سوچتے بھی ہیں یا نہیں لیکن سوچیں کسطرح جسے شک کرنیسے تو کافر ہونیکا
ڈر ہے بلا شک کئے سوچ ہی کسطرح سکتے ہیں افسوس کہ کروڑوں بندگان
خدا اُس عالم کُل کی دی ہوئی ودّیا اور عقل کو ذراسی غلطی سے فضول کھو کر
انسانی زندگی کو حیوانوں کی برابر بنا رہے ہیں ÷

پیارے دوستو اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانیکی
کیوں ضرورت پڑی۔ اوّل تو تمام عقاید خلاف عقل خداوند کریم کے صفات
اقدس پر الزام لگانیوالی دوسرے الہامی ثبوت مجموعہ قصہ کہانی و روایات
سے بھرا ہوا ہے۔ تیسری ان کے علاوہ جو حصہ ہے وہ ایک شخص کے بالکل

با مطلب اور علمیت سے تعلق ۔ چوتھی جس شخص کے فایدہ کی باتیں ہیں
اُنکا گواہ خود مدعی خود بنتا ہے ۔ پانچویں اُمی آدمی دلیل کا جواب تلوار
کے سوائے اور کیا دیسکتا ہے ۔ چھٹے عرب جیسا پرجوش اور تہذیب
مُلک جس میں اُسوقت عقل و علم برائے نام تھا +

پیارے دوستو مذہب اسلام درحقیقت دین کے پردے میں پولیٹکل
اغراض کے پورا کرنے اور خواہش نفسانی کے بُجھانے کے سامان جمع کرنیکو بہت
گھڑا گیا اور اس مذہب تیغ نے دُنیا کو بہت ہی نقصان پہونچایا یہانتک
غیر مذہبوں کی علمی کتابیں جلوادیں مندر گرادئے اور عورتیں اور بچے قتل
کئے ڈاکہ مارے اور بہت سے لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا غرضیکہ صفحۂ دنیا
میں سے تحقیقات کا مادہ گم کرنے کی کوشش کی لیکن ایشور کے اٹل قاعدہ کے
سامنے اسلام کی کچھ بھی پیش نہ گئی ۔ ہزاروں آدمی باوجود اس سختی کے جسکا
نمونہ قتل حقیقت رائے نابالغ ۱۴ سالہ لڑکے کا یا پسران گورو گوبند سنگھ کو
بعمر ۱۱ و ۱۳ سال کو دیوار ہسرہند میں چنوا کر مار ڈالنے سے ملتا ہے
مذہب کی طاقت کمزور ہونے لگی ۔ اسپین وغیرہ یوروپ کے مُلکوں سے اسلام
بسبب اپنی سختی اور ظلموں کی خارج ہوگیا اور آج کل کی تعلیم اور عقل کے

خیالات سے معلوم دیتا ہے کہ اگر اسیطرح پر بشتور کی کرپا سے امن و امان اور
سلسلہ تعلیم جاری رہا تو بہت تھوڑے عرصہ میں اسلام کی غلط تعلیم کا خاتمہ
ہو جائیگا۔ اگرچہ اسوقت سید صاحب وغیرہ بہت سے لائق مسلمان اسلام
کے چہرہ سے ان ظلموں کی سیاہی کو مٹانا چاہتے ہیں لیکن انکے الگ ہوتے
ہی اسلام خود ہی الگ ہو جائیگا کیونکہ اگر کوئی شخص کوئلے میں سے سیاہی دور
کرنا چاہے تو اسمیں باقی کیا رہ سکتا ہے۔

پیارے دوستو عقاید اسلام کا نقشہ تو آپ نے دیکھ لیا کہ کسقدر مضر گروہ
انسانی ہے لیکن ہم اگلے نمبروں میں قرآن کا خاکہ بھی آپکے سامنے قرآن کے
حوالوں سے پیش کرینگے جس سے آپ لوگوں کو اس غلط تعلیم سے بچنے کا موقع
ملے اور سب لوگ عقل اور علم کے ذریعہ سے سچائی کو معلوم کر کے دنیا میں
محبت سے گذار کر عاقبت میں مکتی کو حاصل کریں +

اوم
شانتی
شانتی
شانتی

آریہ سماج کے نیم

(۱) سَت ودّیا اور ودّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

(۲) ایشور ستچدانند سروپ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیایہ کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتّ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

(۳) وید ست ودّیاؤں کا پُستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

(۴) ست کے گرہن کرنے اور اسّت کے چھوڑنے میں سروَدا اُدّیت رہنا چاہیئے ؛

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات سَت اور اسَت کو وچار کر کرنے چاہئیں ؛

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مُکھیہ اُدّیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنّتی کرنا ؛

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ؛

(۸) اودّیا کا ناش اور ودّیا کی وردھی کرنی چاہیئے ؛

(۹) پرتییک کو اپنی ہی اُنّتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہیئے ؛

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

ناٹک نمبر ۵

ڈاکو

مصنفہ پنڈت کرپا رام شرما جگرانوی ازری

اپدیشک آریہ پرتی ندھی

سبھا پنجاب

۱۸۹۵ء

ویدک دھرم ستوک پارلیمنٹ پریس الہ آباد میں چھپا

ڈاکو

پیارے آریہ ورت کے باشندو آج کل آریہ ورت کے اندر چارو نظرن
ہوئی ہے کہ فلان جگہہ پر ڈاکو آئے اور فلان آدمی کا خون کر کے
لوٹ لیگئے ہر ایک آدمی کی زبان سے لفظ ڈاکو سنا جاتا ہے۔ لیکن بہت تو
ہین جو اس لفظ کی اصلیت کو سمجھتے ہین - پیارے ناظرین ڈاکو کی تعلیم
کہ وہ ہمیشہ روپیہ کو کمانا اپنی زندگی کا منزل مقصود سمجھتا ہے وہ جہان پر
دیکھتا ہے یا اور کوئی ہتیار بند زبردست طاقت سامنے آتی ہے وہان سے
جاتا ہے اور جہان کشٹ کی امید ہو اور روپیہ ملتا نظر نہ آوے وہ
بھی نہین جاتا اسکی نظر مین ساری خواہ تباہ ہو خواہ خوش لیکن اوسے
کچھ بھی پرواہ نہین اسکا اصول جسطرح ہو سکے اپنے آرام کو حاصل کرنا اپنی
سامان مہیا کرنا ہے

پیارے ناظرین لفظ ڈاکو سنسکرت کے شبد دسیو کا بگڑا ہوا معلوم

مطلب یہ ہے کہ اپنی شکتی سے دوسرے کا مال چھینکر کہانا اور خود کہا سے دینے کی کوشش
جب غور کیا جاتا ہے تو شکتی پانچ قسم پر ہے تلوار یا لٹھہ کا زور - دوسرے
کا زور تیسرے عقل کا زور چوتھے تجربہ کا زور - پانچوین مال کا زور انہین پانچ شکتیون
سے منش دوسرون کے مال کو حاصل کرکے اپنا فائدہ اوٹہاتا ہے - لیکن آج کل
کے زمانہ مین لٹھہ یا تلوار کے زور سے جو کسیکا مال چھینتا ہے اوسکو ڈاکو کہتے ہین اور
کو ہین یہ سراسر تعصب اور بے انصافی ہے مین جہانتک دیکھتا ہون لٹھہ کا زور
سب کمزور ہے - مثلاً ایک کاشتکار نے اپنے سارے سال کی محنت سے دو سو من
اناج پیدا کیا اسمین سے قریباً ایک تہائی گورنمنٹ اور زمینداروں نے چھین لیا باقی کا
بہت سا حصہ مہاجن نے سود مین بذریعہ قسط اوڑا لیا بہت سا مقدمہ بازی وکیل
اور کچہری کے ڈاکو یعنی رشوت خورون نے چھین لیا اور بہت کچھ دوکانداروں نے
چیزون کے منافع یعنی ۸؎ روپیہ کی چیز کا ڈیڑہ روپیہ وصول کر لیا - اسطرح یہ لٹتے لٹاتے
دو سو من مین سے قریباً ۲۵ من اناج بچا اب تبلائیے تو سہی بیچارا کیا خود کہلاے کیا بیلون کو
کہلائے کس سے کنبے کی پرورش کرے اور کیا باقی مین جمع کرے جس سے قحط سالی کی
ضرورت جانورون کے مرنے کا خرچ اور شادی موت کی ضرورت کو پورا کر سکے
اس حالتمین جب وہ مجبور ہو جاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اور طاقتون والے تو بہت

تو انکے جینے سے مال لوٹتے اور عزت سے مزے اڑاتے ہین اور مین بے عزتی او
کے دریا مین غرقاب ہو رہا ہون اسوقت وہ اُسکی وجہ صرف یہی سمجھتا ہی کہ اور لوگ
طاقتون کو کام مین لاتے ہین اور صرف میں اپنی طاقتون کو نکما کہے رہا ہوں یہ سوچ
وہ اپنی تکلیف کو سامنے رکھکر اِس مثال کے موافق مرتا کیا نہ کرتا جو کچھ اُس سے بن پڑ
گذرتا ہی اگرچہ گورنمنٹ کا خوف اُسکو دھمکی دیتا ہے۔

لیکن وہ یہ سمجھکر کہ گورنمنٹ کے خوف سے باقی طاقتوں والے جب خوف نہین کہاتے
تو مجھے کیا ڈر ہے وہ دیکھتا ہے کہ کچہری میں دن رات وکیل جھوٹے مقدمہ لیکر
اُسکو اپنی عقل کی لاٹھی سے سچ کر دکھاتا ہے جس سے سیکڑوں غریب گھر سے بر
ہو جاتے ہین اور امیر اُن کے خون سے عیش و آرام اُڑاتے ہیں وہ سوچتا ہے کیا وجہ
ہے کہ یہ لوگ کچہری مین ہی لوٹتے ہین اور انکو کوئی نہیں پوچھتا پھر سوچتا ہے کہ ان
ساتھ تو گورنمنٹ کا حصہ ہے کیونکہ کیونکہ اگرچہ روپیہ وکیل صاحب کو فیصدی دیا
تو ساتھ ہی روپیہ سیکڑے کا کورٹ فیس گورنمنٹ بھی وصول کر لیتی ہے
اسکے علاوہ جھوٹی درخواستوں پر جو ٹکٹ لگائے جاتے ہیں وہ سب ملا کر
فیصدی سے کم گورنمنٹ کو نہیں ملتا ہے گویا اُن غریبوں کے تباہ کرنے میں جو روپیہ
ملتا ہے اُس میں دو حصہ گورنمنٹ کے اور ایک حصہ وکلا کا ہے بس وہ سمجھتا ہے

کہ گورنمنٹ سے انکو خوف ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ پولیس اور کچہری
کے عملہ کے لوگ باوجود سرکاری ملازم ہونے کے دن رات رشوت کہاتے ہیں انکو بھی گورنمنٹ
سے کوئی خوف نہیں جب وہ سوچتا ہے کہ پولیس تو گورنمنٹ کے رعب کا بڑا بھاری
ذریعہ ہے اور یہ بہت سے لوگوں کو تباہ بھی کر دے تو بھی پرستش ہو نہیں سکتی۔
کیونکہ افسران گورنمنٹ تو عالم الغیب نہیں ہیں اور پولیس کے اختیارات تو اسقدر وسیع
ہیں کہ جسکی حد ہی نہیں ایک خونی کو روپیہ لیکر چھوڑ دینا اور اسکی بجائے کسی بیجرم اشراف
کو جس سے دشمنی ہو جھوٹا الزام لگا کر پھانسی دلا دیتا تو یہ اپنے بائیں ہاتھ کا کرتب سمجھتے
ہیں اور ایک اشراف کی عزت اتار دینا یا اُسکے جان و مال کو خطرہ میں ڈال دینا تو انکے
نزدیک کوئی بات ہی نہیں بہلا پھر کسکو شامت اعمال نے گھیرا ہے جو ان کے نامۂ اعمال
کو افسران گورنمنٹ کے سامنے پیش کرے یا کس کو اپنی جان بھاری معلوم ہوتی ہے
جو ان جم دوتوں میں دعوٰی کر کے ہمیشہ کے واسطے دشمنی پیدا کر لے اور ہمیشہ کیواسطے
اپنی جان و عزت کو ایک مہلک خطرناک حالت میں پہونچا دے اس سے پولیس کے
واسطے گورنمنٹ سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ رہا کچہری کا عملہ یہ تو افسران گورنمنٹ
کے زور آور ہیں بہلا ان سے دشمنی کر کے انصاف ملنے کی کیا امید ہو سکتی ہے اسواسطے
انکی بات بھی زیادہ تر پوشیدہ رہتی ہے اسواسطے ان کے نہ ڈرنے سے تعجب کرنا

غلطی ہے وہ دیکھتا ہے کہ ساہوکار لوگ جو قسطون کے ذریعہ سے سود کے

دو دو سود لے لیتے ہین اور جہوٹے نامی اکثر گماشتہ لوگ بنا رہے ہین بہلا

کیون نہین ڈرتے لیکن پہر سوچتا ہے کہ یہی گورنمنٹ کو اپنی آمدنی پر ٹیکس

مقدمہ بازی کے ذریعہ سے گورنمنٹ کے خزانے کو پُر کرنے کی کل تو یہی

اگر یہ لوگ جہوٹی نامی نہ بناوین اور سود دیکر دو سو نہ لکہین تو مقدمہ بازی کسطرح شروع

بازی نہ چلی تو گورنمنٹ کا گہر کسطرح پر بہری پہر وہ بازار کے دوکانداروں کی

دوڑاتا ہے اور کہتا ہے یہ تو گورنمنٹ سے تعلق نہین رکہتے پہر کسطرح جہوٹی بڑی

گزارے لینے دینے کے علیحدہ علیحدہ باٹ رکہ سکتے ہین کیا وجہ ہے کہ انکو

گورنمنٹ سے ذرا بہی خوف نہین جب ذرا غور سے سوچنے لگتا ہے تو صاف سمجہ

کہ اول تو چونگی کی آمدنی کا بڑا بہاری ذریعہ یہی لوگ ہین دوسرے ریلوے کی

ترا نہین ہی لوگون کے کام پر منحصر ہے۔ تیسرے ولایت والون کے روزگار

بہاری ذریعہ یہی لوگ ہین اگر یہ نہون تو کسطرح ممکن ہو سکے کہ ہندوستان

سیر ولایت کو جا رہی ہے اور اوسکی عوض مین ایک چہٹانک عمل فی روپیہ کی

گویا اکیر روپیہ کی ردی کے مطلع روپیہ ولایت والون کو پہونچ جاوین اور

دوکانداروں کا نفع علیحدہ رہا اور یہ بہی تو گورنمنٹ کو انکم ٹکس ادا کرتے

ہر حالت مین یہ گورمنٹ اور اوسکے اہل وطن کو فائدہ پہونچانے ہین تو پہر
کانشکارون کے لوٹنے سے انہین کیا ڈر ہو سکتا ہے - رہے زمیندار - وہ تو اپنی
سے مدہ فیصدی سرکار کو دیتے ہین وہ جسقدر آمدنی بڑہا سینگے اوسیقدر
کا فائدہ ہوگا بہلا انکو کیا ڈر ہو سکتا ہے اب وہ اپنی بابت سوچنا شروع
کہ میری طاقت کا گورنمنٹ کے ساتہہ کوئی سیدہا تعلق نہین اور نہ مجھسے براہ راست
کو کچہہ فائدہ نہین پہونچتا پس اسواسطے گورنمنٹ لٹہہ کی طاقت سے
والونکے مخالف ہے وہ لٹہہ سے چھینے والونکو سزا دیتی ہے اور باقی شکیتون سے
کوئی سارے سنسار کو لوٹ کہائے گورنمنٹ اسکی ذرا بہی مزاحم نہین ہوتی
سوچتا ہے کہ گورنمنٹ بہی تو ہمجنس ہے وہ بہی تو لٹہہ کے زور سے حکومت
ہے اسکی ساری طاقت کا مدار بہی تو لٹہہ کے بہروسہ پر ہے سوچتا ہے
وجہ ہے کہ گورنمنٹ ہماری ہم پیشہ ہوکر ہم کو تباہ کرنا چاہتی ہے پہر کہتا ہے
مین لوگ اپنے ہم پیشہ کو دیکھکر یہ خیال کرتے ہین کہ اسکے سبب سے ہماری
مین نقصان ہوگا شاید اسی طرح پر ہماری لٹہہ کی طاقت دیکھکر گورنمنٹ
بہی خیال آیا ہے -
پیارے ناظرین ایک سمجھدار ڈاکو جسکی خیال مین اوپر دکہلا چکا ہون ایکدفعہ

کسی مقام کو رہا تھا کہ راستے میں اُسے ایک ساہوکار اور ایک وکیل ایک
اور ایک دوکاندار ملگئے ڈاکو نے ہر ایک سے اسکا حال اور پیشہ دریافت
ہر ایک نے اپنا اپنا پیشہ اور حال بتلا دیا تب اُنھوں نے ڈاکو سے اُسکا پیشہ
دریافت کیا تو ڈاکو نے سب حال مفصل بیان کر کے اُن سے کہا کہ بھائی
ہم پیشہ انسان ہیں اگرچہ ہمارے تمہارے کام کرنے کے اوزار مختلف
ہیں لیکن صاحب تمیز جان سکتے ہیں کہ ہماری تمہاری زندگی کی روش ایک
یعنی دوسرے لوگوں کی کمائی سے روپیہ حاصل کرنا اور اُس سے عیش
اسواسطے آپ لوگوں سے میری یہ عرض ہے کہ ہم سب کو چاہئے کہ ملکر رہیں اور
لوگ مہربانی سے میرے غریب خانہ پہ چلکر ماحضر تناول فرمائیں اور دو
میں میری عزت کو بڑھاویں۔

پیارے ناظرین ڈاکو کی اس بات کو سنکر سیٹھ صاحب بہت غصہ
ہو گئے اور گھبرا کر کہا کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم روز مرہ سیکڑوں غریبوں کا
ہو اُن کے گھروں کا اسباب لوٹتے انکو آرام دیکر فائدہ نہیں اٹھاتے۔ بلکہ
کی [illegible] کوشش کرتے ہو تم لوگ جنگل بیابان میں پھرتے ہو۔ اور ہماری
کا دعوے کرتے ہو اور ہم کو اپنا ہم پیشہ خیال کرتے ہو اس سے تو

بیوقوفی کا ثبوت ملتا ہے کیا ہم نے بھی تمہاری طرح کسی کو تباہ کیا ہے۔

ڈاکو نے کہا مہاشی معاف کیجیئے گا میں نے غلطی کی کیونکہ آپ ہمارے ہم پیشہ نہیں بلکہ سردار ہیں ہم امیروں کو لوٹتے آپ غریبوں کا خون چوستے ہم نے آجتک کسی کا گھر نیلام نہیں کرایا اور نہ زمین بکوائی تازہ تازہ مال جو امیروں سے لا چھین لیا اور ہم میں یہ شکتی نہیں کہ گھر زمین کو چھین سکیں۔ یہ آپ ہی سے ہوسکتا ہے۔

سیٹھ ہم کسی کو لوٹتے نہیں بلکہ پہلے اپنے روپیہ کو خطرے میں ڈالتے ہیں پھر کچھ سود لیتے ہیں جسکو غرض ہوتی ہے وہ لیجاتا ہے۔

ڈاکو۔ سیٹھ جی آپ تو پہلے روپیہ کو خطرہ میں ڈالتے ہیں لیکن ہم آپ سے بڑھکر اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔

سیٹھ۔ بھائی ہمارے روپیہ تو اکثر مارے جاتے ہیں سو میں سے دس تو ضرور ہی مارے جاتے ہیں پھر سرکار کا خرچ مقدمہ کا خرچ سب ہمکو ہی دینا پڑتا ہے بہت دفعہ عملہ والوں کو کچھ نہ کچھ بھینٹ کرنی ہوتی ہے۔

ڈاکو۔ سیٹھ صاحب آپ کیا فرماتے ہیں یہاں تو پچاس سے زیادہ جانیں جاتی ہیں اور ناک کا منہ دکھلاتی ہے

سیٹھ۔ تم تو ہزاروں آدمیوں کے بیگناہ خون گرا ڈالتے ہو تم سے ملک کو بڑا نقصان پہونچتا ہے ہم لوگوں سے ملک کی عزت اور ملک کا فائدہ ہوتا ہے بھلا ہم تم کسطرح برابر ہیں

(ڈاکو) آپ ذرا سوچکر بات کہین کیا بہت سے لوگ سود سے تنگ آکر خودکشی
خون تو ہم تم دونون کرتے ہین - فرق صرف اتنا ہی کہ تم اسقدر دکھ دیتی ہین کہ
دکھی ہوکر جان دینی پر خود آمادہ ہوتا اور خودکشی کرتا ہی اور ہم بلا دکھائی خود مار ڈالتے
ہین آپ سے ملک کو عزت اور ملک کو فائدہ یہ دونون جھوٹ ہین کیونکہ ملک کو اگر
کبھی کسی کے ظلم سے بچایا ہی تو ہمہین نے بچایا دیکھو سیواجی اور رنجیت سنگھ
نے پہلے مخالفون پر ڈاکہ مارے پھر اونکو فتح کرلیا - گویا شاہی چھوٹے حملہ کا نام ڈاکہ
اور بڑے کا نام بادشاہی حملہ ہی - دیکھو حضرت محمد صاحب نے بھی شروع مین اپنی مخالفین
اسی طریق سے زیر کیا اور آخر مین زبردست ہوکر ملک عرب کو جو فائدہ پہونچایا وہ کسی
سے پوشیدہ نہین ہی حضرت نادر شاہ نے بھی یہین سی بادشاہی حاصل کی جناب
ہماری ذات سے تو ملک کے فائدہ ہی ہی غبا بمن ہم اپنی ملک کا روپیہ کبھی غیر
نہین پہونچاتے بلکہ امیرون اور زبردستون سی چھینکر غریبون اور کمزورون کو دیتے
(وکیل) یہ سنکر وکیل صاحب بول اوٹھے تم دونون آدمی جاہل ہو تم دونون سے کبھی
ملک اور قوم کو فائدہ نہین پہونچ سکتا جسقدر تعلیم یافتہ آزاد پیشہ لوگ بڑھتے
جائینگے

اوسقدر ملک کی بہتری ہوگی

(ڈاکو) جناب سچ ہی حضور کی ذات شریف سے ملک کو بیشک فائدہ پہونچتا ہی۔ کیونکہ
اول تو ساڑھے سات روپیہ سیکڑہ کورٹ فیس اور قریباً ۱۰ سیکڑہ طلبانہ وغیرہ
کے گورنمنٹ کو دیجاتے ہین بعد مین پانچ روپیہ سیکڑہ خود حضور کو ملتے ہین گویا جب
ملک کو ۲۰ روپیہ کا نقصان پہونچ لیتا ہی۔ تب حضور کو ۵ روپیہ نصیب ہوتے ہین
اب آپ سمجھئے کہ حضور اگر ہزار روپیہ ماہوار کماتے ہین تو ملک کو ۴۸ ہزار سالانہ کا نقصان
پہونچتا ہی۔ (وکیل) تمہاری یہ بات بالکل غلط نکلی ہم کبھی گورنمنٹ کو روپیہ نہین دلواتے
پہلے لوگ مقدمہ دائر کرتے ہین بعد مین ہمارے پاس آتے ہین ہم نہ کبھی کسی
کے گھر پر جاکر کہتے ہین۔ کہ تم مقدمہ لڑاؤ بلکہ اکثر بموقع بے گناہ مجرمونکو بری کرا کر انکو
عذاب سے چھوڑا دیتے ہین۔ دیکھو ہم اسقدر روپیہ خرچ کرتے ہین محنت کرکے ولایت
جاکر بیرسٹری کا امتحان دیتے ہین ہماری یہ کل کوشش ملک کے فائدہ کے واسطے ہی
(ڈاکو) بابو صاحب آپکی منطق کے قربان سچ ہی ولایت جاکر محنت کرکے ملک کا
بہت فائدہ کرتے ہین اول جب آپ ولایت جاتے ہین تو ملک کا ۵ ہزار روپیہ
تو پہلی پہل بھینٹ کرتے ہین اور ملک کے رسم و رواج کو خیرباد کہکر ملک کو دوسرا
فائدہ پہونچاتے ہین اور یہان واپس آکر جو ہر کرم سے علیحدہ ہوکر ملک کو تیسرا فائدہ
پہونچاتے ہین اور ملک مین مقدمہ بازی بڑھا کر اور گھر مین پھوٹ ڈلوا کر ملک کو چوتھا

ہیں اور ملک میں مقدمہ بازی بڑھاکر اور گھر میں پھوٹ ڈلواکر ملک کو چوتھا

پہونچاتے ہیں پھر ملک کے روپیہ سے ولایت کی چیزیں خرید کر ڈرائینگ روم

کے روپیہ کو تباہ کرکے پانچواں فائدہ پہونچاتے ہیں۔

وکیل ۔ تم جاہل آدمی عقل سے بے بہرہ ہو تو نہیں سمجھ سکتا کہ ملک کا ناش

آزادی کے بغیر ہو نہیں سکتا اور ہم لوگ ملک کو آزاد بناتے ہیں ہندوستان جو دھرم

مذہب کے بندھن میں پڑ کر تباہ ہو گیا تھا ہم اسکو چھوڑاکر ترقی پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں

ڈاکو ۔ بابو صاحب ملک کی ترقی کس چڑیا کا نام ہے اور وہ کی پر کا پرند کہا

جاتے ہیں آپ سوچکر ہمیں تعصب کو چھوڑ دیں بابو صاحب ملک کی امنتی کے یہ

کہ ملک کی دولت بڑھے ملک کی ودیا بڑھے ملک کی زبان اور رسم ورواج سدا

رکھ کر ملک کے واسطے مفید ثابت ہوں ملک کا بل یعنی جسمانی طاقت بڑھے میں تو ان

چیز کی ترقی نہیں دیکھتا۔ ملک کی زبان اور رسم ورواج کے تو آپ دشمن جانی ہیں غرض

ملک کا روپیہ ہمیشہ آپ سے نقصان ہی پاتا ہے اور ملک کا بل تو صرف ہم لوگوں

سے آپ لوگوں کی بدولت ہے آپ لوگوں میں تو بل کا نام بھی نہیں۔

وکیل ۔ ہم لوگ علانیہ اپنا کام کرتے ہیں تمام ملک کے لوگ اور گورنمنٹ ہماری

کرتی ہے اور تم خفیہ چھپتے ہو تمام ملک اور گورنمنٹ تمہاری جانی دشمن ہے تم گن

تے ہو کہ تم سے ملک کو فائدہ پہونچتا ہی اور ہم سے نقصان۔

و۔ صاحب من نے جو اوپر کہا تہا کہ آپ سے ملک کی کسی طاقت یعنی مالی علمی تمدنی

کو فائدہ نہیں پہونچتا اسکا تو آپ نے جواب ہی نہیں دیا اور آپ نے جو یہ کہا کہ گورنمنٹ

ی عزت کرتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ تم ملک کو نقصان اور گورنمنٹ کو فائدہ پہونچاتی

ی۔ بالول آپکی عزت کر لیتے ہیں یا جو آپ کی اصلیت سے واقف نہیں وہ تعریف کرتے ہیں

ل۔ خیر ہم سے کسی کی غرض پوری ہوتی ہے کسی کو فائدہ پہونچتا ہی

تسلیم کر چکے لیکن آپ سے کس کو فائدہ پہونچتا ہی ایسا تو کوئی آدمی جس سے

خوش رہے۔

۔ جناب عالی بہلا تو ہی حضور کا غلط ہو گیا کہ ہم سے ملک کو فائدہ پہونچتا ہے بحث

ات کی تھی کہ ملک کو کس سے فائدہ پہونچتا ہی اور کس سے نقصان سو ملک کو

ن اور گورنمنٹ کو فائدہ پہونچانا اب آپ نے تسلیم کر لیا اور عوام کو نقصان

غرض مند آپکو روپیہ دے اسکو فائدہ پہونچانا بھی آپکو تسلیم کرنا ہی پڑا بس

سے آپکو ہی فائدہ پہونچتا ہی یا گورنمنٹ کو ملک کو تو نقصان ہی پہونچتا ہی

ں تمہاری بیہودہ باتوں سے کیا ہوتا ہے جب ہم لوگونکو غرض پڑتی ہی تب

و آکر خوشامد کیا کرتے ہو۔ اسوقت تم چاہے کسقدر باتیں بناؤ لیکن آخر

ڈاکو سچ ہے بابو صاحب سچی بات ضرور کڑوی لگتی ہے اور بعض پڑھنے پر تو ہم جہلا
بھی خوشامد کرتے ہیں لیکن خوبی یہ ہے کہ کوئی بلا غرض تعریف کرے جیسے
اوروں کو روپیہ دیکر اون سے کام لے لیتے ہیں اس طرح تم سے کیا ہمنے ہمارے
واسطے دلال مقرر کئے ہیں یا سائن بورڈ لگاتے ہیں جس سے ہماری غرض
ہو۔ باقی رہا جب آپ نہیں تھے تب بھی ہمارا کام چلتا تھا لیکن اگر ہم لوگ یعنی
نہوں تو تمہارا کام چل ہی نہیں سکتا ایس تمہارے رزاق اور قایم رکھنے والے
تم کو ہم سے غرض ہے ہمیں تم سے کوئی غرض نہیں

پیارے ناظرین ڈاکو کی یہ گفتگو سنکر وکیل صاحب تو یہ کہکر ایسے بیہودہ آدمی
کون سر مارے خاموش ہو گئے لیکن زمیندار بول اوٹھا کہ ارے سمجھکر بات کر
اور تیرا مقابلہ ہی کیا ہے

ڈ ڈاکو سچ ہے میرا اور آپکا مقابلہ کیا ہے میں امیروں کو لوٹتا ہوں تم غریب
خون چوستے ہو۔ زمیندار ارے ہمنے تو اونہیں زمین دی ہیں انکی پر
نہ کہ اونکا خون چوستے ہیں

ڈ ڈاکو، تم اونکی کیا پرورش کرتے ہو۔ بلکہ وہ تمہاری پرورش کرتے ہیں۔ وہ
کرکے کھیت چلاتے کنوئیں جوتتے بیج ڈالتے غرض سطرح کی محنت سے کمائی ہیں اور

پھر ڈاکو نے دوکاندار سے کہا کہو بھائی مین سچ کہتا ہون یا نہین

دوکاندار نے کہا کس طرح تسلیم کرون کہ تو سچ کہتا ہے۔ دیکھو ہم روپیہ کا مال دیکر ایک آنہ کا فائدہ اوٹھاتے ہین اور تو مفت مین اوڑاتا ہے

ڈاکو تم تو ملک کا بہت روپیہ صرف اپنی تھوڑی غرض کے واسطے غیر ملک کو پہونچا دیتے ہو گویا ہم تو اپنی غرض کے موافق دوسرون سے لیتے ہین

تم خیال کرو اگر تم کو دس روپیہ کا فائدہ ہوتا ہے۔ تو ہندوستانیون کو کم سی کم تین سو کا نقصان ہوتا ہے۔ بھلا تبلاؤ کہ ہم تم سی کسطرح بڑے ہین

جبکہ ہم سے ملک کو کچھہ بھی نقصان نہین صرف امیرون سے چھین کر غریبون کو دیتے ہین۔ اور تم غریب اور امیرون سے چھینکر غیر ملک والون کو فائدہ پہونچاتے

دوکاندار وغیرہ نے کہا اچھا آج تو ہم لوگ جاتے ہین پھر کسی دن ملکر بحث کرینگے

اوم شانتی شانتی شانتی

اشتہار

مفصلہ ذیل کتب آریہ پستکالیہ مرادآباد دہلی سے ملسکتی ہین۔ انکے سوا اور بھی کتب موجود ہین

مادہ کی قدامت ۲ پائی — جیواتما کی ہستی کا ثبوت ۲ پائی — مکتی بیوستھا ۲ آنہ — الیشور روچار پہلا حصہ ۲ آنہ

الیشور وچار حصہ دوم ۲ پائی — الہام کی ضرورت ۲ پائی — رگ وید کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۲ آنہ — علیحدہ ہی ہستی کیونکر ۲ پائی

نسخہ تباہی ہند ۲ پائی — ارو و گنگا اشنان ۲ پائی — ورن بیوستھا ۲ پائی

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودیا اور ست ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں ان سبکا ادی
مول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سرشکتیمان - نیاکاری - دیالو اجنما - انت
نروکار - انادی - انوپم - سرو ادھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انترامی - اجر
ابھی نت - پوتر - اور سرشٹی کرتا ہے اسکی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا
سب آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہیے

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے - ارتھات شاریرک آتمک
اور ساماجک انتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک - دھرمانوسار - یتھا یوگ برتنا چاہیے

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے

(۹) پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے - کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی

(۱۰) سب منشوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری

آریہ سماج کی کل شستکیں ویدک دھرم پریس مراد آباد سے ملینگی

اوم

1/78

ٹریکٹ نمبر (۲۰)

آتمارام جینی کی پول

1-2-08

مصنفہ

پنڈت کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جس کو

بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شایع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپی

اُوم
آتمارام جینی کی پول

پیارے ناظرین آج مجھے آتمارام جینی کا بنایا ہوا گرنتھ اگیان تمر بھاسکر
نامک ایک مہاتما کے ذریعے سے مجکو مل گیا میں نے اس خیال سے کہ بہت
آدمیوں کی زبانی آتمارام جی کی تعریف سنی تھی جس سے خیال تھا کہ یہ شخص
کچھ پڑھا لکھا ہوگا لیکن اس گرنتھ کے دیکھنے سے آتمارام جی کی علمیت
کی بجائے جہالت کا ثبوت مل گیا اور دیکھا کہ اسکا نام عجیب اس قسم
کا ہے جیسے پنجاب دیش میں نائی کو راجہ کہتے ہیں۔ اور اگر بابا
آتمارام کی یہی لیاقت ہے کہ جو اس گرنتھ سے معلوم ہوتی ہے
تو بے شک کہنا پڑتا ہے کہ دنیا کی جہالت نے اس قسم کے اگیانی
منشیوں کو اس بات کا حوصلہ دیا ہے کہ وہ اپنے آپکو پنڈت کہلا سکیں
سچ مچ ان مورکھ اور ان پڑھ منشیوں نے جین آچاریوں کی تعریف کر کے
اس مثال کو صادق کر دیا ہے کہ اندھیر نگری چوپٹ راجہ
ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا۔ چونکہ آریہ سماج کا ادیش ودیا کا نشر

اودِدیا کی اُنتی کرنا ہے اسواسطے ہمیں اس اچاریج کی اودِیا پر لکھنا پڑا

پیارے دوستو آپ اپنی کتاب کے صفحہ اوّل کی سطر میں لکھتے ہیں

بدھ ،گوتم ،کپل ، پتنجلی ، کنادر ،کبیر ،نانک صاحب ، دادو جی ، غریب داس

پرمکھ متا وسمبکشوں نے ویدوں سے الگ اپنی مت کے پستک سنسکرت

پراکرت بھاشا میں بنائے ہیں تو بھی ان کی سمپردائی والے دس بیس

آدی برس تک اپنے مت کے پستکوں کو بانچ کر ادھر اُدھر پھر اکرانت

میں پھر ویدوں ہی کا شرن لیتے ہیں۔

پیارے ناظرین جین باباجی کے اس لیکھ سے معلوم ہوتا ہے کہ

جین باباجی نے سپن میں بھی اُن مہاتماؤں کے بنائے گرنتھوں کے

درشن تک نہیں کئے کسطرح یہ گرنتھ سنسکرت ہیں اور باباجی ہیتھا ٹھ

بھاشا کا گیان بھی نہیں رکھتے صرف ان پڑھ جینیوں میں براکشر

بھٹاچاریج بن بیٹھے۔ اب ہم باباجی کے لیکھ کا مثقیا ہونا اُن

مہرشیوں کے گرنتھوں کے پرمان دے کر دکھلاتے ہیں کہ اُن

رشیوں نے ویدوں کے وردھ گرنتھ لکھنے کا مت بنانیکا سوپن میں بھی

خیال نہیں کیا۔ پہلا کہ کہ نام جین باباجی نے لکھا ہے گوتم ہے اور وہ اپنے

نیائے درشن میں ویدوں کی تحقیقات کرتے ہوئے یہ لکھتے ہیں۔

پیارے ناظرین مہاتما گوتم رشی۔ پرتیکش۔ انومان۔ شبد۔ اُپمان

یہ چار پرمان مانتے ہیں اور شبد سے زیادہ تردید کی مراد لیتے ہیں۔ جہاں

اُنھوں نے شبد پرکیشا شروع کی وہاں لکھتے ہیں۔

तदप्रामाण्यमनृतव्याघातपुनरुक्तदोषेभ्यः॥

پورب پکشی سوال کرتا ہے کہ شبد اپرمان ہے کیونکہ اُس میں انرت دوش یعنی

جھوٹی بات کا ہونا دوسرے (بیاگھات) یعنی اپنی بات کو آپ کاٹنا

تیسرے (پونروکتی) یعنی ایک بات کو بلا مطلب کئی دفعہ لکھنا۔ یہ دوش

شبد میں دیکھے جاتے ہیں اس واسطے شبد کو پرمان نہیں ماننا

اس پر بھاشیہ کار یعنی باتسایَن مُنی نے یہ واکیہ پیش

کئے ہیں۔

स्वर्गकामो यजेत॥

یعنی جس کو سورگ کی خواہش ہو وہ یگیہ کرے۔ استھالی پلاک نیائے

خود بخود جھوٹا ہو جائے گا۔ کیونکہ ایک ظاہری پھل والے واکیہ

جب دیکھا کہ وہ غلط ہے تو جسکا پھل ظاہر نہیں وہ غلط ہی مانا جائے

اِس کا جواب مہاتما گوتم جی دیتے ہیں۔

कर्तृः साधन वैगुण्यात ॥

یعنی کرنیوالونکے سامان کے اختلاف سے جہاں تم یگیہ کرنے سے لڑکا پیدا ہونا نہ دیکھو وہاں یہ نہین کہہ سکتے کہ یگیہ کرنے سے لڑکا نہیں پیدا ہوتا اور یہ واکیہ جھونٹ ہے کیونکہ یگیہ اعلیٰ چکتسا یا ڈاکٹری کا نام ہے اگر ڈاکٹر کو کم علم ہو اور اُسکے علاج سے بیمار راضی نہ ہو تو کیا علم ڈاکٹری جھونٹ ہو جائے گا یا ایک نسخہ بسبب خراب دوائونکے دستیاب ہونے کے یا بنانیوالے کی جہالت سے یا کم زیادہ گرمی وغیرہ لگنے سے اگر اُس کتاب کے خلاف اثر کرے جس میں کہ اُس کی تعریف لکھی ہے تو ایسی حالت میں کوئی عقلمند آدمی جب کہ اُسے اِس بات کا علم ہو کہ دوائی بازار سے اچھی نہیں ملی یا بنانیوالے نے ٹھیک نہیں بنایا اُس کتاب کو غلط کہہ سکتا ہے۔ ہاں جاہل و بے عقل آدمی اسباب کامیابی کے اختلاف کو نہ سمجھتے ہوئے جھٹ اُسکو جھونٹ کہنے کو تیار ہو جاتے ہیں یہی حالت اُن لوگوں کی ہے کہ جنھوں نے یگیوں کے اصول کو نہیں سمجھا اور مورکھ براہمنوں کو ہر ایک یگیہ میں ایک ہی قسم کی

ساگری کے استعمال سے جو ناکامیابی ہوتی ہے اُس کو دیکھ کر
یگیہ کی نندا کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں جین آچارج بھی اِسی
قسم کے آدمیوں میں شامل ہیں کہ جنہوں نے نہ تو کبھی ویدوں کو اور
نہ کبھی یگیوں کے مفید عام اُصول کو سوچا صرف بام مارگی لوگوں کو
یگیہ میں ہنسا کرتے دیکھکر یہ سمجھ لیا کہ وید میں ہنسا ہے۔

پیارے ناظرین مہاتما گوتم منی نے اپنے شاستر میں ویدوں کی
نسبت بحث کر کے آخر اس سوتر میں ویدوں کو صاف لفظوں میں
تسلیم کیا ہے۔

[म]न्त्रायुर्वेदवच्च तत्प्रामाण्यमाप्तप्रामाण्यात्

یعنی منتر جو وید ہے وہ آیوروید یعنے ویدک کی دوائیوں کی طرح پر
ہے جسطرح ہر ایک دوائی کی تاثیر اُسکے استعمال سے لازمی ہے لیکن
بے موقع اور با موقع استعمال حکیم کی عقل پر منحصر ہے اسیطرح وید کی
بالکل درست ہے لیکن سپھل ہونا کرنے والے کے گیان پر منحصر ہے۔
پیارے دوستو یعنی باباجی اکھیل کو بھی وید روپ ہی لکھتے ہیں لیکن باباجی نے
کپل سوتر شاید کبھی نہیں پڑھے ورنہ کپل جی کا تو بڑا

دیکھو

न परिच्छिन्नं सर्वोपादानं

یعنی محدود چیز ہمارے جگت کا اُپادان کارن نہیں ہو سکتی اسکے لئے وہ دلیل دیتے ہیں۔

तदुत्पत्तिश्रुतेश्च

کیونکہ شرتی یعنی ویدوں میں محدود پدارتھوں کی پیدائش سُنی گئی ہے۔

ہمارے بعض جینی بھائی کہہ اُٹھیں گے کہ محدود کی پیدائش لوگ میں سُنی گئی ہے وید میں نہیں۔ لیکن یہ اُن کا کہنا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ سانکھیہ کار وید کو اپورکھ واکیہ مانتے ہیں۔

अपौरुषेयं वेदः तत्कर्तुः पुरुषस्याभावात् ॥

یعنی وید اپورکھ ہے کیونکہ اسکا کرتا کوئی منشیہ ہو ہی نہیں سکتا اسکے آگے وہ بہت سی دلیلیں دیتے ہیں اور کپل جی نے جہاں مُکتی سے پونرآورتی کا ابھاو مانا ہے وہاں صاف طور پر شرتی کا حوالہ دیا ہے۔

न मुक्तस्य पुनर्बन्धयोगोऽनावृत्तिश्रुते॥

کپل جی کہتے ہیں چونکہ شرتی میں مُکتی سے پونرآورتی نہیں مانی گئی اسواسطے مُکت کا بندھ کے ساتھ یوگ نہیں ہوتا۔

پیارے دوستو مہاتما کنادجی نے اپنے سوتر میں بھی وید کو پر
مانا ہے اُنکے گرنتھ کا تو آدھار ہی وید ہے۔ جیننی باباجی کا کنادجی کو
کا ورودھی بتلانا تو اُنکی مورکھتا کا پورا نشان ہے۔

तद्वचनादाम्नायस्य प्रामाण्यं ॥

یعنی ایشور کا وچن یا تتوگیان کے موافق دھرم بتلانیوالا ہونے سے آ
یعنی وید کا پرمان ہے اور آگے چلکر مہاتما کناد کہتے ہیں۔

बुद्धिपूर्वा वाक्कृतिर्वेदे ॥

یعنی وید عقل کی موافق ہے اُسمیں خلاف عقل کوئی بات نہیں۔ ایسا جیننی
پچاسوں باتیں لکھ کر پھر کنادجی نے ۳ سوتر کو دوبارہ اپنے پُستک کے
خاتمہ پر لکھا ہے جو اُنکے وید میں نا سکتی کو ظاہر کرتا ہے۔

پیارے ناظرین ایسا ہی تنتجلی۔ یا وانانک وغیرہ۔ مہاتماؤں نے
مخالف گرنتھ نہیں بنائی بلکہ وید کے منتروں کو ٹھیک سمجھکر عام لوگوں کو اُن
فائدہ پہونچانے کے واسطے خاص وید انوکول باتوں کا اُپدیش کیا ہے
جیننی باباجی نے بنا اِن مہاتماؤں کی گرنتھ دیکھے صرف بھنگڑوں کی دنت
سُنکر لکھ مارا ہے جیسا کہ وہ خود صفحہ میں لکھتے ہیں کہ دنت کتھا

سُنا جاتا ہے کہ گوتم نے نیائے درشن صرف ویدوں کے کھنڈن کے
واسطے ہی بنایا افسوس جینی باباجی کو یہ خیال نہیں رہا کہ جب گوتم جی
کا نیائے صاف طور پر موجود ہے اِسکے خلاف تمہاری بھنگڑوں والی
دنت کتھا کی گپّیں کون سُنے گا۔ جینی باباجی ویدوں پر بھی ہنسا کا الزام
لگاتے ہیں اور اُنکے لئے پرمان ایک بھی نہیں دیتے دیکھو صفحہ میں باباجی
نے بھاگوت کا نام تو لوگوں کو دہوکا دینے کے واسطے لکھدیا لیکن سکندھ
وادھیائے وغیرہ کا پتہ ندارد۔ کوئیں میں اینٹ پھینک باباجی کنارہ ہوئے
ہیں۔ جینی باباجی کو چاہیئے تھا کہ اسجگہہ کوئی وید منتر پیش کرتے جس سے معلوم
ہوتا کہ آیا ویدوں میں ہنسا ہے یا نہیں۔ جینی باباجی جو لال بُجھکّڑ کیطرح
یگیہ شبد کو ہی ہنسا میں استعمال کرتے ہیں یہ اُن کی مہا مورکھتا ہے
کیونکہ یگیہ شبد پنچ دھاتو سے بنتا ہے جسکے تین ارتھ ہیں۔ دیوپوجا!
سنگتی کرن اور دان۔ کیوں باباجی پنچ دھاتو کے ارتھوں میں کہیں
پشو ہنسا کا نام نہیں۔ یہ آپ نے ویاکرن اور وید کے وِرودھ اپنے
من سے گھڑ لیا ہے۔
باباجی وید میں یگیہ کا دوسرا نام ادھور ہے جسکی معنی ہنسا رہت کے

جب یگیہ کہتے ہی ہنسارہت کو ہیں تو تمھارا کہنا سوای یاگو
گ کے کس گنتی میں آسکتا ہے کیونکہ سابنا چاریونے یگی
معنی ہنسارہت کے لئے ہیں۔ آگے چلکر صفحہ   میں باباجی
کے دو پرمان دئیے ہیں لیکن ان پرمانوں سے ویدوں میں
کرنی باباجی کی مورکھتا ہے کیونکہ اوّل تو بھاگوت نہ تو وید
انگ ہے اور نہ ہی ویدک لوگوں کی نظر میں کوئی پرمانک
ہے بلکہ بہت سے لوگ تو اس کو گپت جینیوں کی تصنیفات سمجھ
کیونکہ اوّل تو اسکے شروع میں لکھا ہے کہ ویاس جی کو باوجود
پڑھنے اور اٹھارہ پران اور مہابھارت بنانے کے شانتی
تب انھوں نے بھاگوت بنایا کہ اس طرح کا وید نندک تو سوائے
کے اور کوئی ہو نہیں سکتا کیونکہ ویدک لوگ تو ویدوں کو
کے وشے میں سب سے زیادہ پرمان اور شانتی دایک مانتے
اور بھاگوت آدی پرانوں میں جو بدھ کو اوتار بنایا گیا یہ صرف
کرتا کے سبب سے ہوا اور نہ کسطرح کوئی براہمن یا ویدک
ایشور کی اس طرح نندا کرتا کہ وہ ایشور خود ہی وید کو بر

کرتا ہے اور وید نندک کو ناستک مانا جاتا ہے اور خود ایشور ہی
وید اور وید وکت یگیوں کی نندا کرتا ہے۔ پیارے دوستو اوتاروں کا
مسئلہ جو کہ ویدوں سے بالکل خلاف ہے اور بدھ جو کہ وید ایشور
ورن۔ آشرم کا نیم اور یگیہ کا نندک ہے اسکو ایشور ماننا سوای
ناستکوں کے اور سے ممکن ہی نہیں۔ گپت جینی پران رچنے والے نے
ایشور کی جسقدر نندا کی ہے اسکی کوئی حد نہیں۔ پیارے دوستو
پرانوں کے بیاس کرت نہ ہونے میں یہ پرمان بہت زبردست
ہے کہ پرانوں میں بدھ کا ذکر ہے اور بدھ کو اوتار مانا گیا ہے اور
بدھ ویاس جی سے بہت زمانہ پیچھے پیدا ہو جبکہ بیاس کے زمانہ میں بدھ
پیدا ابھی نہیں ہوا تھا تو اُس کا نام آنا صاف ثابت کرتا ہے کہ یہ پران
بیاس نے نہیں بنائے ۔

جب بیاس نے نہیں بنائے تو اور کس نے بنائے اسکا جواب پرانوں
کے شروع سے آخیر تک پڑھنے سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ پران جینیوں
نے بنائے کیونکہ پرانوں میں ایشور کے ہر ایک اوتار اور ہندؤں
کے کل دیوتاؤں کی نندا تو موجود ہے لیکن بدھ کی سوای تعریف

کے اور اُسکو ایشور کا اوتار بتلانے کے کچھ نندا نہیں۔ اِس لئے
ثابت ہے کہ اِسکا بنانے والا کوئی بودّھ یا جینی ہے دوسرے
کہ کپل۔ رکھب۔ دلیو وغیرہ جو دید نندک جینی تھے ایشور کا او
بتا دینا بھی سوائے جینیوں کے کس ویدک سے ہو سکتا ہے
پرانوں میں یہ کہا ہو کہ وید میں ہنسا ہی یا پہلے اِس سے کرتے
یہ تو صرف جینیوں نے لوگوں کو ویدوں سے ہٹا کر اپنے
مت میں داخل کرنے کے واسطے لکھا ہوگا۔ ہمیں جینی باباجی
لیکھ سے یہ معلوم ہو گیا کہ باباجی کا حافظہ بسبب جھوٹی کلپنا
کے بگڑ گیا تھا جس سے اُن کو آگے پیچھے کا گیان نہ رہا۔ صفحہ
میں باباجی لکھتے ہیں کہ وید جڑ مول میں ایک نہیں تھا انیک رشی
پاس انیک منتر تھے وہ منتر اکٹھے کر و یاس جی نے چار نام رکھ وغیرہ
جینی باباجی نے یہ لیکھ صرف عیسائیوں کی کتابوں سے لیا ہے اور
واسطے کوئی پرمان نہیں دیا اِس واسطے باباجی کا لیکھ صرف
سے ادھک نہیں۔
پیارے دوستو باباجی کے لیکھ کو ہم صرف اسی لئے

نہیں کہتے کہ اُنھوں نے عیسائیونکے لیکھوں سے لیا ہی یا کوئی پرمان نہیں دیا بابکہ باباجی نے خود اپنے قلم سے اپنی پُستک میں کھنڈن کیا ہے۔ آپ صفحہ (۱) میں لکھتے ہیں۔

شری رکھب دیو جی نے پرتھم اس اوسرپنی کال میں سب طرح کی ودیا پرجا کے ہت کے واسطے بھارت ورشیوں کو سکھلائی اور شری رکھب دیو کے بڑے بیٹے بھرت نے اویشور رکھب دیو کی ستوتی گرہست اور گرہستھ دھرم کے نزدیک چار وید بنا کے بہت سو شیل دھارمک شراوکوں کو سکھلائے اور کہا کہ تم ان چاروں ویدوں کو پڑھو اور پرجا کو گرہستھ آشرم دھرم کا اُپدیش کرو تب وہ شراوک لوگ ت کام کرنے سے براہمن نام سے پرسدّھ ہوئے وغیرہ۔

پیارے دوستو جینی باباجی پہلے تو کہتے تھے وید نہیں ہیں اگر یہ مانا کہ چاروں وید تھے اور بھرت نے بنائے تھے جینی باباجی اور اُنکے چیلوںکو چاہیئے کہ اپنے بھرت کے بنائے ہوئے چاروں ویدوں کو لاکر ان ویدوں سے

مقابلہ کریں تاکہ معلوم تو ہو کہ جینی باباجی اور اُن کے آچار
کو کہاں تک ودیا اور وچار شکتی ہے۔ جینی لوگ مرتیوں کی
ستائی ونت کتھاؤں اور بام مارگ کے کاموں کو دیکھ کے
مورکھتا سے ویدوں پر الزام لگاتے ہیں اور اُن کے
آچارجوں میں کوئی بھی ایسا پنڈت نہیں ہوا جس نے کبھی
بھی اپنی آنکھ سے دیکھکر لکھا ہو۔ ہاں پراکرت بھاشا
لوگ ضرور جانتے تھے اور اُس وقت عام گنواروں کی بو
یہی تھی۔

اگر جینی آچارج سنسکرت پڑھے بھی ہوتے اور دیکھتے
ویدوں میں تو ماس کھانے والوں کو قتل کا ڈنڈ لکھا
اور ہنسک کو راکشس بتلایا ہے لیکن افسوس تو یہ ہے
معلوم تو وہ کرے جو خود محنت کرے اور یہ لوگ
ٹھہرے براہمنوں کے دشمن۔ اور سنسکرت ودیا
براہمنوں کے کسی قوم میں اس قدر بھی نہیں جس سے
پڑھ لیں اور براہمن لوگ ان کو ناستک سمجھ

...ے تہیں۔ بس اِس سے یہ جینی باباجی جھوٹ موٹ
...وں کی نندا پر کمر کسے بیٹھے ہیں اور اپنے ہی پُرانوں
...کے حوالے سے کر ویدوں میں ہنسا کا ثبوت دے رہے
ہے

پیارے دوستو ہم اگلے نمبروں میں نگیتہ وغیرہ تیتوں
...مفصل حال وید کے حوالوں سے لکھ کر ثابت کرینگے
کہ اِن لوگوں کے ویدوں کے متعلق اعتراض
کِس قدر علمیت اور پایہ صداقت سے
گرے ہوئے ہیں۔

اُوم شانتی شانتی
شانتی

ختم

دیکھو نمبر (۲)

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستّ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مُول پرم

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار سرو شکتیمان۔ نیائکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ انن
انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سروانتریامی۔ اجرا
نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ستّ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پ

(۴) ستّ کے گرہن کرنے اور استّ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہیئ

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستّ اور استّ کو وچار کر کرنے چاہیئ

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی اُنّتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّ

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور ہر
نیم پالنے میں سوتنتر ہیں۔

اوم

ٹریکٹ نمبر (۲۱)

انیسویں صدی کا سچا بلی دان

یعنی پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کی دہرم پر قربانی کا بیان اور انکی
یادگاری کی تجویز

جسکو

پنڈت کرپارام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک
مغربی و شمالی نے چھپوا کر

شائع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

اُدم

بھارت ورش اے دوسنتو ئنسان ہو گیا
وہ شیر مرد دھرم پہ قربان ہو گیا

اے فلک کجرفتار تیری گردش کا کسکو اعتبار ہو سکتا ہے کو
سا بیابان ہے جس کو تو نے باغ نہ بنایا ہو۔ کون سا باغ ہے جسکو جنگل
نہ کر دکھایا ہو۔ لاکھوں بادشاہوں کو کاسۂ گدائی پکڑا دیا ہزاروں فقیروں
بادشاہ بنا دیا۔ تیری ہر ایک گردش نرالا ڈھنگ دکھلاتی ہوئی انسانوں
عقل کو چکراتی ہے۔ بڑے بڑے بہادر تیری تیغ کا شکار ہیں۔ افلاطون
سے حکیم تیری گردش کے معلوم کرنے میں لاچار ہیں۔ کہیں پر خوشیوں
کی نوبت بجتی ہے کہیں پر ماتم سرا ہو رہا ہے۔ جسوقت سورج عالمتاب
چھپ جاتا ہے اہلِ جہان تکلیف کے مارے دست تاسف ملتے کر
چراغوں اور لیمپوں کی روشنی تلاش کرتے ہیں لیکن بدبخت بوم جو ہمیشہ
گھر پر بیٹھتا ہے اُسی کی تباہی مانگتا ہے آفتاب کے چھپتے ہی اپنی
منحوس آواز سے خوشیوں کے مارے چہچہاتا ہے وہ نہیں دیکھتا کہ اس

کے چھپنے سے کسقدر اہل جہاں کو نقصان پہونچا کیونکہ اُسے تو آفتاب کے سامنے نظر نہیں آتا وہ گھبرایا ہوا آفتاب کے چھپنے کی دعا مانگتا ہے۔

پیارے احباب آج جس آفتاب صداقت اُنیسویں[19] صدی کے سچے شہید گنجینۂ حقیقات پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے مرنے کا کہرام چاروں طرف پھیل رہا ہے۔ لاکھوں آدمی اس بہادر کی موت پر آنسو بہا رہے ہیں جسطرف دیکھو جس سے بات کرو وہاں اسی جوانمرد کی موت کا ذکر ہو رہا ہے۔ یہ کون تھا؟ یہ وہ ہی جوانمرد محقق ہے جسکی تحقیقات نے مذہب اسلام کے چھکّے اُڑا دیئے۔ جب اہل اسلام کے پاس عقلی دلیل اور معقول ثبوت نہ رہے تو اسلام نے اپنی حالت زار کو دیکھکر اور اپنی قوم کو روز بروز عقائد اسلام سے گرتا ہوا معلوم کر کے اس شیر مرد کو دھمکانے کے واسطے عدالت میں دعوی دایر کردیا لیکن جس شیر مرد نے ویدک دھرم کی حفاظت اور بطالت اسلام کو دور کرنے کا بیڑا اُٹھایا تھا اُس نے رشیوں کی سنتان کو دھرم مارگ پر چلانے کے واسطے دُنیا کے آرام کو برسرِ طاق رکھدیا۔ جبکا آتما ہندو جاتی کو مسلمان اور عیسائیوں کے ہاتھ سے تباہ ہوتا دیکھکر اس بات کا مستقل ارادہ

کر چکا تھا کہ چاہے دُنیا ادھر سے اُدھر پلٹ جائے خواہ اُسکے بدن کے پُرزے
پُرزے اُڑ جائیں لیکن وہ اپنے دھرم کو کبھی نہ چھوڑے گا۔ اُس ذرا
مقدمہ کی ذرا بھی پروا نہ کی۔ کرتا کسطرح جبکہ اُس بہادر کا ایک بھائی
تھا دوسری طرف آریہ سماج کو ایک نقصان پہونچنے والا تھا۔ اِس دو
نے بھائی سے دھرم کو عزیز سمجھا اور اِسکا بھائی اِسکی بغیر حاضری میں
اسیطرح دوسرا بھائی بھی قدرت پرماتما سے راہی مُلک بقا ہوا لیکن ا
پر بھروسہ رکھنے والے جوانمرد نے استقلال کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ جبکہ ا
اکلوتا بیٹا بھی اِس دارِ فانی سے اپنی چھوٹی سی عمر میں چل بسا تو بھی
ایشور کی مرضی پر تسا کر رہا۔ بھلا جس دھرم بیر نے اِسقدر صدموں کے
پر بھی ایشور کا بھروسہ نہ تیاگا ہو جس نے بڑے بڑے مشکل مقاموں پر
ایک منٹ میں جان کے جانے کا خطرہ ہو دیدک دھرم کا ڈنکا بجایا ہو۔
جس شیر مرد نے پشاور جیسے خونخوار مقام پر آریہ دھرم کی خدمت زور شور
کی ہو جس شیر مرد نے چودھری گھاسی رام صاحب کے مسلمان ہونے کی
خبر سنکر اُن کے بچانے کے واسطے اپنی نوکری کو استعفا دیدیا ہو۔ جس شیر
غلام احمد قادیانی کے دعویٰ باطل کو ابطال کر دکھایا ہو اُس شیر مرد کو اِس

سے کیا خوف ہو سکتا تھا جبکہ اُسکی تحریر میں کوئی دعوی بے دلیل اپنی طرف
سے نہ تھا بلکہ جگہہ جگہہ قرآن و حدیث اور تواریخوں کی شہادتیں موجود تھیں
تو یہ دعوی کسطرحپر چل سکتا تھا *

باوجود بہت سے ہاتھ پیر مارنے کے یہ دعوی عدالت ضلع دہلی سے
خارج ہو گیا۔ اہل اسلام نے اپنے جھوٹے دعوی کو عدالت اپیل تک پہونچایا
اور بہت کوشش کی کہ کسیطرح اس تیر مرد اور دھرم بیر کو تکلیف پہونچائیں لیکن
سانچ کو آنچ نہیں اس خیال کے موافق وہ اپیل بھی اُڑ گیا۔ اسپر تو اہل اسلام
بڑا ہی جوش ہوا لیکن کرتے کیا اورنگزیب کا زمانہ تو تھا ہی نہیں کہ بیگناہ
گرو تیغ بہادر کو مروا ڈالتے نہ کسی اور مسلمان بادشاہ کا زمانہ تھا کہ حسیقت رائے
وغیرہ چھوٹے چھوٹے بالکوں کو بقصور تباہ کر دیتے۔ یہ زمانہ انگریزی راج تھا
اسواسطے آگے اپیل چیف کورٹ یعنی لاہور میں دایر کر دیا لیکن دعوئی بیدلیل کبھی
بھی سرسبز نہ ہوا اور یہ اپیل وہاں سے بھی خارج ہو گیا۔ اب تو اُنکے غصہ کی
حد نہ رہی جہاد کا خیال آیا وہ انگریزی راج میں ناممکن تھا۔ جب کوئی صورت
نظر نہ آئی تو اپنی جبلی عادت یعنی دغابازی کے بھروسہ خدائے الماکرین سے دعا
مانگتے ہوئے اس دھرم بیر کو دھوکھے سے مارنے کی صلاح کر دی *

وہاں کیا تھا کہ ایک مسلمان نہیں نہیں ۔ ظالم بے ایمان اُس تیرہ روز کے پیچھے لگ گیا اور اُن سے کہا کہ میں ہندو ہوں غلطی سے مسلمان ہو گیا تھا ۔ اب پھر شُدھ ہونا چاہتا ہوں آپ مجھے شُدھ کر دیجیے اور اُس سیچے جوان کو اس بے ایمانی کی خبر تک نہ تھی ۔ سواسطے اُنھوں نے منظور کر لیا لیکن وہ تو دغیرہ باہر دورہ کرنے چلے گئے اسکو موقع نہ ملا ۔ آخر کار ۶ مارچ کی رات کو وقت ۷ بجے کے جب کہ پنڈت لیکھرام ابھی اگھر میں بیٹھے ہوئے تھے وہ مردود بارادہ فاسد آیا اور اُن سے کہا کہ آپ مجھے وہ کتاب دکھلا دیں ۔ اُنکو کیا معلوم تھا کہ اسکی نیت کیا ہے یہ فوراً کتاب لینے کے واسطے اُٹھے اور جب اُنھوں نے الماری میں ہاتھ ڈالا اور اُسکی طرف پُشت ہو گئی تو اُس بے رحم ظالم نے جھٹ پیٹ اُنکے پیٹ میں چھرا چلا دیا جسکے سبب یہ گر پڑے اور وہ بے ایمان بھاگ گیا ۔ لوگ پنڈت جی کی لاش کو شفاخانہ میں لیگئے جہاں جا کر رات کے دو بجے اُنکی روح اس قفس فانی سے عالم جاودانی کیطرف پرواز کر گئی ۔

پیارے دوستو ! ہمارے پاس جو ایک میڈیکل طالبعلم کی چٹھی آئی تو پڑھکر حیران ہو گئے کہ سات گھنٹہ تک اس زخم شدید کے پہونچنے پر زندہ رہے

لیکن منہ سے ہی ایکدفعہ بھی نہ نکلی بلکہ وید منتر پڑھتے رہے جسطرح تندرستی
میں بیخوف اور مستقل مزاج اور ایشور پر بھروسہ رکھنے والے تھے ویسے ہی اس مصیبت
کیحالت میں بھی رہے۔ سچائی کو جسطرح اپنا دوست بنایا ہوا تھا اسیطرح صبر
استقلال سے بھی الگ نہ ہوئے ؛

آریہ گن! کیا پنڈت لیکھرام نے کسی آدمی کو مارا تھا جسکے واسطے وہ دشمنی
تھی؟ بالکل نہیں۔ بلکہ وہ تو آریہ دھرم کا کمانڈر انچیف تھا جس نے اپنی مضبوط
دلیلوں کے توپخانہ سے اسلامی بطالت کے قلعہ کو جڑ سے ہلا دیا۔ جس نے
سیکڑوں ہندو اور آریہ لوگوں کو اسلام کے گڑھے میں گرنے سے بچا دیا
جسکے سامنے اسلام کی طاقت نہ تھی کہ وہ کسی ہندو کو مسلمان بنا سکے سیکڑوں
مباحثہ ہوئے لیکن اسلام کو سوائے جہاد کے کوئی دلیل نہ سوجھی ؛

آریہ گن! جبکہ لیکھرام اور اسلام سے کوئی ذاتی رنج نہ تھا بلکہ رنج تھا
تو یہ تھا کہ وہ تمہارے آدمیوں کو لوٹنا چاہتے تھے یہ بچاتا تھا وہ ہماری
وید شاستر اور رشی منیوں پر جو جھوٹے الزام لگاتے تھے یہ اپنی زبردست
دلیلوں اور تحقیق شدہ ثبوتوں سے اسکو مٹاتا تھا۔ یہ ہی اسکا قصور تھا جسکے
عوض میں اسکو یہ سزا ملی نہیں نہیں اُس نے تمہاری حفاظت میں اپنی جان تک

قربان کر دی اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

آریہ گن!! اب آپ سوچئے۔ کیا یہ چھری پنڈت لیکھرام کے پیٹ میں لگی ہے؟ نہیں نہیں یہ چھری آریہ دھرم پر چلی ہے۔ کیا اس چھری سے پنڈت لیکھرام کی جان گئی یا اُسکا کوئی نقصان ہوا؟ نہیں نہیں وہ بیچارہ اپنی جانکو قربان کر کے اپنے فرض کو پورا کرتا ہوا شہید ہو گیا۔ اگر اس سے نقصان ہے تو تمہارے دھرم کا اور اگر صدمہ پہونچا ہے تو ویدک دہرم کا یا اُن لوگوں کو جو کو وہ اسلام کے پنجہ سے نکالکر ویدک دہرم پر لاتا۔

آریہ گن کیا آپ کرتگھنی بنیں گے؟ نہیں نہیں تمہاری کرتگھنتا تو زمانہ میں مشہور ہے کیا تم لیکھرام کے مشن کو ادھورا چھوڑ کر ویدک دہرم کو نقصان پہونچانے میں رضامند ہو گے بالکل نہیں۔ کون نالائق ہے جو اسوقت خود غرضی میں پڑکر آریہ جاتی کو کرتگھنتا کے کلنک سے کلنکت کرنیکے واسطے تیار ہو گا؟ کون نیچ پُرش ہے جو اس سچے بیر پُرش کی سچی جوش بھری تقریروں کو یاد کر کے آنسو نہ بہاتا ہو گا وہ کون آریہ کل انگار ہو گا جو اسوقت نیچی آدرش تا اور بیعزتی کو دکھلا کر دھرم ورود ھیوں کو یہ دکھلا دے گا کہ ویدک دہرم مُردہ نہیں۔

آریہ جاتی کرتگھنی نہیں جہاں تم لیکھرام کو قتل کر کے یہ سمجھ لو کہ آریہ دھرم کا کوئی

افظ نہیں یا اسلامی حملوں کا کوئی جواب دینے والا نہیں بلکہ مجھے یقین ہے
ب لوگ دھرم بیر کی یادگاری میں اسطرح پر کام کرینگے جس سے دُنیا
سلام ہو جاوے کہ آریہ جاتی زبانی جمع خرچ نہیں کرتی بلکہ سچی کرتگیتا
ور شکرگذاری اس میں موجود ہے جس سے آپکی جاتی میں لوگوں کو اُتشاہ پیدا
ہو اور وہ دُنیاوی اغراض کو چھوڑ کر دھرم کے کام میں لگ جاویں ؛

پیارے ناظرین! خیرخواہان دھرم نے نشچے کیا ہے کہ اُس بیر پُرش
ن پورا کرنے کے واسطے ہر ایک پرش کو ایک مہینے کی آمدنی دان کردینی
ہیے اور اسطرح کی آمدنی سے پچاس ہزار روپیہ اکٹھا کرکے اسطرح کام
چلانا چاہیے۔

تفصیل

(۱) اوّل انصاف :- انعام گرفتاری قاتل ایکہزار روپیہ ؛ خرچ مقدمہ
پانچسو روپیہ۔ باقی اخراجات مقدمہ پانچسو روپیہ۔ کل دو ہزار روپیہ

(۲) دویم :- پنڈت لیکھرام کی بیوہ اور اُنکی ماتا کے گذارہ کے واسطے
آٹھ ہزار روپیہ جمع کیا جاوے جسکا سود اُن کو دیا جاوے۔

(۳) سوئم :- پندرہ ہزار روپیہ کے سود سے دو اُپدیشک تردید اسلام
کے لئے بنام آریہ مسافر مقرر کئے جاویں تا کہ اُن کا مشن بند
نہ ہو :

(۴) چہارم :- دس ہزار روپیہ سے ایک لیکھرام مشن کے نام سے ہائی
سکول کھولا جاوے جسمیں لڑکوں کو مذہب اسلام کی تعلیم اور اسکی
تردید سے واقف کرایا جاوی :

(۵) پنجم :- پانچہزار روپیہ دلسطے انعام و تمغہ ہائے اُن لوگوں کے رکھا
جاوے جو مذہب اسلام کی تردید پر عمدہ کتابیں لکھیں :

(۶) ششم :- پانچہزار روپیہ پنڈت لیکھرام سیریز یعنی لیکھرام کی اپنی کتب
اور اُنکی نام پر جو اچھی کتابیں لکھی جاویں اُنکی اشاعت کے واسطے
لگایا جاوے ۔

(۷) ہفتم :- ایک میگزین یعنی رسالہ آریہ مسافر کے نام سے
جاری کیا جاوی جسکا مدعا ایسا ہے کہ اُن اعتراضات کی تردید ہو جو
ویدک دھرم پر کرتے ہیں ۔ نیز قرآن وغیرہ کا خاکہ دکھلایا جاوے

پیارے آریہ گن ! اس کام کے کرنے سے پنڈت لیکھرام کا مشن برا

ہو جاوے گا اور آپکے اندر کئی لیکھرام پیدا ہو جاوینگے۔ یہ ایسا موقع ہے کہ جسکا بگڑنا آریہ سماج کی موت اور بن جانا آریہ دہرم کی فتح یابی ہے کیا اِس کام سے کچھ آپ لیکھرام کی مدد کرتے ہیں؟ کیا وہ آپکی امداد کا محتاج ہے؟ نہیں نہیں آپ اپنے دھرم کی رکشا کرتے ہیں اپنے آریہ نام کا وقار بڑھاتے ہیں اور سنسار کے آلکار پر کمر باندھتے ہیں =

اُٹھو!!! رشیوں کی سنتانو ایتن کرو! کیا آپ کو یاد نہیں کہ حقیقت رائے نے جان دیکر دھرم کی رکشا کی تھی۔ جیسے کہ اُس چھوٹے سے لڑکے نے جان دیکر دھرم کی حفاظت کی کیا آپ ایک ماہ کی آمدنی بھی اسکی حفاظت کے واسطے نہ دینگے تو کسطرح اپنے دھرم کو تمام میں پھیلانے کا دعوی کر سکتے ہیں اور کس حوصلہ پر اپنے دھرم کے آدمیونکو دوسرے مذہبوں سے بچا سکتے ہیں :-

آپکو معلوم ہو کہ جسوقت راجہ جیپال والی لاہور پر محمود غزنوی نے چڑھائی کی تھی اُسوقت اِس مُلک کی عورتوں نے اپنے زیور گلا گلا کر دہرم کی حفاظت کے واسطے بھیجے تھے :-

یہ وہ دلیل ہے کہ جسمیں لاکھوں نظیریں اِسبات کی ملسکتی ہیں کہ کمزور

عورتوں نے اپنے دھرم کی حفاظت کے واسطے جان دینا قبول کرلیا۔ لاکھوں ادنیٰ اور اعلیٰ خاندان کی عورتیں ستی ہوگئیں۔ اپنے نازک جسم کو چتا کی جلتی ہوئی آگ میں بھسم کردینا دھرم کے جانے سے اچھا معلوم ہوا راجہ داہر والیٔ سندھ کی رانی کا حال کس سے چھپا ہوا ہے۔ رانی پدمنی کا حال کون نہیں جانتا کرتنا گماری کے حال سے کون واقف نہیں کہاں تک گنائیں اس دھرم بھومی بھارت میں جو آج ادھرم بھومی ہو رہی ہے کوئی قصبہ اور شہر نہ ہوگا جہاں پر دس بیس دھرم ویر نہ پیدا ہوئے ہوں۔ پھر آپکا اس وقت دھرم سے ہٹنا کیا آپکو کلنکت نہ کرے گا؛

پیارے آریہ بھائیو! کیا یہ پچاس ہزار روپیہ کوئی بڑی چیز ہے؟ جس کو آپ پورا نہ کرسکیں گے۔ بالکل نہیں۔ دیکھو کرنال سماج میں تھوڑے سے آدمیوں میں لیکچر دینے سے مبلغ دو ہزار تین سو روپیہ ہوگیا اور باقی اب ہو رہا ہے جہاں پر اُمید قوی ہے کہ پانچ ہزار سے زیادہ ہو جاوے گا۔

جبکہ ایک ضلع کا یہ حال ہے تو پنجاب کے تیس ضلعوں میں تو

ڈیڑھ لاکھ ہو سکتا ہے۔ کوشش کرنا ہمارا فرض ہے مدد پرماتما دیتی ہیں

آؤ! رشی سنتانو! سب بل کر ایکدفعہ پھر بھارت کو رشی بھومی

بنانے کی کوشش کریں اور یہاں پر جو ادھرم کے پھیلنے سے آج۔ قحط

مری۔ پھوٹ۔ مقدمہ بازی وغیرہ نظر آرہے ہیں ان سب کو ناش

کر ڈالیں۔ اس مہایگیہ کے پورا کرنے کے واسطے پنڈت لیکھرام

بیر بلی دان ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دھرماتما اتساہ سے

اور بلی دان بھی تیار کرتے جائیں جب تک کہ ہمارا یگیہ پورا نہ ہو؛

پیارے ناظرین آپ لوگوں کی کوشش سے پنڈت لیکھرام

کا مشن پورا ہوگا آجتک جو اسلام ہندوستان میں پھیلا وہ ہنود

کی کمزوری سے کہ اُنھوں نے بگڑے ہوئے بھائیوں کو واپس نہیں لیا

اور مذہب اسلام کی تردید پر کمر نہیں باندھی ورنہ کبھی ممکن نہ تھا کہ ہندوستان

کی زمین میں اس قسم کا مذہب جسکا اصول ہی دُنیا کو نقصان پہونچانا ہو کسی

طرح پر چل سکتا اور آج جسقدر مسلمان نظر آتے ہیں یہ سب ہماری بھائی ہیں

جن کو اس غلط تعلیم نے گمراہ کرکے اس قسم کا بنا دیا ہے:۔

آپ کا فرض ہے کہ آپ اس جہالت کی تعلیم کو تباہ

کر کے اِن کو علمیت کی طرف راغب کریں ۔

اُوم شانتی

شانتی

شانتی

پنڈت لیکھرام کی بنائی ہوئی کتابیں

ثبوت تناسخ ۔ تکذیب براہین احمدیہ ۔ ایضاً حصہ دویم زیر طبع ہے

نسخہ خبط احمدیہ ۔ حجت الاسلام ۔ کرشچن مت درپن

رسالہ جہاد ۔ راہ نجات ۔ مسئلہ نیوگ ۔ سائنچ کو آنچ نہیں ۔ سچ دھرم کی ...

صداقت رگوید ۔ متعصب یادریوں کی نافہمی کا علاج ۔ اظہار حق ۔ آریہ نمستے

کی تحقیقات ۔ کلماری بھوشن ۔ آریہ سماج میں شانتی پھیلانے کا اپاد

سورتی پرکاش وغیرہ ۳۷ کتابیں ہیں :-

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستّ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ ۔ نراکار ۔ سرو شکتیمان ۔ نیایکاری ۔ دیالو ۔ اجنما ۔ اننت ۔ نروکار ۔ انادی ۔ انوپم ۔ سرو آدھار ۔ سرویشور ۔ سرو ویاپک ۔ سروانترجامی ۔ اجر ۔ امر ۔ ابھے ۔ نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسیکی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

(۳) وید ستّ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ستّ کے گرہن کرنے اور استّ کے تیاگنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہیئے ۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستّ اور استّ کو وچار کر کرنے چاہئیں ۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتّی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتّی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتّی میں اپنی اُنتّی سمجھنی چاہیئے

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

کتبہ منوہر سروپ ما

اوم

ٹریکٹ نمبر (۲۲)

عقائد اسلام پر عقلی نظر

نمبر ۳

مصنفہ

پنڈت کرپارام شرما جگراؤنوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
ممالک مغربی و شمالی

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں چھپی

بقلم منوہر سروپ

عقائد اسلام پر عقلی نظر

پیارے دوستو عقائد اسلام میں نجات کا آغاز تو مسلّمہ مسئلہ ہے لیکن اُسکا انجام نہیں ۔ اب آپ سوچیں کہ جب قاعدۂ قدرت تو یہ ہے کہ ہر ایک چیز جسکا آغاز ہو جاتا ہے فانی معلوم دیتی ہے لیکن اسلام آغاز والی چیز کو ابدی مانتا ہے یہ غلطی بہت بھاری ہے ؛

اس کے علاوہ جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ دنیا میں ایک کنارہ کا دریا کہیں نظر نہیں آتا گویا یا تو کسی چیز کے کنارے نہ ہوں یہ تو جدی بات ہے اگر کنارہ ہو تو ایک کبھی نہیں ہو سکتا ۔ یعنی جسکا آغاز نہ ہو اُس کا انجام بھی نہیں ہوتا لیکن جسکا آغاز ہو اُسکا انجام بھی لازمی ہے ؛

چونکہ عقائد اسلام میں اس قسم کی بے انتہا عقلی اور علمی کمزوریاں موجود تھیں اور مباحثہ میں اہل اسلام ان کے ثابت کرنے میں عاری تھے ۔ اسواسطے اسلام میں مذہب کو عقل سے تحقیقات کرنا کفر بتلایا گیا ؛

پیارے ناظرین عقائد اسلام میں مسئلہ قیامت بھی ایک مسلمہ
مسئلہ ہے لیکن اس مسئلہ پر غور کرنے سے بانیان اسلام کے علم و عقل
سے بے بہرہ ہونے کا ثبوت صاف طور پر ملتا ہے۔

ہمارے مسلمان بھائی اپنے اعتقاد میں یہ مانتے ہیں کہ جب کوئی انسان
مرجاتا ہے تو منکر و نکیر دو فرشتے اسکی قبر پر آکر چند سوال کرتے ہیں اور اسکے
بعد قیامت کے دن خدا تعالیٰ ہر ایک آدمی کے اعمال کا حساب کرتا
ہے اسکا ثبوت سوانح عمری محمد صاحب اردو چھاپہ لاہور کے صفحہ ۲۵
۲۵۱ کے دیکھنے سے صاف ملتا ہے کیونکہ جب محمد صاحب کا اکلوتا
بیٹا ابراہیم مرگیا تو اس کی قبر پر محمد صاحب نے یہ الفاظ کہے کہ ای
میرے بیٹے یہ بات کہہ کہ خدا میرا مالک ہے خدا کا رسول میرا باپ
تھا اور میرا مذہب اسلام ہے :

یہ کارروائی محمد نے اس لئے کی تھی کہ اپنے بچہ کو فرشتوں کے
ان سوالات کے جوابات دینے کے لئے تیار کرے جو مسلمانوں کے
مذہبی اصول کے موافق مردہ کو قبر میں دینے پڑتے ہیں :

پیارے دوستو آپ غور سے سوچیں کہ محمد اور اسکی ماننے والے

مسلمانوں کو اس بات کا بالکل علم نہیں کہ موت صرف روح اور وجود کے الگ ہونے کا نام ہے جب جسم سے روح نکلجاتی ہی تب وہ مُردہ کہلاتا ہے اُس حالتمیں وہ کسیکے سوال کا جواب نہیں دیسکتا اور مُردہ کو قبر میں ڈالکر اُس سے سوال و جواب کرنا کیا معنی رکھتا ہی کیونکہ فعل کرنیوالی تو روح جسم سے پہلے علیحدہ ہو چکی۔ اب مُردہ جسم جس نے بذات خود کوئی فعل نہیں کیا صرف روح نے جو اس جسم کی مالک تھی فعل کئے تھے۔ اب اس بیچارہ جسم سے اُن گناہوں کی بابتہ سوال کئے جاتے ہیں یہانپر یہ مثال صادق آتی ہی:۔

ایک سیدھا سادا سپاہی کہیں جا رہا تھا راستہ میں اُسے معلوم ہوا کہ کوئی آدمی کسی بیگناہ کو قتل کر رہا ہی۔ وہ فوراً اُس طرف پہونچا لیکن اُس کے پہونچنے سے پہلے قاتل نے اُسکو قتل کر دیا تھا۔ اب سپاہی اُسکے پیچھے دوڑا۔ اس قاتل نے اپنی تلوار کو پھینکدیا سپاہی نے اپنے سیدھے پن سے یہ سمجھ لیا کہ بس قاتل پکڑا گیا وہ اُس قاتل کا پیچھا چھوڑ کر تلوار کو پکڑ تھانے میں لایا اور وہاں پر لکھوا دیا کہ اس نے ایک آدمی کا خون کیا ہی۔ اسواسطے اس مجرم کو پکڑ کر لایا ہوں۔ اتفاق

داروغہ بھی اسی قسم کے تھے اُنھوں نے تلوار سے سوال کیا کیوں ری
تو نے میرے علاقہ میں خون کیا۔؟ بھلا تلوار اُسکا کیا جواب دیتی داروغہ
صاحب بغصہ میں آکر چلّا کر بولے تو جواب کیوں نہیں دیتی۔ غرضکہ اسیطرح
ایک گھنٹہ تک اپنی جہالت سے تلوار پر غصّہ کیا لیکن جواب ندارد۔

اتنے میں ایک سمجھدار آدمی وہاں آگئے اُنھوں نے اس تماشہ کو
دیکھکر پوچھا ارے بھائی کیا معاملہ ہے سپاہی نے کہا جی جناب میرے سامنے
اس تلوار نے ایک آدمی کو قتل کیا۔ اب جب اس سے سوال کرتے
ہیں تو جواب نہیں دیتی یہ بڑی ڈھیٹ ہے۔ اُس سمجھدار نے انکی
بیوقوفی کو معلوم کر کے کہا کہو جمعدار اس مقتول کو اس تلوار ہی نے
قتل کیا تھا یا اسکے ساتھ کوئی اور بھی تھا سپاہی نے کہا جناب ایک آدمی
اور بھی تھا جو بھاگ گیا تھا لیکن آدمی اُسکا شریک نہ تھا کیونکہ کاٹا تو اسی نے
(سمجھدار) تم نے آدمی کو کیوں نہ پکڑا؟ (سپاہی) جناب وہ تو بھاگ گیا
اور مجھے پکڑنے کی ضرورت بھی نہ تھی کیونکہ قتل تو اس نے کیا تھا نہ کہ اس نے
(سمجھدار) کیا یہ اکیلی قتل کر سکتی ہے؟ (سپاہی) کیا وہ اسکے بغیر قتل کر سکتا تھا
(سمجھدار) تو کہو نا دونوں نے ملکر قتل کیا پھر تم اکیلے کو کیونکر پکڑ لائے (سپاہی) جناب

وہ ساتھی نہیں تھا اور بھاگ بھی گیا اگر اُس کا ساتھی ہوتا تو اسے چھوڑ بھاگ کیوں جاتا (سمجھدار) سچ ہی جناب اُسکے پکڑنے میں تو تکلیف بھی ہوتی اسواسطے حضور اسی کو پکڑ لائے۔ خیر یہ تو بتلائیے کہ قتل اُس نے کسطرح کیا جبکہ اُسکے اندر ارادہ ہی نہ تھا اور وہ اُسکے بغیر دوسرے اوزار سے بھی قتل کر سکتا تھا لیکن یہ اُسکے بغیر کچھ بھی نکر سکتی تھی۔ سمجھدار آدمی کی اس بات کو سُنکر سپاہی گھبرا کر بولا۔ سُنو صاحب تم پولیس میں آکر منطق گھوشتے ہو ہمارے علاقہ میں عقل و علم کو دخل نہیں۔ اگر یہاں انکو دخل دیا جاتا تو یہ ہماری کُل رعیت کب کی باغی کر دیتے کوئی بھی ہمارا تابعدار نہ رہتا۔ تم کو ہم اِسوقت حکم دیتے ہیں کہ فوراً ہمارے علاقہ سے باہر چلیجاؤ۔ اگر تم نے پھر کبھی یہاں آنے کا ارادہ کیا تو بجرم بغاوت پھانسی دیجاویگی *

پیارے دوستو یہ اندھیر نگری چوپٹ راجہ کا معاملہ عقائد اسلام میں موجود ہے جو منطق کو دخل دے وہ کافر کہلائے اور بے منطق حیوانوں کی طرح خلاف عقل و علم باتوں کا اتنا صدق کہتا جاوے وہ مومن ہے *

یہ تو جملہ معترضہ تھا اب اصل مضمون کیطرف غور کیجئے کہ اگر مسلمان بھائی یہ کہیں کہ مُردہ میں بھی روح ہوتی ہے اور اُسکی قبر میں جاتی ہے

تو اس سے بڑھکر دعوی بے دلیل اور کیا ہو سکتا ہے کیونکہ مُردہ میں روح
کی کوئی صفت معلوم نہیں ہوتی۔ چونکہ محدود خدا جو کہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی
روح جیسی لطیف چیز کو پکڑ نہیں سکتا تھا اور نہ ہی اُسکے فرشتوں میں
بسبب محدود اور مجسم ہونے کے یہ طاقت ہے اسواسطے بیچارہ نے جسم
ہی سے سوال و جواب کرنے شروع کر دئے۔ دوسرے اس مسئلہ سے خدا
محتاج بالغیر ٹھہر جاتا ہے کیونکہ اُسکا کام بغیر ایجنٹوں کے چل نہیں سکتا۔
تیسرے خدا کے عالم کُل ہونے پر بھی اس سے الزام عائد ہوتا ہی کیونکہ سوال
لاعلمی کیوجہ سے ہوا کرتا ہے جیسا کہ ایک لایق آدمی لکھتا ہی سے چو دانی و
پرسی سوالت خطا ست۔ اگر تو جانتا ہے اور پوچھتا ہی تو تیرا سوال کرنا
غلطی ہی چونکہ خدا عالم کُل ہی اسواسطے منکر نکیر کے ذریعے سے سوال و جواب
کرکے اُس سے خدا کا جزا اور سزا دینا بھی جاہلوں کی من گھڑت ہی جسطرح
ہندو جاہلوں نے یم اور اُسکے دوت اور چتر گپت اور اُسکا بہی کھاتہ
گھڑ لیا ہے اسیطرح اسلامی جُہلا نے منکر نکیر کا مسئلہ گھڑ لیا ہی۔ اب رہا
قیامت کے دن کا حساب اسمیں یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص مرتا ہی اُسکی
روح قیامت کے پہلے کہاں رہتی ہی اور نیک و بد روحوں کیواسطے ایک ہی جگہہ حوالات مقرر ہی

یا مختلف جگہہ۔ اگر کہو ایک ہی جگہہ تو اس سے بڑھکر ظلم اور کیا ہو سکتا ہے
اندھیر نگری چوپٹ راجہ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا یعنی نیکوں کو بھی اور
اور بدوں کو بھی۔ ایسا اندھیر کسی دنیاوی بادشاہ کے راج میں نہیں
اس منصف خدا تعالیٰ کے دربار میں کسطرح ہو سکتا ہے اگر کہو کہ نیکوں
واسطے علیحدہ جگہہ مقرر ہی اور بدوں کے واسطے علیحدہ تو وہاں سکھ دکھ
ہو ہی گا بس انصاف ہو چکا اب قیامت کی ضرورت ہی کیا ہی کیونکہ
روحیں مرتی ہیں اور روز ہی خدا تعالیٰ انکے اعمال کے موافق انکو اچھے یا بُرے
جسموں یا مکانوں میں پہنچاتا ہی بس جبکہ خدا روزمرہ عملوں کے موافق
بُری حالتوں کو پہنچاتا ہی تو مسئلہ قیامت بالکل غلط ہے اور حساب کرنا
لاعلمی کے مرض کی دوا ہی ورنہ عالم کل تو حساب سے پہلے ہی اُسکے اعمال کی
کل کیفیت کو جانتا ہی اور اسی کے موافق آرام یا تکلیف کی جگہہ میں پہنچاتا
پیارے دوستو اسلام کے مسئلہ قیامت سے اسلام کی ان چیزوں کی
ناواقفیت صاف طور پر تسلیم ہو جاتی ہی یعنی اوّل تو مذہب اسلام کے بانی کو
روح کی ماہیت کا کچھہ بھی علم نہ تھا دوسرے خدا کی عالم کل وغیرہ صفتوں سے
بالکل ناواقفی ہی تیسرے موت کا بھی علم نہ تھا اگر کوئی اسلام کی کتابوں کو تحقیقات کی

ہے یا عقائد اسلام کو عقلی طریق سے سوچیں تو اُسے اقرار کرنا پڑیگا کہ اسلام
میں روحانیت کا نام بھی نہیں ہوتا۔ جبکہ انکی الہامی کتاب میں اسکا کچھ
بھی ذکر نہیں اور نہ اسلامی خدا کو روح کی ماہیت کا علم معلوم ہوتا ہے
سے صاف طور پہ پایا جاتا ہے کہ یہ مذہب انسانی گھڑنت ہے اسکی جو
سچائی ہے وہ دوسرے مذہبوں سے لی ہوئی ہے مثلاً ایشور کو ایک ماننا [illegible]
دھرم سے لیا گیا ہے جیسا کہ ہم ٹریکٹ نمبر ۲ میں دکھلا چکے ہیں [illegible] اسکی اپنی
جو کچھ اپنا ہے وہ یہ ہے کہ محمد علیہ وسلم پیغمبر آخر الزماں ہے اور منزل کتابوں کی
تردید و تنسیخ ہوتی ہے یا قرآن خدا کی کتاب ہے یا مذہب میں عقل کو دخل نہیں
یا مذہب کیواسطے تلوار سے کام لینا چاہئے یا دوسرونکے زر و مال کو لوٹ کر
غلام بنا لو یا دوسرے لوگونکے مذہبی مکانات گرا دو۔ شوہر دار عورتیں لوٹ کر
آنے سے حلال ہیں اسی قسم کی چند اور باتیں ہیں جن میں روحانیت کا
نام تک بھی نہیں اور نہ سچائی کو اُن سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے ؛

پیارے ناظرین ہمارے اسلامی بھائی اگرچہ فخر سے کہا کرتے ہیں کہ اسلام
کی برابر دنیا میں کوئی مذہب نہیں لیکن وہ اسکو عقل سے ثابت کر ہی نہیں سکتے
کیونکہ انھوں نے تحقیقات میں عقل سے کام ہی نہیں لیا [illegible] روحانی [illegible]

کچھہ اور لکھا جاتا ہے۔ اسلام کے عقائد میں روح کا پیدا ہونا مانا گیا ہی لیکن
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا روح مجسّم ہی یا غیر مجسّم اگر کہو مجسّم ہی تو اُسکا جسم
مرکب ہی یا مفرد۔ اگر کہو مرکب ہے تو اُسکی ترکیب کن اشیاء سے ہوئی ہی اور
فانی بھی ہوگی۔ چونکہ ترکیب کے واسطے سولہ عنصروں کے اور کوئی چیز
نہیں تو مرکب ماننے سے عنصروں کی ترکیب سے روح کی پیدائش
ماننی پڑیگی اُس حالت میں روح اور جسم دونوں مادّی ٹھہر جاویں گے اور
کہو مفرد تو ذرہ ہوگا۔ پیارے دوستو چونکہ مادّہ میں علم کی صفت نہیں یعنی اُس
کے مختلف اجزا میں علم کی صفت پائی نہیں جاتی اور جو صفت اجزا میں موجود
نہو اُسکو مرکب میں ماننا سراسر علم اور مشاہدہ کے خلاف ہی کیونکہ ہم نے کبھی نہیں دیکھا
کہ دس گرم دوائوں کے اجتماع سے سردی پیدا ہو جاوے۔ نفی سے اثبات کی
پیدائش سوای جاہلوں کے کوئی بھی تسلیم نہیں کر سکتا کیونکہ اسحالت میں علّت معلول کا
مسئلہ ہی رد ہو جاویگا اور جب علّت معلول کا مسئلہ گر گیا تو اِس مسئلہ سے جسطرح
کارن کو دیکھکر کاریہ کی پیدائش کا خیال کیا جاتا ہے وہ سب غلط ہو جاے گا
اور اُسوقت سوائے ظاہری اُصولوں کی کل آنیوالے کام بند ہو جائیں گے جو کہ
انسان اور حیوان میں صرف اسیقدر فرق ہی کہ انسان علّت کو دیکھکر معلول کی پیدائش کا خیال

ی آگے کے واسطے انتظام کیا کرتا ہے یہ سب کام بند ہو جائیں گے صرف حیوانوں
طرح موجودہ کا انتظام کرنا ہی انسان کا فرض ہو جائیگا ؛

پیارے دوستو اسلام کی الہامی کتاب میں جیسے متضاد احکام ہیں اُنکے
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن کتابوں کا بنانیوالا علمیت سے بے بہرہ تھا کیونکہ
کوئی عالم آدمی تو اپنی بات کو آپ کاٹ نہیں سکتا جب عام عالم اپنی بات کو سمجھکر
ہے اور اُسکا پاس کرتے ہیں تو خداوند کریم جو بالکل عالم الغیب اور ہمہ دان ہے
وہ کیونکر اپنی بات کی تردید کر سکتا ہے۔ اور قران میں تو ایک جگہہ خدا کو رب العالمین
سب کا مالک بنایا گیا ہے دیکھو سورۂ فاتحہ لیکن بہت جگہہ قتل الکافرین کا
حکم دیا گیا ہے بہت سے لوگ کہیں گے کہ کافر کسے کہتے ہیں؟ اگر کہو جو خدا
کو نہ ماننا ہو وہ دہریہ یا ناستک ہے اگر کہو جو خدا کو اُسکے اعلیٰ وصفوں کو علیحدہ کرکے
اور اگر دنیا میں ایجاد کرکے خدا کی توہین کرتا ہو جیسے بُت پرست وغیرہ خدا کی
مرضی کے خلاف عمل کرتے ہیں تو اسلام پر کفر کا الزام خود آ جاتا ہے
اور اس نے خدا کو لامحدود کی جگہہ محدود اور مالک ازلی کی جگہہ مالک مصنوعی
قدیمی تخت نشین کی جگہہ نیا تخت نشین اور قادر مطلق کی جگہہ محتاج بالجسم
بنا دیا جس سے دنیا میں چاروں طرف گناہ کا زہر پھیل گیا

اور اگر آپ غور سے دیکھیں تو موجودہ زمانہ میں بھی اسلام کی غلط تعلیم
سبب سے لاکھوں بیقصوروں کے خون ہو رہے ہیں۔ کروڑ وں
جہالت کی بیماری میں مبتلا ہیں اور بے انتہا آدمیوں نے تعصب کے
راستی سے دشمنی اختیار کر لی ہے۔

پیارے ناظرین اگر آپ دیکھیں کہ اسلام میں کسقدر آدمی ایسے
جو نفس کشی کرتے ہیں جن کے دل میں انصاف اور راستی کا گھر ہے
کو خدا کا خوف ہو تو آپ بہت ہی کم آدمی اس قسم کے پائیں گے۔ اگر
گروہ ہے تو اسلام میں اگر قصائیوں کا انبوہ ہے تو اسلام میں۔ اگر جہالت
ہے تو اسلام میں۔ اگر تعصب اور خونخواری کا شور ہے تو اسلام میں اسکی
وجہہ یہ ہے کہ جولاہے۔ دُھنے۔ قصاب۔ بھٹیارے۔ چڑیمار وغیرہ
رذیل قومیں اسلام کی پشت پناہ ہیں جن میں بسبب بیعلمی کے غصہ
اور جوش زیادہ ہوتا ہے اور بسبب رذالت کے اچھی صحبت سے بالکل بے بہرہ ہوتے
پیارے دوستو اسلام کے رذیل لوگ ہی خود غرض نہیں ہوتے بلکہ
عالم اور متقی مسلمان بھی خود غرضی کے مبتلا پائے گئے ہیں۔ مثلاً اسلام
بڑا حامی اور متقی بادشاہ عالمگیر کا حال پڑھو تو ساری کیفیت تعلیم اسلام کی

[...]ر دیا گی۔ عالمگیر نے باپ کو قید کیا بھائیوں کو دھوکھا دے کر مروا ڈالا
[...]ے قریبی خاندان میں سے سوائے اپنی اولاد کے کسیکو باقی نہ چھوڑا کیا
[...]لام نے اسکو اس پاپ سے روکا بالکل نہیں۔ کیا اُسکو کسی نے بُرا کہا بالکل
[...]یں۔ سوچنے کا مقام ہے کہ جس مذہب میں بجائے والدین کی عزّت کی اُنکو
[...]ید کرنا درست ہو گیا وہ مذہب خدا کیطرف سے ہو سکتا ہے۔ اگر کسی ہندو
[...]راض سے یہ فعل جاری ہوتا تو شاید کوئی مسلمان زبان ہلا بھی سکتا لیکن
[...]کسی کے پاس جواب ہی نہیں کیونکہ اورنگ زیب نے شاہجہاں اپنے
[...]پ کو صرف اسواسطے قید کیا کہ وہ اپنے بڑے بیٹے دارا شکوہ کو جو
[...]دشاہی کا حقدار تھا بادشاہت دینا چاہتا تھا کیا اپنے بھائیوں کو جو مسلمان
[...]یں مار ڈالنا ایمانداری ہے جیسا کہ اورنگ زیب نے کیا ÷

پیارے ناظرین اگر آپ اس ظالم بادشاہ کے ساری حالات پڑھینگے
[...]و اسکی ہندوؤں پر ظلم کرنے سے آپکو جو دُکھ معلوم ہوتا ہے وہ بیوجہ معلوم ہوگا
[...]یونکہ دل سے آپکو معلوم ہو جائیگا کہ اسلام کی فطرت ہی ظلم ہے جب مسلمانوں
[...]نے اپنی غرض کیواسطے باپ تک کو قید کیا بھائی بھتیجوں کو مار ڈالا تو اس قسم
[...]کے خود غرض اور ظالموں سے ہندوؤں کو تکلیف نہ پہونچتی تو جائے تعجب تھی اور مسلمانوں نے

اپنی طبیعت کے موافق خدا کو بھی منصف و عادل۔ جبّار۔ قہّار بنا دیا
یہاں تک اُسکی ہجو کی کہ اُس کو شیطان کے مقابلہ میں لگا دیا کیونکہ
ہمیشہ بندگان خدا کو بہکاتا ہے اور حضرت جبّار و قہّار اُسکا کچھ بھی نہیں
سکتے اور دُنیا میں بقول مسلمانان شیطان کی رعیت بہ نسبت خُدای
و قہّار کے بہت زیادہ ہے +

پیارے ناظرین اگر اورنگ زیب کسی ہندو بادشاہ کو قید کر لیتا اور
بلا قصور اُسکی اولاد کو مار ڈالتا تو ہمارے مسلمان بھائی اُسکی بہت تو
کر سکتے۔ لیکن جب اُس نے مسلمان بادشاہ کو اپنی غرض کے واسطے
کیا وہ بادشاہ کون اُسکا اپنا باپ۔ اُس نے مسلمان شاہزادوں کو
کیا تھے اُسکے کون اُسکے بھائی حقیقی۔ لیکن اسپر بھی وہ مسلمان
وہ جبّار و قہّار تھا +

ہم کہاں تک لکھیں عقائد اسلام کا عجیب حال ہے نہ کوئی بات
ہے نہ اہل دُنیا کے واسطے مفید ہے۔ وہ اصل مذہب اسلام نفسانیت کا
ہے اور روحانی باتوں کا دشمن ہے۔ اس کا ہر ایک عقید
صرف ایمان ہی ایمان ہے گیان کچھ بھی نہیں۔ نہ تو خود پیغمبر صاحب

معقول سے واقف تھے اور نہ انھیں روحانی معاملات میں دخل تھا بلکہ وہ
تو بندۂ دنیا اور شہوت نفسانی کے غلام تھے جو کہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ عام
مسلمانوں کے واسطے چار عورتیں بتلائیں اور جب حضرت کی اپنی شہوت چار
بیویوں سے پوری نہ ہوئی تو گیارہ نکاح کر ڈالے اور چار کی حد کو توڑ دیا۔
اپنے متبنّیٰ بیٹے کی جورو کو خوبصورت دیکھکر اُسے بلا نکاح ہی بیویوں
میں شامل کر لیا اور کہا کہ میرا نکاح خدا نے پڑھ دیا اور عائشہ سے نو برس
کی عمر میں ہم بستری کی۔ غرض کہاں تک لکھیں محمد صاحب کی سوانح عمری مصنفہ
ارونگ واشنگٹن کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام صرف پولٹیکل
اغراض کے پورا کرنے شہوت پرستی کو پھیلانے کا نام ہے اسمیں خدا کی پرستش
اور اسکی سچی تعریف کی خبر تک نہیں +

اگلے نمبروں میں ہم آریہ دھرم اور اسلام کا مقابلہ کر کے دکھلائینگے

اوم شم +

تمام شد

آریہ سماج کے نیم

سب ستیہ ودیا اور جو ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور

ایشور سچدانند سروپ نراکار، سروشکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ انن

نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریا

اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے

وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا

پرم دھرم ہے ۞

ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگ میں سرودا اُدیت رہنا چاہئیے

سب کام دھرمانوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۞

سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور

سماجک اُنتی کرنا ۞

سب سے پریتی پورک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئیے ۞

اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئیے ۞

ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئیے

سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سو

اوم

ٹریکٹ نمبر ۲۴

عقائد اسلام پر عقلی نظر

نمبر (۴)

جسکو پنڈت کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
ممالک مغربی و شمالی نے رچکر
شائع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپی

ओ३म्

عقاید اسلام پر عقلی نظر

نمبر (۴)

پیارے ناظرین عقاید اسلام میں ایک مسئلہ شیطان کی ہستی کا ہے جسکو
لوگ بدی کا خدا کہتے ہیں لیکن یہ شیطان بڑا زبردست معلوم ہوتا ہے۔ اسکے ہاتھ
سے اسلام کے کسی پیغمبر کو رہائی نہیں ملی۔ اسی شیطان نے آدم کو بہکا کر
بدی کی تمیز کا پھل کھلایا تھا جس سے اسلامیوں کا مورث اعلیٰ خدا کا نافرمان ہوکر
بہشت سے نکالا گیا۔ اسیطرح قریباً اسلام کے ہر ایک بزرگ کو تنگ کیا۔ آخر
شیطان کون ہے؟ اسکی روایت اسلامی کتابوں میں اسطرح پائی جاتی ہے کہ

…یل نامی فرشتہ تھا۔ جسوقت خدا نے آدم کو پیدا کیا اُسوقت تمام فرشتوں کو
…یا کہ آدم کو سجدہ کریں۔ ہر ایک فرشتہ نے سجدہ کیا لیکن حضرت عزازیل نے
…بندہ خدا اور اوّل درجہ کا موحّد تھا اِس مردم پرستی سے انکار کیا پس وہ بہشت
…سے نکالا گیا اور اُسکا نام شیطان رکھا گیا ۵

پیارے دوستو اگر ہم اِس روایت کو غور سے سوچیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی
…وں میں اُن موحّد لوگوں کو کہ جنھوں نے خدا کو چھوڑ کر کسی انسان کی پرستش
…نہیں کی یا جو شرک کو بُرا سمجھتے تھے اور انھوں نے اپنی علمیت کے بھروسہ پر کسی
…ی پیغمبر کے غلط دعوی کو تسلیم نہیں کیا شیطان بنا دیا ہے کیونکہ اسلام
…ہے انکے کلمہ میں خدا کے ساتھ میں محمد کا رہنا لازمی ہے اور جو محمد کو رسول
…نے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا خواہ وہ کتنا بڑا عالم باعمل اور خدا پرست ہو کیونکہ
…شیطان سے بڑھکر کوئی عالم اور موحّد اسلامی کتابوں میں پایا نہیں جاتا
…حضرت آدم کو شیطان نے کس چیز کا پھل کھلایا تھا جسکو نیکی بدی کی تمیز کا پھل
…تے ہیں۔ لوگ جانتے ہیں کہ نیکی بدی کی تمیز کس سے ہوتی ہے۔ وِدیا یعنی علم سے
…شیطان نے آدم کو تعلیم دی یعنی علم پڑھایا جس سے وہ سچ جھوٹ یا نیکی بد
…ی کرنے لگا۔ پس چونکہ اُسی علم ہو گیا اور اُس سے یہ اُمید رہی کہ ہر ایک غلط

اصول کو بھی تسلیم کرنا جاوے گا۔ تب خدای محمدیان گھبراگیا اور بیچاری عزا
عزازیل جیسے موحد اور خداپرست عالم باعمل فرشتہ نے تعلیم دیکر غلطی کی
اور راستی کی پیروی کرنیکے واسطے آمادہ کردیا بہشت سے نکالدیا ؛

پیارے دوستو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ جس شخص نے نیکی بدی کی تمیز
کا پھل کھایا ہے یعنی کچھ عقل حاصل کی ہے وہ تو محمدیوں کی بہشت میں رہ نہیں
ہاں جسے نیکی بدی کی تمیز بالکل نہو اور جو ترک شرک کا دعوی کرتا ہوا
فرشتے اور ہزاروں پیغمبر شریک عبادت کرکے یہ بھی نہ سمجھے کہ میں مشرک
ہی لوگوں کے واسطے حور کھجور اور شراب کی نہروں والا بہشت موجود ہے
سے سوچا جاوے تو صاف معلوم دیتا ہی کہ صاحب عقل نہ تو حوروں سے ہم
پسند کرتا ہے اور نہ ہی شراب پینے کو اچھا سمجھتا ہے پس اسکو تو خود بخود
کنارہ کرنا پڑتا ہی صرف جاہل اور بیوقوفوں کو ہی یہ بہشت پسند ہی ؛

پیارے ناظرین اہل اسلام کا یہ عقیدہ کہ اسلام کے ۷۳ فرقوں
ایک فرقہ ناجی اور باقی ناری ہیں کیا ظاہر کرتا ہے کہ کل مسلمان دو
میں ہیں انکو کسطرح یقین ہوسکتا ہے کہ کون سا فرقہ ناجی ہے
ہر ایک فرقہ کے لوگ اپنے فرقہ کو ناجی اور دوسرونکو ناری

اور اُن فرقوں کے عقاید سوائے محمد کی رسالت اور قرآن کے باقی
ن میں بلکہ اکثر متضاد بھی ہیں اور موجودہ مسلمانوں کے پاس فرقوں
کے اختلاف دور کرنے کا کوئی وسیلہ نہیں اور نہ ہی اس شک کو دور کرنے
نع ملتا ہے۔ سوائے ایمان کے ایسی حالت میں کل اہل اسلام کو
ناجی ہونے کا شک ہے اور ۷۲ تو سیدھے دوزخ میں جانے کا
ہے چونکہ اس قسم کے مشکوک بہشت اور یقینی دوزخی مذہب کو دنیا میں
کوئی قبول کرنا نہیں چاہتا اسواسطے خدائے محمدیان بجائے علم اور عقل
بذریعہ تلوار کے اس مذہب کی اشاعت کراتا ہے لیکن یاد رہے کہ تلوار کے
سے زبان سے تو بزدل اور کمینے لوگ مانتے ہیں لیکن اُنکا دل اسکو
نہیں کرتا اسواسطے وہ ریاکار ہو جاتے ہیں۔ اُن کے دلمیں کچھ اور
کون تلوار زبان سے اور کچھ کہتے ہیں۔ یہ ریاکاری اور فریب کون
تا ہے۔ مذہب اسلام یا خدائے محمدیان۔ کیا خدا کی نسبت اس سے
زیادہ کوئی الزام ہو سکتا ہے کہ خداوند کریم جو ہر ایک انسان کے دل پر
محمدیان قادر ہے انکے دل کو راستی سے ہٹا کر بیگناہ بندوں کو اپنی
برباد کراتا ہے اور اُنسے جہاد کراتا ہے۔ کیا خدا میں یہ طاقت نہیں کہ وہ

ہر ایک انسان کے دلکو خود بخود سچائی کیطرف راغب کری اور اُنکو
میں دھرم کے واسطے تلوار چلانے کی ضرورت نہ ہو ٭

پیارے ناظرین اس نتکیہ مذہب نے جسقدر گمراہی اور خونریزی
دُنیا میں پھیلائی ہے اور جسقدر بندگان خدا کو احکام خدا سے ہٹا کر
سکھلائی ہے اس سے بڑھکر دنیا میں کسی مذہب میں بھی پائی نہیں جاتی
ہم نے جہاں تک اہل اسلام کی بابتہ غور کیا ۔ ہمیں اُن سے بڑھ کر کوئی
خدا اور نوع انسانی نظر نہیں آتا ۔ ہمارے بہت سے دوست کہیں گے
کہ اسلام دشمن خدا کسطرح ہے ۔ جناب عالی اُسکا جواب یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان
توریت ۔ زبور اور انجیل کو کلام الہی مانتا ہے پس اُنکے ماننے والے یہودی
عیسائی وغیرہ اسلام کی نظر میں کلام الہی کے ماننے والے ہیں لیکن عیسائی
یہودی قرآن کو کلام الہی نہیں بتلاتے اور محمد صاحب کو بسبب اُنکی خونریزی
شہوت پرستی اور اُمّی ہونیکے پیغمبر تسلیم نہیں کرتے اس حالت میں عیسائی
اور یہودی تو دونوں فریقوں کے اعتقاد میں خدا کے احکام کے پابند ہیں
محمدی اپنے تنگیہ مذہب کی رو سے بندہ خدا اور فریق مخالف کے خیال
منکر خدا ہیں ۔ اب محمدیوں کا فرض تو یہ تھا کہ قرآن اور محمد کو عقلی طریق پر

اور عیسائیوں کو سمجھانے لیکن اُن کے پاس کوئی ثبوت نہیں کہ جس سے
قرآن اور پیغمبر کو ثابت کریں۔ اب لاچار ہو کر عیسائی اور یہودی بندگان کو تلوار
سے حکم خدا سے منحرف کرنے پر تیار ہوئے۔ اب بتلائیے کہ خدا سے منحرف
کرانا اور اُسکے ماننے والوں کو بخوف شمشیر اُس کے احکام سے الگ کر کے
ریاکار بنانا سوای خدا کے دشمنوں کے اور کس سے ممکن ہو سکتا ہے۔

پیارے دوستو بعض مولوی یہ کہتے ہوئے سُنے گئے کہ یہودیوں کی توریت
اور عیسائیوں کی بائبل وہ کتاب نہیں جو خداوند نے موسیٰ۔ داؤد اور عیسیٰ پر
نازل کی تھی بلکہ یہ کتاب توڑ دو بدل کر کے ان لوگوں نی بنائی ہے۔
لیکن مسلمانوں کا یہ دعویٰ بالکل بیچ ہے کیونکہ اُن کے پاس کوئی صحیح نسخہ
توریت کا موجود نہیں اور قرآن شریف کی آیت ۲۸ سورہ بقر سیپارہ اول
میں لکھا ہے تم کسطرح منکر ہو خدا سے اور پہلے تم تھے بیجان پھر اُس نے تم کو
جلایا پھر مارےگا پھر جلائیگا پھر اُسی پاس واپس جاؤ گے۔

پیارے مسلمان بھائیو ذرا سوچو تو سہی کہ اس آیت سے کیا معلوم ہوتا
ہے۔ اول یہ خیال کرو کہ تم کا لفظ جسم کیواسطے آیا ہے یا روح کے واسطے یا
دونوں ملی ہوئی چیزوں کے واسطے اگر کہو جسم کے واسطے تو جسم کو قدامت لازم آتی

ہے۔ اگر روح کے لئے بتلاؤ تو روح کبھی بیجان ہوتی ہی نہیں کیونکہ روح کو
زندگی کہتے ہیں۔ اگر کہو مرکب کے واسطے تو بھی غلط ہے کہ مرکب کبھی بیجان تو
نہیں جب بیجان تھا تب مرکب یعنی روح و جسم ملا ہوا نہیں تھا جب مرکب ہوا
بیجان نہیں۔ اسحالت میں اس قسم کے خلاف عقل و علم کے تجربہ کو خدا کے گلے
منڈھنا خداوند کریم کی ہتک کر کے دوزخمیں جانیکا سامان کرنا ہے اور اسی سورۃ
بقر کی ۳۰ آیت میں لکھا ہے۔ جب کہا تیرے رب نے مجھ کو بنانا ہے زمین میں ایک
نائب بولے کیا تو کہیگا اُس میں جو شخص فساد کرے وہاں اور کرے خون اور تسبیح
کرتے ہیں اور یاد کرتے ہیں تیری ذات پاک کو ہم۔ کہا مجھکو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے
پیارے مسلمان بھائیو ذرا تعصب کو الگ کر کے سوچو کہ نائب اُسکا ہوتا ہے
جہاں خود افسر نہ ہو۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اعتقاد میں خدا
زمین پر نہیں اور آدمی اُس کے نائب ہیں اور باوجود فرشتوں کے سمجھانے
کے بھی خدا کو سمجھ نہ آئی اور اس نے دنیا میں خونریزی پھیلائی اور پھر نوح
کے زمانہ میں طوفان لا کر دنیا کو تباہ کیا اور اپنے کئے پر افسوس کیا اور آیت
۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳ کے دیکھنے سے تو خدا پر بہت سے الزام عاید ہوتے ہیں۔ سورۃ
۳۱۔ اور سکھلائے آدم کو نام ساری چیزوں دکھائے فرشتوں کو کہا بتاؤ نام انکے

اگر تم سچے ہو۔ آیت ۳۲۔ بولے تو سب سے نرالا ہے۔ ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا
تو نے سکھلایا۔ تو ہی دانا اور حکیم۔ آیت ۳۳۔ کہا اے آدم بتادے انکو نام اُن کے
پھر جب اُس نے بتائے نام اُنکے کہا میں نے نہ کہا تھا تجھکو معلوم ہیں پردے
آسمان اور زمین کے اور معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو۔

کیا یہ بات خدا کو لازم ہے کہ ایک آدمی کو سکھلاوے اور دوسروں کے لئے
کہے پوچھکر دیکھ لو۔ جبکہ فرشتوں نے صاف الفاظ میں کہا تھا کہ ہمکو اُسیقدر معلوم
ہے جسقدر تو نے سکھلایا اور آدم کو بھی اُسیقدر معلوم تھا جسقدر خدا نے سکھلایا
تھا اس سے خدا نے آدم کی کیا بزرگی معلوم کی جس سے نیک خصلت فرشتوں کو
چھوڑ بد خصلت اور کم علم آدم کو نائب بنایا۔ کوئی منصف اُستاد بھی اپنے شاگردوں
سے اس قسم کی غلط رعائیت نہیں کرتا اور نہ مکر پھیلاتا ہے کیونکہ جسکو جسقدر تعلیم
دی ہے اُسی میں سے اُس سے سوال کرتا ہے لیکن خدای محمدیان عجیب قسم کا ہے کہ
فرشتوں کو کم بتلا کر زیادہ سوال کرتا ہے اور آدم کو سکھلا کر اُس سے پوچھ لیتا ہے۔
اور اس سے اپنی شیخی اور آدم کی بزرگی قایم کرتا ہے ایسے فریبی اور شیخی باز خدا
کو تو کوئی عقلمند بھی خدا نہیں کہہ سکتا سوای جہلا کے۔ اسی سورہ بقر کی
آیت ۴۹ میں لکھا ہے۔ اور جب ہم نے چیرا تمھارے لئے دریا پھر بچادیا تم کو اور ڈبو دیا

فرعون کے لوگوں کو تم دیکھتے تھے ؛

پیارے ناظرین یہاں اسلامی خدا عجیب قسم کی باتیں کر رہا ہے کیونکہ جو وقعات
موسیٰ کے زمانہ میں ہوئے تھے انکو محمد صاحب کے زمانہ کے لوگ کسطرح دیکھ سکتے تھے
اور محمدیوں کے اعتقاد کے موافق تو یہ بات صریحاً جھوٹ معلوم ہوتی ہے کیونکہ
موسیٰ کے زمانہ میں جو لوگ مر گئے وہ تو قیامت کے روز اٹھیں گے اور محمد کے زمانہ کے
جو لوگ تھے انھوں نے دریا کا پھٹنا بالکل نہیں دیکھا پس انکو کہنا تم دیکھتے
تھے بالکل جھوٹ ہے۔ دوسرے موسیٰ کے زمانہ میں جن لوگونکو بچایا تھا وہ تو مرچکے
تھے اور محمد کے زمانہ کے لوگوں کو کہنا کہ ہم نے تم کو بچایا تھا یہ اور جھوٹ پر
جھوٹ ہے۔ جب خدائے محمدیان لوگوں کے مونہہ پر جھوٹ بولتا ہے تو اس کے
دریا چیرنے کو سچ سمجھنا حماقت ہے۔ یہاں پر تو قرآن اسی مثل کو ثابت کر رہا ہے کہ
میرے دادا نے گھی کھایا تھا تم میرا ہاتھ سونگھ کر دیکھ لو ٭

پیارے ناظرین آگے چلکر آیت ۵۰ میں خدائے محمدیان فرماتا ہے کہ۔ اور جب
ہم نے وعدہ کیا تھا موسیٰ سے چالیس رات کا عبادت کو لیکن تم نے گوسالہ کو پوجا
تم بے انصاف ہو۔ جاے غور ہے کہ موسیٰ کے وعدے اور قرآن کے زمانہ
کے لوگوں سے کیا نسبت۔ نہ تو محمد کے زمانہ کے لوگوں نے گوسالہ پوجا

اور نہ اُنھوں سے خدا نے کوئی وعدہ کیا ہم نہیں جانتے پھر کیوں بیچاروں کو بے انصاف بتلایا گیا۔ اگر یہی حالت خدا کی رہی تو کُل اہل اسلام کیواسطے دوزخ لازمی ہوگا۔ کیونکہ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ ابراہیم وغیرہ پیغمبروں سے اور خدا ے محمد یان سے جو اقرار نامے ہوئے ہیں اُنکے موافق عمل نکرنیسے سب کو ضروری دوزخ جانا ہوگا۔ اگر اُن اقرار ناموں کی تعمیل کرنا چاہیں تو وہ اقرار نامے موجود نہیں کسطرح معلوم کریں کہ یہ اقرار ہوئے تھے ؛

پیارے ناظرین مسلمان لوگ شفاعت کے بھی قایل ہیں لیکن یہ مسئلہ بھی علمیت اور انصاف سے بہت دور پہنچا ہنوالا ہے۔ یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ محمد صاحب نیک چلنوں کی شفاعت کرینگے یا بد چلنوں کی یا دونوں کی اگر کہو نیک چلنوں کی تو لاحاصل ہے کیونکہ نیک تو انصاف ایزدی کے سبب خوبی اعمال سے بہشت میں جائیں گے اُنکو شفاعت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر کہو بدوں کی شفاعت کرینگے تو مسئلہ شفاعت سراسر گنہگاری پھیلانیوالا ہے۔ کیونکہ جب مسلمانونکو یہ یقین ہو گیا کہ گنہگار محمد صاحب کی شفاعت سے بخشے جائیں گے تو وہ گناہ سے کیوں ڈریں گے۔ اگر نیک و بد دونوں کی شفاعت ہوگی تو اسلام اندھیری نگری ہوجاویگی۔ دوسرے اس مسئلہ سے شرک بھی پیدا ہوتا ہے اسواسطے یہ مسئلہ

بالکل خلاف عقل ہے ٭

پیارے ناظرین اسلام کا مسئلہ جہاد سب سے زبردست مسئلہ ہے جسکی آڑ میں
مسلمان لوگ لاکھوں بیگناہوں کے خون کر کے بجائے خونی اور ظالم ہونے کے
اپنے کو غازی اور شہید سمجھتے ہیں۔ یہی مسئلہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام مذہب
نہیں بلکہ پولیٹیکل فرقہ ہے کیونکہ مذہب کا تعلّق دل سے ہے اور کوئی شخص کسی کو
تلوار کے زور سے اُسکے دلی خیالات الگ نہیں کر سکتا۔ یہی سبب ہے کہ لاکھوں
آدمی ظاہرا مسلمان ہو جاتے ہیں لیکن اُنکے دل پہلے کیطرح اپنے آبائی خیالات اور
چال چلن کیطرف لگے رہتے ہیں۔ بہت سے ایسے مسلمان اب بھی موجود ہیں کہ جنکو
عقاید اسلام پر ذرا بھی اعتبار نہیں اور نہ وہ اُسکو سچا مذہب تسلیم کرتے ہیں۔ آپ
لوگ کہیں گے کہ ایسے لوگ اپنے آبائی مذہب پر کیوں نہیں چلے جاتے تاکہ انکو روزمرّہ
اپنے کانشنس کے خلاف کام کرنیکی تکلیف سے نجات ہو۔ لیکن کیا کیا جاوے
کہ روم۔ ایران۔ عرب۔ افغانستان۔ وغیرہ کی جاہل قومیں تو کسی
طرح بھی اپنے موروثی مذہب کو اسلام سے اچھا کہہ ہی نہیں سکتیں کیونکہ مدتوں
سے اُن کا مذہب دور ہو گیا ہے اور اب اُس کے خیالات بھی زمانہ میں
کم پائے جاتے ہیں۔ وجہ ہندوستان کے مسلمان ان میں لاکھوں آدمی

ہیں جن کے خیالات اُنکے اصلی مذہب کیطرف جانا چاہتے ہیں لیکن وہ ہندو برادری
کی غلطی سے اپنے اصلی مذہب میں آ نہیں سکتے - بہت ایسے مسلمان ہیں کہ جنکو
معلوم ہی کہ اُنکے باپ دادا جبراً مسلمان کیئے گئے ہیں نہیں بلکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں
کہ اِن ظالم مولوی اور مُلّانوں نے ہمیں اپنے اعلیٰ دھرم سے گرایا اور اپنے
بھائیوں سے الگ کیا - ہماری جَدی بھائی ہم سے متنفر ہو گئے - باوجودیکہ
اِس قسم کے خیالات بہت سے مسلمانوں کے دل میں موجود ہیں کیونکہ ہندوستان
میں کوئی شخص مذہبی سمجھکر تو مسلمان ہوا نہیں - بہت سے مسلمان تو وہ ہیں جن کے
باپ دادا کو بزور شمشیر اِن کٹر مُلّانوں نے اُنکے ستّیہ دھرم سے علیحدہ کر دیا تھا
اور اُنکو اب اِس قسم کی تعلیم دیتے ہیں کہ مذہب میں عقل کو دخل نہیں اسواسطے
وہ اسلام میں موجود ہیں لیکن اُنکے دل بشرط غیرت و صداقت تو اسلام کے
دشمن جانی ہیں اور بحالت مجبوری اور خیالات موقع کے لحاظ سے تابع اسلام
ہیں - دوسرے گروہ مسلمان ہیں جو رنڈی وغیرہ کی دوستی کے سبب سے اُنکے ساتھ
کھانے پینے میں شریک ہو گئے اِن لوگونکو تو مذہب اسلام سے کوئی تعلق ہی
نہیں صرف اپنی برادری کے دباؤ سے جو اُن کو اُن رنڈیوں کے ساتھ
کھانے پینے سے روکتا تھا بچکر وہ اپنے نفس اَمّارہ کی غلامی کر رہے ہیں -

تیسرے وہ مسلمان ہیں جو بادشاہی زمانہ میں بطمع زر اور حصولِ عزت مسلمان ہو گئے تھے یہ لوگ بھی اصل میں مسلمان نہیں صرف بندہ دُنیا ہیں۔

پیاری ناظرین اسیطرح پر ہندوستان کی ۳/۴ مسلمان اس قسم کے ہیں جن کو مذہب اسلام سے کچھ تعلق نہیں اور نہ ہی وہ اسلام کی باتوں کو دل سے مانتے ہیں اور نہ اُن کا اسلامی کتابوں پر یقین ہی اور نہ وہ اُسپر عمل کرتے ہیں ہزاروں صوفی۔ وہابی وغیرہ یقیناً اسلامی دُنیا سے نرالے ہیں نیچری تو اسلام کو اپنے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں۔ غرضیکہ اسلام کے ۷۲ فرقوں میں بہت تھوڑی آدمی ہیں جو اسلام کے اصلی ماننی والے ہیں۔ صرف ہندوں کی کمزوری نے ہندوؤنکو اس تکلیف میں ڈال رکھا ہے۔ کہ وہ اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوںکو ملاتے نہیں۔ اگر آج ہندو ملانا شروع کریں تو عرصہ دس سال میں ہندوستان میں اسلام کا وہ ہی حال ہو جاویگا جو سپین وغیرہ ملکوں میں ہوا۔

اوم شانتی شانتی شانتی

۵

باقی اگلے نمبر ۵ میں دیکھو

ویدک دھرم پریس کی موجودہ ٹریکٹ

نام ٹریکٹ	قیمت	نام ٹریکٹ	قیمت
ویدوں کی عظمت	۱؍	مادّہ کی قدامت	۲؍
نسخہ تباہی ہند	۳؍	عیسائی مت کھنڈن	۳؍
مکتی بیوستھا	۲؍	کرم بیوستھا	۳؍
ورن بیوستھا	۳؍	سوَرگ کھتا	۳؍
یگیہ	۳؍	کُھٹ شاستروں کا سلسلہ	۳؍
عقاید اسلام پر عقلی نظر نمبر ۱ لغایتہ ۵ فی	۳؍	سوامی دیانند کا اُپدیش نمبر ۱و ۲ فی	۳؍
آریہ مسافر	۳؍	آتمک بل	۳؍
الہام کی ضرورت	۳؍	ڈاکو	۳؍
نوجوانو اٹھو	۳؍	رامائین سار ناگری واُردو فی	۳؍
رلیف رمر	۳؍	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت	۳؍
جگناتھ لیلا	۳؍	وید کس پر نازل ہوئے	۳؍
ستھیا بھان	۳؍	آتما رام جینی کی پول	۳؍

علاوہ ان کے اور بھی بہت سے ٹریکٹ اور کتب موجود ہیں :-

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتی ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور ستچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتر یامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگ میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

آریہ سماج کی کل پستکیں ویدک دھرم مراد آباد میں ملیں گی

اوم

ٹریکٹ نمبر ۱۴۰

عقائد اسلام پر عقلی نظر

نمبر (۵)

مصنفہ پنڈت کرپا رام شرما جگراؤنی آنریری اپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپی

بار سوم دو ہزار — قیمت ۲ پائی

عقائد اسلام پر عقلی نظر

پیاری ناظرین یہ تو ہر شخص جانتا ہی کہ کم فہم کبھی کچھہ کہتا ہی کبھی
اور دانا آدمی مناسب سمجھکر حکم دیتا ہی اور قول مرداں جان دا
کو آگے رکھکر اپنی بات پالتا ہی لیکن قرآنی خدا تو عقلمند انسانوں
گرا ہوا ہے اُسی اپنے کہے ہوئی کا کچھہ خیال ہی نہیں وہ پہلے کچھہ کہتا
تردید کرتا ہی اور جس فعل کو دوسروں کو منع کرتا ہی وہی فعل خود کر
ہم حیرت میں ہیں کہ یہی کلام خدا ہے جسپر ہمارے بہت سے بھائیوں
ایمان کا مدار ہی اب ہم وہ باتیں دکھلانا چاہتی ہیں کہ جس سے ہمارے
بھائی عقل و علم سے کام لیکر اس غلط مذہب کو چھوڑ کر اپنے سچے

…ویدک دھرم کی پیروی کرنے لگیں

…قرآن سپارہ ۲۹ سورت القلم آیت ۱۰ میں لکھا ہے اور کہا نہ مان کسی
…ں کھانیوالیکا بقیدر آیت ۱۱ طعنے دیتا ہے اور چغلی کرتا پھرتا ہے۔ پیارے
…ہے کہ انسان سچائی کیحالت میں قسم کبھی نہیں کھاتا کیونکہ وہ اپنی بات کو
…ں سے ثابت کرسکتا ہے صرف جھوٹا جب اپنے دعوی کو ثابت نہیں کر سکتا
…ور قسمیں کھانے لگتا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ قسم خوردن خود را متہم ساختن است
…کہنا اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کرتا ہے بیشک ہمارے مسلمان بھائیوں کو
…ہے کہ قسمیں کھانیوالی کی بات کا اعتبار نکریں اور اسکا کہنا نہ مانیں
…کسی قسم کھانیوالے کا کہنا مانتے ہیں تو بیشک قرآنکی اس آیت کی تردید
…ہیں کیونکہ اسمیں قسم خور دن کی بات کو نہ ماننے کا حکم دیا گیا ہے
…دو چیزوں کی کھائی جاتی ہے یا تو جو اپنے کو سب سے عزیز ہو یا جسکی
…ہو دلمیں موجود ہے جسطرح اب عدالت میں ہندو کو گنگا جلی اور مسلمانوں کو
…کی قسم دیجاتی ہے لیکن قرآنی خدا باوجودیکہ قسم خوردن کی بات کو
…کا اپدیش کرتا ہے لیکن خود اسقدر قسمیں کھاتا ہے کہ جسکا شمار نہیں اب
…نے خدا کی قسم خوری جو علامت دروغگوئی ہے قرآن کی آیتوں سے دکھلاتے ہیں

قرآن سپارہ ۲۲ سورت یٰسین آیت ۲ قسم ہی اس حکمت والی قرآن کی
تو تحقیق ہی بھیجے ہوؤں - یہاں پر خدا سے محمد یاں محمد صاحب کی
کی بابت قرآن کی قسم کہاتا ہی

قرآن سپارہ ۲۳ سورت الصافات آیت ا قسم صف باندہنے والوں
ہو کر آیت ۲ پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر پھر پڑہنے والوں کی یاد
حاکم تمہارا ایک ہی یہاں پر خدا اپنی وحدانیت کے واسطے قسم کھاتا ہی
سپارہ ۲۵ سورت الزخرف آیت ۲ قسم ہی اس کتاب واضح کی ہم نے رکھی
قرآن عربی زبان کا شاید تم پوچھو یہاں پر خدا عربی زبان کی قرآن
کہاتا ہی قرآن سپارہ ۲۵ سورت الزخرف آیت ۸ قسم ہی رسول کی
کہ ای رب یہ لوگ ہیں کہ یقین نہیں لاتے -

قرآن سپارہ ۲۵ سورت الدخان آیت ۲ قسم ہی اس کتاب واضح کی
ہم نے اُتارا اُسکو ایک برکت والی رات بیں ہم ہیں کہہ سنانیوالی ہیں
ہیں دو بارہ واضح کتاب کی قسم کہائی گئی ہی -

قرآن سپارہ ۲۶ سورت ق آیت ا قسم ہی اُس قرآن بڑی شان والی
یہاں بہ اُس ضمیر غائب ہے جس سے معلوم ہوتا ہی کہ بڑی شان والا قرآن

...را ہے کیونکہ پہلے ضمیر حاضر آچکی ہے۔

... پارہ ۲۶ سورت الذاریات آیت ا قسم ہے بکھیرنیوالوں کی اور اٹھا کر آیت ۲
... اٹھانیوالیاں بوجھ کو آیت ۳ پھر چلنے والیاں نرمی سے آیت ۴ پھر
... بانٹنے والیاں حکم سے۔ آیت ۵ بیشک جو وعدہ تمکو دیا سو سچ ہے یہاں خدا ہر
... یاں اپنے وعدہ کی سچائی کے واسطے قسم کہتا ہے لیکن قسم کہانیوالوں کی
... وں کا اعتبار تو سوائے جہلا کے دوسروں کو نہیں ہو سکتا۔

...) سورت الذاریات قسم ہے آسمان جالی دار کی۔ آیت ۸ تم پڑے
... ہو ایک جھگڑے کی بات میں۔ سچ مچ آسمان کو جالی دار بتلانا سوائے
... محمد یاں کے کس علمدار سے ہو سکتا ہے اور سوائے عربی لوگوں کے کون
... سکتا ہے بیشک ایسی ہی علمی صداقت خدا کے کلام میں ہونی چاہیے

... ن پارہ ۲۶ سورت الطور آیت ا قسم ہے طور کی آیت ۲ اور لکھی کتاب کی
... ۳ کشادہ ورق میں آیت ۴ اور آباد گھر کی آیت ۵ اور اونچی چھت کی
... آیت ۶ اور اُبلتے دریا کی آیت ۷ بیشک عذاب تیرے رب کا ہونا ہے۔
... ہر خدائے قرآنی ان چیزوں کی قسم کھا کر قیامت کے عذاب کو ثابت کرتا ہے قرآن
... پارہ ۲۷ سورت النجم آیت ا قسم ہے تارے کی جب گرے آیت ۲ بہکا نہیں تمہارا رفیق

اور بیراہ نہیں چلا۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب کی غلط
لوگ بہکنا بتلاتے تھے تب خدائی قرآنی نے ستارے کی قسم کھاکر
دور کرنیکی کوشش کی۔

قرآن سپارہ ۲۷ سورۃ الواقع آیت ۷۵ سو میں قسم کہتا ہوں تاروں
کی آیت ۷۶ اور یہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم آیت ۷۷ بیشک یہ قرآن
ہے یہاں قرآن کی عزت قسم کھاکر ثابت کی گئی ہے۔

سپارہ ۲۹ سورت القلم آیت ۱ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں۔ تو
نہیں اپنے رب کے فضل سے دیوانہ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد کی بسبب انکی
علم و عقل تعلیم کے لوگ دیوانہ کہتے تھے اور کبھی اُنکو بھی شک ہو جاتا
اسواسطے قرآنی خدا قلم کی قسم کھاکر کہتا ہے کہ محمد دیوانہ نہیں ہے۔

قرآن سپارہ ۲۹ سورت القیامت آیت ۱ قسم کہتا ہوں قیامت کے دن
آیت ۲ اور قسم کہتا ہوں جی کی جو اولاد بنا دیتا ہے آیت ۳ کیا خیال رکھتا
آدمی کہ ہم جمع نکرینگے اُسکی ہڈیاں یہاں آدمی کی ہڈیاں جمع کرنیکے
قسم کہتا ہے قرآن سپارہ ۲۹ سورت المرسلات آیت ۱ قسم ہے چلتی ہوا کی
خوش آتی آیت ۲ پھر جھونکا دینے والیاں زور سے آیت ۳ پھر ابھار نیوالی

ورسے آیت ۴ پھر پہاڑ نے والیاں بانٹ کر آیت ۵ پھر فرشتے اتارنیوالونکی

بھونی آیت ۶ الزام اتارنیکو یاڈر سنانے کو آیت ۷ جو تم سے وعدہ ہوا ہی

ہو ہواہی یہاں وعدہ کے پورا ہونیکے واسطے قسم کہاتا ہی قرآن سپارہ ۳۰

سورت النازعات آیت ۱ قسم ہے گھسیٹ لانے والونکی ڈوب کر آیت ۲ اور

بند چھوڑ نیوالوں کی کھولکر اور پیرنیوالونکی پیرتے۔

قرآن سپارہ ۳۰ سورت الطارق آیت ۱ قسم ہی آسمان کی اور اندھیرا پڑے

ہوالے کی آیت ۱۱ قسم ہی آسمان چکر مارنیوالے کی آیت ۱۲ اور زمین دراڑ کہنیوالی

قرآن سپارہ ۳۰ سورت البروج آیت ۱ قسم ہی آسمان کی جسمیں برج ہیں اور اس

دن کی جسکا وعدہ ہی اور حاضر ہونیوالے کی اور جس پاس حاضر ہو دیں

آسمان مین برج تو ضرور ہی ہونگے لیکن اونکے ظاہر کرنیکے اور از خدا کے

محمد یاں کے پاس ہوں گے۔

قرآن سپارہ ۳۰ سورت الفجر آیت ۱ قسم ہے فجر کی آیت ۲ اور دس راتونکی

آیت ۳ اور جفت اور طاق کی آیت ۴ اور اس رات کی جب رات کو چلے

آیت ۵ ہے ان چیزوں کی قسم پوری عقلمندونکے واسطے

سچ ہے دس راتونکی قسم عقلمند ضرور تسلیم کرینگے اب دلیل کی ضرورت

نہیں رہی

قرآن سپارہ ۳۰ سورت البلد آیت ۱ قسم کھاتا ہوں اس شہر کی ۲ اور تجکو فتنہ نہ ہوگی اس شہر میں۔

یہ آیتیں اسوقت کی معلوم دیتی ہیں کہ جب محمد صاحب مکہ میں بہت تنگی میں تھے اور اپنے ساتھیوں کو تسلی دینے کے واسطے خدا کی یہ قسمیں ہونگی تاکہ انہیں تسلی ہو جاوے۔

قرآن تیسواں سپارہ سورت الشمس آیت ۱ قسم ہے سورج کی اور اسکی دھوپ چڑھنے کی آیت ۲ اور چاند کی جب آوے اسکے پیچھے آیت ۳ اور دن کی جب اسکو روشن کرے آیت ۴ اور رات کی جب اسکو ڈھانپ لیوے

قرآن سپارہ ۳۰ سورت اللیل آیت ۱ قسم ہے رات کی جب چھا جاوے آیت ۲ اور دن کی جب روشن ہو آیت ۳ اور جو اس نے پیدا کئے نر اور مادہ یہاں پر ڈر رکھنے والوں کو آسانی میں رکھنے کے واسطے قسمیں کھاتا ہے

قرآن سپارہ ۳۰ سورت الضحیٰ آیت ۱ قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی آیت ۲ اور رات کی جب چھا جاوے آیت ۳ نہ رخصت کیا تجکو تیرے رب نے نہ بیزار ہوا یہاں خدا آپ کو دینے کے وعدہ کو پورا کرنے کے واسطے قسم کھاتا ہے۔

قرآن سپارہ ۳۰ سورت التین آیت اقسم انجیر اور زیتوں کی آیت ۲ اور طور سینین کی آیت ۳ اور اس شہر امن والی کی آیت ۴ ہم نے بنایا آدمی خوب سے خوب اندازہ پر یہاں خدائی محمدیاں آدمیکو عمدہ حالت میں بنانے اور پھر اسکو نیچے گرنے کی صداقت کے ثبوت میں انجیر اور زیتوں کی قسم کہا رہا ہی شاید ایسی قسمیں کسی عقلمند انسان نے نہ کھائی ہونگی۔

قرآن سپارہ ۳۰ سورت العادیات آیت اقسم ہے دوڑتے گھوڑوں کی ہانپتے ابت ۲ پھر آگ سلگاتے جھاڑ کر آیت ۳ پھر دھاڑ دیتے صبح کو آیت ۴ پھر اٹھاتے ہیں گرد آیت ۵ پھر داخل ہو جاتے اسوقت فوجمیں آیت ۶ بیشک آدمی اپنے رب کا ناشکرہ ہی یہاں پر خدائی محمدیان آدمی کے ناشکرہ ہونے کے ثبوت میں قسمیں کھا رہا ہی لیکن افسوس ہی کہ خدا اپنے بنانے کی غلطی پر کیوں نہیں پچھتاتا کہ اوس نے آدمی کو ناشکرہ کیوں بنایا جبکہ مسلمانوں کے عقیدہ میں سوائے خدا کے حکم کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور خدا جسکو چاہتا ہی راہ دکھلاتا ہے اور جسکو چاہتا ہی گمراہ کرتا ہی تو اس حالمیں آدمی کی ناشکرہ پنا کی شکایت اپنی کم لیاقتی کی شکایت ہی بھلا اس قسم کے الزام خدا پر سوائے محمدیوں کے دوسرا کون لگا سکتا ہی

قرآن سپارہ ۳۰ سورت الفجر آیت اقسم اترنے دن کی

پیارے ناظرین آپ نے خدای محمدیان کی تعلیم کو دیکھ لیا کہ اسکی پاس اپنے
دعوؤں کے ثبوت کے واسطے سوائے قسم خوری کی کوئی عقلی دلیل نہیں ہے
لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اس مثال کے موافق کہ دروغگو را حافظہ نباشد
قرانی خدا کو یہ یاد نہیں رہا کہ اس نے خود لکھا ہے کہ قسم کھانیوالے
کی بات کا اعتبار مت کر اور اسکا کہنا نہ مان پس مسلمانوں کو چاہیے کہ مصنف
قرآن کا کہنا بالکل نہ مانیں کیونکہ وہ قسمیں کھانیوالا ہے اور اگر سوچا جاوے
تو صاف یہ مثل صادق آتی ہے کہ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت یعنی
دوسروں کو تو قسم خوری کی وجہ سے بے اعتبار بتلایا ہے اور خود قسموں پر قسمیں کھایا جاتا ہے
بھلا جن کے خدا کی یہ عظمت ہو کہ اسکو اپنے قول کا پاس نہ ہو اور خود کہہ کر اسکے
خلاف عمل کرے تو اگر انکی امت شخصیہ حالت میں انسانی زندگی کو ضائع کرے
تو کیا تعجب ہو سکتا ہے اور قسمیں بھی خدا ایسی چیزوں کی کھاتا ہے کہ جس سے حیرت ہوتی
ہے کہ یہ کیا تعلیم ہے کیونکہ قسم کھانیکے واسطے یا تو پیاری چیز لیجاتی ہے یا مانی
چیز لیکن اسلامی خدا زیتون اور انجیر کی قسمیں کھاتا ہے شاید اسلامی خدا کی نظر
میں انکی عزت بہت زیادہ ہو اور وہ اسکے کھانیکا مشتاق ہو۔

پیاری ناظرین ایک اور بھاری غلطی یہ ہے کہ ایک قسم کو کئی دفعہ کہا گیا ہے جس سے
معلوم ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کی قسم کہاں گئی یاد نہیں رہی کیسے
افسوس کی بات ہے کہ اس قسم کی کتاب کے بھروسہ پر ہمارے مسلمان بھائی خونریزی
کا ڈنکہ بجا رہے ہیں وہ سمجھتے نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں کریں کیا اول تو عام مسلمانوں
کو قرآن کے معنی ہی یاد نہیں ہیں جس سے وہ اسکے مضامین سے واقف
ہو جائیں دوسرے جو ملا لوگ کچھ پڑھے لکھے ہیں انکا روزگار ہی قرآن سنانے
پر ہے وہ جاہلوں کو لڑا کر خود تو مزے اڑاتے ہیں اور دوسروں کو دین دنیا
کی خرابی کرتے ہیں تیسری بھاری غلطی یہ ہے کہ مسلمان لوگ علمی تعلیم سے بے بہرہ
رہتے ہیں کیونکہ منطق وغیرہ کی مذہبی معاملات میں دخل دینا انکے مذہب میں کفر
ہو جاتا ہے ایسی حالت میں مسلمانوں کی مذہبی عقائد ایک ایسے اندھیری غار میں
پڑے ہوئے ہیں کہ جس سے لاکھوں بندگان خدا اپنی زندگی کو خدا کے احکام کے
خلاف گذرا کر خدا کی خوشی کی موہومی خیال میں مست ہیں وہ نہیں دیکھتے
کہ عالم کل خدا کس طرح اس قسم کی غلط تعلیم دے سکتا ہے جس سے اوسکی علمیت پر دھبہ آئے
لیکن بچارے کریں کیا دوسرے مذہبوں کی تعلیم سے ناواقف اپنے مذہب کی
تعلیم سے ناواقف مذہب میں عقل کو دخل دے نہیں سکتے اب مقابلہ کریں تو کس طرح

لاچار بیچارے اس جہالت کے دریا میں اپنی بیش بہا زندگی کو تباہ کر کے
روتے چلاتے دنیا سے کوچ کرتے ہیں اگر نمونہ دیکھنا ہو تو محمود غزنوی کا حال تواریخ
میں پڑھو کہ جنہوں نے تمام عمر انہیں توہمات اور غلط تعلیم کے بھروسہ پر تمام دنیا
میں خون کی ندیاں بہا کر جس دولت دنیا کو حاصل کیا اسکو اسے کس رنج سے
چھوڑنا پڑا اگر وہ بندہ پرست نہ ہوتا اور سچے دھرم کی تعلیم سے واقف ہوتا تو
بھرتری کی طرح اک لمحہ میں دنیا کی بادشاہت کو لات مارتا یا مہاراجہ رامچندر
کیطرح اکبر راجکو والد کے حکم سے حقیر سمجھتا یا ہریشچندر کی طرح سچائی کے سامنے دنیا
کو ہیچ سمجھتا۔ یہ راستی کی خوبی ایشوری دھرم سے مل سکتی ہیں اسلام عیسیٰ مشرک دھرم
سے سمجھدار انسان کے دلکو کسطرح شانتی ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ۷۳ فرقہ
ہو گئے لیکن یقین کسی کو بھی نہیں عام مسلمانوں کی یقین کو جانے دو اگر آپ مسلمانوں کے
پیغمبروں نبیوں اور خلفا کی حالات کو پڑھیں تو آپ حیران ہو جاوینگے کہ ان حضرات کو کسطرح
شانتی ہو سکتی تھی سب سے زیادہ معتبر پیغمبر اہل اسلام کے حضرت محمد صاحب ہیں جنکو
خاتم المرسلین اور اشرف الانبیا کا خطاب دیا گیا ہے جن کی تعریف جسقدر ہمارے
ہمارے مسلمان بھائی کرتے ہیں وہ بیان سے باہر ہے لیکن انحضرت کو اپنی بیویوں کے
جھگڑوں سے تمام عمر فرصت نہیں ملی قرآن میں بہت سی آیتیں صرف محمد صاحب

کی بیویوں کے جھگڑے نکے واسطے موجود ہیں جبکہ حضرت کی بیویاں جو کہ بہت
قریبی تعلق رکھتی ہیں حضرت کی تعلیم سے شانت نہ ہوئیں تو عوام کا اُن سے
شانت ہو جانا ایک امر محال ہے مسلمانوں کے خلفاء کی خود غرضی کا ثبوت اس
سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ معاویہ کے لڑکے یزید نے محمد صاحب کی نواسونکو
مع اُنکے خاندان کے مار ڈالا اور جسقدر اُنکی بے عزتی کی اُسکی حد نہیں اور تعزیہ
ہمیشہ انھیں امام حسین اور اونکی اولاد کی یادگار میں نکالے جاتے ہیں۔

جس مذہب والوں میں اپنی پیاری نبی کے نواسوں پر اسطرح کے ظلم جائز
ہوں کہ بے آب و دانہ قتل کیئے جائیں اگر اوس مذہب کی لوگ دوسری مذہب
کے لوگوں کو قتل کریں اور نقصان پہنچائیں تو تعجب ہی کیا ہے آجکل اکثر موقعوں پر
شیعہ اور سنیوں میں جھگڑے ہوتے ہیں اور اُسکے گھوڑے وغیرہ نکالنے میں
رکاوٹ ڈالتے ہیں غرضکہ جسقدر سنیوں سے بنتا ہے شیعوں کو تکلیف دیتے ہیں
اسیطرح جہاں شیعوں کا زور پڑتا ہے وہاں سنیوں کو تکلیف دیجاتی ہے۔

پیاری ناظرین ہم نے جہاں تک سوچا ہمیں اسلام میں کوئی بات
خدا پرستی کی معلوم نہیں ہوتی مصلحت وقت کی جسقدر ضروری باتیں ہوئیں وہی
محمد صاحب نے قرآن میں لکھدیں اور اُس پر بہت سی قسمیں کہا کر انہوں مریدوں کو

یقین دلانے کی کوشش کی جس پر بہت سے لوگ تو اون کے پیرو ہو گئے اور بہت سے انکاری رہے اب بھی ہندوستان میں بہت سے ایسے مسلمان ہیں کہ جو بہت رسومات ہنود کے قائل ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جنھیں مسلمانوں کے نام سے چڑ ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مذہب اسلام صرف تلوار کے زور سے چلا ہے اس کی بڑی دلیل قسم خوری کے ذریعہ سے یقین دلانے والا قرآن ہے اگر کوئی صاحب عقل اس بیدلیل کتاب کو تسلیم نہیں کرتا تو جھٹ عقائد محمدیہ میں وہ واجب القتل ٹھہر جاتا ہے لیکن افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی یہ نہیں سوچتے کہ جب قرآن میں لکھا ہے کہ کسی قسمیں کھانے والے کا کہنا نہ مان اور قرآن ایک بڑی قسم خور کا کہا ہوا ہے پھر اگر کوئی قرآن کو نہ مانیں تو بموجب قرآن کے بھی تو اس نے برا نہیں کیا کیونکہ قسم خور کی بات کو نہ ماننا بذریعہ قرآن جائز ہو چکا ہے ایسی حالت میں قرآن کے نہ ماننے والیکو واجب القتل ٹھہرانا نہیں مولوی لوگوں کی زبردستی ہے دوسرے موحد لوگ کس طرح اس شرک بڑھانیوالی کتاب کو جس میں خدا کا نائب بنایا گیا ہے اور اسکے کارندے وغیرہ جمع کرگئے ہیں اور ساتھ ہی آدم کو سجدہ

نہ کرنے سے یعنی شرک نہ کرنے سے فرشتوں کو
شیطان بتلانا صاف ثابت کرتا ہے کہ اسلامی
عقاید میں شرک کا پھیلانے والا
آدم کو سجدہ کا اپدیش کرنیوالا
خدائے اسلام ہے
دوسرا کوئی نہیں

باقی نمبر ۱
دیکھو

اوم شم

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب ست ودّیا اور ودّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیاکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سروادھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انترامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے تیاگ میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کی پرچار فنڈ سیریز میں آریہ پستکالیہ سبھا مطبع نے شائع کی ہیں

ٹریکٹ نمبر ۲۳

سوامی دیانند کا اُپدیش

نمبر ۱

جس کو کرپارام مشر جگراؤنوی نے رچکر شائع کیا

مطبع ... دہلی
باہتمام پنڈت کرپارام جگراؤنوی سے طبع ہوا

اردو ۱۰۰۰ قیمت ۲ پائی

سوامی دیانند اور اُسکا اُدیش

پیارے ناظرین! آپ لوگون نے سوامی دیانند سرسوتی
تو ضرور ہی سنا ہوگا۔ اُنکے بنائے ہوئے ہین ستیارتھ وید بھاشیہ ادر
بھی شائل کبھی دیکھنے کا موقع ملا ہو۔ اگر آپ آریہ سماج کے ممبر ہین تو
اُنکے حالات سے بہت کچھ واقفیت ہوگی لیکن اتنی بات تو بہت ہی
آپ نے سوامی دیانند کی زندگی کا مقصد اعلیٰ یا اُنکو اُپدیش کا ادیش
ٹھیک طور پر سمجھ لیا ہے۔ میرا جہان تک تجربہ ہے اور جہانتک سوا
سے سماجک زندگی بسر کرکے مین نے نتیجہ نکالا ہے بہت کم آد
آتے ہین جو سوامی جی کے منشا کو ٹھیک سمجھے ہون۔ بہت سے لوگ
تو سوامی جی کو ہندوستان کا حامی سمجھتے ہین۔ بعض اُنکو ہندو دھر
تسلیم کرتے ہین۔ بعض اُنکو ملک کی خیرخواہ کہتے ہین۔ لیکن میری

[..]ک مہاتما سنیاسی کی نسبت یہ الفاظ کہنے اس کو اپنے دہرم سے
[..]تا ہی کیونکہ سنیاسی کا دہرم سنسار بہر کا اُپکار کرنا اور اپنے
[..]رائے کو ایک نظر سے دیکہنا ہے۔ اگر سوامی دیانند ملکی
[..]را ہوتا تو دوسرے ملکون کا بدخواہ ہوگا جو بالکل غلط ہے جو
[..]ورلفارمر ہوتا تو ہندو جاتی سے محبت اور دوسرون سے نفرت رکھتا
[..] یہ باتین سراسر لوگون نے اپنی کم فہمی سے مان لی ہین در حقیقت
[..]ی دیانند ایک سچا سنیاسی تہا اور سنسار بہر کو سکھ پہنچانا اپنا فرض
[..]تہا

[..] پیارے دوستو یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ ابتدا مین ساری دنیا مین
[..]ک دہرم کا پرچار تہا لیکن رفتہ رفتہ زمانہ کے انقلاب سے یہ ویدک
[..]رم مختلف ٹکڑون مین تقسیم ہو گیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ویدک دہرم کا
[..]اصول یعنی یگیہ اگنی ہوتر کو ہم کل ملکون اور مذہبون کی بنیادی کتابون
[..]پاتے ہین اور پانچ ہزار سال سے پہلے کا کوئی مذہب دنیا مین معلوم
[..]نہی ہوتا مثلاً اسلام ۱۴۰۰ سو سال سے عیسائی ۱۹۰۰ سو سال
[..]یہودی ۲۵۰۰ سال سے پارسی ۴۵۰۰ سال سے اور پارسیون

سے پہلے کوئی مذہب سوائے ویدک دہرم کے معلوم نہین ہوتا
صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارے مذہب ویدک دہرم کے زوال
بعد پیدا ہوئے ہین ۔ انکے علاوہ ہم جسوقت چرک مین اس شلوک
ہین

...हकापलवापूची नाशुली का यवना-
...माशागो घूममरमहादिशास्त्र वैश्वानरो-
...ता ॥

یعنی مہاتما رشی ترشی نے بلخ ۔ ایران چین ۔ عرب ۔ یونان اور
مشرقی حصون مین دورہ کیا اور وہان پر انہون نے انگور ۔ ارد
کے کہلانے والے اور شاستر کے مطابق اگنی ہوتر کرنے والے
دیکھے تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان ولیشون مین ویدک
زمانہ مین موجود تھا اور جب مہابھارت مین لائق و دوانون کے نا
سے ہندوستان مین ویدک دہرم کمزور ہو گیا تب یہان ویدک تعلیم کا
رہا اور اس پرچار کے رہنے سے اور دھن وغیرہ کی زیادتی
مین ڈر آچار پھیلنے لگا اور راجا لوگ بدچلن ہو گئے اور براہمن جو
مین جگت گرد کہلاتے تھے بسبب ویدک تعلیم کی کمی اور آرام طلبی

بھی ذالعض سے پہلے گر چکے تھے وہ بھی راجون کے غلام ہو گئے
ان کی ہان مین ہان ملانے لگے - اُس زمانہ مین جب لوگون نے
سے کہا کہ آپ یہ کیا ادھرم کرتے ہین اور تمام ملک مین اُنکی نندا ہونے
راجون نے اپنے پروہت براہمنون سے ملکر اس نندا کے
کوشش کی اور سنسار مین ایک نیا مت چلایا جس مین کل
دھرم ہو گئی اس مت کا نام بام مارگ ہے اور بام کے معنی الٹے کے ہین
دھرم کی باتون کو دھرم بتلانا یعنی ایشور کے ستھان پر کرتی کو ماننا
سکھہ کو دھرم بتلانا صریحاً بام مارگ کو الٹا مارگ بتلا رہی ہین

پیارے ناظرین اس بام مارگ کی جڑ تیسری شاکھا ہے کیونکہ اُسکی
جو روایت مہابھاشیہ مین لکھی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
رت سے بام مارگ چلا - یعنی ایکدفعہ بیاس جی کے چیلے وشیم پاین
چیلے یاگولک سے کسی بات پر ناراض ہو گئے اور انہون نے یاگولک
سے کہا کہ میری پڑھی ہوئی ودیا کو چھوڑ دو - پس یاگولک نے جیسے
یا کو نے کر دیا - تب وشیم پاین نے اپنے دیگر چیلون سے کہا کہ اس کو کھا لو
انہون نے تیتر کا روپ دھارن کر کے اس کو کھا لیا یعنی تیتری شاکھا

نبگھی - یہ ذکر مہیدھر نے اپنی تجربہ وید بھاشیہ کی بھومیکا مین لکھا ہی
اس لیکھہ سے تیتری شاکھا کی پیدائیش معلوم ہو گئی اور یا گو لک...
نہی پتہ لگ گیا

پیارے ناظرین یہ روایت بام مارگ کے آغاز وقت ہی
بام مارگیون مین تو ٹھا بدہ وہی کہلاتا ہی جو سب کو کھالے - اور ا...
مین تیتر بنا اس بات کو ثابت کرتا ہی کہ اسوقت بام مارگ زور...
آیا تھا اور نہ اسوقت کے بدھ پیدا ہوے تھے - اور حقیقت تو...
ہین جنمین پشو یگیہ اور مانس وغیرہ کا ذکر ہی ان مین کثرت سے
تیتری شاکھا اور تیتری آرنیک اور تیتری براہمن کے ہین جو بام...
زمانہ مین پیدا ہوئے ہین اور انہین پستکون یگیہ مین پشو ہنسا تبلائی
ورنہ پہلے زمانہ مین اور ویدون مین تو یگیہ مین ہنسا کرنا مہاپاپ...
رگ وید کے منتر مین لکھا ہی

...यं यज्ञमध्वरं विश्वतः परिभूरसि। स इद्देवे...
...गच्छति ॥

یعنی ہو گیان سروپ اگنی نام پرماتمن تیرا جو ہنسا رہت یگیہ ساری...

رلے وہی یگیہ اس جگہہ سے دیوتون کو جاتا ہی۔ بہت سی لوگون کو شک ہوگا
...دیدین کم سے کم سو جگہہ پر یگیہ کو ہنسا رہت تبلایا ہی اور اسکی واسطی بہت
...ناین بہی ملتی ہین مثلاً جسوقت وشوامتر نے یگیہ کیا تہا اوسوقت راکسہ
...اسکے یگیہ مین مانس لہو وغیرہ ڈالکر اس کو بگاڑ دیتی تہی۔ اگر یگیہ مین ہنسا جائز
...تو وشوامتر باوجود کشتری ہونیکے کبہی راجہ رامچندر کو امداد کے واسطے نہ بلاتا
...یگیہ مین کردہ کرنا پاپ ہی اور ہنسا بغیر کردہ کے ہو نہین سکتا۔ اس مین اور بہی
...ن مین

پیارے ناظرین اسکا بڑا ثبوت یہ ہی کہ پارسیون کو جب اگنی ہوتر کا
...ش ہوا تہا یعنی جسوقت بیاس اور زرد شت کا مباحثہ ہوا اور بیاس جی
...اگنی ہوتر کا اپدیش کیا اسوقت تو صرف خوشبودار اور بل دینی والی اور
...ن کو دور کرنیوالی چیزون کا ہون ہوتا تہا جیسا کہ پارسیون کے رواج سے پایا
...جاتا ہی لیکن بام مارگ کے پہیل جانے کے بعد جو ہندوستان سے غیر
...مین ایک گئی وہان سو ختنی قربانین یعنی یگیہ کی جگہہ پشو بدہ کا رواج
...ہوا جسوقت اسطرح چارون طرف ویدون کے غلط معنی کرکے اور وید کی نام سے
...سے بام مارگی لٹیک اور سوتر بنائے گئے تو تمام سنسار مین ویدون کی

نندا ہونے لگی جیسا کہ چارواکیہ نے کہا ہے

यो वेदस्य करतार: भाण्ड धूर्त निशाचरा:

یعنی تینون ویدون کے بنانیوالے بھانڈ دہورت اور راکشش ہین جب

ویدون کی نندا ہو رہی تھی تو ایک راجا کی لڑکی جس کو ویدک دھرم مین

تھی شوک سے یہ کہہ رہی تھی

करोमि क्व गच्छामि को वेदान उधृष्याति

یعنی کیا کرون کہان جاؤن ہم کون ویدونکا اُدھار کریگا اسکی ایبات

سنکر کمارل بھٹاچاریہ کو اس بات کا خیال پیدا ہوا اور اوہو نے جواب

मा चिंत्य वरा रोहि महाचार्योस्ति भूतले

یعنی ای نیک عورت فکر مت کر بھٹاچاریہ ویدون کے اُدھار کے واسطے

موجود ہے اور بھٹاچاریہ نے یعنی کمارل بھٹاچاریہ نے سیمانسا کا بنا

گیونکا کھنڈن کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پوری طور پر کامیاب نہوئے

جب اسطرح بام مارگ کے زور نے دیش مین دراچار کو پھیلا رکھا تھا
اسی وقت کپل وستو کے راجہ ساکھی سنگھ گوتم کو اس کے دور کرنے کے
واسطے بہت بھاری خیال پیدا ہوا۔ اونھون نے راج کو چھوڑ تپ کرنا شروع کیا
جب اچھی طرح سے گیان ہو گیا تو اونھون نے ہنسک یگیونکا کھنڈن کرنا شروع کیا
اور اوسوقت جو بام مارگی براہمن سب ذاتون کو غلام بنا کر ادھرم مین چلا
رہے تھے اونکے ورن آشرم کا بھی کھنڈن شروع کیا۔ بدھ کی تعلیم بہت کچھ اصلی
ویدک دھرم کے موافق تھی لیکن اسوقت جو بام مارگ کے ارتھون سے ویدک دھرم
ہو رہا تھا اس سے بالکل خلاف تھی۔ اسوقت کے بام مارگی تیتری شاکھا کو
پرمان پیش کرنے شروع کئے مہاتما بدھ دیو جو کہ سنسکرت کے پوری عالم تو نہین تھے
اسواسطے خود تو وہ ویدارتھ وچار نہ سکتے تھے دوسرے اوس زمانہ مین ویدون
کے متعلق پستکین بھی کم دستیاب ہوتی تھین جس سے وہ پوری تحقیقات حاصل
کرتے جب اونھون نے دیکھا کہ ویدون کے حمایتی گلے کو ساتھ لیکر بام مارگی کی بھی تردید نہین
کر سکتے

اور نہ ہی سنسار کا اپکار کر سکتے ہین تب اسکا علاج انہیں یہی نظر آیا کہ ویدون
کو ماننا ترک کر دین اور جہانتک ہو سکتے ان ہتیا کرنے والے یگیون کو نہ کرنے دیں

واسطے انکے پرچارک اور انکی بجز ویدون کے کمزور کرنی کی کوشش کرین
پس اُنہون نے شودرون سے کام شروع کیا اور تھوڑے دنونمین ساری
ہندوستان مین ہلچل مچگئی۔ جب مخالفین نے دیکھا کہ گوتم ویدون کو نہین
مانتا تو انہون نے اس سے کہا کہ وید ایشور کے بنائے ہوئے ہین بدھ دیو نے
کہا کہ مین ایسے ایشور کو ہی نہین مانتا جس نے اس قسم کی پستک بنائی ہو جس مین
ہنسا کرنے کا اپدیش ہو غرض اسطرح ہوتا تہا بدھ دیو دہرم کے ایک حصہ کو اپنے
خیال مین زہر آلود سمجھکر اس سے الگ ہوگئے اور باقی باتون کا پرچار کرنے
لگے جب اس طرح گیان کا مکھیہ حصہ یعنی جیو پرکرتی۔ ایشور۔ ان تین مین سے ایشور
کٹ گیا اور تم دہرم یعنی پرکرتی اور جیو کا پرچار ہوتا رہا

پیارے ناظرین اس کمی کو پورا کرنے کے واسطے سوامی شنکراچارج جی
مہاراج برہم کی سدہی کے واسطے کمربستہ ہوئے اور سارے ملک مین دورہ
کرکے بدھ مذہب کا کھنڈن کیا اور جہان تک ہوسکا اپنا سارا وقت برہم سدہی
مین خرچ کیا۔ چونکہ اسوقت تک لوگون مین پرکرتی اور جیو کے ہونے کے سنسکار
توموجود تہے صرف برہم ہی کی کمی تہی اور برہم کو پرکرتی اور جیو کو چھوڑکر دوسرے
کسی مقام مین دکھلانا بہت دشوار تہا اسیواسطے اُنہون نے ہر ایک چیز مین

برہم کو دکھلانا شروع کیا اور کھشٹ پدارتھ انادی مبتلاکر ۵ کو سانت بتلانا
ابہی مہاتما شنکراچارج کو اپنا پورا سدہانت دکھلانیکا موقع ملا ہی نہین
تہاکہ دیش کے دُربہاگیہ سے وہ بہارت کا بہانو اس اسار سنسار سے
چلتا ہوا لیکن جسقدر کام اس مہاتما نے کیا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ
اگر اس رشی کو دس برس تک اور جینیکا موقع ملتا تو یہ بہارت کا اُدہار
کردیتا اور ویدک دہرم کو جو بہارت کے بعد نقصان پہونچا تہا اس کا معاوضہ
ہوجاتا لیکن تو بہی ۲۲ برس کی اوستہا سے ۳۲ برس کی اوستہا
تک دس برس مین اس برہم پرچارک نے سنسار مین عام طور پر اور بہارت
ورش مین خاص طور پر برہم کو پہیلا دیا
پیارے ناظرین مہاتما شنکراچارج کے بعد ان کے چیلے اگرچہ بڑے
بڑے پنڈت ہوئے جنہون نے ادویت باد کے ثابت کرنے کے واسطے
ہزارون نئی دلیلین پیدا کین اور سیکڑون پستک لکہہ ڈالی لیکن یہ ویدک
دہرم کو اس اصلیت سے بہت دور لیگئے یعنی اُنہون نے پرکرتی اور جیو
کی ہستی سے بالکل انکار کردیا اور کھشٹ انادی مانکر ہ کو انت والا بتلانی کے
مسئلہ کو تو بالکل نہ سمجہا مہاتما شنکراچارج کا تو یہ سدہانت تہا کہ جبتک پیدا ہوئی تبتک

اور جو انیتی سے رہت ہی وہ نیتہ ہی اسواسطی یہ چھہ پدارتھ انادی
یعنی انیتی شونیہ ہین اسواسطے نتیہ ہین لیکن برہم تو سروویاپک ہی یعنی اسکا
انت نہین اور باقی پانچ پدارتھ یعنی جیو۔ ایشور۔ مایا۔ اودیا۔ اور انکا سمبندھ
یہ پانچون محدود ہین۔ یہان پر جیو کے معنی مدہ جیو کے ہین اور ایشر مکت
جیو کو کہتے ہین۔ اودیا جیو کا گن ہی۔ مایا پرکرتی کا نام ہے

ہمارے بعض دوست یہ کہین سے گے کہ تمنے یہ بات مین گڑبڑ کہدی
لیکن جہان جیو کا لکشن کیا ہی وہان اودیا کے یکت چیتن کو جیو کہا گیا ہی
اودیا کے معنی دو ہو سکتے ہین ایک تو گیان کا نہ ہونا دوسرے الٹا گیان
کا ہونا۔ اگر اودیا کے معنی گیان کے ابھاو کے مانین تو بالکل غلطی ہوگی کیونکہ چیتن
کہتے ہین گیان سروپ کو جسمین گیان کا ابھاو ہوگا وہ چیتن ہی نہین کہلا سکتا
اسواسطے اودیا کے معنی الٹے گیان کے لئے جاتے ہین یہ ہی الٹا گیان بندھن
یعنی دکھونکی پیدایش کا سبب ہی اور اسی کے ناش سے مکتی ہوتی ہی
جب ستھیا گیان کا ناش ہو گیا اب اوسمین الپگیتا جو جیو کا سوابھاوک گن
ہی موجود ہے لیکن ستھیا گیان بالکل ناش ہو گیا۔ اب یہ بندھن سے
خالی ہو

اسی کو شدہ ستیہ بردہان یعنی الیشر کہتے ہین

پیارے ناظرین چونکہ آدی اور انت دو طرح سے ہوتے ہین ایک دیش یوگ سے دوسرے کال یوگ سے جو چیز کال یوگ سے آدی والی ہے وہ کال یوگ سے انت والی ہوگی کیونکہ ایک کنارہ کا دریا کہین ہوتا ہی نہین جسکا آدی ہے اسکا انت لازمی ہے اور جو چیز دیش یوگ سے انادی ہے وہ دیش یوگ سے انت ہی ہوگی لیکن یہ نہین ہو سکتا کہ جو چیز کال یوگ سے انادی ہے وہ دیش یوگ سے بہی اننت ہو کیونکہ پرمانو کال یوگ سے انادی ہے لیکن دیش یوگ سانت ہے یہان مہاتما شنکر آچارج کا یہ مطلب تہا کہ کال یوگ سے تو چہہ چیزین انادی اور اننت ہین لیکن دیش یوگ سے پانچ چیزین آدی اور اننت والی فقط ایک برہم ہی اننت ہے

پیارے ناظرین مہاتما شنکر آچارج کے مطلب کو نہ سمجھ کر لوگون نے ایسے جہگڑے پیدا کئے کہ مہاتما شنکر اچارج کا جو منشا ویدک دہرم کی اوس کمی کو پورا کرنے کا تہا جسکو بدھ نے اپنی سنسکرت کے نہ جاننے اور پنڈتون کے بام مارگی ہونے کے باعث غلط سمجھکر کاٹ دیا تہا لیکن دربہاگیہ وش شنکر آچاریہ کے چیلون نے بلا سمجہے کسی اپنے مطلب سے

ویدک دہرم کے اصلی حصہ کو جس کو بدھ نے قایم رکھا تہا بالکل اڑا دیا
صرف وہ حصہ جسکو شنکراچارج بدھ مذہب مین ملاکر اسکی کمی کو پورا کرنا
چاہئے تہے اسی کو رکھہ لیا یعنی جیو ر پرکرتی جسکو بدھ مذہب والے مانتے تہے
شنکراچاریج اسمین برہم کو ملاکر اسکو پورا ویدک دہرم بنانا چاہتے تہے لیکن
انکے چیلون نے پرکرتی اور جیو کو اڑاکر کیول برہم یعنی ⅓ ویدک دہرم کا
پرچار کا شروع کیا - اب ویدک دہرم کے دو ٹکرے ہوگئے ایک بدھ مذہب
دوسرا اودیت باد ⅔ حصہ تو بدھ مذہب نے لے لئے ایک حصہ شنکراچارج
کے چیلون یعنی اودیت بادیون نے لیا لیکن یہ ⅓ حصہ چونکہ
زیادہ منور اور مفید مطلب تہا اسواسطے اس کو غلبہ ہوتا چلا گیا اور
اودیت باد دنیا کے ہر ایک حصہ مین پہیل گیا

باقی آئندہ

مفصلہ ذیل کتابیں اور نیز آریہ سماج کی کل کتابیں آریہ پستکالیہ مراد آباد دہلی سے مل سکتی ہیں

نسخہ خبط احمدیہ — رسالہ جہاد — راہ نجات — لائف پنڈت گورودت ایم اے

سبھا پوشن چودہری نول سنگھ جی — خدا کی ہستی کا ثبوت — تاریخ ہردوار

ویدک دھرم پرچار — ورن بیوستھا — مادہ کی قدامت — جیو آتما کی ہستی کا ثبوت

مکتی بیوستھا — کرم بیوستھا — ایشور وچار حصہ اول — وید کس پر نازل ہوئے

الہام کی ضرورت — رگوید کے پہلے منتر کی تفسیر — عیسائی مت کھنڈن

شرادھ بیوستھا — اردو گنگا اشنان — نوجوانو اٹھو — رامائن سار ناگری

ہندی کی پہلی کتاب

علاوہ برین ہر قسم کی کتابیں ہمارے یہاں سے ملینگی

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہین اُن سبکا آدی مول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ ۔ نراکار ۔ سروشکتیمان ۔ نیاکاری ۔ دیالو ۔ اجنما ۔ اننت ۔ نروکار ۔ انادی ۔ انوپم ۔ سرو آدھار ۔ سرویشور ۔ سرو ویاپک ۔ سرو انتریامی ۔ اجر ۔ امر ۔ ابھے ۔ نت ۔ پوتر ۔ اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے

(۳) وید ست ودیا ون کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریون کا پرم دھرم ہے

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے مین سروَدا اُدیت رہنا چاہیے

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئین

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی مین اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے

(۱۰) سب منشیون کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے مین پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم مین سب سوتنتر ہین

اوم

آریہ سماج کی کل پستکیں ویدک دھرم پریس

مراداباد سے ملینگی

ٹریکٹ نمبر ۲۵

سوامی دیانند کا اُپدیش

نمبر ۲

جگوکرپارام شرما جگرانوی نے رچکر شایع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد چھپکر شایع ہوا

بار دوئیم دو ہزار ۲۰۰۰ قیمت ۳ پائی

سوامی دیانند کا اپدیش

پیارے ناظرین آجکل جتنے مذہب آپ دنیا بھر میں دیکھتے ہیں وہ
سب قریباً اسی ویدمت سے نکلے ہوئے ہیں اور جو بڑے بڑے مذہب
آج نظر آتے ہیں یہ تو صرف شنکر اور بدھ کے دو ٹکڑوں سے پیدا ہوئے
ہیں عیسائی مذہب تو بدھ مذہب سے نکلا ہوا ہے اور اسلام شنکر کا
چیلا ہے آپ لوگ سوال کرینگے کہ کیا وجہ ہے کہ عیسائی مذہب
بدھ مذہب سے نکلا ہے اسکا ثبوت یہ ہے کہ عیسائی مذہب کی تعلیم میں
بہت حصہ بدھ مذہب کا معلوم ہوتا ہے جسطرح باپ اور بیٹے کی
شکل شباہت کو دیکھہ اور باپ کو بیٹے سے پہلے معلوم کرکے ہر شخص

خیال کرلیتا ہے کہ اس کا بیٹا ہے اسیطرح عیسائی مذہب اور بدھ مذہب
کے اصولونکا مقابلہ اور بدھ کا مذہب عیسائی مذہب سے پہلے ان
ملکون میں پائے جانے سے صاف معلوم دیتا ہی اور آجکل تو بہت سے
عالم اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ عیسائی مذہب کی تعلیم بدھ مذہب سے
لگئی۔ گرنار سی جو کتبے ملے ہیں ان سے پایا جاتا ہی کہ بدھ مذہب کے شہنشاہ
اشوک نے اپنے اپدیشکوں کو سیریا میں بھیجا تھا اور یونانی بادشاہوں سے
اسکا موافقت پیدا کیا تھا دوسرے پروفیسر مہاجی وغیرہ تسلیم کرتے
ہیں کہ بدھ مذہب عیسائی مذہب کا پیش خیمہ یا کارن تھا اور پروفیسر
ہنن سیول للی تو صاف عیسائی مذہب کو بدھ سے نکلا ہوا تسلیم
کرتے ہیں بعد بدھ مذہب میں تثلیث ہے اور عیسائی مذہب بھی
تثلیث کا قائل ہی۔ غرضکہ بہت سے ثبوت ملتے ہیں۔
دوسرے اسلام تو شنکر کے مت سے نکلا ہوا معلوم دیتا ہی جس سے
صاف معلوم ہوتا ہی کہ مسیح کے زمانہ میں یورپ اور مغربی ملکوں میں
بدھ مذہب کی تعلیم پھیل چکی تھی لیکن شنکر کی تعلیم مسیح سے بہت زمانہ بعد
ملکوں میں گئی۔ لیکن محمد صاحب سے پہلے شنکر کے خیالات مغربی ملکوں

میں جا چکے تھے مذہب اسلام کا کلمہ صاف بتلاتا ہے کہ یہ شنکر آچارج
کی تعلیم سے لیا گیا یعنی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ پہلا حصہ
تو صاف اس شرتی کا ترجمہ ہے۔
एकमेवाद्वितीयं नेह नानास्ति किंचन
یعنی ایک ہی ایشور ہے دوسرا کوئی نہیں اور دوسرا فقرہ البتہ ضرورت کے
سبب ملا لیا ہے اگر وہ گہری نظر سے سوچیں تو معلوم ہو جاویگا کہ جو لوگ
ایک خدا سے دنیا کا پیدا ہونا مانتے ہیں وہ سب شنکر کے چیلے ہیں۔

پیارے ناظرین جب اسطرح سے ایک ویدک دھرم کے ٹکڑے ہو گئے
تو ان ٹکڑوں کی بھی ہزاروں شاکھائیں نکل پڑیں جسطرح ایک سنگترہ کو
دیکھکر کہا جاتا ہے کہ ایک ہے لیکن جسوقت اسکا چھلکا اتارتے ہیں تو اس
کی بہت سی پھانکیں الگ الگ ہو جاتی ہیں جب ان پھانکوں کو الگ
کیا جاوے تو ترش علیحدہ علیحدہ نظر آنے لگتے ہیں۔ غرض اسی طور پر
ایک ویدک دھرم کے ٹکڑے ہوتے چلے گئے اور جسقدر آچارج پیدا ہوئے
سبھوں نے کوشش کی کہ کسطرح تمام دنیا سچے دھرم پر آجاوے لیکن سب
نے روشنی چراغوں کی دکھلائی ہے کہیں لیمپ اور بجلی کی روشنی کا بھی
انتظام ہوا اور کوئی چاند تک پہونچگیا لیکن ان مصنوعی روشنیوں سے نشن جاتی

ہیں دویش بڑہتا چلا گیا بجاے اسکے کہ منش ماتر ہیر ایک ہوجاتے زیادہ
نرالگ ہوتے چلے گئے۔

پیارے ناظرین یہ تو آپکو معلوم ہے کہ جسوقت دنیا میں سورج
کی روشنی ہوتی ہی اسوقت ہر ایک انسان کو اپنے گھر میں روشنی نظر آتی ہی
اور وہ باہر بہی چاروں طرف روشنی ہی روشنی دیکھتا ہی صرف اسیکو یہ
خیال ہوتا ہے کہ جسکی آنکہیں خراب ہو گئیں ہیں یا جسنے اپنی آنکہوں پر
پردہ ڈال لیا ہی اوسکے واسطے روشنی نہیں ورنہ ساری دنیا کیواسطے
روشنی ہی لیکن جسوقت سورج کی روشنی کی بجاے ہزاروں چراغ اور لیمپ روشن
ہوجاتے ہیں اسوقت جو جس چراغ کی روشنی میں اپنی گہر میں بیٹھتا ہی
یا جس چراغ کو اپنے نزدیک پاتا ہی اُسکو تو روشن جانتا ہی اور باقی ساری
دنیا کو اندہیری سمجھتا ہی یہی حالت انسانی مذہب کی ہی کہ وہ اپنے
مت کو سچا اور دوسرے کے مت کو خراب سمجھتے ہیں لیکن ایشور کے
بنائی ہوے مذہب میں یہ بات نہیں وہ ہر ایک کو اچہا سمجھتے ہیں صرف جنکے
کرم خراب ہوں انکو برا سمجھتے ہیں یا جنکی بُدہی پر اگیان کا پردہ پڑگیا ہو۔ اُسے ہُوا
تصور کرتے ہیں

پیارے ناظرین جب سورج چھپ جاتا ہے تب دنیا کی یہ حالت ہو جاتی
کہ ایک طرف تو شیر اپنے بھٹوں سے نکل اہل دنیا کو نقصان پہونچا
ہیں دوسری طرف اور بھی خونخوار جانور گھومنا شروع کر دیتے ہیں
چور اور ڈاکو بھی اپنی پوری شکتی سے کام کرنا شروع کر دیتے ہیں جس طرف دیکھو
اسی طرف اہل دنیا کو تکلیف دینے والی طاقتیں آ جمع ہوتی ہیں چراغوں کی روشنی
باوجود ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد کے اُن برائیوں کو دور نہیں کر سکتی
یہی حالت روحانی دنیا کی ہے جس وقت الیشوری ودیا کی تعلیم بند ہو جاتی ہے
تو پہلے ہر ایک میں خود غرضی خود نمائی شہرت پسندی وغیرہ خرابیاں آ جاتی ہیں
پھر جھوٹ دغا بازی قتل عام مقدمہ بازی بے ایمانی وشواس گھات جیسے
ظالم اور خونخوار دشمن دنیا میں آ موجود ہوتے ہیں اور اہل دنیا کو انکی منزل
مقصود کے راستہ سے ہٹا کر مختلف قسم کی تکلیفوں میں ڈال دیتے ہیں۔
پیارے ناظرین جس وقت سوامی دیانند سرسوتی پیدا ہوئی تھے اس وقت
ٹھیک یہی حال ہو رہا تھا ویدک دھرم کے چھپ جانے سے ایک طرف
تو فرقوں کے لیمپ جل رہے تھے وہ اپنے دھرم کو ہی ساری دنیا سے افضل
بتلا رہے تھے دوسری طرف عیسائی دھرم کی بجلی کی روشنی میں خوب دھوم

دھام سے سنسار بھر سے افضل ہونیکا دعوی کر رہی تھی۔ تیسری طرف
بدھ مذہب کا چراغ بھی پوری کامیابی کیحالت میں اپنی آپکو سب سے بڑا
ثابت کر رہا تھا۔ چوتھی طرف بھارت ورش کے سمپردائے دہرم شاکتک
بیشنو۔ گانپتیہ سوریہ وغیرہ اپنی ہی ٹمٹماتے ہوئے چراغونکو دنیا میں سب
سے بڑھکر پرکاش سمجھ رہے تھے۔ پانچویں طرف ہزاروں قسم کی بھیکھ
دہاری گوسائیں براگی دادوپنتھی۔ نرملی رام سنیہی کبیر پنتھی وغیرہ اپنے دہرم
کو سب سے افضل بتلا رہے تھے۔

پیارے ناظرین یہ سارے مت دن رات ایک دوسرے کی تردید
کر رہے ہوئے اپنے مت کو اچھا اور دوسروں کو برا بتلا رہے تھے جب
مسلمان اپنے دہرم کو اچھا کہتے تھے اور دوسری طرف سے دکھلایا جاتا تھا کہ تمہارے
دہرم میں سوائے ظلم کے اور کوئی خوبی ہی نظر نہیں آتی۔ یہی حال عیسائیوں
کی تثلیث کے اعتراضوں کا ہو رہا تھا۔ ہندو بیچارے عجب گری ہوئی حالت
میں تھے ان کو اپنے دہرم کرم سے بالکل ناواقفیت تھی چھوٹے چھوٹے
پادری اور مولوی بڑے بڑے ہندو پنڈتوں سے جب مباحثوں کے واسطے
تیار ہوتے تھے تب ہندو پنڈت بیچارے گھبرائے پھرتے تھے اور

اون کو طبیعہ کے نام سے پکارتے اور عقلی مباحثہ سے گھبراتے تھے اگر
دھرم سب سے زیادہ معقول تھا اسکی فلاسفی سب سے زیادہ
لیکن سمپردایک کھوٹ کی ملاوٹ نے ہندون کو اپنے اصلی دھرم سے
دور کر دیا تھا۔ اور ہندو دھرم کا سونا سمپردایک کھوٹ کی ملاوٹ کر
عقل کی کسوٹی پر کھرا ثابت ہونیکے قابل نہ تھا اس وقت ضرورت تھی
فاضل اجل آئے اور عوام کو سچے دھرم کا پتا بتلا دے۔

پیارے ناظرین ایسی مہلک بیماری کیواسطے جب کہ اعضاء بدن
علیحدہ ہو جاویں اور بہت سے امراض جمع ہو کر وجود کو تباہ کرنا چاہیں
اسوقت کسقدر علمیت اور محنت کی ضرورت ہے۔ اسکو تو آپ لوگ بخوبی
ہونگے کہ سوامی دیانند کے آنے سے پہلے یہی حالت ویدک دھرم کی
رہی تھی کہ سوامی دیانند سرسوتی نے سنسار میں آتے ہی اسکی مرض کی
تشخیص کے واسطے نبض کو دیکھا کہ اندھکار نے اسے سخت تنگ کر رکھا
اور جہان کہیں چراغ علم کی روشنی ہے اُسے اور بھی اعضا شکنی کیحالت پیدا کر
آزادی کامل سے اسکی بیماری کا سبب معلوم کر کے ایک نسخہ تیار کیا اور سوچا
جب تک اسکو پورے طور پر مدد ونشمنی ملے گی تب تک ان بیماریونکا علاج ناممکن

ہے اور جب تک یہ الگ الگ چراغ سمجھکر ایک ہی روشنی پر سب کام نکرنے
لگیں گے تب تک ٹھیک علاج نہیں ہو سکتا اور چراغوں میں کوئی بھی
اس لائق نہیں کہ جو ساری سنسار کو روشنی دیسکے دوسرے چراغ کی روشنی
کبھی ہوا سے بیخطر نہیں ہو سکی اسواسطے اس روشنی کے سہارے لوگ بیٹھ تو
سکتے ہیں لیکن منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکتے اسواسطے ان چراغوں
میں تو کوئی اس لائق نہیں کہ جس سے کام نکل سکے اب اونسے سوچنا
شروع کیا کہ ان چراغوں سے پہلے کونسی روشنی تھی جسکی کرنوں سے یہ چراغ جلے
ہیں اونسے سوچا کہ نانک صاحب دادو جی اور کبیر داس کے چراغ تو
تو چار سو برس سے پہلے نہ تھے اور بلبھ وغیرہ کو بھی قریباً اتنا ہی عرصہ گذرا
رامانج، نیمارک اور چیتن وغیرہ بھی ۸ سو برس سے پہلے نہیں تھے محمد صاحب کا
مذہب اسلام اور قرآن ۱۳ سو برس سے پہلے دنیا میں موجود نہ تھا مسیح
اور شنکر اچارج بودھ جین وغیرہ بھی اڑھائی ہزار برس سے پہلے ثابت نہیں
ہوتے چارواک وغیرہ ۳ ہزار برس تک پہونچتے ہیں یہودیوں کے
زبور اور توریت بھی ۳۴۰۰ برس سے پہلے موجود نہ تھے پارسیوں کی
کتاب ژند واستا بھی ۴۵۰۰ برس تک کا ثبوت دیتی ہے بام مارگیوں

کے مت کا پتہ ۴۸۰۰ برس تک ملتا ہے اب اسکے آگے کسی مت کا
چراغ کا پتہ نہیں چلتا ساتھ ہی یہ بھی معلوم کیا کہ دنیا کا ہر ایک فرزند
کم سے کم ۷ ہزار سال سے دنیا کی پیدائیش مانتا ہے اور اُنکی الہامی کتاب
یا ایشوری قانون ۳۵۰۰ سو برس سے آگے نہیں جاتا تو کیا ایشور نے
۳۵۰۰ برس تک لوگوں کو اپنے احکام سے بیخبر رکھکر دکھہ دیا ہوگا۔ ممکن
نہیں معلوم ہوتا کہ سرب شکتیمان اور عالم کل ایشور اسطرح سنسار کے
کسطرح پہلے جاہل رکھے پھر نا مکمل قانون بھیجا رہے اور ہمیشہ اُسکا قانون
بدلے کیونکہ ایشور کی بنائی ہوئی دنیا سے اُسکے علم کا مکمل ہونا ثابت ہوتا
ہے پرمیشور نے انسان کی آنکھوں کے واسطے سورج بنایا ہے اُسکو آج
تک بدلنے کی ضرورت نہیں ہوئی اور نہ دنیا کے اخیر تک بدلنے کی ضرورت
ہو اور کانون کی امداد کیواسطے خلا پیدا کیا ہے اسکو بھی بدلنے کی ضرورت
نہیں اسی طرح جن اندریوں کی امداد کیواسطے جو چیزیں پرمیشور
نے بنائیں ہیں ان میں سے کسی کو بھی بدلنے کی ضرورت نہیں ہوئی
پھر کسطرح ممکن ہو سکتا ہے کہ انسان کے سب سے عمدہ جوہر اور اندرونی
اور باریک چیزوں کے جاننے لائق اوزار یعنی عقل کی امداد کیواسطے

جواوس نے اپنی ودّیا کا سورج دیا ہوا وسکو بار بار بدلنے کی ضرورت پڑے
پس معلوم کر لیا کہ جو دنیا کے اندر روشنی پیدا ہوی ہی یہ سب انسانی
بنا وٹ ہی اور سرشٹی کے آد میں پیدا ہوا ہے جسکی پیدائش کا
زمانہ عقل انسانی سے باہر ہے وہ ایشوری روشنی ہی۔

پیارے ناظرین اسکے ساتھہ ہی جب اُس مہاتمانے یہ وچار کیا کہ
ان میں سے کون ایسی روشنی ہے جسکو ہوا سے خوف نہیں جہان
تک اس نے معلوم کیا تو پتہ لگا کہ سارے چراغ تو ہوا سے گھبراتے
ہیں یعنی ترک سے اپنے آپ کو ثابت نہیں کر سکتے ہر ایک مذہب جو انسانی
ہی یہ کہتا ہوا نظر آیا کہ مذہب میں عقل کو دخل نہیں اسکے بعد اوسنے ترک
شاستر کی تحقیقات شروع کی جہاں پر وشیشک شاستر کے بنانیوالے مہرشی یہ کہتے ہوئے
نظر آئے
بُدّھی پُوروا واک کرتیر ویدے یعنی وید میں ہو۔
کچھ لکھا ہوا ہے وہ بدھی پورک ہی یعنی وید کی کسی بات کو دلیل سے
خوف نہیں۔ کیونکہ وہ عقل کل سے پیدا ہوئے ہیں۔

پیارے ناظرین جب مہرشی نے وید کی تعریف ترک شاستر میں
دیکھی اور وید ومین بہی گایتری منتر کے ارتہوں کو وچارا تو صاف معلوم

ہوا کہ بدّھی کے بڑہانے کا مادہ صرف وید ہی میں ہے - اب خیال
آیا کہ دوسرے گرنتھ تو عقل کو مذہب میں دخل دینے سے رد کرتے ہیں
اور وید مذہب میں عقل کو بڑہا کر کام لینے کی اگیا دیتا ہے تو
ضرور مکمل گیان ہے ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوا کہ اسوقت جو وید
کے ماننے والے ہیں اس اگیان اور جہالت میں پڑے رہتے
ہیں اسکا کیا سبب ہے - جب دیکہا کہ لوگ جس کام کو وید
کے انوکول مان کر اس کے کرنے میں جن منتروں کے ارتھ سے ناواقف
ہیں اور خواہ مخواہ بلا جانے پہچانے اپنے کو توہمات کے واسطے من ملے
وید منتر اُچارن کرتے ہیں جیسے سنیچر کی پوجا اس منتر
سے کیجاتی تہی اس سے خیال ہو گیا کہ لوگ وید ارتھ سے بالکل ناواقف
ہیں ابواہ پدہتی وغیرہ سب بلا ارتھ سمجھے ہی بطور رسومات کے
ادا کیجاتی تہیں سندھیا وغیرہ نت کرموں کے ارتھوں سے تو بالکل
لوگ ناواقف تہے غرض ہر طرح سے اودیا کا سبب وید ارتھ کا گیان
ہی معلوم ہوا پہر خیال آیا کہ کیا اسقدر پنڈت تہے
کہ ہی وید ارتھ

کے جاننے والے نہیں جب پنڈتوں سے ملکر معلوم کیا تو اور
حیرت ہوئی کہ لوگ ویدوں کے اصلی مطلب سے
دور جا پڑے ہیں اور اپنی غلطیوں سے نویں گرنتھوں
سمجھنے لگ گئے ہیں بہت لوگ تو ان شروت سوتروں کو
وید یام یالوگ کے زمانہ میں پیدا ہوئے وید بتلا رہے تھے۔
نہیں دیکھتے تھے کہ ان سوتروں پر جگہ جگہ پر تیتری شاکھا
کے حوالے ہیں اور تیتری شاکھا یاگولگ کے بعد پیدا ہوئی ہے
اور یاگولگ بیاس جی کے بعد پیدا ہوئے ہیں گویا تیتری شاکھا
بھی کلجگ کے بنے ہوئے ہیں۔ اور تیتری براہمن تیتری ارنیک
تیتری پرتی شاکھیہ وغیرہ اس سے بہت پیچھے بنے ہیں اور
سوتر جن میں ان گرنتھوں کے حوالے ہیں وہ ان سے بھی بہت
دیر پیچھے پیدا ہوئے گویا یہ شروت سوتر وغیرہ تین ہزار برس
سے پہلے کے نہیں معلوم ہوتے۔ بعض لوگ انپشدوں کو وید
کہتے ہیں لیکن یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اپنشدوں یاگولگ تیتری
اور یالگ سوپت کیتو۔ نچ کیتا۔ یم وغیرہ رشیوں کے مباحثے درج

میں جن سے پایا جاتا ہے کہ یہ مباحثے ان مہاتماؤن کے بعد لکھے گئے
اور وید سرشٹی کے آغاز میں اگنی بایو انگرا آدتیہ چار پر نازل
ہوئے تھے۔ اس واسطے پستک جو سرشٹی کے درمیان میں
پیدا ہوئی وید نہیں کہلا سکتی۔

بعض لوگ براہمن گرنتھون کو وید کہتے ہیں لیکن براہمن گرنتھون
میں ہی اتہاس موجود ہے دوسرے وہ ویدونکی منترونکے پرتیک
کو لیکر ویاکھیان کرتے ہیں اسواسطے وہ وید نہین بلکہ ویدن کی
ویاکھیان ہیں۔

پیارے ناظرین جب سوامی دیانند نے دیکھا کہ آج کل بہت
سے پستک وید کے نام سے بنا لئے گئے ہیں جب انہون نے
بہت کوشش سی تحقیقات کی تو آخر یہ معلوم ہوا کہ چار وید سنگھتا
انادی ہیں اب ایک اور بات معلوم ہوئی کہ بہت سی لوگ یہ کہتے ہیں
کہ آدمین وید ایک تھا لیکن دیاس جی نے ان کو چار حصون پر
تقسیم کیا پھر اس بات کی تلاش ہوئی کہ اسکا کارن کیا ہی کیونکہ
اول تو خود ویدمین چارون ویدونکا الگ الگ ہونا موجود ہی دوسرے

براہمن گرنتھون میں بہی چارون وید الگ رشیون پر اترنے تسلیم کئے گئے۔ اور منو وغیرہ بہی چارون وید ولنکا ہونا تسلیم کرتے ہین یہ ایک وید کا ہونا کہان سے لیا گیا۔ جب تلاش کیگئی تو اُسکا سبب بہی مہیدہر بہاشیہ کی بہومیکا میں سے ایک روایت معلوم ہوگیا یعنی ویاس جی نے لوگونکی بدہی کو کمزور دیکہکر چارون وید تقسیم کرکے ویشم پاین وغیرہ اپنے چار شش‌ون کو پڑہا گئے۔ جب اوسکا اور بہی کہوج کیا تو معلوم ہوا کہ آجکل جو رگویدی یجیر ویدی سام ویدی اتہروویدی براہمن ہیں ان کی تقسیم ہو مہیدہر کی مراد ویدون کی تقسیم سے یہی ہے۔

باقی دیکہو۔ نمبر ٣

❋

آریہ سماج کے نیم

(١) سب ستّ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں انکا آدی مول پرمیشور ہے

(٢) ایشور سچدانند سروپ نراکار۔ سرو شکتیمان نیائے کاری دیالو اجنما اننت نروکار انادی انوپم سرو آدھار سرویشور سرو ویاپک سرو انتریامی اجر امر ابھے نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اوسیکی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(٣) وید سب ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(٤) ستّ کے گرہن کرنے اور استّ کے چھوڑنے میں سروَدا ادیت رہنا چاہئے

(٥) سب کام دھرم انوسار ارتھات ستّ استّ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(٦) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک انتی کرنا۔

(٧) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

(٨) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

(٩) پرتیک اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے

(١٠) سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

اوم

ٹریکٹ نمبر ۲۶

ریفارمر

نمبر ۱

مصنفہ پنڈت کرپارام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
ممالک مغربی وشمالی

جکو بابو مکت بہاری لال منیجر ویدک دھرم پریس مرادآباد نے چھپواکر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں چھپا

بقلم منوہر سروپ

جلد ۱۰۰۰

[illegible]

اُوم

ریفارمر

پیارے دوستو ہمارے پُرانے رشی مُنی جسے آچاریہ کہتے تھے مغربی
ملکوں میں جسے پیغمبر کہتے رہے اور یورو پ کے لوگ جسے ریفارمر کہتے ہیں
یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی اغراض کو پبلک کے مقاصد پر قربان کر کے اپنے
جان و مال کو دوسرے کے جان و مال کی حفاظت میں خرچ کرتے ہوئے
اپنی زندگی کے مرحلہ کو نیک نیتی سے طے کرتے ہیں جن کی تعریف میں مہاتما
بھرتری نے ایک شلوک کہا ہے۔

एकेसत्पुरुषा परार्थं घटिका स्वार्थं परित्यज्य ये ॥

یعنی نوع انسان میں ایک سچے پرش ہیں جو دوسرے کی بھلائی تن من

اور دھن سے بلا غرض کرتے ہیں وہ اپنی غرض کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے
اُن کا پرماتما اپنی پربل شکتی سے سنسار کے بڑے بڑے وگھنوں کو ہٹا کر اپنی منزل
مقصود پر پہونچ جاتا ہے جیسا کہ مہاتما بھرتری جی نے لکھا ہے

प्रारभ्यते विघ्नभयेन नीचै प्रारभ्य विघ्न विहि-
ता विरमन्ति मध्या विघ्नै पुनः पुनरपि हन्यमा-
ना प्रारभ्यमुत्तम जनान परित्यजन्ति ॥

(ارتھ) نیچ پرش تو وگھنوں کے خوف سے کسی کام شروع ہی نہیں کرتے
اور اوسط درجہ کے آدمی کام کو شروع کر دیتے ہیں لیکن جسوقت کوئی وگھن
آن پڑتا ہے تو فوراً اُس کام کو چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہیں اور اُتم پرش یعنی
ریفارمر وہ ہیں کہ جو باوجود دقتوں کے پیش آنے کے بھی اپنے شروع کئے ہوئے
اچھے کام کو نہیں چھوڑتے۔

پیارے ناظرین یہ ریفارمر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو دُنیا کی
ہوا کے ساتھ ساتھ چلکر دُنیا کو اُسکی خرابی کی راہ سے ہٹانا چاہتے ہیں۔
دوسرے وہ ہیں جو دُنیا کے بہاؤ کو اپنی زبردست شکتی اور آتمک زور سے

وہیں روکدینے پر تیار ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کے آدمیوں سے زمین کے لوگ بالکل
خلاف نہیں ہوتے اور اُنکو تکلیفوں کا سامنا بھی نہیں ہوتا لیکن دوسری قسم
کے ریفارمروں کا مقابلہ دُنیا اپنی مالی۔ علمی۔ مُلکی۔ بدنی غرض ہر ایک طاقت
سے کرتی ہے اور جہاں تک اہل دُنیا سے بن سکتا ہے وہ اس قسم کے مہاتما دُکو
تکلیف دینے کیواسطے تیار ہوجاتے ہیں۔ کوئی اپنی زبان سے اُن کو ناستک
گمراہ اور ملعون کہتا ہے کوئی اپنے مال سے اُنکو نقصان پہونچانے کی
تدبیریں کرتا ہے۔ کوئی اپنے علم کو اس جھوٹے راستہ کو سچّا کر دکھانیکے واسطے
خرچ کرتا ہے اور دنرات اس قسم کی دلیلیں سوچتا ہے جس سے اُس مہاتما کے سچّے اُپدیش
سے اہل دُنیا فایدہ نہ اُٹھا سکیں۔ کوئی اپنے زور کے گھمنڈ میں سوٹا۔ تلوار
اور بندوق لیکر اُنکو مارنے دوڑتا ہے۔ کوئی اپنی مُلکی طاقت سے اُسے قانون
کے شکنجہ میں کچلنا چاہتا ہے۔

پیارے ناظرین اسیطرح تمام دُنیا اُس ایک کے مقابلہ پر اپنی کوشش کے
انبار کو صرف کر دیتی ہے لیکن کیا ممکن ہے کہ کُل اہل دُنیا کی مخالفت سے اُس
مہاتما کے دل میں ذرا بھی خیال پیدا ہو۔ اہل دُنیا کے بُرے سلوک سے اُس سچّے
کے دل پر ذرا بھی ملال نظر آئے نہیں نہیں جسقدر زور شور سے مخالفت نظر آتی ہے

اسیقدر وہ اپنی طاقت کے مضبوط اثر کو محسوس کر کے اپنی کامیابی پر خوش ہوتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ جب تک آفتاب عالمتاب کی روشنی کو لوگ اسقدر تیز نہیں پاتے تب تک اُسکے اثر سے بچنے کا خیال تک نہیں کرتے۔ جسوقت دھوپ کی زبردستی سے اُنکی حالت بگڑنی لگتی ہے تب ہی اُسکی روک تھام کی تدبیریں سوچتے ہیں کہیں خس کی ٹٹی لگاتے ہیں کہیں مکان بنواتے ہیں غرضیکہ یہی حالت موجودہ توہمات دنیا کی ہو رہی ہے کہ اب وہ میرے اُپدیش صداقت مآب کی تیز روشنی کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں وہ جانتا ہے کہ اگرچہ یہ میری مخالفت پر تُلے ہوئے ہیں لیکن میری صداقت کا لوہا مان گئے ہیں ایسے ایسے خیالات سے اُسکی ہمت بڑہتی چلی جاتی ہے وہ اپنا کام اور بھی زور سے کرنا شروع کرتا ہے دُنیا اُسکے نقصان کے درپے اور وہ اُنکو فایدہ پہونچانے میں کوشاں غرضیکہ کچھ عرصہ تک یہ کشمکش کا بازار بڑی دہوم دھام سے گرم رہتا ہے۔ اگر مقابلہ کرنیوالا با دشاہ ہے تو دُنیا اُسکے استقلال کی سامنے ہار کر بیٹھ جاتی ہے اور اُسکی رُعب سے اطاعت قبول کرتی ہے اگر ڈاکو یا غلام ہے تو اندرونی استقلال کے نہ ہونیسے وہ ہمہ گیر اگر دُنیا کا غلام ہو جاتا ہے۔

پیاری ناظرین اگر آپ دُنیا کی تاریخ کو آگے رکھکر دیکھیں تو آپ پہلی قسم کے ریفارمر ان کا

نام تو بالکل نیا ہیں گے لیکن دوسری قسم کے ریفارمر آپکو منتل آفتاب درخشاں
تواریخ کے آسمان پر چمکتے ہوئے نظر آئیں گے اور اگر آپ عام لوگوں سے بات چیت
کریں تو اُن زبردست مہاتماؤں کے غلام بے انتہا ملجائیں گے۔ ذرا سوچیئے تو سہی
جسوقت مہاتما بدّھ نے دُنیا کے شدھار کے واسطے کمر باندھی تھی اُسوقت تمام دُنیا
میں بام مارگ کا زور تھا۔ ہندوستان میں بام مارگی لوگ یگیوں کے نام سے ہنسا
ہنسا کرتے تھے اور دوسرے مُلکوں میں بھی سو خفنی قربانی جاری تھیں۔ مہاتما بدھ
نے اِن سب کے خلاف کمر باندھی اور چاہا کہ اِس خرابی کے دریا کو اپنی پربل
طاقت سے روک دیں لیکن مہاتما راجہ تھے اسیواسطے دُنیا کی بڑی بھاری زنجیر اُنکے
گلے میں تھی۔ جسوقت وہ دُنیا کو گرانا چاہتے تھے دُنیا زنجیر کو پکڑ کر جھٹکا دیتی تھی مہاتما
بدّھ ناکامیاب رہتے تھے آخر اُنھوں نے سوچا کہ جب تک یہ زنجیر گلے سے نہ نکال
دونگا ہینک اِسکا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ اُنھوں نے جھٹ راج کو چھوڑ دیا اور
دُنیا کے مقابلہ پر کمر باندھی آخر کامیاب ہوئے باوجودیکہ عرصہ چوبیس سو سال
سے بدھ دیو اپنی راجیہ میں حاضر نہیں لیکن تو بھی ایک تہائی دُنیا اُنکی غلام ہے۔ اگر مہاتما
بدّھ دیو راجیہ کی زنجیر کو اپنے گلے میں رکھکر ساری عمر بھی کوشش کرتے تو بھی اسقدر جلد کامیابی
حاصل نہ ہوتی اور وہ اِس قسم کی تو کبھی نہ ہوتی کہ اُنکی غیر حاضری میں قایم رہ سکتی

لیکن بدھ کے مذہب کا اُنکی چھبیس سو برس کی غیر حاضری پر بھی دُنیا میں نظر آنا اور دُنیا کے کُل موجودہ بادشاہوں سے زبردست ہونا صرف راجیہ کی زنجیر کو گلے سے اُتار دینے کا پھل ہے۔

پیاری ناظرین جسوقت مہاتما بدھ کے جانشینوں نے اصلیت سے گر کر ناستک پن پھیلا دیا اور سوامی شنکر آچاریہ کے دل میں اِس بیماری کے دور کرنے کا خیال پیدا ہوا تو اُنھوں نے کُل دُنیا کی مخالفت پر کمر باندھی۔ شنکر کے زمانہ میں کُل راجہ بودھ تھے۔ سیٹھ۔ ساہوکار بودھ تھے۔ غرض ساری دُنیا مہاتما شنکر آچاریہ کے خلاف تھی لیکن یہ اپنی اندریوں کے بادشاہ دُنیا کو حقیر سمجھکر اور اُس کے ماننے والوں کو دِوانہ خیال کر کے بدھ مذہب کے دبانے کے واسطے تیار ہو گئے۔ بڑے بڑے مہاتما جو نہایت لوگوں نے اُنکی مخالفت پر کمر باندھی لیکن اُنھیں کیا پرواہ تھی آخر کار کامیاب ہوئے۔ تمام بدھ مذہب کو ہندوستان سے نکالدیا۔ اگر شنکر آچاریہ ۳۲ برس کی عمر میں نہ مرجاتے تو شاید دُنیا بھر میں بدھ مذہب کا نام نہ رہتا اور نہ کوئی اور مذہب جو بدھ مذہب سے پیدا ہو گئے پیدا ہوتے بلکہ کُل دُنیا میں ایک ویدک دھرم ہی پرکاش کرتا اور ساری آدمی اِس آفتاب صداقت کے ظہور سے جہالت و رتوہمات کے اندھیرے سے بچکر اپنی منزل مقصود پر پہونچنے کا سامان کرتی اور یہ جو آجکل

یعنی مقدمہ بازی۔ جھوٹ بولنا۔ فریب۔ دغابازی۔ بدمعاشی۔ جو آج دنیا میں نظر
آتی ہے بالکل نظر نہ آتی۔

پیارے ناظرین جسوقت مہاتما مسیح نے اپنے ملک کے یہودیوں کی رسومات
کو نوع انسانی کیواسطے مضر پاکر اُنکے دور کرنیکے واسطے کوشش کی تو بھی تمام روم کے
لوگ اُسکے مخالف ہوگئے۔ مہاتما مسیح جس نے بدھ کے مذہب کے پیروؤں سے تعلیم پائی
تھی جس نے بدھ کی تواریخ اور حالات کو بھی سُن رکھا تھا اُس نے اُنکی مخالفت کی
کوئی پرواہ کی اُس نے کام کو دھوم دھام سے جاری رکھا چند سال کے اندر
سے ہزاروں آدمی اُسکے خیال کے ہوگئے۔ اُسوقت یہودی بادشاہ تھے یہودی
امیر تھے یہودی پہلوان تھے لیکن مسیح ریفارمر تھا وہ دُنیا کے غلام تھے یہ دُنیا کا
مخالف تھا اگرچہ مسیح اسی مقابلہ میں اپنے شاگرد کی بدایمانی اور رشوت کی گھات سے
مارا گیا لیکن اُسکی موت نے بھی یہودیوں کے قبائل اور رسم ورواج
کو تباہ کر دیا۔ آج آدھی دُنیا اُس کے پیروؤں کے قبضہ میں ہے۔ اگر مسیح
ساری عمر دُنیا کا غلام رہکر کوشش کرتا تو کبھی بھی اس عزت کو حاصل نکرتا اور نہ
اتنے بڑے گروہ انسانی کے دلپر باوجودیکہ انیس سو برس سے غیر حاضر ہے اپنا اثر
قائم رکھ سکتا۔

پیاری ناظرین حضرت محمد صاحب نے عربستان کی وحشی ملکوں میں بت پرستی
کے زور شور اور توہمات کے دریا کو بہتا ہوا دیکھکر اسکے روکنے کی کوشش کی
محمد صاحب کے مخالف اسوقت تمام دنیا کے لوگ تھے انکے اپنے خاندان کی
ال یعنی قریش بھی اسکو نقصان دینے پر تیار تھے۔ عربستان کے تمام فرقے بھی
انکے مخالف ہو گئے۔ شروع میں ایک زبردست آدمی نے دنیا کی مخالفت کی پروا
نہ کی جس سے دنیا کی بہت بڑی حصہ کو قابو میں کرلیا لیکن یہ معلم اور پورا مستقل مزاج
نہ تھا اسواسطے اخیر میں جاکر دنیا کی غلامی میں آگیا۔ شہوت پرستی اور غضب نے
اسکو اپنے اصولوں سے گرا دیا اور یہ بجای مذہبی طاقت کے جسکا منشا دنیا میں امن
اور شانتی پھیلانا ہے۔ پولیٹکل خیالات جسکا اثر دنیا کے امن و چین پر مضر ثابت
ہوچکا ہے پھیلانے لگا اور اس نے مسئلہ جہاد کی ایسی خونخوار تعلیم وحوش عرب
و افغانستان کو دی کہ جسنے اہل دنیا کو بجای نفع کے بہت نقصان پہونچایا

پیاری ناظرین کیا وجہہ تھی کہ بدھ۔ شنکر اچاریہ اور مسیح اپنے اصولوں سے
نہیں گرے لیکن حضرت محمد صاحب گر گئے اسکی بڑی بھاری وجہہ جہاں تک
ہماری [illegible] سوچی گئی ہے یہ ہے کہ بدھ نے راجیہ کی زنجیر کو گلے سے اتار دیا اور استری وغیرہ
چھوڑ دیا تھا شنکر آچاریہ کو تو یہ بیماری چھو تک نہیں گئی تھی اور مسیح اس مرض سے بالکل

بچارہا اسیواسطے یہ تینوں مہاتما کامیاب ہوئے اور محمد صاحب نے خدیجہ وغیرہ سے
شادی کرکے دُنیا کی زنجیر اپنی گردن میں ڈال لی تھی جسوقت وہ دُنیا کی
مخالفت میں کچھ کرنا چاہتے تھے اُسیوقت دُنیا ایک ایسا جھٹکا دیتی تھی کہ اُنکو
کُل اپنی شدہ بھول جاتی تھی دوسرے محمد صاحب کی مزاج میں غصہ کا زور بسبب
پیدائش مُلک عرب اور کم علمی کے اسقدر تھا کہ وہ جسوقت اپنی تحقیر کو جو اُنکو دشمنوں
سے اُٹھانی پڑی تھی یاد کرتے تھے تو فوراً بدلے کا خیال زور پکڑ جاتا تھا اور
خدا کا بھروسہ اور اصل خیال سے دور جا پڑتے تھے ۔

پیاری ناظرین موجودہ زمانہ میں سوامی دیانند سرسوتی نے جب دیکھا
کہ تمام مُنش جیون کے مقصد اعلیٰ سے ناواقف ہوکر تکلیف اُٹھا رہے ہیں اور
کے مذہبی اُپدیشک اپنی دُنیاوی اغراض کے واسطے بہکا کر لوگوں کو آپس میں لڑا
رہے ہیں اور اصلیت سے سب ناواقف ہوکر صرف تعصب اور ہٹ دھرمی
سے ایک دوسرے کو بُرا کہنے کے عادی ہو گئے ہیں اور ہر شخص اپنے زعم
میں اپنے غلط خیال کو صحیح سمجھ رہا ہے اور دوسرے دل کے صحیح خیال کو غلط کرنے
کی کوشش کرتا ہے۔ ایک طرف لالچ سے انسانوں کو اپنے مذہب سے گرایا جاتا ہے

دوسری طرف خوف اور تلوار سے جہالت کا زور پھیلایا جاتا ہی تیسری طرف غلط
علم کے ذریعہ لوگوں کی رائے کو شک میں ڈالکر ناستک بنایا جاتا ہی۔ چوتھی طرف
قانون کی پیچدار تقریروں سے مقدمہ بازی اور پھوٹ کا زور بڑھایا جاتا ہی۔
غرض ہر طرف دُنیا کی غلامی کا زور بڑھ رہا ہی اور بھائی بھائی کی تباہی پر آمادہ ہی۔
...ق کا نام و نشان نہیں۔ دھرم وھرم تو کہنے کیواسطے بہت ہیں لیکن کرنیکے واسطے
...یکو نشان و گمان نہیں۔ ایسی حالتمیں اُس مہاتمانے سُدھار پر کمر کسی مخالفت شروع
...ایکطرف ساری دُنیا کی بیس کروڑ مسلمان۔ امیر۔ نواب۔ زبردست پہلوان
دوسری طرف تمام عیسائی جنکی بادشاہی مغرب سے مشرق تک پھیل رہی تھی تیسری طرف
تمام ہندو جو بیس کروڑ کی تعداد میں بڑی بڑی راجے مہاراجے سیٹھ۔ ساہوکار۔ پنڈت
...سنیاسی۔ جوگی۔ گسائیں مقابلہ پر تھی سب کے مخالف وہ ایشور کا بندہ تھا کسی سے صلح
...کی سب مخالفت پر آمادہ تھی۔ بڑی بڑی شاستراتھ ہوئی۔ مخالفین نے خوب علمی زور لگایا
...علمی زور سے کام نہ چلا تو اینٹ پتھر برسائے۔ کیا ہوا کیا مہاتما گھبرایا بالکل نہیں
...جتنا مخالفت بڑھتی گئی اُن کو اپنی کامیابی کی اُمید بڑھتی ہی نظر آئی۔ پہلے زبانی
...اور شاستراتھ کئے پھر پاٹھ شالا کھولیں پھر سماجیں بنانا اور وید بھاشیہ اور اپنے
...توں کے پھیلانیکے واسطے پُستک بنانے شروع کئے نتیجہ کیا ہوا

دُنیا کے مقابلہ میں سوامی دیانند اکیلا تنہا ہی جسکے پاس ایک لنگوٹی کے
سامان نتھا کامیاب ہوا۔

پیارے ناظرین بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ سوامی دیانند نے
یا لاکھ آدمی اپنے خیال کے بنا لئے تو کیا ہو گیا جبکہ صرف ہند
میں ہی تینتیس کروڑ آدمی ہیں۔ ایسی حالت میں فی تین ہزار میں
آدمی لے لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن یاد رہے کہ فتحیاب کو فتح میں
ایک موتی بھی ملجاوے تو بہت ہے یہ تو ایک لاکھ آدمی ہیں کیونکہ
دُنیا کے مقابلہ پر ایک آدمی کا قائم رہنا ہی ناممکن ہے تو اس سے
لینا کچھ کم بہادری نہیں ہے اور یہ تو خیال کریں مثلاً ایک آدمی کے
پچاس گانو ہیں دوسرے کے پاس ایک بھی نہیں اگر دوسرا آدمی پہلے سے
گانو چھین لے تو آپ کیسے بہادر کہیں گے۔ لڑائی بھی ایسی کہ جسمیں جہل اور
نام نہ ہو اور غافل پاکر کام کر ڈالنا تو اور بات ہے لیکن میدان میں ڈنکے
چوٹ دُنیا کا مقابلہ کرنا اور اُسکو فتح کر کے اُسکا حصہ چھیننا بہت ہی مشکل کام
پیاری ناظرین ہندو پنڈتوں اور سوامی دیانند کا مقابلہ تو اسقدر
تعریف نہیں کیونکہ ہندوؤں کا تو بغیر مقابلہ کئے ہی بسبب ویدودیا بر

ہونیکے وہ گرو تھا ہی لیکن مزا تو یہ ہے کہ اُس کی زبردست طاقت نے ایک
ہماری اثر دکھلایا کہ وہ عیسائی پادری جو ہماری ہندو لوگوں کو مذہبی مباحثوں
اور پنڈتوں کو دھرم نرنی کرنیکے واسطے چیلنج کرتی تھی اور ہماری ہندو بھائی اُنسے
بحث کرتی ہوئی گھبراتے تھے آج اُس رشی کی ایک ہی حرکت سے معاملہ دگرگوں ہو گیا
یعنی اب ہندو اور آریہ تو عیسائیوں کو مذہبی مباحثوں کیواسطے چیلنج کرتے ہیں اور
وہ بحث سے ایسا گھبراتے ہیں کہ جہاں موقع پڑ گیا فوراً یہ کہکر کہ ہمارا وقت پورا
ہوگیا یا تمہیں شیطان بہکا گیا چلدیتے ہیں دوسری ہماری مولویصاحبان جو ہندوؤں کو
بت پرست اور اپنی آپکو خدا پرست ثابت کرتے تھے اور ہمیشہ ہندو پنڈت اُنسے
مباحثہ کرنیمیں گھبرایا کرتے تھے آج وہ مولویصاحبان معقولیت سے بحث کرنیکو
تیار نہیں جب کبھی بحث ہوئی مولویصاحبان غصہ میں بھر کر لڑنے لگجاتے
ہیں۔

پیاری ناظرین اگر آپ ذرا غور سے سوچیں کہ عرصہ تیس برس پیشتر ہندوؤں کو
مسلمان اپنی مذہب میں ملا لیتے تھے اور بہتوں کو اپنی مذہب میں کھینچ لیجاتے تھے
یہی حال عیسائیوں کا تھا یہاں تک کہ کئی کروڑ آدمی تو مسلمان ہو گئی اور قریباً
پچیس لاکھ ہندو عیسائی ہو گئے لیکن سوامی دیانند کی ایک ہی حرکت نے

معاملہ یہاں بھی اُلٹا دیا کہ اب برسوں کے بگڑے ہندو مسلمان اور عیسائی مذہب
چھوڑ کر اپنے ستیہ سناتن دھرم کیطرف چلے آرہے ہیں۔ آپ حیران ہونگے کہ یہ اُلٹی
گنگا کسطرح بہنے لگی یا تو ہندو مسلمان اور عیسائی ہوتے تھے یا آج مسلمان اور عیسائی
دوبارہ ہندو بنے جاتے ہیں لیکن آپکو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ پانی اپنی سوبھاؤ سے
نیچے کیطرف بہتا ہی لیکن سورج کی آکرشن شکتی اُسکو آسمان کیطرف پھر لیجاتی ہی اسیطرح
اگرچہ ہندو اپنی ودیا کو بھول جانیسے اسلام اور عیسائی مذہبوں کے گڑھے کیطرف
جا رہی تھی لیکن سوامی دیانندنے جو چوالیس برس کے برہمچریہ سے آدتیہ کی پدوی حاصل
کر چکا تھا جو ودیا کو سورج تھا اُس نے اپنی آکرشن شکتی سے انکو اِن گڑھوں سے نکال کر
پھر رشیوں کے سچے مارگ پر جو آکاش سے بھی اونچا ہی لیجانیکی کوشش کی ہی۔
پیاری ناظرین جسطرح سورج کی کرنیں زمین سے پانی کھینچتی ہوئی معلوم نہیں دیتیں
سوای گرمی کے دنوں کے۔ اسیطرح سوامی دیانند کا اُپدیش ظاہرا طور پر آپ کو
کم کام کرتا معلوم دیتا ہی لیکن اگر آپ غور سے دیکھیں گے تو آپکو پتہ لگے گا کہ سوامی
دیانندنے ویدک ایشوری دھرم کو چھوڑ کر کُل انسانی دھرموں کو جن میں عقل کو بالکل
دخل نہیں جڑ سے اُکھیڑ دیا ہی۔ اگرچہ لوگ چاروں طرف مختلف قسم کی تاویلوں کے
پیوند لگا کر اپنی مت کو قایم رکھنا چاہتے ہیں لیکن ممکن نہیں کہ کوئی چراغ آفتاب

کے سامنے کامیاب ہو سکے یا کوئی آدمی جسکی آنکھ صحیح سلامت ہو آفتاب
کی موجودگی میں چراغ کو جلاکر بیفایدہ تیل کا پھونکنا قبول کرے۔ اسواسطے ای میرے
بھائیو اگر تم کو کامیابی حاصل کرنے کا شوق ہے تو دنیا کی زنجیر
کو گلے سے نکالدو اور سچے دل سے کوشش کرنا شروع
کرو دیکھو کتنی جلدی کامیابی ہوتی ہے۔

اوم شم

ڈ

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستّ ودّیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشو

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیایکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انا
انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتّ۔ پوتر
سرشٹی کرتا ہے اُسیکی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ستّ ودیاؤں کا پُستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستّ کے گرہن کرنے اور استّ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستّ اور استّ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مُکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنّتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھایوگیہ برتنا چاہیئے۔

(۸) اودّیا کا ناش اور ودّیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہیئ

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری
نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

بقلم م۔ ع۔

آریہ سماج کی کل تصنیفیں آریہ پستکالیہ مراد آباد میں ملتی ہیں

ओ३म्

ٹریکٹ نمبر ۲۷

پرشنوتر

یعنی آریہ سماج و سناتن دھرم

نمبر ۱

مصنفہ

کرپارام شرما جگراؤنی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی ممالک مغربی و شمالی

جسکو بابو بھگت بہاری لال منیجر آریہ پستکالیہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

شمس المطابع پریس مراد آباد میں چھپی

قیمت فی جلد ۳ پائی

بقلم منوہر سروپ ورما

بار اول ۲۰۰۰

ओ३म्

پرشنوتر

مابین آریہ سماج و سناتن دھرم سبھا

پیارے ناظرین آجکل آریہ سماج اور پورانک مت والوں میں اکثر مباحثہ ہوا کرتے ہیں لیکن لوگ بہ سبب سنسکرت ودّیا کی ناواقفی کے اس سے پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے اور وہ پنڈت جو ہر دو فریق سے پیش کئے جاتے ہیں اوّل ویدک دھرم کے گوڑھ رہس سے ناواقف ہوتے ہیں دوسرے اُنکا روزگار صرف اُنہیں ویدورودھ توہمات پر ہوتا ہے جس سے وہ دھرم کے نرنے کرنے میں ہٹ سے کام لیتے ہیں بعض ایسے بھی پنڈت ہیں کہ جو وید ویدانگ سے واقف ہونے پر ان معاملات میں بغرض معلوم دیتے ہیں وہ صرف سنسکار ہینن اودّیا کے سبب ستّیہ سے کنارہ رہتے ہیں اسیطرح کے بہت سے اسباب ہیں کہ

انھوں نے رشی سنتان کو آپس میں لڑا رکھا ہی گویا اب یہ حالت ہی جسطرح ایک
باپ کے دو بیٹے آپس میں جھگڑتے ہیں کہ ہمیں زیادہ ملنا چاہیئے - ایک کہتا ہی
چونکہ باپ کی بہیوں میں بہت روپیہ کا ہونا لکھا ہے تو مجھے تھوڑا کیوں دیتا ہی
دوسرا کہتا ہے واہ تم نے کبھی بہی دیکھی بھی ہی اُس میں اسی قدر لکھا ہے بلکہ باپ
کا وصیت بھی ہی ہے پھر بھلا کہتا ہے کہاں لکھا ہے دکھلا تو سہی تیرے پاس کہاں
ہی اور باپ کا وصیت نامہ بھی تو لا وہ کہتا ہے میں کیا پڑھا ہوں جو تم کو بہی دکھلاؤں
اور وصیت نامہ اور بہی سب وکیل کے پاس موجود ہی پھر دونو وکیل صاحب کے
پاس جاتے ہیں وکیل صاحب یہ سمجھکر کہ اس کی طرفداری سے ہمیں زیادہ روپیہ ملیگا
اور یہ دونو پڑھے ہوئے نہیں اسواسطے ایک کی رائے دیدیتے ہیں یہ حال دیکھکر
دوسرا اپنے وکیل کے پاس بہی لیکر جاتا ہے وہ اُسے بتلاتا ہی کہ تمھارا حق غالب ہے
بس پھر دونوں میں جھگڑا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ خود تو ان پڑھ صرف وکیل پڑھے
ہوئے ہیں لیکن وکیل اپنی غرض کے غلام ہو رہے ہیں اُنھیں سچ کی بجائے آمدنی
کا فکر ہے بس دونوں کو لڑاتے ہیں اور مال اوڑاتے ہیں -

پیارے ناظرین ایسی حالتمیں اگر دونوں کو عقل ہو تو پہلے خود اُس ودّیا کو
پڑھیں جس میں باپ کی بہی لکھی ہوئی ہی جب کہ وہ دونوں بھائیوں کو خود دیکھنے کا

موقع ملجائیگا تو فوراً جھگڑا مٹ جائیگا ۔ اسوقت جو آریہ سماج اور سناتن د
آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں انکی بعینہٖ یہی حالت ہے کیونکہ وید باپ کی ہی
وہ کہتا ہے کہ مورتی پوجن وید میں لکھا ہے دوسرا کہتا ہے نہیں لکھا وہ کہتا
رشی لوگ کرتے چلے آئے ہیں وہ کہتا ہے بالکل نہیں غرض اس پر جھگڑا
پورانک پنڈت کے پاس جاتے ہیں تو وہ مورتی پوجن کی تائید کرتا ہے ا
آریہ سماجی پنڈت اسکی تردید کرتا ہے کیونکہ پورانک پنڈت کو مورتی پوجن
مال ملتا ہے اور آریہ سماجی کو آریہ سماج سے ۔ ایسی حالتیں بیچارے سناتن دھرمی
آریہ دھرمی آپس میں لڑ رہے ہیں اسیواسطے ہم دونوں دل والوں سے پرار
کرتے ہیں کہ وہ بجاے اس پھوٹ بڑھانے اور توتو میں میں کرنے کے ویدک تعلیم
کو پھیلانے کی کوشش کریں تاکہ بیغرض لوگ خود تحقیقات کرنے کے قابل ہوجائیں
اب کچھ سوال وجواب ایک پورانک وآریہ سماجی کے تحریر کئے جاتے ہیں=
(پ) کیوں بھائی صاحب آپنے سناتن دھرم کو چھوڑ کر ایک نیا مت کسواسطے گرہن کیا
(آریہ) جناب عالی سناتن دھرم کسے کہتے ہیں (پ) جو دھرم سدیو کال سے
آیا ہو یعنی جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے تب سے ہو اسے سناتن دھرم کہتے ہیں

(آریہ) جناب وہ دھرم تو آریہ دھرم ہے کیونکہ وید ہمیشہ سے ہیں اور ویدوں کا
ہوا دھرم سناتن دھرم ہے (پ) بھائی صاحب وید شاستر اور پورانوں کا
دھرم ہے۔ اور خالی ویدوں کا ماننا تو سوامی دیانند سرستی نے ایک نیا مت
ہے (آریہ) جناب یہ بتلائیے کہ پوران کس نے بنائے اور شاستر کس نے
(پ) پوران تو ویاس جی نے بنائے اور دھرم شاستر منو یا گوتم وغیرہ
ہوں نے بنائے ہیں۔ (آریہ) اچھا جناب عالی ویاس جی مہاراج کب ہوئے ہیں
راجہ یدھشٹھر کے وقت میں ویاس جی موجود تھے اور وہ کل یگ کے آدی
جو آج پانچ ہزار برس ہو گئے۔ (آریہ) اچھا مہاراج ویاس جی نے پران بنائے
ان کو بھی پانچ ہزار برس ہو گئے۔ تو اس سے پہلے کون دھرم تھا۔ (پ) اس سے
پہلے دواپر میں لوگ بدھی مان تھے اُن کا دھرم وید شاستر تھا جب ویاس جی نے
لوگ مورکھ ہو گئے دھرم کو چھوڑتے جاتے ہیں تو اُنھوں نے پران بنا دئے
(آریہ) مہاراج مہیدھر اچارج نے اپنی وید بھاشیہ کی بھومیکا میں یہ لکھا ہے کہ جب
ویاس جی نے دیکھا کہ لوگ مورکھ ہوتے جاتے ہیں تو اُنھوں نے ویدوں کو تقسیم کر دیا
کچھ لوگوں کو یجر ویدی بنا دیا۔ کچھ لوگوں کو رگ ویدی باقی کو سام اور اتھر ویدی
(پ) ویاس جی نے ویدوں کا بھی وبھاگ کیا لیکن استری شودروں

وغیرہ کے واسطے پوران بنائے جیسا کہ لکھا ہی =

स्त्रीशूद्रद्विजबन्धूनां नास्ति श्रुतिगोचरः

یعنی استری شودرا اور دوج بندھو کو ویدوں کا ادھکار نہیں اُنکے واسطے پوران
بنائے گئے۔ (آریہ) پانچہزار برس سی پہلے اِن کو ویدوں کا ادھکار تھا یا نہیں
ادھکار تھا تو وہ ادھکار کیوں چھینا گیا اگر نہیں تھا تو اُسوقت یہ کیا پڑھتے
(پ) بھائیصاحب اُس سے پہلے تو۔ گارگی ۔ لوپا مدرا۔ گھوشا۔ بیتری وغیرہ
استریوں کا وید وت پنڈتا ہونا پایا جاتا ہی اسی واسطے معلوم ہوتا ہی کہ دیاس جی
دنوں میں ہی کسی کارن سے چھینا گیا (آریہ) اچھا مہاراج تو پوران ان
شودرا اور پانچہزار سے ادھر کے لوگوں کے واسطے ہوئے۔ براہمن۔ کشتری
جن کو وید کا ادھکار ہی اور پانچہزار برس سے پہلے لوگوں کے واسطے بھی نہ
تو بتائیے پہلے لوگوں کا کیا دھرم تھا (پ) وید اور شاستر۔ (آریہ) شاستر کیا
(پ) یاگولک سمرتی دیاس جی کے چیلے دیشم پاین کے شش یاگولک نے
دیاس سمرتی دیاس نے بنائی۔ پراشر سمرتی دیاس کے پتا پراشر نے بنائی
اسی طرح مختلف وقتوں میں مختلف دھرم شاستر بنے ہیں۔ (آریہ) جب یہ رشی
ہوئے تھے اور یہ شاستر بھی نہیں بنے تھی تب کیا دھرم تھا۔ (پ) تب بھی

(آریہ) تو بس مہاراج معلوم ہو گیا کہ سناتن دھرم تو کیول وید ہی ہے اور باقی
پیچھے بنے ہوئے ہیں (پ) بھائی صاحب ہم یہ تو مانتے ہیں کہ وید سناتن دھرم
ہے جیسا کہ منوجی مہاراج نے لکھا ہے۔

अर्थकामे षुसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते
धर्मं जिज्ञासमानानाम प्रमाणं परमं श्रुतिः

ارتھ اور کام سے جو لوگ رمت ہیں انکو دھرم گیان کی ضرورت ہے اور دھرم کو
جاننے کی خواہش کرنیوالوں کو شرتی یعنی وید پرم پرمان ہے۔ لیکن وید بدھی مانوں
کے واسطے تھے۔ اور آجکل لوگ مورکھ ہو گئے انکے واسطے وید نہیں۔
(آریہ) مہاشے جب آپ وید کو ایشری گیان اور سناتن دھرم سمجھتے ہیں تو ایشور کے
امر گیہ ہونیسے اسکا گیان ہمیشہ کام دینے لایق ہے۔ (پ) بھائی صاحب شاستر
اور پوران بھی ویدوں کے انکول ہیں (آریہ) ہاں بہت کچھ ان میں انکول
ہوگا اور بہت کچھ ویرودھ ہے جیسے کہ پرماتما پوجن اور اوتار آدی کا مضمون
ہے۔ (پ) بھائی صاحب پرماتما پوجن وید ورودھ کیوں ہے (آریہ) جناب
وید میں لکھا ہے کہ جو لوگ پرکرتی کی اپاسنا کر کے آنند کی اچھا کرتے ہیں وہ ہمیشہ دکھ
اٹھاتے ہیں (پ) پرا۔ اپرا۔ دو قسم کی ودیا لکھی ہے۔ اپرا ودیا میں تو پرکرتی

گیان حاصل کرنا ہوتا ہے اور پرا میں پرماتما کا - اور جب تک پرکرتی کی
نہ ہو تب تک اُس کے گنوں کا گیان نہیں ہو سکتا اور جب تک گیان نہ
اس سے لابھ نہیں ہو سکتا (آریہ) پرا ودیا صرف پرکرتی کو آتما کے
سمجھنے کے واسطے ہے (پ) جب تم نے کہا تھا کہ پرکرتی کی اُپاسنا کرنی
اور پرکرتی کو تیاگ کے لائق سمجھنے کے واسطے تم بھی اسکی اُپاسنا کرنی ضرور
سمجھتے ہو - (آریہ) تم پرکرتی کی اُپاسنا سے آنند کی پراپتی مانتے ہو جو اودیا
اور ہم اُس سے آنند کی پراپتی نہیں مانتے بلکہ اُس کو تیاگنے لائق سمجھتے ہیں (
پرماتما پوجن اودیا کسطرح ہو سکتی ہے وہ دھیان کرنیکا ذریعہ ہے جسطرح تم
کی اُنتّی کے واسطے پراکرت شریر کی رکشا کرتے ہو اسیطرح ہم برہم کی پراپتی
واسطے پراکرت پرتما کی اُپاسنا کرتے ہیں - (آریہ) مہاراج پتنجلی نے جو اودیا
لکشن کیا ہے =

नित्याशुचिदु:खानात्मसु नित्यशुचिसुखात्म
या तिरविद्या ॥

یعنی انتیہ پدارتھ کو نتیہ ماننا جیسے انتیہ شریر کو نتیہ ماننا یا سنسار کو ستیہ ماننا
ہے دوسرے مل سے بھرے ہوئے شریر کو شدھ سمجھنا یا مدرا مانس آدی

ابھکشن اور اشوچی پدارتھوں کو شُدھ ماننا اودیا ہی تیسرے وشیوں کو جو دُکھ
روپ ہیں سکھ روپ ماننا کیونکہ سنسار کے جسقدر دُکھ ہیں سب وشے بھوگ سے
پیدا ہوتے ہیں اُنکو سکھ کا ہیتو ماننا اودیا ہی چوتھے شریر کو چیتن آتما یا جڑ مورتیوں کو
چیتن پرماتما سمجھنا اودیا ہے۔ (پ) اگرچہ یہ اودیا کے لکشن میں آسکتی ہے لیکن
ہم پرماتما چیتن کی جو اسورت ہے مورتی نہیں بناتے جسکو تم اودیا کہہ سکو بلکہ ہم ایشور
کے اوتاروں کی جو مورتی مان تھی مورتی بنا کر اُس مورتی کی اُپاسنا سے دل ٹھیک
کرتے ہیں۔ (آریہ) کیا تم رامچندر کرشن آدک اوتاروں کے آتما کو ایشور کا اوتار
مانتے ہو یا اُنکے شریر کو اگر کہو شریر کو تو یہ تو پنچ بھوتک اور رج ویرج سے پیدا ہوا ہے
اگر کہو آتما کو تو پھر اس مورتی والی چیتن کی مورتی کلپنا روپ اودیا میں پڑ جاؤ گے۔
(پ) بھائی صاحب راون آدی دُشٹوں کے مارنیکے واسطے اور اپنے بھگتوں کی
حفاظت اور مُکتی کے واسطے پرماتما اوتار لیتا ہے جیسا کہ پُرانوں میں اچھی طرح سے لکھا
ہے اور اوتاروں کے آتما میں ایشر کی شکتی کا پرتی بمب پڑتا ہے جس سے وہ منشیہ سے
بڑھکر کریا کر سکتے ہیں۔ (آریہ) بھائی صاحب یہ بتلائیے کہ چیز کا توڑنا مشکل ہے یا بنانا
یہ ہر شخص کو ماننا پڑیگا کہ بنانیکے واسطے جس ودیا اور شکتی کی ضرورت ہوتی ہے توڑنے
کے واسطے اُس سے کم ودیا اور شکتی کی ضرورت ہے اسی واسطے جس ایشور نے راون آدی

کو بغیر ہاتھ پیر اور اوتار دھارن کئے بنا دیا تو پھر اُسکے مارنیکے واسطے ایشور
اوتار کی ضرورت بتانا تو صریحاً ایشور کی نندا کر کے دوزخ میں جانے کی کوشش کر
رہا ہے بھگتوں کا اُدھار تو ایشور بغیر اوتار دھارن کئے کر سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں
تو ایشور کو اشکتی والا بتلاتا ہے اگر کرسکتا ہے تو بس اوتار کی ضرورت ہی نہیں
رہتی (پ) بھائیصاحب کوئی نراکار کا دھیان نہیں کر سکتا اسی واسطے جب
تک اوتار اور مورتی نہ مانو گے تب تک تم ایشور کا دہیان نہیں کر سکتے۔

(آریہ) بہائیصاحب کیا نراکار کا دھیان نہیں ہوسکتا اور نراکار ساکار کا
دہیان کر سکتا ہے (پ) نہیں ساکار نراکار کا دھیان نہیں کر سکتا۔

(آریہ) بھائیصاحب تو کسطرح نراکار جیو آتما ساکار جگت کا دھیان کر سکتا
یہ سوال تو اُن مورکھوں کو ہونا چاہیئے جو جیو کے سروپ سے ناواقف ہیں وہ
ساکار شریر کو دیکھ کر جیو کو بھی ساکار مانکر کہتے ہیں کہ نراکار کا دھیان نہیں ہو سکتا
میں زور سے کہتا ہوں کہ نراکار کا ہی دھیان ہو سکتا ہے ساکار کا نہیں۔

(پ) نراکار کا کسطرح دھیان ہوتا ہے۔ (آریہ) سُنیئے جب آپ مہاتما
کرشن کا دھیان کرتے ہیں تو اُنکے روپ۔ ورن۔ بری مان آدی گُنوں کا دھیان
ہوتا ہے اور گُن سب نراکار ہیں۔ (پ) تو کیا سگُن برہم نہیں۔ سب رشی

وید کہتے ہیں کہ برھم نرگُن بھی ہے اور سگُن بھی ہے (آریہ) بیشک برھم نرگُن بھی ہے اور سگُن بھی ہے یعنی ست رج - تم - یہ تین گُن پرکرتی کے ہیں ان سے علیحدہ ہونیسے بالکل نرگن ہے اور سروگیتا آدی چیتن کے گنوں سے سگُن ہے۔

(پ) تو کیا سگُن بغیر مورتی کے ہو سکتا ہے (آریہ) ہاں۔ سکھ دُکھ اچھیا دویش پریتن بُدھی آدی گُن نراکار آتما میں بھی رہتے ہیں اسواسطے سگُن ہے لیکن ساکار نہیں جو لوگ سگُن سے ساکار کلپنا کرتے ہیں وہ ودوان نہیں ہیں۔

(پ) تو کیا ساکار ماننے والے ودوان نہیں ہیں۔ کاشی کے بڑے بڑے پنڈت سگُن سے ساکار مانتے اور ساکار کی اُپاسنا سے مُکتی بتلاتے ہیں۔

(آریہ) شست پتھ براہمن میں لکھا ہے۔

परोक्षप्रिया हि देवा प्रत्यक्षद्विषः

یعنی جو ودوان ارتھات دیوتا ہیں وہ سب پروکش یعنی نراکار کے پیاری ہیں اور پرتکش یعنی ساکار کے دویشی ہوتے ہیں۔ اور کپل مُنی نے بھی سانکھیہ شاستر میں لکھا ہے۔

न दृष्टात्तत्सिद्धिर्निवृत्तेऽपि पुनरनुवृत्तिदर्शनात्

یعنی درشٹ پدارتھوں سے مُکتی کی پراپتی نہیں کیونکہ درشٹ کے ملنے سے جو دُکھ دور ہوتا ہے وہ اُس کے دور ہونیسے پھر آجاتا ہے اسواسطے جو ساکار سے مُکتی مانتے

ہیں وہ ودوان نہیں (پ) کاشی کے ایسے ایسے پنڈت ہیں جو تم کو عمر بھر

تک پڑھا دیں پھر وہ کسطرح اودوان ہو سکتے ہیں (آریہ) بھائیصاحب

بات ستیہ ہے کہ وہ ہمکو ویاکرنادی شاستر اس سے بھی زیادہ و نو ابتک پڑھا

سکتے ہیں لیکن وہ اودیا سے خالی نہیں ہو سکتے کیونکہ مہاتما کناد نے لکھا ہے۔

इन्द्रियदोषात संस्कार दोषाच्चाविद्या।

یعنی اودیا کے پیدا ہونے کے دو سبب ہیں ایک حواس کی خرابی دوسری سنسکار

یعنی عادت۔ سو وہ لوگ بال اوستھا سے جب انہیں گیان نہیں تھا مورتی پوجن کرتے

چلے آئے ہیں اسواسطے سنسکار جنیہ اودیا ہے (پ) بھائیصاحب مورتی پوجا

ایشور اپاسنا کی پہلی سیڑھی ہے کیونکہ ایشور کے دھیان میں پہلے لگ نہیں سکتا جب

مورتی میں دھیان لگانے سے چت ٹھہر جاویگا تب ایشور کا بھی دھیان کیا جاویگا

(آریہ) مہاتما پتنجلی منی نے اپنے یوگ شاستر میں جہاں ایشور اپاسنا کا ٹھیک ڈھنگ

بتلایا ہے تو وہاں آٹھ سیڑھیاں ہی ان کی تبلائی ہیں (پ) تو کیا مورتی پوجا

دھیان کی سیڑھی نہیں (آریہ) نہیں بلکہ یہ ہیں۔ یم۔ نیم۔ آسن۔ پرتیاہار۔

پرانایام۔ دھارنا۔ دھیان اور سمادھی۔ ان میں مورتی پوجن کا نام بھی نہیں

(پ) یہ یوگ کے انگ ہیں دھیان کے نہیں۔ (آریہ) جیو آتما اور پرماتما کا یوگ

ہی تو ایشور اُپاسنا کہلاتی ہے اور دھیان اُسکا ساتواں انگ ہے اور باقی دھیان
کی چھہ سیڑھی ہیں۔ ہندو لوگ یم نیم تو کرتے نہیں صرف کود کر دھیان کی ساتویں
سیڑھی پر پہونچنا چاہتے ہیں چونکہ بغیر اِن سیڑھیوں کے گذرے دھیان ہو نہیں سکتا
سو اسطے اودیا سے مورتی پوجن کو ایشور اُپاسنا کی سیڑھی ماننے لگ گئے۔
(پ) تو کیا یہ سناتن سے چلا آیا ہے مورتی پوجن دھرم ٹھیک نہیں۔ (آریہ) یہ بات
سناتن نہیں ہے بلکہ بہت تھوڑے دنوں سے ہے جب سے لوگوں نے ورن آشرم کے سناتن دھرم
کو چھوڑ دیا تب سے برہمچریہ آشرم کے نہ رہنے سے اودیاوان ہو کر اِس کو سناتن
دھرم ماننے لگ گئے (پ) بتلاؤ یہ مورتی پوجا اگر دھرم نہیں تو کسطرح اسقدر آدمی
اِس کے ماننے والے ہو گئے اور یہ کب چلی۔ (آریہ) مہابھارت کے بعد جب ودیا سے
سب لوگ مورکھ ہو کر بام مارگی ہو گئے اور یگیوں میں ہنسا کرنے لگے تب بودھ
اور جین مت چلے اور جین مت سے یہ مورتی پوجن چلا کیونکہ جین ایشور کو مانتے
نہیں اُنھوں نے دھیان کیواسطے مورتی کلپنا لکھی ہیں۔ (پ) بہائیصاحب
جینوں کی مورتی کو تو سب لوگ بُرا سمجھتے ہیں پھر اُنکی مورتیوں سے یہ مورتی پوجن
کسطرح چلنا مان لیا جاوے (آریہ) مہاشے جین لوگ جیسی تیرتھنکر مانتے ہیں اور
ویسی تیرتھنکروں کی ننگی تصویریں ہیں اُنکے سادھن کیواسطے اپنے سامنے رکھتے ہیں جب

براہمنوں کے یجمان یگیوں کی ہنسا سے ناراض ہو کر جینیوں کے مندروں میں جا نہ لگیں تو براہمنوں نے

یہ شلوک بنایا۔

हस्तिना पीड्यमानोऽपि न गच्छेत् जैन मन्दिरम्

یعنی اگر ہاتھی سے مرنے کا بھی خوف ہو تو بھی اس سے جان بچانے کے واسطے جین مندر

میں نہ جاوے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت سے مورتی پوجن چلا ہے

(پ) بھائی صاحب تمہاری بات سمجھ میں نہیں آئی کہ جن جینیوں کے مندر میں جانے سے

اسقدر رنجیدہ کیا ہو اُنکی بابت کیا دیکھی مورتی پوجن مان لیا گیا ہو۔ (آریہ) بھائی

یہ سب باتیں آپ ذرا سے وچار سے معلوم کر سکتے ہیں کہ جب مالک یا خراب چیز کو جس سے

نقصان پہونچنے کی اُمید ہوتا تھا ڈالتا ہے تو والدین اُسکو دوسری مفید چیز اُسی قسم کی

دیدیتے ہیں جس سے وہ اُس سے گم ہو جاوے۔ (پ) آپکی بات میں اگر کوئی ثبوت ہو

تو مشرح بیان کیجئے جس سے معلوم ہو کہ آپ سچ کہتے ہیں (آریہ) سنو بھائی صاحب

اول تو جین کے چوبیس تیرتھنکر اور آپکے چوبیس اوتار ہی بتلا رہے ہیں کیونکہ جینی تیرتھنکروں

کی پوجا کرتے ہیں اور آپ اوتاروں کی صرف فرق اتنا ہے کہ وہ یہ مانتے ہیں کہ تیرتھنکر

اچھے کرم کر کے ایشور بن گئے۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ ایشور نے اوتار لیکر یہ تیرتھنکروں جیسے

تو بائے خیال کے مطابق ان مورتیوں کو ایشور کی مورتی مانتے ہیں

خیال کے مطابق جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اس دیش میں جین مذہب نے
بہت زور پکڑا اور براہمنوں کے چیلے اُنکے مندروں میں جانے لگے اور جینی لوگ
براہمنوں کے دشمن تھے اور براہمن اپنی ودیا کو چھوڑ دینے کے سبب جینوں سے مقابلہ
نہیں کر سکتے تھے اسواسطے اُنھوں نے اپنے دل میں یہ خیال کر کے کہ دُنیا عجائب پرست
ہے اور انہیں ستیہ استیہ کا وچار بہت کم ہوتا ہے اُنھوں نے جین کے
چوبیس تیرتھنکروں کی بجائے چوبیس اوتار بنا دئے اور جین کی مورتیں ننگے
...اگ داون تھے انھوں نے استری پتر بہت اور عمدہ عمدہ زیور اور کپڑوں
سے سجے ہوئے بنائے تاکہ لوگوں کا خیال اس طرف زیادہ جھکے
اور اُنھوں نے صرف آدمیوں کی تصویریں بنائی تھیں۔ اُنھوں نے کچھ
پرندہ مہاتما آدمی کیلئے کچھ سینگھ بارہ وغیرہ گڑھ لئے تاکہ بالکل چیز نا ہو جاوے
اور لوگ عجیب باتیں سمجھکر تحقیقات کے واسطے ادھر چلے آویں اور براہمنوں کا یہ
خیال بہت ٹھیک ہوا لیکن اُن براہمنوں نے یہ بھی عقلمندی کر دی تھی کہ
صاف لفظوں میں کہدیا تھا کہ یہ پتھر ہی ہیں اور مکتی گیان سے ہوتی ہے
لیکن جسقدر زمانہ بدلتا گیا لوگوں کے دل میں اس بات کے سنسکار
جمتے چلے گئے جس سے یہ پوجا بجائے مفید ہونیکے مضر ہو گئی اور اس نے

ودّیا کو بالکل نشٹ کر دیا۔ (پ) اچھّا بھائی صاحب اب تو میں جاتا ہوں
پھر کسی روز ملونگا اور میں آپکی آجکی باتوں کو بھی سوچونگا جبھی اسوقت تو
معقول معلوم ہوتی ہیں اگر ٹھیک ہوئیں تو مان لونگا اگر غلط ہوئیں تو
چھوڑ دونگا (آریہ) اچھّا مہاشے میں آپکا دھنّن باد کرتا ہوں کہ
آپکے دسیں آریہ سماج کا ایک نیم یعنی ستّ کو گرہن
کرنے اور استّیہ کو چھوڑنے میں سرودا اُدّیت
رہنا چاہئیے بیٹھ گیا ......
اوُم شانتی ۔ شانتی
شانتی

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستّ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے (۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار
سرو شکتیمان نیائے کاری۔ دیالو اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک سرو انترجامی
اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسیکی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔ (۳) وید ستّ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا
پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ (۴) ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا اُدیت رہنا چاہئیے
(۵) سب کام دھرم انوسار یعنی ستّ اور استّ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔ (۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا
مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا (۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئیے
(۸) اودّیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئیے۔ (۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئیے کنتو سب
کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہئیے۔ (۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئیے اور پرتیک
ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

آریہ سماج کی ہر قسم کی کتابیں آریہ پستکالہ مراد آباد بازار چوکی سے ملینگی

ٹریکٹ نمبر ۲۸

آتمک بل

نمبر ۱

مصنفہ کرپا رام شرما جگرانوی نزیری اپدیشک آریہ پرتی ندھی ممالک مغربی و شمالی

جسکو بابو گٹ بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

اور

مطبع ویدک دھرم مراد آباد میں چھپا

قیمت ۲؍ بار دویم ۳۰۰۰

ओ३म्

آتمک بل

پیارے ناظرین آجکل ہمارے بہت سے بھائی کام کو سرد
کرکے درمیان مین چھوڑ دیتے ہوئے دکھلائی دیتے ہین جس سے
ہوتا ہے کہ انکو اس کام کے کرنے کی شکتی نہ تھی ۔ آپ کہین گے کہ جبکہ
وہ تعلیم یافتہ ۔ فارغ البال ۔ صحیح طبیعت ہین تو کیونکر کہا جا سکتا
انکو اس کام کے کرنے کی شکتی نہ تھی ۔ مین نے جہانتک تجربہ کیا
کام کا ہونا آتمک بل کے آدھین ہے اگرچہ شاریرک بل اور دھن کا بل بھی
کاموں کے کرنے کے واسطے ایک لازمی چیز ہے لیکن آتمک بل کے ہونے
یہ سب چیزین پیدا ہو جاتی ہین اور لکھے ہوئے پر آتمک بل کا ہونا

اور نہ ہی ان سے آتمک بل پیدا ہو سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے
بل کیا چیز ہے جسکے ہونے سے ساری کام مکمل طور پر ہو سکتے ہیں لیکن اور
کے نہ ہونے با وجود بہت سے سامانوں کے بھی کام نہیں ہو سکتا
جواب یہ ہے کہ گیان اور پریتن والی شکتی کو آتما کہتے ہیں اور گیان
اور اسکے گن ہیں اور گنوں کے بڑھنے کا نام بل کا بڑھنا کہلاتا
ہیں یعنی گیان اور پریتن کی کمزوری آتمک کمزوری ہے اور گیان
ن کا بڑھنا ہی آتمک بل ہے۔ ہمارے بہت سے دوست کہدینگے
شاستروں میں جیو آتما کے یہ لکشن لکھے ہیں۔ سکھ۔ دکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پریتن
ان تم نے پہلے چار کیوں چھوڑ دے اور اخیر کے دو کیوں رکھ لئے اسکا
ہے کہ پہلے چار تو شریر سمبندھ آتما کے گن ہیں مثلاً کوئی آدمی ہاتھ سے
کلہاڑی کی شکتی سے کاٹتا ہے اب یہ لکڑی کا کٹنا کلہاڑی سے ہوئی ہاتھ کا
خالی ہاتھ کا نہیں کیونکہ نہ تو اکیلا کلہاڑی کے ہاتھ کاٹ سکتا ہے اور نہ ہی
ہاتھ کی مدد کے کلہاڑا کاٹ سکتا ہے جبکہ دونوں میں سے علیحدہ علیحدہ کوئی
ہاتھ کی شکتی نہیں رکھتا ہے اور ملکر برابر کاٹ سکتے ہیں تو یہی نکلا دھرم ہے اکیلا

ہنین - اسیطرح سکہہ دکھہ اور اچہا دویش سو کشم شریر کے ساتہہ انہین
ہونے ہین نہ اکیلے آتما کو معلوم ہوتے ہین اور نہ اکیلے شریر کو
گن مان لئے جادین تو شنتی کیحالت مین بہی ان کا انوبہو ہونا چاہئے
کیحالت مین کسی کو بہی سکہہ دکہہ اور اچہا دویش معلوم ہنین ہوتے
معلوم ہوتا ہی کہ یہ آتما کے دھرم ہنین اگر اکیلے شریر کو مان لین تو
بہی ہونے چاہئین لیکن مردے مین یہ گن ہنین جس سے معلوم ہوا کہ
آتما اور شریر مین ملکر پیدا ہوتے ہین

پیارے ناظرین ہمارے بہت سے دوست کہینگے کہ سشپتی
آتما کو گیان ہنین رہتا اسیواسطے اسوقت سکہہ دکہہ آدی معلوم
ورنہ آتما مین یہ گن ہمیشہ رہتے ہین لیکن انکا یہ کہنا ٹہیک ہنین کیونکہ
مین بہی گیان اور پریتن سے ہی خالی ہنین ہوسکتا اور کسی
موجودگی مین اُسے چہوڑ کر جا ہی ہنین سکتی پہر کسطرح مانا جاسکتا ہے
آتما کے گن گیان اور پریتن علیحدہ ہوجادین اور وہ موجود ہو
مجموعہ صفات ہی تو موصوف کی ہستی کے قیام کیواسطے صفات کا ہونا
ہی لیکن بہت سے دوست یہ کہینگے کہ پہر کیا وجہ ہی کہ سشپتی کیحالت

ن معلوم نہین ہوتا اسکا جواب یہ ہے کہ گیان دو قسم کا ہے ایک سوبہاوک
نیمتک سوبہاوک گیان تو وہ ہے جو بغیر کسی اندری اور من کی
مدد کے ملتا رہتا ہے جیسے اپنے ہونے کا گیان دوسرا گیان چیزون کے
ن سے پیدا ہوتا ہے مثلاً روپ گیان کے واسطے روپ والی چیز
روپ کی گرہن والی اندری یعنی آنکھہ اور روپ کے پرکاش کرنیکی
جیسے سورج چراغ وغیرہ کا ہونا لازمی ہے۔ آتما گیانی ہونے پر بھی
ان چیزون کے روپ کا گیان حاصل نہین کرسکتا اور شبد گیان کے واسطے
پرکاش اور شبد کا ہونا لازمی ہے اسیطرح جیسے بیرونی پدارتہون کا گیان بغیر
ن کے ہو نہین سکتا لیکن اپنے گیان یا اندرونی چیز کے معلوم کرنیکے
لئے کسی بیرونی سادھن کی ضرورت نہین
پیارے ناظرین اوپر کی مثالون سے آپ نے سمجھہ لیا ہوگا کہ جن چیزون
کے گیان کے واسطے سادھنون کی ضرورت ہے وہ بیرونی چیزین ہین اور
جو گیان بغیر سادھنون کے ہوتا ہے وہ اسکا اپنا گن ہے اب سکھہ دکھہ اور
درین کا ہونا بغیر من کی برتی سنیوگ کے ہو نہین سکتا جب ہم کسی چیز
دیکھتے ہین تو اچھا اتن ہوتی ہے جب اسکو برا سمجھتے ہین تو اس مین

دویش ہوتا ہے اور جس پدارتھ کا سنیوگ آتما کو انوکول پرتیت ہوکر
سکھ مانتے ہیں اور جب آتما کے پرتی کول معلوم دیتا ہے تو اسے دکھ کہتے
ہیں اسواسطے یہ گن من کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اور سُکشپتی اوستھا
میں جبکہ اندری من اور بدھی اپنا اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں تب سُکھ دُکھ
دویش بالکل نہیں رہتے صرف گیان اور پریتن جو آتما کے سوبھاوک گن
ہیں باقی رہ جاتے ہیں ہمارے بہت سے دوست کہینگے کہ سُکشپتی میں
آتما کو کس چیز کا گیان ہوتا ہے اور وہ کس کام کے واسطے پریتن کرتا ہے
جواب یہ ہے کہ سُکشپتی کالمین آتما کو اپنی ہستی کا گیان ہوتا ہے اور وہ
اس کمی کو جو جاگرت اوستھا کی تکلیفوں سے پیدا ہو گئی ہے پورا کرنیکا پریتن
کرتا ہے ہمارے بہت سے دوست یہ کہینگے کہ جبکہ مہاتما گوتم رشی نے
مین چھ آتما کے چنہ گن مانے ہیں اور کناد رشی نے اس سے بھی زیادہ
کہنا کسطرح ٹھیک ہو سکتا ہے لیکن میرے ایسے دوست کو مہاتما گوتم کے
سوتر بھی پڑھ لینا چاہئے جسمیں اونہوں نے ان چاروں گنوں کو
گیان کی سنتان میں تبلایا ہے اسواسطے یہ چار جو آتما کا گن نہیں ہیں
پیارے ناظرین مہاتما کناد جی نے اپنے ویشیشک شاستر میں یہ

کرم ماناہی اور بغیر آتما کے کرم ہو نہین سکتا جیسے لکہا ہی

आत्मसंयोगात् हस्ते कर्म

آتما کا ہاتہہ کے ساتہہ تعلق ہوتا ہی تب ہی ہاتہہ مین کرم یعنی کام کرنے کی
طاقت ہوتی ہی بغیر آتما کے سنیوگ کے نہین ہوتی

हस्तसंयोगात् मुसले कर्म

اور جب آتما سے یکت ہاتہہ موسل سے تعلق پیدا کرتا ہی تو موسل مین کام کرنے
کی طاقت آجاتی ہی۔ یہان ہاتہہ سی تمام شریر کے انگ مراد ہین اور موسل سی
تمام کے بیرونی اوزار جن سی منش کام لیتی ہین مراد لی جانی چاہئی
پیارے ناظرین جیت معلوم ہو گیا کہ آتما کے گیان اور پریتن وہ گن ہین
اور ان دونون کے بڑہنی کا نام آتمک بل اور گھٹنی کا نام آتمک بل کی کمی
ہی اب سوال یہ پیدا ہوا کہ ان کے بڑہنی اور گھٹنے کا سبب کیا ہی تو اس کا
جواب یہ ہی کہ سنسار مین ہمین ایک نیم معلوم دیتا ہی کہ جہان جسکی سوفق خبرین
ملتی ہین وہان اوسکی انتی ہوتی ہی جہان مخالف ملتی ہین وہان ہانی ہوتی ہی
جیسے برسات کے دنون مین جبکہ چارونطرف پانی برس رہا ہو اور ٹھنڈی
ہوا کے جہونکے خوب زور سی بہ رہی ہون اسوقت اگر آپ ایک دیا سلائی جلائین گے تو

تو بہت مشکل سے جلیگی لیکن اگر گرمی سے کے دو نمین جسکہ حب لوجل رہی ہو
دیا سلائی کو جلانا چاہین تو بڑی آسانی سے جلجائیگی دوسرے اگر ہم
جسکو گرمی کے بخار آتا ہو گرم دوائین دیتے چلے جاوین تو گرمی کے
سے بیماری بڑہتی جائیگی اگر سرد دوا دین تو بیماری گھٹنی شروع ہو
جس سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ بموافق چیزون کے سنیوگ سے انکی
مخالف چیزون کے سنیوگ سے ہانی ہوتی ہو - اب معلوم کرنا چاہیے کہ کون
چیزین جو آتما کو ملتی ہین ان مین سے کون سی چیز ہو جو آتما کے انوکول
اور کون سی اس کے خلاف ہو - اسکا پتہ لگانے سے جہان تک معلوم
کہ مادہ اور خدا دو چیزین ہین جن سے روحون یعنی آتما کو تعلق پیدا ہو
روح مدرک بالذات اور متحرک بالآلات یعنی جیو گیان سروپ اور
کے تعلقات سے حرکت والا - مادہ حالت بدلنے والا اور غیر مدرک ہو اور خدا
مدرک بالذات اور متحرک بلا الآت ہو اور چین سروپ ہے

پیارے ناظرین جب کہ مادہ گیان اور حرکت سے خالی ہو اور جو
اور حرکت والا ہو تو جب مادہ سے تعلق پیدا کریگا تو اوس سے جب کہ گیان اور
حرکت کی ترقی تو ہوئی نہین - ہان مادہ کے گن اوسمین معلوم ہونے لگین گے

اگرچہ مادہ کو حرکت جیو کے سبب سے حاصل ہو جائیگی ملکہ کچھہ انش گیان کا بہی سمبنوگ سے معلوم دیگا لیکن جیو کے ساتھہ دونون برابر کم ہوتے چلی جائینگے جسقدر مادہ کی طاقت بڑھتی جائیگی اور جسقدر آتمک حالت گرتی جائیگی

دوسری طرف جب آتما گیان سروپ اور حرکت دائے پرماتما سے تعلق کریگا تو اسکی طاقت گیان اور حرکت کی ترقی شروع ہوگی جسطرح جسقدر دیر تک دیا سلائی دہوپ مین پڑی رہیگی اسقدر جلنے کی شکتی تیز ہوتی چلی جائیگی

پیارے ناظرین اب سوال توحل ہو گیا کہ آتما کا بل کہان سے آتا ہے اور نربلتا کہان سے آتی ہے ہمارے بہت سے دوست کہینگے کہ یہ خیالی بات ہے لیکن اگر وہ غور سے دنیا کی تاریخ کو پڑہینگے تو انکو معلوم ہو جائیگا کہ بل ایشور بھگتون کا ہی حصہ ہے۔ مثلاً آپ یہ تو لگائے کیا وجہ تھی کہ راجہ ہریشچندر نے اپنی مصیبتونکو آنے پر بہی اپنے ستیہ پر قایم رہا کیا وجہ تہی کہ مہاتما رامچندر نے پتا کی آگیا پاتے ہی راجیہ کو ایک حقیر چیز سمجھہ کر چھوڑ دیا کیا وجہ تہی کہ لچھمن جی نے سب آرام چھوڑ کر بہائی کے ساتھہ بن کر جانا قبول کیا کیا وجہ تہی کہ سنیتا جی سکمار رانی نے بن بن پہرنا قبول کیا اور راجیہ وغیرہ چیزونکی اپنی پرواہ نہین کی کیا وجہ تہی کہ راجہ سورج کا نبیر درمیان سے چیرا جاد ہرا دیدہ

خوشی سے اسکو دیدے کیا وجہ تہی کہ مہاتما بہرتھری جی اپنے ساری راجہ گدی حقیر چیز سمجھکر چھوڑکر جنگل کو چلا گیا۔ کیا وجہ تہی کہ گورو تیغ بہادر نے مسلمانوں کے ہاتہہ سے مرنا قبول کیا کیا وجہہ تہی کہ گورو گوبند سنگہ کے دونوں لڑکوں نے دیوار میں چنے جاکر مرنے کی پرواہ نہ کی کیا وجہ تہی کہ مہاتما پوزن بھگت نے ہزاروں مصیبتوں کو برداشت کیا لیکن اسکا آتما پاپ کیطرف نہ جلا کیا وجہ تہی کہ مہاتما حقیقت رائے نے گیارہ برس کی عمر میں مسلمانوں کے ہاتھ سے مرنا قبول لیکن اپنے دہرم سے نہ گرا۔ کیا وجہ تہی کہ سوامی دیانند سرستی جی کو سنسار ہندوستان کا دشمن ہونا منظور کیا۔ اینٹ پتہر کھانا قبول کیا لیکن ادہرم کو کو بڑھنے نہ دیا اور دہرم کے خلاف چلنا قبول نکیا۔ آپ غور کرینگے تو آپکو صاف معلوم ہوگا کہ آتمک بل تہا کہ جس نے ان مہاتماؤں کو دنیا کے مقابلہ میں فتح یاب کیا

پیارے ناظرین کیا آپنے کبہی غور نہیں کیا کہ وہ کون سے آتم بل سے تہے جنہوں نے رانی پدمنی کو آگ میں جلکر مرنا قبول کرایا لیکن ایک یون شہنشاہ کی بیگم بننا قبول نہ ہوا وہ کونسی طاقت تہی کہ جسنے راجہ داہر کی رانی کو چتا میں جلکر مرنے پر تیار کیا اور وہ کونسی شکتی تہی جسنے کرشنا کماری کو جلتی ہوئی چتا پر ٹہلایا کہاں تک گناؤں بہارت بہومی میں ایسی بے انتہا مثالیں نظر آتی

ہین جن کے نام مثل ستارگان صفحہ ہستی پر چمک رہے ہین۔ آپ لوگ اسکا جواب
ہی دین گے کہ دہرم کا خیال تھا جسنے ان سکمار ستیون کو نجو شی تمام ان
مصیبتون کے سہنے پر تیار کر دیا۔ یہ دہرم کیا چیز ہے صرف ایشور اُپاسنا
بس آپ سمجھ گئے ہونگے تو دنیا مین دہرم ادھرم یا پاپ اور پن جو دو
لفظ ہین اُنکا مطلب صرف ایشور اُپاسنا۔ اور پرکرتی کی اُپاسنا ہے۔ ایشور اُپاسنا
دہرم ہے جس سے آتما کو بل ملتا ہے اور وہ اوس سے اتی کے کام کرتا ہے
جس سے سنسار مین سکھون کی پراپتی ہوتی ہے دوسری ایشور اُپاسنا سے
ایشوری شکتی یعنی ویدک گیان کی پراپتی ہو کر جیو کی گیان شکتی بڑھ جاتی ہے
سنسار مین جسقدر یوگی ہوئے ہین۔ جنہون نے اپنے آتما کو پرکرتی سے الگ
کرکے گیان کی طرف لگایا ہے وہ سب سنسار مین گیانی اور عالم کہلا گئے۔ اور
آج تک اُنکا نام اور کام صفحہ ہستی پر موجود ہے۔ لیکن جتنے پرکرتی کے اُپاسک
ہوئے جنہون نے آتمک ہانی کو حاصل کیا وہ غلام ہو کر چلے گئے۔ انہین زندگی
مین جہالت اور تکلیف نے گھیرے رکھا مرنے کے بعد بھی مصیبت کے سوا
کچھ نہ نصیب ہوا اور آج کوئی جانتا بھی نہین

پیارے ناظرین آتمک ایک راجہ ہے جسکا ملک شریر ہے اور اندری من

بدّہی یعنی معقل وغیرہ اسکو کرم جاری ہین اگر یہ راجہ بلوان ہوتا ہی تو اپنی کرم
چاریون پر حکومت کرتا ہی اور اپنی خواہش کے موافق ان سی کام لیتا ہی
اسوقت اُسکے کرم جاری اسکے غلام ہو کر اُسکو ہر طرحکا سکہہ دیتی ہین
لیکن جسوقت نربل ہو جاتا ہی اسوقت کرم جاری اُسپر غلبہ کر لیتے ہیں اور وہ
ایک ایک کی خوشامد کرتا ہی اور انکے واسطے خوراک مہیا کرتا ہی اگرچہ یہ
کام ان کرم جاری یون کا تہا کہ اپنی خوراک حاصل کرکے یعنی اپنی وشیون
کو بہوگئے ہوئے راجہ کے واسطے خوراک یعنی بیرونی پدارتہونکا گیان
حاصلکرتے لیکن آتما کو نربل دیکہہ کر یہ ایسی آلسی اور مغرور ہو جاتے ہین کہ
خود انکی خوراک کی فکر لگی رہتی ہی اسکی ساری آزادی اور عظمت بگڑ
جاتی ہی اور وہ اپنی آپ کو راجہ کی بجائے غلام محسوس کرنی لگتا ہی اب اسکا
فرض یہ ہو جاتا ہی کہ سائیس کیطرح گھوڑون کے کھلانے مین مصروف رہی
اُسے اپنی اصلی منزل کا خیال بالکل جاتا رہتا ہی اور وہ جن کامون کو
وہ برلتا کی حالت مین ایک ادنی کام سمجھتا تہا اس نربلتا مین انکو ایک اہم کام
سمجھہ لیتا ہی اور جن چیزون کو گیان اوسی پربلتا کیحالت مین آسانی سی پاسکتا
تہا اب وہ اوس کے خیال مین بہت بھاری معلوم ہوتی ہی

پیارے ناظرین یہ تو آپ جانتے ہین کہ جس قوم کا سردار لایق نہین وہ قوم
ہمیشہ ناکامیاب رہتی ہے اور جس ملک کا راجہ نالایق ہے اُس کی رعیت ہمیشہ
تکلیف سہتی ہے راجہ کا کام راجہ سے ہوتا ہے غلام سے ہو نہین سکتا اسیطرح پربل
آتما کے کام نربل آتما سے ہو نہین سکتا اور سنسار مین بھی دیکھا جاتا ہے کہ جس
آدمی کی اندریئین اس کے اختیار مین نہون اُسکا خاندان اسکے قبضہ مین نہین
رہتا اور جو اپنے خاندان پر حکومت نہ کرسکے وہ اپنے محلہ پر حکومت نہین کرسکتا
اور جو اپنے محلہ پر حکومت نہ کرسکتا ہو وہ اپنے گانون پر حکومت نہین کرسکتا اور
جو صوبہ کی حکومت کے قابل نہ ہو وہ ملک پر کسطرح حکومت کرسکتا ہے اور جو
ایک ملک پر بھی حکومت نکرسکتا ہو وہ دنیا پر کسطرح حکومت کرسکتا ہے گویا
یہان سے پتہ ملتا ہے کہ دنیا مین سب سے بڑی کامیابی کی سیڑھی آتما کی اندریون اور
من پر حکومت ہے اور اندری اور من پر حکومت کے واسطے آتما کو بہت بھاری
شکتی کی ضرورت ہے کیونکہ یہ اندریئین سنسار کے لاکھون پدارتھون کو من کے ذریعہ
سے پیش کرکے آتما کو دھوکھا دینا چاہتی ہین لیکن پربل آتما جسکا گیان گن رکھ
بل آتما جسکا گیان گن پرماتما کی پربل شکتی سے سہایتا پراپتی کرچکا ہے جسکو ایک
پدارتھ کا یتھارتھ گیان ہے

وہ ان اندری اور من کے دہوکے مین ہین ۔ جسوقت اندری ایک سُندر[ی] استری کو پیش کرکے من کے ذریعہ آتما مین خواہش پیدا کرتی جاتی ہی یا آتما کو کام کی زنجیرسے باندہنی کی خواہش کرتی ہی اسیوقت بربل آتما اندریونکو جواب دیتا ہی کہ یہ تو ہڈی ماس خون پاخانہ ۔ پیشاب اور چربی کا مجموعہ ہی جب کہ یہ ساری چیزین ناپاک ہین تو انکا مجموعہ کسطرح پاک چیز ہو سکتا ہی بربل آتما کی اس بات کو سنکر من کھسیانا ہو کر چپ ہو رہتا ہی اسیطرح لالچ کے واسطے ہیرے جواہرات اور چاندی اور سونا پیش کرتا ہی تب آتما کہتا ہی کہ یہ چیزین تو کسی کام مین نہین آتین ان سے تو کام نہین نکلسکتا کیونکہ سب مٹی اور آگنی کی بگڑی ہوئی حالت ہی اسیطرح پر من جسقدر بُرائیون کو دکھلا کر آتما اندریون کے وشیون مین پھنسانا چاہتا ہی بربل آتما اسی قدر اُن چیزون کی علیت کو جتلا کر اون سے ویراگ ظاہر کرتا ہی اور اندریون کو دشمن سمجھکر سادھن کے ذریعہ سے اُنہین قید کرنے کی کوشش کرتا ہی اور جب یہ قید ہو جاتے ہین تب انسے باقاعدہ کام لیکر اپنے سکھون کو حاصل کرتا ہی اور نربل آتما ہمیشہ انکا غلام ہو کر انکی خواہشون کے پورا کرنے مین اپنی زندگی خرچ کرتا ہی اُسے ایک

نٹ بھی چین نہین لینے دیتے ابھی وہ ایک چیز کو لاکر حاضر کرتا ہے
دوسری خواہش پیش کرتے ہین یعنی نہ تو بھوگ سے وشئی کی اگنی
بجھتی ہے اور نہ نربل آتما کو شانتی نصیب ہو سکتی ہے پس سنسار
مین جو کچھ سنسارک وکتی سکھ ہے وہ صرف پربل آتما
کے واسطے ہے اور جو کچھ دکھ ہے وہ نربل آتما
کے واسطے ہے اور ایشور کی اپاسنا سے آتما
بل ہوتا ہے اور پرکرتی کی اپاسنا

سمو نربل - آدی پیاری آریو
بہائیو ہم سب آؤ کریں بل کو
عادل اگر رچن کی سنسا
کیے دکھ لینے ہو بلر
کمتی او مراپت
جوان

اوم - شانتی - شانتی - شانتی

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ود

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں انکا آدمی مول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سروشکتیمان - نیاکاری - دیالو - اجنما - نروکار - انادی - انوپم - سردادھار - سرویشور - سرودیاپک - سروانتریامی - اجر - امر - ابھی - انت پوترا اور سرسٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ست کے گرہن کرنے اور اسَت کے تیاگ میں سروا اُدیت رہنا چاہیے

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ست اور اسَت کو وچار کر کرنے چاہییں

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور ہر ایک ہتکاری

ٹریکٹ نمبر ۲۹

مورکھتا

مصنفہ

پنڈت کرپارام شرما جگراؤنوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
ممالک مغربی شمالی

جسکو

بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراداباد نے چھپوا کر شائع کیا۔

ویدک دھرم پریس مراداباد میں چھپا

ہورکھتا

پیارے ناظرین آج کل آپ دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج جیسا اوتم سدھانت
بھی سنسار میں ناکامیاب ہو رہا ہے لوگ اسکی ویسی قدر نہیں کرتے جیسی
کہ ہونی چاہئے یہاں تک کہ بہت سے لوگ اس کے مخالف ہو رہے ہیں اسکی وجہ
کیا ہے ہمارے بہت سے ناواقف دوست کہیں گے کہ اسکا سبب آریہ دہرم
کی کمزوری ہے لیکن انکا یہ کہنا بالکل غلطی ہے کیونکہ آریہ دہرم ایسا خراب اور
کمزور نہیں کیونکہ جس دہرم اپدیش سنسار کا اپکار کرتا ہو کون بیوقوف ہے جو اسکی
خلاف کام کرے بہت لوگ کہینگے آریہ سماج کی تعلیم خراب ہے لیکن وید جیسی افضل کتاب
جسکی تصدیق گوتم کپل وغیرہ رشیوں نے اپنے شاستروں پورے زور سے

کی ہی جسکو موجودہ زمانہ کے لائق فلاسفر بہی سب سے پرانی کتاب تسلیم کرتی ہین جسکو شوپن ہار جیسے لائق بدبستی اپنی زندگی کا شانتی دایک اور ہونکی بعد سکہہ دینی والا تسلیم کرتے ہیں پہر کسطرح کہا جاسکتا ہی کہ آریہ سماج کی تعلیم کمزور ہی آپ کہینگی پہر کیا وجہ ہی کہ آریہ سماج اسقدر کمزور ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اریہ سماج کے ممبرون کی مورکہتا ہی اس کا بڑا سبب ہی۔

پیارے دوستو ہماری بہت سے دوست کہینگے کہ جس آریہ سماج مین بڑی بڑی لائق بی۔ اے۔ ایم اے موجود ہوں جب آریہ سماج میں داخل ہوتی ہی ایک جاہل اور مورکھ آدمی نرک یا جستی بنجاتا ہی تمہارا اُس آریہ سماج کی ممبرونکو مورکھ بتانا سراسر غلط ہی لیکن ایسا وہی کہسکتے ہیں جو لوگ مورکہتا کی نکتیسنوں سے واقف نہیں آپ کہینگے مورکہتا کا لکشن کیا ہی اور تعلیم یافتہ لوگ کسطرحپر مورکھ ہوسکتے ہیں لیکن خیال رہی دنیا میں عقلمند وہ ہے جو بیماریکو پیدا ہونی دے اور مورکھ وہ ہی جو بیماری پہلے پیدا کرلی اسکی دوائیونکی تلاش کرتا پہرے سو یہی حال عام طور پر موجودہ تعلیم یافتہ لوگونکا دیکہا جاتا ہے کہ اول تو وہ ضرور تین بڑہا کر بیماری پیدا کرلیتی ہیں بعد میں اس ضرورت کی بیماری کو دور کرنیکے واسطے ٹہگی چوری وغیرہ کرتے ہیں کیا اس قسم کے آدمیونکو کوئی عقلمند کہسکتا ہی

اب آپ پوچھینگے کہ آریہ سماج کے ممبروں کی سور کہتا کیا ہے

ہمارے دوستو جب کبھی ممبران آریہ سماج کسی براہمن ہی بات کرتے ہیں تو صاف لفظوں میں کہتے ہیں کہ برہمن گن کرم ہی ہوتا ہے جب کشتری سے کہتے ہیں تو بھی گن کرم کا ہی ذکر کرتے ہیں غرضیکہ ہر ایک ورن آشرم اور سادہو وغیرہ میں گن کرم کی تلاش کرتے ہیں لیکن جب ان کے حالات معلوم کیجئے تو حضرت اریہ بزرگ واسطے کوئی گن کرم ہی نہیں مانتے اسکے واسطے زر جستر ہونا ہی ایک کافی گن کرم ہے یا تہوڑا چندہ دیدیا پہر تو آپ آریہ مہاسد ہی ہو گئے ان لوگوں نے سوامی دیانند جیسے فاضل اجل کو بھی اپنی خرابیوں سے بدنام کردیا ہے

ہمارے ناظرین اگر آپ آریہ سماج کے لیڈروں کیطرف دیکھینگے تو آپکو معلوم ہوگا کہ بعض اپنی جیبھ کے سواد کے بیزبان جانوروں کے گلے پر چھری چلاتے ہیں بعض کبھی کسی رنڈی کے لئے مسلمان ہو جاتے ہیں اگر وہ مر جاوے تو پہر کسی دوسری اوارہ عورت کو دخل کر لیتے ہیں اسکا نام انہوں نے دہرم رکھہ چھوڑا ہے بہت سی لوگ کہیں گے کہ ایسے آدمیوں سے کوئی ہانی نہیں کیونکہ انہوں نے نیوگ کرلیا لیکن ایسا کہنے والے سراسر بیوقوف اور آریہ سدہانت سی ناواقف ہیں کیونکہ کہیں آریہ پستکوں میں نیوگ اس قسم کا نہیں لکھا کہ وہ تینی بنی

نہیں نہیں وہ بلکہ دہرم تتنی بنجاوی

پیارے دوستو یہی بیوقوفی نہیں بلکہ اس قسم کی عورتوں کو یہ بڑا دہرماتما سمجھہ کارگی ادی پی برتادیو یوں سے بہی ادہک مانتی ہیں جب کبھی انکو اپنی کنیاؤں کو تعلیم دینے کی ضرورت ہو اپنی استری لونکو سکشا دلانی ہو تو اسی قسم کے آدمی اور عورتیں تلاش کر کے لے آتے ہیں یہ بیوقوف یہ نہیں سمجھتی کہ دنیا میں اکہنی سی کرنے کا بڑا اثر ہوتا ہے جب لڑکیونکو یہ معلوم ہو گا کہ ہماری ادہیاپکہ جی اسی قماش کی ہیں تو انکے دلونپر کسی قسم کا اثر ہو گا کیونکہ مہاتما کرشن لکہتے ہیں۔

यद्यदाचरति श्रेष्ठास्तत्तदेवेतरोजनाम प्र-
माणं कुरुतेलोकास्तदनुवर्त्तते ॥ ॥

ارتھ۔ جیسا گورو اور آچاریہ وغیرہ بزرگ بیوہار کرتی ہیں ایسا ہی عام تو کرتے ہیں اور اسی کا دنیا میں پرمان مانا جاتا ہے اور لوگ اسکی مطابق عمل کرتے ہیں

پیارے دوستو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ بدچلن ادہیاپکہ ہونیسے یا اوسکی پہلے چرتروں پر نظر ڈالنے سے لڑکیوں پر کیسی قسم کا اثر پڑ سکتا ہے اور یہی شاستر کا مدون کا

سدہانت ہے

मातृमान पितृमानाचार्य्यमान पुरुषोवेद

یعنی ماتا۔ پتا اور اچارج کے لائق اور دہرماتما ہونیسے بالک لائق دہرماتما بن سکتی ہیں لیکن جن کو ادہیاپک اور ادہیاپکہ بد چلن کنٹھو بہاشنی وغیرہ مورکہتا کے گُنوں سے پورن ہوں اُن بالکوں کے دہارمک ہونیکی آشا کرنا اگنی تاپکر سیہردی حاصل کرنے کی مثال ہے مورکہوں کے پانچ لکشن شاستر کاروں نے مانے ہیں جیسا کہ کہا ہے۔

मूर्खस्य पंच चिन्हानि गर्वि दुर्वचनि तथा हठी· च दुर्वा दी च परोपकार न मन्यते ॥

یعنی مورکھ کے پانچ نشان ہیں پہلا مغرور یعنی وہ یا تو کچھ بہی ہو لیکن ابہیمان اسقدر ہو کہ اپنے آپکو تمام گناوں کا آگار اور متیری سمجھنے لگے یا خود خراب ہو کر سنسار کو خراب کر دے دوسرے کٹو بچن بولنے والا جسکی زبان اپنے اختیار میں نہو تیسرے ہٹ کرنیوالا یعنی بلا سمجھے اپنی بات کو سچ اور دوسرنکی بات کو جہوٹ

تبلانیوالا چوتھی بلا دلیل بحث کرنیوالا خود تو کچھ نہ جانتا ہو ادھر ادھر سے لکھ کر
اپنی شہرت کی خواہش رکھنے والا پانچویں جو کسی پر حق کے انکار کو نہ مانتے
پیارے دوستو یہ اوگن سنسار میں پرانیونکو ناش کرنیوالے ہیں جب ادھیاپک
اور ادھیاپکاؤں میں یہ گن پائے جاویں تب اس دیش کے دربھاگیہ میں کیا دیر ہے
اسکے علاوہ ایک بڑی بھول کرتا یہ ہے کہ آریہ سماج کے ممبر عملیہ قانون قدرت کے خلاف
آچار کرتے ہیں اور منہ سے یہ کہتے ہیں کہ ویدک تعلیم بالکل قانون قدرت کے
موافق ہے دنیا میں جسقدر دیکھا جاتا ہے یہ قاعدہ معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت
دریا کسی چشمہ سے نکلتا ہے تو اسکا پانی بالکل شفاف ہوتا ہے لیکن جسقدر وہ
میدانکی زمینوں میں جاتا ہے اسیقدر وہ پانی گدلا ہوتا چلا جاتا ہے اور یہی حال
مت اور مذہب کا ہے جس وقت کوئی مذہب کسی آچاریہ سے شروع ہوتا ہے تب اس مذہب
کے ماننیوالے اوسکے پکے حامی ہوتے ہیں لیکن جسقدر وہ پرانا ہوتا جاتا ہے اسیقدر
اسکے ماننے والے ڈھیلے ہوتے جاتے ہیں لیکن ممبران آریہ سماج بدچلن ادھیاپک
ادھیاپکاؤں سے یا بدچلن عہدیداروں کو بنا کر یہ امید رکھتے ہیں کہ
اس سے نیک چلن آدمی یا عمدہ سوسائٹی تیار ہو جاویگی
پیارے ناظرین بہت سے آریہ سماجک یہ کہیں گے کہ ایسا کام سوامی جی نے

ہی کیا کہ بہت سی آدمیونکو بدچلن جانکر بہی اونکو آریہ سماج کا ممبر بنا لیا لیکن
انکا یہ کہنا ٹہیک نہیں سوامی جی مہاراج نے کسیکو بدچلن جانکر آریہ سماج کا
ادہکاری نہیں بنایا بلکہ ایک ادپ نیم آجتک آریہ سماجونمیں موجود ہی جسمیں لکہا
ہی کہ جو شخص ایک برس تک سداچار سے رہے اور اپنی آمدنی کا ستائیسواں
چندہ دیوے وہ آریہ سماج کا سبہاسد ہو سکتا ہی لیکن ادہکاریاں آریہ سماج جو اکثر
وکیل وغیرہ لامذہب آدمی ہی جنکو کرم دہرم سے بالکل مس نتہا۔ اہونے اپنی کم سمجہ
سی یہ خیال کرکے کہ اگر سداچار کی قید لگی رہیگی توہم ہی ادہکاری سماجکے
نہ بن سکینگے اور اوسمیں وکالت کی نوٹس وغیرہ کا موقع نہ ملسکیگا دوسرے
آریہ سماجمیں کم لوگ شامل ہونگے اور سماجونکی کام میں نقصان ہوگا اسواسطے
سداچار کی آپ نیم کو بالکل ڈہیلا کردیا اور سماجونمیں سی گن وکرم اور سدا
چار کا خیال بالکل اوڑگیا صرف ستائیس کا فرض ہی سمجہا گیا جس سی
یہ دہارمک سوسائٹی اپنی درجہ سے گرکر ٹکا پنتہ ہوگئی۔

پیارے ناظرین جہاں ٹکا پنتہ یا خودغرضی آجاتی ہی وہاں اوسکے چیلی چانٹے
ہوتے بغض حسد و شہوات گہات کرتگہنتا وغیرہ خود آموجود ہوتی ہیں اور
انکے آنیسے انسان اندہے ہوکر دہرم ادہرم کے وچار سے بالکل الگ

ہو جاتے ہیں جس سے وہ فائدے جو ایک نیک سوسائٹی سے دنیا کو پہونچ سکتے ہیں بالکل مفقود ہو جاتے ہیں ہمارے بہت سے دوست اعتراض کرینگے کہ تم نرالے ڈھنگ کی گفتگو کرتے ہو اگر سب کے خیال اسی قسم کے ہو جاویں تو آریہ سماج میں چند آدمی ہی نظر آنے لگیں اسکا جواب یہ ہے کہ آجتک دو قسم کے لوگ ہیں ایک ریفارمر اور دوسرے اوسکے پیرو اور ریفارمر بھی دو قسم کے ہوئے ہیں ایک وہ جن کا یہ اصول تھا کہ دنیا کے ساتھہ ملکر کام کرنے چاہئیں اور ملاپ سے لوگونکا سدھار کرنا چاہئے اور دنیا کی جزوی خرابیونکو نظر انداز کر دینا چاہئے دوسرے وہ جنکا خیال یہ رہا کہ دنیا کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرنی چاہئے - اخیر کامیابی انہیں لوگونکو ملی ہے جنہوں نے دنیا کی پرواہ کو چھوڑ کر صرف سچائی اور پرماتما پر بھروسہ کیا ہے -

پیارے ناظرین اگر آپ غور سے سوچیں کہ دوسرے لوگونکو اپنی طرف لانے کے واسطے دو قسم کے راستہ ہیں ایک اصلی گن دوسرے زیادہ شور و غل جو وقت ایک خوشبودار پھول باغ میں اپنی بھینی بھینی خوشبو سے اپنے پاس سے گذرنیوالونکے دلکو کھینچتا ہے تو لوگ اس باغ کے ایسے شایق ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ صبح اور شام باغکی سیر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں انہیں کوئی غرض نہیں ہے کہ پھولونکے

خوشبو اور باغ کی صاف ہوا کے نہیں دیجاتی اور باغ میں آنیوالے اور باغمیں آنا

اپنی صحت کا بڑا ذریعہ سمجھکر اسکو اور کاموں سے مقدم سمجھنے لگتے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا

ہے کہ ہر ایک آدمی اپنا باغ بنانا اپنے اپنے گھروں میں ویسے پھول لگانا شروع کر

تا ہے ان پھولوں کی اچھی خوشبو سے لوگ اسقدر محبت کرنے لگ جاتے ہیں کہ تھوڑی

دیر تک بھی اس سے الگ رہنا شاق معلوم ہوتا ہے دوسری طرف اگر کوئی آدمی کھڑا

ہو کر چلاتا اور دوسرے دنکو برا بھلا کہنا شروع کر دے تو بھی لوگ چاروں طرف سے گھر

آئیں گے لیکن اصلی حالت معلوم ہونے پر چلانے والے کو بد دعائیں دیتے

چلے جائینگے ان کے دل میں چلانے والے کی قدر اثر نہیں کریگی بلکہ مخالف

ہوکر بیوقوف اور نالائق بتلانے لگیں گے

پیارے ناظرین یہی حالت بعینہ آریہ سماج کی ہے کہ سوامی دیانند سرسوتی نے

اپنی وید ودیا کی بڑی شکتی سے سنسار بھر کو اپنی طرف کھینچنا چاہا تھا جس سے

ہزاروں آدمی اس باغ آریہ سماج کو جان سے زیادہ عزیز سمجھنے لگ گئے تھے

ان کے دلوں میں اس سے اسقدر محبت ہو گئی تھی کہ وہ اپنی کٹنب کو چھوڑ

دینا بھائیوں کے طعنے سہنا مال کا نقصان اٹھانا دن رات محنت کرنا غرضیکہ

پران تک دیدینا بھی اپنی واسطے فخر سمجھتے تھے اسیوقت ممبران آریہ سماج کی پریتی

اور محبت نیک چلنی کے خیالات اور سوامی جی مہاراج کی عملی زندگی یہ امیدیں
دلا رہی تھی کہ اب سنسار میں سکھ پھیل جائیگا مدتوں کے بچھڑے ہوئے
بھائی جو بسبب جہالت اور خود غرضی کے ایک دوسرے کے جان کے دشمن ہو رہے
ہیں اب ملکر ایک ہو جائیں گے اور مہابھارت کے بعد جو خرابیاں پھیل گئیں ہیں
وہ سب دور ہو جائینگی۔

پیارے ناظرین یہ امیدیں بندھ رہی تھیں کہ ولیش کے دربھاگیہ سے وہ چمکتا
ہوا پھول اس باغ سے الگ ہو گیا اور سنسکرت بانی اور ودیا کی سگندھی
یہاں سے نکل گئی اسی وقت لوگ باغ سے چلنے شروع ہوئے اتنے میں شور
مچانیوالوں نے شور مچانا شروع کیا ہزاروں آدمی اکٹھی ہو گئے پہلے سے زیادہ بھیڑ بھاڑ
ہو گئی لیکن اس اصلی خوشبو نہ ہونے سے لوگوں کے نزدیک اس باغ کی قدر
نہ رہی اور اُن میں جو قربانی کا مادہ تھا وہ بالکل جاتا رہا نہ محبت رہی نہ اتفاق
رہا صرف لوگوں کو سنا اور خود کچھ نہ کرنا یہ سکھلانے لگے بوب لچوب کی آواز دینے
شراب پیئیں اور مالش کھائیں الغرض ہر قسم کا بیوپار کریں یہ سب کرتے ہوئے بھی مورتی
پوجا کا کھنڈن شرادھ کا کھنڈن کرنے لگے نتیجہ یہ نکلا کہ انکی مور کھتا کو دیکھ مخالفوں نے
بھی ایسا ہی شور مچانیوالا گروہ یعنی دھرم مہامنڈل کھڑا کر لیا کچھ دن تک خوب

شور مچا دنیا میں دہوم دہام رہی سوائے چند خود غرضوں کا پیٹ بھرنیکے
نتیجہ ندارد آریہ سماج میں نہ محبت رہی نہ مہا منڈل میں صرف آپسکے شاستر ارتھ
اور جہگڑے ہی باقی رہگئے

پیارے ناظرین شروع شروع میں تو سوامی جی مہاراج کی وید اپدیش
اور انکے شاستری وچاروں کو دیکھ کر براہمنوں نے بھی سنسکرت پڑہنا شروع کر
دیا تہا جس سے ایسا ہوتی تہی کہ تہوڑے دنوں میں وید ودیا کا سورج اودے ہو جائیگا تب پنتھوں
کے چراغ بجہ جائینگے اور جو چور اور ڈاکو اور شیر بہیڑیے اس اندہیری رات میں
نقصان پہونچا رہے ہیں یعنی بد رسمیں اور برے چال چلن دور ہو جائینگے لیکن
سوامی جی کے بعد سنسکرت کی کمزوری سے آریہ سماج کا بہاو بجائے مضبوط شاستری
پرمانوں کے زیادہ تر من گہڑت دلیلوں پر چلا گیا جسکے واسطے مخالفوں نے
بھی اسی قسم کا انتظام شروع کر دیا سنسکرت پڑہنے کے بجائے صرف زبان سے
ہی کام لینے لگے پنڈت دین دیال وغیرہ نے بجائے اسکے ویدوں سے
مورتی پوجن وغیرہ ثابت کرتے اقلیدس وغیرہ سے ثابت کرنا شروع کر دیا
نتیجہ یہ ہوا کہ لڑائی جہگڑا اور بہوت توڑ ہوگئی لیکن جس منزل کے پہونچنے کیواسطے
کام کیا تہا وہ اور بھی دور جا پڑی سچائی کی جگہ پالیسی نے لی اور وہم

کی جگہ شہرت کے قبضہ میں آگئی اور سنسکرت کی جگہ انگریزی تعلیم کے حصہ
میں آگئی۔

پیارے ناظرین جب اسطرح پر آریہ سماج کی ٹرین پٹری سے گر کر اپنی
منزل پر پہونچنے کے ناقابل ہو گئی تو اوسکے ڈرائیوروں نے جو غرور کے نشہ
میں چور تھے اپنی من گھڑت لاین پر لانے کی کوشش کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انجن
پھوٹ پڑ گئی اپنی طرف کھینچنے لگا دوسرا اپنی طرف صد افسوس کہ ساری
امیدیں مورکھتا کی بھینٹ ہو گئیں نتیجہ سوائے مخالفت کے اور کچھ نہ ہوا لیکن اسپر
بھی کہیں کہیں سوامی جی کی زندگی کام کرتی رہی جس سے کبھی کبھی ایک آدہ
شاستراتھ ہوتا رہا لیکن اسکا انتظام ہمیشہ بیڈھنگ ہوا کیونکہ جب کبھی سکھر
لاہور جالندھر وغیرہ میں شاستراتھ ہوا تو الہ آباد سے پنڈت بھیم سین کو یا بنارس
سے پنڈت منی رام کو بذریعہ تار بلایا گیا جس سے سمجھنے والوں کو یہہ
خیال ہو گیا کہ الہ آباد سے لیکر جالندھر تک آریہ سماج میں کوئی بھی
ودوان نہیں غرض اسیطرح کی بیڈھنگی چالوں سے وہ باغ جسمیں چاروں
طرف سے لوگ آ رہے تھے جسکی خوشبو کو دیکھکر لوگ اپنے گھروں میں باغ
بنانیکی کوشش کر رہے تھے اصلی خوشبودار پودوں سے خالی ہو کر صرف

شور مچانیوالوں کی جاے پناہ ہو گیا اوسوقت خوشبو کے خواہشمند تو تہیوسافیکل سوسائیٹی راداہا سوامی وغیرہ کے من کھڑت متوں کیطرف چلدیئے اور شور مچانیوالے اس باغ میں رہگئے

آریہ گن کیا آپکو اس ۳۰ سال کے تجربہ نے جو سوامی جی کی موت سے آج تک گذرا ہے اسقدر بہی سوچنے کا موقع نہیں دیا کہ آپ سوچیں کہ کیا وجہ تہی کہ سوامی جی کی زندگی میں آریہ سماج میں پورا پریم تھا اور لوگ آپرلوں سے کے سدہار میں ترقی کر رہے تہے اور آج سب آپس میں پہوٹ رہے ہیں خود غرضی اور خود نمائی کی بیماری جیسی عام لوگوں میں موجود تہی وہ آریہ سماج میں آتی جاتی ہے اس کا سبب صرف یہ ہے کہ آریہ بننے کیواسطے گن کرم کی ضرورت نہیں مانیگئی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آریہ سماج اپنے مقصود کیطرف چلے تو ویدک دہرم کی تعلیم کو پہیلانا۔ اور دہرم کی سمجہنے کی کوشش کریں اور یہ بہی خیال رکہیں کہ بعض سورکہ اریہ سماجونکی بردہان جو ویدک دہرم کی عزت سے بالکل ناواقف ہیں جنکو آریہ سماج کی تعلیم اور اسکے بانی کے اپدیش سے بالکل ناواقفیت نہیں اپنی غلطی سے پولیٹیکل خیالات کے لیکچر یعنی توحم قوم کی پکار کو جو آریہ دہرم کی جانی دشمن ہے اپنے پلیٹ فارم پر ہونے دیتے ہیں =

اگرچہ پرجوش نوجوان جو آریہ دہرم کی اصلیت سے ناواقف ہیں ان جوشیلی تقریروں
سے خوش ہوتے ہیں لیکن انکی ناعاقبت اندیشی نے آریہ سماج کو بہت بڑا نقصان
نقصان پہونچایا ہے کیونکہ آریہ سماج کا ادیش سنسار بہر کا اپکار کرنا ہی وہ
کسی پرانی کو بلاوجہ نقصان دینا پسند نہیں کرتا لیکن قوم قوم کی اپکار کا
مطلب قوموں کا مقابلہ کرانا اور آپسمیں دویش پہیلانا ہی دہرم کے
خیال کے آدمی اچرنوں پر بہت زور دیتے ہیں اور قوم قوم
کی اپکار کے اتفاق کیواسطے ہر قسم کے دراچار
کو جایز رکہتے ہیں اسیواسطے آریہ
سماج کے لائق پریسڈنٹوں کو
چاہئے کہ اس موہنا
سے باز آئیں۔

✝

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اونکا ادی مول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان نیاکاری دیالو اجنما انت نروکار انادی انوپم سرودھار سرویشور سرو ویاپک سروانتریامی اجر امر ابھی نت پوتر سرشٹی کرتا ہے اوسیکی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے تیاگ میں سرودا اودیت رہنا چاہیے

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کرکے کئے جائیں

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اودیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اونتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اونتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اونتی میں اپنی اونتی سمجھنی چاہیے

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں فقط

ٹریکٹ نمبر (۳)

یگیہ

مصنفہ

پنڈت کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و
شمالی و اودھ

جسکو بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

آریہ دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

بار دوم ۱۰۰۰ قیمت ۳ پائی

یگیہ

پیاری ناظرین آجکل یگیہ کی معنی شاستر کی اصلیت سے ناواقف لوگ
یا جیو ہنسا کے لینے لگ گئے جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تم یگیہ کی
کے کہاں سے لاتے ہو اسوقت وہ بام مارگیوں کی کریا اور اونکی
گرنتھوں میں ملائے ہوئے جملے پیش کر دیتے ہیں جسمیں بعض جگہہ تو حرف
اور سماس کو بدل کر ہی لوگونکی غلطی میں ڈالا جاتا ہے اسواسطے آج ہم یگیہ
بحث کرنا چاہتے ہیں جن سے عام لوگون کو اس مفید عام کام کی خوبی
اور سنسار میں اسکا پرچار ہو جاوے اور جو لوگ جین بودہ وغیرہ یا اسی
کی گیوں اور بام مارگیوں کی کریا کے بھروسے پر اس مفید عام کام کی
رہے ہیں وہ اپنی غلطیوں سے واقف ہو کر بجائے اسکی مخالفت کر معاون
اور جو ویدوں کی نندا کے سبب سے ناستک کہلاتے ہیں وہ پھر درنا

کرتک ہو جاتی ہیں اور سنسار میں بھوت گگ کا جھنڈا گھڑا کر ستیہ کا جھنڈا
ہماری دستو یگیہ کا لفظ یج دھاتو سے نکلا ہے جسکے معنی دیو پوجا سنگتی کرن
کے ہیں آجکل جو لوگ یگیہ کے معنی قربانی کے لے رہے ہیں وہ صرف دیو
واسطے بلی دان کرنا اس لفظ کے معنی بتلاتے ہیں اور دیو پوجا سے سورگ کا
بتلایا جاتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا دیو پوجا سے سورگ حاصل ہوتا ہے
اور دیو پوجا کسی پشو کو بلی دان کرنیکا نام ہے یا نہیں۔
ویدک گرنتھوں کو دیکھتے ہیں تو سورگ سکھ وشیش کا نام معلوم دیتا ہے
رہ استھان کا نام نہیں اور سکھ اس حالت میں ہوتا ہے جب دکھ کا نام
ہیں سب سے بڑی دکھ بیماری دکھ۔ وبا اختلاف رای اور احتیاج
اوران سب کے دور کرنیکا یگیہ ایک ماتر سادھن ہے جیسا کہ لکھا ہے یگیہ تین
پدارتھوں سے کرنا چاہیئے کہ جنمیں اول پشٹی کرنے والی دوم سگندھی
کرنے والے سوم روگ ناشک دوائیں ہوں پشٹی کرنی والی چیزیں بارش
ہوتی ہیں اور سگندھی کارک چیزیں بالوا اور جل کی شدھی پیدا کرتی ہیں
اک دوائیں یگیہ میں بیٹھنے والوں اور سنسار میں سے وبائی بیماریوں کو
ہیں ہماری دوستو یگیہ صرف اعلیٰ قسم کی تکلیفوں کے دور کرنیکا علاج ہے اور آجکل

بیوقوفوں نے یگیہ کو بدنام کر دیا ہے بہت سے لوگ کہیں گے کہ یگیہ قربانی کا
اور جینی باباجی آتما رام جی نے تو اس پر بہت زور دیا ہے کہ یگیہ میں ہنسا ہوتی
باباجی نے سنگھتاؤں کا تو کوئی پرمان نہیں دیا بلکہ ادھر ادھر کے نام اور
گرنتھوں کو لیکر پارا جاشر پرشاد جینی وغیرہ کی تواریخ سے حوالہ دیکر یہ ثابت
کرنے کی کوشش کی ہے لیکن باباجی کا یہ پرشارتھ نشپھل پرتیت ہوتا ہے جبکہ وید
میں یگیہ کا نشیدھ پایا جاتا ہے دیکھو رگوید ادھیاء پہلا۔ اشٹک پہلا منتر

ग्नेयं यज्ञमध्वरं विश्वतः परिभूरसि स इ-
द्देवेषु गच्छति ॥

پیارے ناظرین ہمنے صرف دو منتر اور سائن آچاریہ کا بھاشیہ ہی آپکو دکھلا دیا کہ یگیہ میں
کرنا مہاپاپ ہے ہم انکو واسطے ایک موٹی مثال دیتے ہیں جسے آپ لوگ سمجھ جائینگے آپ لوگوں نے
رامائن کو پڑھا ہوگا اور بہت لوگوں نے رام لیلا میں دیکھا ہوگا کہ جسوقت وشوامتر یگیہ کرنے لگے
ہنسا سے بچنے کے لئے دیکھو اسوقت وشوامتر باوجودیکہ کشتری بیر تھا تو بھی ہنسا کے خوف سے رام
کو امداد کیواسطے بلانے گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بغیر کردہ کئے تو ہنسا ہو نہیں سکتی
اور کردہ کریا ذکیت یعنی یگیہ کرنے والے کے واسطے مہاپاپ ہے اس واسطے
اس نے رامچندر کو بلایا۔

پیارے دوستو جب کہ یگیہ میں کردہ کرنا بھی مہا پاپ گنا جاتا ہی تو کون
بیوقوف کہہ سکتا ہے کہ یگیہ میں ہنسا ہوتی ہے اور آجکل جو بام مارگی لوگ اس قسم کی
ہنسک یگیہ کرتے ہیں اگرچہ وہ ہنسا کرتے ہیں لیکن انکے سنکاؤں میں بھی کچھ نشان
بھی پائے ہیں مثلاً انکا اس قسم کے یگیوں کا میہ کرم بتلانا پرایشچت کرنا۔
جیسا کہ وگیان بھکشو اپنی سانکھیہ بھاشیہ میں لکھتے ہیں

بہت سے یگیوں میں دیکھا گیا ہی کہ پہلے لوگوں نے پشو میدہ یگیہ کیا اور
پھر انہیں پرایشچت کیا اور جب اُن سے سوال کیا گیا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو
تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ کامیہ کرم ہے اور جہاں گرہیہ سوتروں میں یگیوں کا
ذکر ہے وہاں بھی اس قسم کے یگیوں کو کام کرم (؟) بتلایا گیا ہے غرضکہ پشو
ہنسا والا یگیہ ادھک ہی اور یگیہ ہمیشہ ہنسا رہت ہوتا ہی اور آجکل جسقدر یگیہ ہوتی
ہیں سب میں تو ہنسا ہوتی نہیں ہاں کہیں کہیں ہوتی ہی لیکن انکے ساتھ ہی وہ لوگ
پرایشچت کرتے ہیں اگرچہ اس پرایشچت سے ہنسا کا دوش دور نہیں ہوتا لیکن
اتنا ضرور ہوتا ہے کہ سمجھدار آدمی یہ سمجھ لیتا ہی کہ یہ وید ورودھ کام ہی کیونکہ
وید انکول کام کا پرایشچت ویدک لوگ کرہی نہیں سکتے کیونکہ اون کے
دھرم میں تو ویدوں کو چھوڑ کر اور کوئی پرمان ہی نہیں مانا جاتا جیسا

مہاتما شو کہتے ہیں

कामेषु प्रसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते - धर्मं जि-
ज्ञासमानानाम प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥

ارتھ جن کا دل ارتھ اور کام سے علیحدہ ہو گیا ہی اونکے واسطے
گیان لازمی ہے اور دہرم کے جاننے کیو اسطے پرم پرمان شرتی یعنی
ایسا ہی مہاتما جیمنی منی نے کہا ہے -

चोदना लक्षणो धर्मः

یعنی جس کرم کے کرنیکے وید میں پریرنا کی گئی ہو وہی دھرم کہلاتا
جب ویدک لوگوں کا دہرم ہی وید انوکول ہی تو اگر ہنسا کو وہ وید
سمجھتے تو کسطرح وید انوکول ہنسا کیو اسطے پرائشچت کرتے بلکہ کرنیوالا
پرائشچت کرنا بھی ہنسا کو وید ورودہ ہی ٹھہراتا ہی اور جہاں لوگ
کہ ویدکی ہنسا ہنسا ناستی اُس کے معنی یہ ہیں کہ وید میں جو راجا کو
گئی ہے کہ وہ ڈشٹ ہنسک ڈاکو آدی فشیعوں کو درندے سور آدی
جانوروں کو مارے تو راجا کا مارنا ہنسا نہیں کہلاتی سبب یہ ہی کہ راجا
مارنا اپنی غرض یا ہنسا کی نیت سے نہیں بتلایا بلکہ دوسروں کی رکشا

وروں کی رکشا زور والوں سے کرنا راجہ کا دہرم ہے اسواسطے راجا
سا کا پاپ نہیں ہوتا۔
پیارے ناظرین اگر آپ ذرا سوچیں کہ پاپ کیا چیز ہے اور دھرم
پاپ اور پن صرف من کے شبھ اشبھ برتیوں کا نام ہے چونکہ من ہی
پاپ کرتا ہے اور من ہی اسکی سزا بھی بھوگتا ہے اور اسی واسطے کہا ہے

धुधापि पासा प्राणास्य शोक मोहो मन सस्तथा
मरणा शरीरस्य षडोर्मिरहिता शिवा ॥

کھ اور پیاس پرانوں کا دھرم ہے کیونکہ پرانوں کیساتھ جسقدر اگنی اور جل
انوں باہر نکلتے ہیں اسیقدر شریر کی کمی ہو جاتی ہے اور اسی کمی کا نام ہے
اور پیاس سے یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ جب سخت محنت کرتے ہیں تو پران وایو
لتی ہے اسواسطے پرانو جلدی جلدی نکلتے ہیں اور بھوک زیادہ
تی ہے اور سستی کی حالت میں پران کم چلتے ہیں اسکا حال
سے معلوم ہو جاتا ہے دوسرے رنج اور خوشی یہ من میں ہوتی ہے کیونکہ
کسی دوسرے خیال میں لگا ہو تو خوشی اور رنج کے سامان سے
بھی رنج اور خوشی نہیں ہوتی اور بوڑھا ہونا اور مرنا یہ شریر کا دھرم ہے

یعنی جب شریر سے جیو اتما نکل گیا تو موت ہو گئی اور پاپ پن کا زیادہ
کی برتی یا ارادہ پر منحصر ہے جبتک کسی کا ارادہ نہو تبتک وہ اُس
ذمہ وار نہیں کیا جاتا۔

بہت سے جین لوگ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ یگیہ کرنے میں اکثر جیووں کا
ہو جاتا ہے مثلاً کوئی جیو لکڑی میں ہے کوئی سامگری میں ہے کوئی ہو
کرتا ہے اسواسطے یگیہ سے ہنسا ہوتی ہے لیکن ٹھیک نہیں کیونکہ آدمی بیمار ہو کر مر جاتے ہیں
جاتی ہے یا جو حکیم دوائی دیتا ہے کیا وہ اس ہنسا کا مجرم خیال کیا جاتا ہے ہرگز
اسیطرح جو لوگ یگیہ کرتے ہیں سنسار کے اُپکار کے خیال سے کرتے ہیں اور اُن کا ارادہ
کو دکھ پہنچانیکا نہیں ہوتا اگر کوئی جیو یگیہ کے سبب مر جاوے تو یگیہ
نہیں کہلا سکتا ویا سامگری لکڑی وغیرہ کو اچھی طرح شدھ کرنے اور
لینے کے اگیا وید نے خود دی ہے اسواسطے جو اس اگیا میں غفلت
وہ بیشک غفلت کے جرم کا مجرم ہے لیکن ہنسا کے جرم کا مجرم نہیں۔

پیارے ناظرین بہت سے جینی لوگ یہ کہتے ہیں کہ ویدوں میں یگیہ
ہنسا کرنیکی بدھی لکھی ہے جب انسے پوچھتے ہیں کہاں لکھی ہے تو کہتے
یہ وید کی شرتی ہے لیکن جب اس

کی کھوج کیجاتی ہے تو ویدوں میں تو اسکا پتہ نہیں لگتا۔ ہاں اُن سُتروں
مین جو بام مارگ کے بعد پیدا ہوئی یا جن مین بام مارگ کی بہت لاوٹ ہو پائی
جاتی ہے اسیطرح براہمن ہنت سے پرمان تیتری شاکھا اور تیتری آرنیک و تیتری
براہمن کے باوا اتمارام جی نے لکھے ہیں اور بھی جین لوگ انہیں گرنتھوں میں
ثبوت دیگر یگیوں میں ہنسا ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن جہانتک خیال کیا جاتا ہے
تو اونکی تحقیقات اسقدر ضرور معلوم ہوتی ہے کہ اُنھوں نے آجتک کسی وید
کا بھاشیہ نہ تو خود دیکھا نہ کسی سے سنا بلکہ صرف براہمنوں کے کہنے پر ہی مان لیا
کہ یہ تیتری شاکھا وغیرہ وید ہیں ورنہ جب مہیدھر آچارج اپنی یجروید کی بھاشیہ
بھومکا میں تیتری شاکھا کی اُتپتی یاگولک کے زمانہ میں بتلاتے ہیں اور یا
گولک ویاس جی مہاراج کے چیلے ویشم پاین کے شش ہیں جنکا زمانہ
مہابھارت سے قریباً سو برس بعد معلوم ہوتا ہے تو تیتری شاکھا کی قدیم ہونے
سے اُس کے بتلائے ہوئے ہنسک یگیوں کا بھی ابھاو معلوم دیتا ہے اور تیتری
آرنیک اور یہ سوتر جو آج شروت سوتر کہے جاتے ہیں جنمیں تیتری شاکھا
کے بہت سے حوالہ موجود ہیں یہ ہی موجود نہ تھے اور جسقدر حوالے باوا
اتمارام جی نے یگیہ مین ہنسا دکھلانے کیواسطے دئے ہیں وہ سب انھیں گرنتھوں

گیے ہیں اور بعض جگہ آنمارام جی نے خواندانی سنسکرت ودیا کی کمی سے
یا پکشپات سے ارتھ کا انرتھ کیا ہے کیونکہ سنسکرت زبان اسقدر وسیع
اور پرمانی ہے کہ ذرا سے پد چھید یا سماس کے تبادلہ سے مطلب سیکڑوں
کوس دور چلا جاتا ہے مثلاً کسی نے کہا

मद्याजि परमगत:

یعنی میری پوجا کرنیوالا پرم گتی کو جاتا ہے

دوسرے نے کھینچ کر پدچھید ایسا کیا۔

मद्या:जि-परमगत:

یعنی شراب پینیوالا اور بکرا کہانیوالا پرم گتی کو جاتا ہے

پیارے ناظرین بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یگیہ سے دیو پوجا کسطرح
ہوسکتی ہے کیونکہ آگنی وغیرہ جڑ پدارتھوں کے خوش کرنے کے واسطے
گھی میوے اور خوشبودار چیزوں کا ڈالنا فضول ہے لیکن ایسے لوگوں
کو سمجھ لینا چاہیئے کہ جڑ پدارتھوں پر ہی انسان کی زندگی کا مدار ہے اگر
جڑ پدارتھ جنش نہو تو منش کی زندگی اک وبال ہوجائیگی مثلاً جس شہر کا
پانی موافق نہو وہاں کا رہنا ہر انسان کو مشکل معلوم دیتا ہے جہاں کی

ہوا ہیں بیماری ہو وہاں تو کوئی رہنا پسند ہی نہیں کرتا آپ نے مرض
طاعون اور شہر بمبئی کے حالات سے معلوم کر لیا ہوگا کیا جل بایو
جڑ چیزیں نہیں کہہ سکتا کہ ہم بغیر ان کے خوش کن آرام حاصل کر سکتے ہیں
بعض دوست کہتے ہیں کہ ایک جڑ ہو کر خوش اور ناخوش کیسے ہو
سکتا ہے لیکن کیا جڑ کے معنی ناخوش ہونے کے ہیں جس وقت
کوئی چیز ہماری طبیعت کے موافق ہوتی ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ خوش ہے
جیسے خوشبو کیاریوں میں خوشی کا مادہ ہے بالکل نہیں بلکہ وہ ہماری
موافق ہونے سے ہی خوش کہلاتی ہے ایسی خوشرنگ وغیرہ بہت سی
مثالیں ہیں جہاں چیزوں کے ساتھ ہم خوشی کا تعلق کرتے ہیں
پیارے ناظرین یگیہ سے بڑھ کر سنسار میں اپکار کا کام کوئی
دوسرا نہیں کیونکہ جل بایو کی شدھی بغیر سنسار کے پرانیوں کو جو تکلیف
ہوتی ہے اس سے بچانے کا نام یگیہ ہے اور جب بھارت ورش
میں یگیہ ہوتے تھے تب کبھی ہیضہ وغیرہ وبائی بیماریوں کا نام و نشان
بھی نہ تھا جب سے نام کے ہندو بھائیوں نے یگیہ اوتم کام کو
بدنام کر دیا ہے تب سے یہاں اکال یعنی قحط ہیضہ و

طاعون وغیرہ بہت قسم کے وبائی امراض آگئے ہیں جن سے
پراذ ماترکو تکلیف ہو رہی ہے۔
اگرچہ گورنمنٹ صفائی وغیرہ کے ذریعہ سے بہت
کچھہ ان بیماریوں کو روکنے کے واسطے انتظام کرتی ہے لیکن جب
تک اندرونی صفائی یعنی خوراک جل اور ہوا کی صفائی نہ ہو تب
تک ان بیماریوں کا ناش ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے تمام
خوراک میں گندہ کھاد ڈالا جاتا ہے جس سے خوراک گندہ ہو رہی
ہے تمام ندیوں میں کپڑے دھونے اور گندے نلوں کے
ملنے سے اور زمین میں مردہ گاڑنے سے زمین کا پانی خراب ہو گیا
ہے اور مٹی کے تیل جیسے بدبودار چیزوں کو جلا کر اُن کے دھوئیں
سے تمام ہوا کو مضر صحت بنا دیا ہے اور ہندوستان کی پرانی
عمدہ چیزیں بالکل الگ کر دی گئی ہیں ایسی حالت میں اگر بیماری
نہ پھیلے تو دنیا کے بنانے والے کی ساری نیم نکمے ہو جاتی ہیں
پیارے ناظرین جب تک بھارت ورش میں یگیہ کا
کا رواج تھا تب تک اگنی بایو جل وغیرہ ہر ایک پدارتھ مشینوں کے

جو کوئی بیمار ہوتا تھا اس یگیہ کے بہت سے نام اور مختلف ضرورتوں
کے واسطے مختلف اقسام ہیں مثلاً پوترشٹی چاتر ماس ورش پوران
ماس وغیرہ بہت قسم کے یگیوں کے بہت سے فوائد مدنظر رکھے گئے ہیں مثلاً
اگر کسی کے لڑکا نہ پیدا ہو تو اسکے واسطے پوترشٹی یگیہ کی ضرورت ہے
اور ہر ایک یگیہ کے واسطے مختلف قسم کی سامگری مقرر ہے جس طرح
ہر ایک بیماری کے واسطے جداگانہ دوائی ہوتی ہے۔

آج کل جو اکثر یگیوں میں ناکامیابی نظر آتی ہے اسکی بڑی
بھاری وجہ یگیوں کی سامگری کا اگیان ہے ورنہ ممکن نہیں کہ جس
کام کے واسطے یگیہ کیا جاوے وہ کام پورا نہ ہو۔

جس وقت راجہ دشرتھ کے اولاد نہ ہوتی تھی جب اس وقت
پوترشٹی یگیہ کیا گیا اوس ہی یگیہ کا پرساد راجہ کی رانیوں نے کھایا تو چار
پتر پیدا ہوئے آپ حیران ہونگے کہ قانون قدرت کے خلاف کس قسم کا
ظہور پیش کر دیا لیکن دوستو یہ بات ستیہ اور قانون قدرت کے بالکل
موافق ہے کیونکہ اگر پرش میں پتر پیدا کرنے کی شکتی نہ ہو تو اوسکو یگیہ
میں کھلایا جاتا ہے اگر استری پرش دونوں میں نہ ہو تو دونوں

ملک یگیہ کرتے ہیں اور گیارہ دن تک اُن اوشدیوں کی پرانوں
سے یگیہ کیا جاتا ہے سو کشم ہو کر پران بایو کے ذریعہ سے اُن کی شریر میں
پرویش کرتے ہیں اور اگنی کے سامنے بیٹھنے سے خراب پرمانو بذریعہ پسینہ
کے نکلتے رہتے ہیں جس سے گیارہ دن میں پوتر ویدیا کرنے کی شکتی پیدا
ہو جاتی ہے ایسے ہی بارش وغیرہ کے واسطے یگیہ کئے جاتے تھے
مورکھ لوگوں نے یگیہ کی اصل ودیا کو نہ سمجھکر اسپر اعتراض کئے لیکن
معقول اور واقفیت کا ایک بھی نہیں۔

پیارے ناظرین بھارت ورش میں جسقدر ودوان ہوئے ہر ایک نے
یگیہ کی فلاسفی پر زور دیا تھا لیکن پارسیوں کی آتش پرستی اور یہودیوں کی
سوختنی قربانیں اس یگیہ کو بگاڑ کر بنائی گئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ
ایک زمانہ میں کل دنیا یگیہ کو اپنا دھرم سمجھتی تھی لیکن جسوقت سے وام مارگ
پیدا ہوا اور انھوں نے ہنسک یگیہ شروع کئے تو سنسار میں یگیوں کی نندا پھیل
گئی اور لوگ اس سروا پکار کی کام سے الگ ہو گئے جسطرح دہی ایک
عمدہ چیز ہے لیکن جسوقت تانبے کے برتن میں ڈال دیا جاوے تو وہی جسکو
تھوڑی دیر پہلے ہر شخص کھانا پسند کرتا اب زہر سمجھکر کوئی بھی کھانا پسند

ہر شخص کو اُس سے نفرت ہو جاتی ہے یہی حالت یگیہ کی ہے کہ سب سُکھ
ایک کام جس سے با موقع بارش سنتان کی پیدائش ہوا اور جل کی شدھی
اور روگوں کا علاج ہوتا تھا آج سب لوگ اُس سے بالکل الگ ہو کر تکلیف
اُٹھا رہیں آریہ گن اگر اب بھی آپ سُکھ چاہتی ہیں تو وید
ودیا کی تعلیم کو حاصل کر کے یگیہ کے مضمون کو صاف
کر کے اسکا رواج دو تا کہ بھارت ورش نہیں
نہیں سب کے سب دُکھ سے دور ہوں سنسار
میں سکھ اور شانتی بھی
پھیل جاوے
اوم شم

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودیا اور ست ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سرو شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت نروکار۔ انادی۔ انوپم سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک سرو انترجامی اجر امر ابھے نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اپاسنا کرنی یوگ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہیے۔

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگ ورتنا چاہیے

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

اوم

ٹریکٹ نمبر ۳۲

آریہ مسافر

مصنفہ

...پارام شرما جگرانوی آنریری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جسکو

...بو مکت بھاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے لئے چھپوا کر شائع کیا۔

قیمت فی جلد ۲؎

بار دویم ۱۰۰۰ جلد

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں
چھپا

آریہ سافر

اے رشی سنتان تیری حالت زار پر کس کو رونا نہیں آتا۔ کون ایسا
سنگدل ہے جو تیرے سخت مصائب اور گذشتہ جاہ و جلال کو دیکھکر کر بیکل نہ
جاتا ہو۔ تیری ابتجی دہار مک شکتی اور تیجی او دار تا تو سنسار بھر میں مشہور ہی
تیرے دھرم پر قربانی کا خیال تو تجھے اس گری ہوئی حالت میں بھی سب
ملکوں میں تجھے عزت دلا رہا ہے تیری ویدک ودیا کا سورج بھی باوجودیکہ ہزاروں
قسم کی بادلوں میں چھپا ہوا ہے تو بھی کل دنیا کے چراغوں لیمپوں اور بجلی کی روشنی
والوں کو تجھ سے ملنے مر جھکانے کے واسطے تیار کر رہا ہے۔ تیری سچی ہیر نا اپنا
آپ ہی نمونہ ہے وہ اپنا ہاتھ کسیکو نقصان پہونچانیکے واسطے نہیں اوٹھاتے۔ تیری
بیرتا انا تھوں کی حفاظت اور رشش جاتی کے فائدہ میں کام آتی ہے۔ تیری گر گنگا

کا نمونہ اس سے بڑھکر کیا ہو سکتا ہے کہ جن سچے مہاتماؤں نے تیرے لئے مصیبتیں
اٹھائیں تو نے انہیں دیوتوں میں جگہ دیکر انکی پرستش کی انکی یادگاروں کو ایسی
خوبی سے قایم رکھا کہ باوجود دیکہ لاکھوں برس گذر گئے لیکن سننے والوں کو خیال
یہی معلوم دیتا ہے کہ وہ ابھی گذرے ہیں تو نے اپنے دھارمک پرشوں کو جسقدر
اُن سے ممتاز کیا وہ بڑے سے بڑے دھارمک کے دلمیں بھی دھرم کا
شوق بڑھا رہی ہے تیری کون سی بات ہے جو انکو بھی نہیں دنیا کی مادہ پرست قوموں
کے خیال میں تیرے اتہاس اچھے معلوم دیتے ہیں۔ جسطرح الو کی نظر سورج کا
دیکھنا ناممکن ہے اگر وہ اوسکی ہستی سے ہی انکار کرے تو بیجا نہیں کیونکہ اوسکی آنکھیں
اس قسم کی بنی ہیں کہ وہ اوسکو دیکھنے سے لاچار ہے۔ پیارے رشی سنتان تجھی ہی
یہ نام کا گورو دیا گیا ہے تیرے ہی دیش کو آریہ ورت کہا گیا کیوں یہ عزت
اوروں کو نصیب نہیں ہوی۔ صرف اسوجہ سے کہ اورونکو ویدک تعلیم نہیں اور
اول مادی چیزونکو چھوڑ کر غیر مادی چیزیں چھپی ہیں کی علمیت سے ناواقف رہی انکی
ساری خوشی لذائذ نفسانی کی قید سے نہیں نکلی انہوں نے اگر موت کے بعد
کسی گرہی نکے نہل یعنی بہشت کو تسلیم کیا تو اوسمیں سوائے نفسانی چیزوں
یعنی حور و غلمان یا کھجور و انگور وغیرہ میوہ جات و باغ اور نہرونکے انہیں کچھ بھی روحانی

خوشی نصیب ہوئی تیرا ہی دھرم روپی سورج تھا کہ آریہ جہاں کو گزشتہ
تک کل دنیا کو روشنی دیتا رہا

رشی سنتان جہاں تجھے آریہ نام کا فخر دیا گیا ہے وہاں سچا سفری تو ہی
ہے جن لوگوں کو خدا کا علم نہیں جنکو روحانی چیزوں کا گیان نہیں ان کی
کا منزل مقصود سوائے نفسانی چیزوں کے حاصل کرنے کے اور کیا ہو سکتا ہے
کبھی روحانی خوشی یعنی سادھی شستی اور مکتی کا علم ہوا تو تجھ کو اگر کبھی سنسار
ہوگوں کو صرف ایک دوہی سمجھا تو تونے اگر کبھی پرکرتی کے بازار سے نکل کر
کی طرف چلنے کا خیال ہوا تو تجھ کو اگر کبھی سنسار کے اپکار کیواسطے سفر کیا
سچ مچ دیکھا جاوے تو آریہ اور مسافر دونوں لفظ تجھ پر صادق آتے ہیں تو سچ مچ
رشیوں کے خون سے بالکل خالی نہیں ہو گئی اگر تیرے اندر پرانی کرنیں
موجود ہیں تو میں تجھے آریہ کہنے سے نہیں رکونگا۔ اور اگر سنسار بھر کی اپکار
کیطرف عملی طور پر چلنا شروع کر دیا ہے تو میں سچا مسافر کہونگا۔ بس رشی
تو آریہ مسافر کے نام سے پکارے جانے کے لائق ہے۔

رشی سنتان جو مسافر منزل پر پہونچے بغیر سو جاتے ہیں تو رستے کے چور اور
ان کے مال و متاع کو جو ان کے سفر کیواسطے زاد راہ تھا چور لیجاتے ہیں

...ردوں کو منزل پہ پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے وہ اپنی بھول چوک کو اسطرح پر کہہ کر دوسرے
...وں پر الزام لگاتے ہیں اور خود منزل پر پہونچ نہیں سکتے اور یہ نہیں جانتے کہ یہ ساری
...بت ہماری غفلت کی لائی ہوئی ہے لیکن جو مسافر جاگتا ہوا چلا جاتا ہے
...ن عرصہ میں دور نکل جاتا ہے جسکا ملنا اون مسافروں کے ملنے کیلئے جو سو رہے ہیں
...ل ہو جاتا ہے لیکن آو ابھی ہم لوگ استقلال کو اپنا رہبر بنا کر اوسکے پیچھے چلدیتے ہیں تو وہ ضرور اوس
...جا ہی ملتی ہیں اگر راستہ نہ طے سکے تو منزل پر درشن نصیب ہوتے ہیں پس رشی
...ان تو آریہ مسافر ہے تیرا سونا تیرے واسطے بہت مضر ہے دیکھ تجھ میں سے ایک نوجوان
...جگانا جگاتا اپنی منزل مقصود پر جا پہونچا جسسے آریہ مسافر کا نام باعث فخر ہے
...گر وہ اپنی سچائی اور دھارمک جوش کے سبب آریہ کا نام سچا ادھکاری تھا
...ر استقلال پورے بیخوفی و عملی زندگی یعنی سنسار کی اپکار پر کمر باندھ چلنے سے سچا
...مسافر تھا۔ یہ کون نوجوان تھا۔ جو اسوقت جبکہ ساری مسافر سو رہے تھے جبکہ سفر
...لاکھوں مصیبتوں کا سامنا تھا جبکہ ایک ایک قدم پر مخالفان ویدک دھرم اپنی
...زور طاقت سے اس مسافر کا رستہ روکنے کیواسطے تیار تھے لیکن وہ بہادر نوجوان
...آریہ ویر کا خطاب حاصل کیا تھا جسنے ویر بھومی پنجاب میں پیدا ہونیکا فخر
...صل کیا تھا جسنے آریہ ویر ماتا کا دودھ پیا تھا جسکا فوٹو یہ شعر تھا سر شمع سا...

بر دم نہ ہارئے ۔ منزل ہزار دور ہو ہمت نہ ہارئے ۔ کسطرح پران مخالفوں کی
پرواہ کرسکتا تہا جبکہ اسکو اپنے بزرگ رشی سے یہ سبق مل چکا تھا کہ لاکھوں فوج
کروڑوں روپیہ اور بیشمار توپ بندوقیں بھی ایک سچائی کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ
تلوار اور بندوق سی ہم لوگوں کے وجود کو فتح کرسکتے ہیں لیکن دلپر فتح حاصلکرنا
سچائی کا حصہ ہے اور دلکو قابو میں لانے کیواسطے محبت درکار ہے اس لئے اس
نے جس خیال کو اپنا منزل مقصود سمجہا تھا اور جس سفر پر کمر باندھی تھی اس
سفر پر استقلال سے برابر چلا گیا جسقدر زاد راہ یعنی عمر اوسکو اس سفر کے طے
کرنیکے واسطے دیگئی تہی اس نے اسکو بالکل ضائع نہیں کیا اسوقت ہمارے سب
دوست کہینگے کہ اجی یہ کون شخص تھا میں صرف یہی جواب دیتا ہوں کہ رشی
کلکا ہوشن میال جاتی کا براہمن تھا کہ جسمیں دہرم کا بیم کوٹ کوٹ کر بہرا تھا
اب پہر کہینگے اجی صاف بتلائیے کہ اسکا نام کیا تھا میں کہتا ہوں کہ اسکا نام تاراجنتی
جنتی کا سپوت آریہ مسافر پنڈت لیکہرام تھا۔ آپ پھر سوال کرینگے کہ اس مسافر
کا منزل مقصود کیا تھا۔ اسکا جواب ویدک دھرم کی حفاظت اس مسافر کی
منزل مقصود تہی آپ پھر سوال کرینگے کیا اسنے ویدک دہرم کی حفاظت میں کوئی عملی
قدم بہی رکہا یا برائے نام ہی مسافر کہلایا میں کہونگا اور اسکا جواب دونگا کہ اوس نے

ویدک دہرم کی عملی حفاظت اس زور سے کی کہ مخالفان ویدک دھرم نے اس
قتل کے بغیر ویدک دہرم کو نقصان پہونچانا اپنے اختیار سے باہر سمجھکر اس کے
قتل کی سازشیں کیں اور یہانتک کہ اس کو قتل ہی کر ڈالا۔ آپ پھر سوال کرینگے
تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ وہ ویدک دھرم کا حامی تھا اور اس نے ویدک
دہرم کی حفاظت میں کوشش کی میں کہتا ہوں پادریوں نے ایک کتاب تحقیق دین
حق کے نام سے شائع کی جسمیں ویدک دہرم پر بہت حملے تہے اسکا جواب اس جواں مرد
[illegible] نے سچی دہرم کی شہادت نامی کتاب میں دیا۔ پھر عبداللہ آتھم صاحب نے رگوید پر
اعتراض کئے اسکا جواب صداقت رگوید کے رسالہ میں دیا گیا پھر پادری ٹھاکر سنگھ
[illegible] صاحب ریواڑی والوں نے چھ لیکچروں کے ذریعہ سے جسمیں ویدوں کی
[illegible] وغیرہ مختلف مضامین تھے ویدک دھرم پر حملہ کیا جسکا جواب صداقت الاصول
[illegible] آریہ سماج نامی کتاب کے چھہ حصوں میں دیا گیا۔ پادری صاحب کے ہر ایک
حصہ کا علیحدہ علیحدہ جواب دیا گیا اسکے بعد لوگوں نے ویدک اتپتی وغیرہ پر اعتراض
کئے جسکا جواب تواریخ دنیا نامی کتاب میں دیا گیا جسمیں زبردست حوالوں سے ثابت
کیا گیا کہ دنیا کی پیدائش کو اسقدر زمانہ گذرا ہے اسکے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے
اپنے آپ کو ملہم قرار دیتے ہیں۔ جنکے اشتہارات آپ لوگوں نے دیکھے ہونگے۔

انہوں نے ویدک دہرم کی تردید پر بڑی بھاری کتاب براہین احمدیہ لکھی
اپنی سنسکرت کی ناواقفی اور کم فہمی سے ویدک دہرم پر اعتراض کئے تھے جنکا جواب
پنڈت لیکہرام نے بذریعہ تکذیب براہین احمدیہ نامی کتاب کے دیا اور
کتاب میں اسقدر تحقیقات کی اسلام کے غلط مسائل کو بیخ و بنیاد سے اکہاڑ
محمد صاحب اور سوامی دیانند کی زندگی کا مقابلہ اور وید اور قران کا مقابلہ
ایسی محققانہ طریق پر کیا کہ جس سے سیکڑوں بندگان خدا یعنی سچے اور بے تعصب
مسلمان قران کی غلط تعلیم سے بیزار ہو گئے اسکے بعد مرزا صاحب نے سرمہ چشم
آریہ اس نام کی کتاب ایک لکہہ ماری جسمیں بہت سے اعتراض ویدک دہرم پر کردئے
جواب پنڈت لیکہرام نے نسخہ خبط احمدیہ کے ذریعہ سے دیدیا اسکے بعد انہوں نے
تناسخ یعنی آواگون پر بہت سی کتابوں میں اعتراض کئے جسکا جواب پنڈت لیکہرام نے
ثبوت تناسخ نامی کتاب میں جسکی ضخامت قریبًا پانچسو صفحہ کی ہے ایسی معقولیت
سے دیا کہ اکثر منکران تناسخ کو تناسخ پر یقین ہو گیا اسکے بعد حکیم نورالدین جموں
نے تصدیق براہین احمدیہ نامی کتاب لکہی جسکا جواب تکذیب براہین احمدیہ حصہ دوم
میں دیا گیا۔ پھر مولوی خلیل اللہ نے ایک رسالہ بنام عدم نجات آریہ لکہا جسکا جواب پنڈت
لیکہرام نے راہ نجات نامی کتاب میں دیا۔ غرض اسطرح جسقدر مخالفان ویدک دہرم

نے ویدک دہرم پر حملے کئے اس دھرم بیر نے ان کا جواب ترکی بترکی دیا اور
موت کے چند روز پہلے ایک کتاب حجت الاسلام ایسی زبردست لکھی کہ دشمنوں کے
دانت کھٹے کر دے ۳۶ برس کی عمر میں اس دھرم پرساد نے اپنا سفر اس خوبی سے
طے کیا کہ باید وشاید۔ دوسرے زبانی مباحثوں کے حالات اگر لکھے جاویں تو کاغذ کے
دفتر سیاہ ہو جاویں۔

جب مخالفان ویدک دھرم نے دیکھا کہ اس شخص کے ہوتے ہوئے ہم ہندوؤں کو
عیسائی مسلمان بنانے میں ناکامیاب ہونگے تو اونکی ذاتی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے
عیسائی چونکہ تعلیم یافتہ اور مہذب تہے اونکے خیالات یہی ٹہیک تہے اس لیے وہ
تو چپ رہے لیکن مسلمان جنکے دل میں وحشت عرب سے تعصب کا جوش نسلاً
بعد نسلاً چلا آتا ہے اپنے جوش کو سنبہال نہ سکے مقدمہ بازی شروع کر دی لیکن
سچائی کے مقابلہ میں دروغ کبہی کامیاب نہیں ہوا جب ہر ایک محکمہ میں مقدمہ اسلام
ہار گیا تو سازش سے بیچارے لیکہرام کو قتل کروا دیا۔

شری سنتان کیا یہ لیکہرام قتل ہوا ہے نہیں نہیں ویدک دہرم کا نگہبان قتل کیا گیا
ہوا ہے کیا اسکے قتل سے ویدک دہرم کو جو نقصان پہونچے گا تم اوسے برداشت کر سکوگے
کیا تمہارا دل اس بات کو قبول کریگا کہ تمہارا دھرم ایسی منصف گورنمنٹ

کسے زمانہ میں جہاں کہ ظلم و تعدی کا نام نہیں بلکہ علم و عقل سے کام چلیگا
محفوظ رہے۔ کیا تم دھرم کی حفاظت کیلئے کوئی نگہبان مقرر کرنا نہیں چاہتے
کیا دھرم کو عزیز نہیں سمجھتے۔ رشی سنتان کے حق میں ایسے لفظ بالکل نازیبا
ہیں تمہارے دلوں میں سچ مچ دھرم کی رکشا کا جوش ہے لیکن تمہیں خواب غفلت نے
سا رکھا ہے اسی خواب غفلت کی بدولت تمہاری یہ دشا ہوئی کہ تمہارے مندروں
کے استھان پر مسجدیں بن گئیں۔ تمہارے کروڑوں بھائی اپنے دھرم سے بھٹک کر
یعنی مسلمان اور عیسائی مذہب میں چلے گئے اتنے پر بھی تمہارا نشہ نہیں اترا
تمہارے لاکھوں بزرگوں نے جس دھرم کو بران دیکر بچانیکی کوشش کی
تھی جنکو بسبب ظالم بادشاہوں کے نہ بچا سکے آج آپ ایسی منصف راج میں ہیں جہاں
تھوڑے سے صرف اور محنت سے بچانیکے واسطے تیار ہو سکتے ہیں۔ کیا تم میں دان شکتی
نہیں جل جائے وہ زبان جسپر یہ لفظ آئیں کہ رشی سنتان دان شکتی سے خالی
ہے۔ کیونکہ ایسی گری ہوئی حالت میں بھی تمہاری دان کی تعداد دو ادب سالانہ ہے
تیرے لاکھوں مندر کروڑوں سادھو تیری دان شکتی کا اظہار کر رہے ہیں بڑی
ایک ایک بیوہ لاکھوں روپیہ ایک ایک مندر پر خرچ کرتی ہوئی نظر آتی ہے ایسی حالت
میں رشی سنتان کا اپنے دھرم کا محافظ مقرر نہ کرنا ہی ایک حیرت ناک واقعہ ہے

کیا ایسے ببر جو ساری دنیا کے مقابلہ پر کھڑے ہو جائیں روپیہ سے نوکر رکھے جا سکتے ہیں بالکل نہیں پھر ایسے محافظ کس طرح پر پیدا ہوتے ہیں صرف گرنتھ کے کیونکہ گرنتھ ہی ایسے بہادر دھرم کو اپجاتی ہے وہ لذات دنیا کو چھوڑ کر دھرم کی حفاظت پر کمر باندھیں اور گرنتھ ہی ایسی چیز ہے جس سے اس قسم کے بہادر گھبرا کر کام چھوڑ جاتے ہیں کیا تم گرنتھ کا ثبوت نہیں دیکھتے کہ جس سے تمہارے دھرم کی حفاظت کے واسطے اور بیر پُرش دھرم پر بلی دان ہو کر تمہارے دھرم کی حفاظت کریں سکھوں کی گرنتھ ہی تھی کہ جسنے بھائی منی سنگھ تارو سنگھ وغیرہ شہیدوں کو بلی دان کے واسطے تیار کیا تھا گرنتھ ہی کا پرتاپ تھا کہ چھوٹی سی سکھ جاتی اون ظالم بادشاہوں کے مقابلہ کے واسطے تیار ہو گئی تھی جن بادشاہوں کا سارے ہندوستان میں راج تھا جنکی طاقت نے راجپوتانہ کے بڑے بڑے کشتری راجوں کو دشمنِ دھرم کو ادیا تھا انہیں بادشاہوں کے مقابلہ میں کمزور سکھ جاتی کو تیار کر دینا گیا گرنتھ کا تھوڑا کرشمہ ہے جن لوگوں نے سکھوں کا اتہاس پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ سکھ دہرم کی برابر دہرم پیارا کسی جاتی میں تھا اونکے تمک ہی نہیں ہے۔ ایک سکھ جسکو پانچسو من اناج کھیتی سے پیدا ہوتا تھا سو من اپنے خاندان کے واسطے رکھتا تھا چار سو من پنتھ کی مدد کے واسطے دیدیتا تھا سکھوں کا ایسا دہرم بھلو بھی بل دینے والا ہوا جو

مسلمان مغل جاتی اور کابلی پٹھان جنہیں کرور ہندوں پر حملہ کرکے قابض ہوگئی دہی
پٹھان اور مغل بادشاہ اس دو تین لاکھ سکھ جاتی کے سامنے حقیر ہوگئی کیا سکھ
لوگ ہندو نہ تہے کسی غیر ملک سے آئے تہے بالکل نہیں کرتگیا ہی کی بل حرکت نے اونکے اندر
قربانی کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔ ہر ایک سکھ دہرم پر قربان ہونیکو ہر وقت تیار
تہا اور قربانیوں نے اونکی آتما کو ایسا نربہ کر دیا تھا کہ مخالفونکی طاقتونکو حقیر سمجھتے
تہے رشی سنتان کر نگہنی ہی نہیں نہیں خواب غفلت میں سونیسے اسے معلوم نہیں کہ
تیرے لئے کسنے کیا کیا ہی۔ اٹھو رشی سنتانوں اس خواب غفلت کو چہوڑو اور آپس کے
جہگڑوں سے کنارہ کرو دیکھو تمہارے مخالف تمہیں کس زور سے ڈانٹ رہے ہیں
تمہارا براہمن بلی دان ہوا تمپر طعنے دیے جاویں یہ برہم ہتیا کا پاپ نہ معلوم کسقدر قحط
اور بیماریوں کا سبب ہوگا۔ آؤ ہم سب ملکر ویدک دہرم کی محافظت کیواسطے بلی
دان تیار کریں آؤ ہم سب ملکر پیارے دہرم بیر پنڈت لیکہرام کے مشن کو پورا کرنے کی کوشش
کریں۔ اور اونکی یادگاری کی تجویز کو مکمل کریں۔ رشی سنتان لاکہوں بلکہ
دو کروڑ کا مونہہ جیب ہیتے ہوئے اگر اس کام میں کم زور رہی۔ تو کیا کرتکتا کے کلنک سر
کلنکت نہ ہونا پڑیگا کیا یہ پچاس ہزار روپیہ جو لیکہرام میموریل فنڈ کے واسطے
تجویز کیا گیا ہی بڑی چیز ہی جسکو آپ نہیں کر سکتے اگر [illegible]

کروڑوں ہو سکتے ہیں پیارو آؤ تاکہ کوشش کریں جس سے ویدک دہرم کی محافظت
کا برت پورا ہو اور ہم بھی لیکھرام کیطرح آریہ مسافر ہو کر اپنے سفر کی منزل پر پہنچ
جاویں۔ رشی سنتان جبکہ ویدک دہرم کی محافظت ہمارا فرض ہی ہے ہمارے
بزرگوں کا اُپدیش تہا اسی کیواسطے رشی منیوں نے اپنے جیون خرچ کر دئے
اسی ویدک دہرم کی حفاظت کیلئے سوامی شنکراچارج نے اپنی تمام عمر خرچ کر دی
اس ویدک دہرم کی حفاظت کیواسطے باوا نانک وغیرہ مہاتماؤں نے گھر بار
چھوڑ دئے اسی ویدک دہرم کی حفاظت کرتے ہوئے گورو تیغ بہادر صاحب دہلی
میں بلیدان ہو گئے۔ اسی ویدک دہرم کے واسطے مہاتما حقیقت رائے نے
تیرہ ۱۳ سال کی عمر میں جان دیدی اسی ویدک دہرم کی حفاظت کیواسطے گورو
گوبند سنگھ جی کے لڑکوں نے دیوار میں چنے جاکر مرنا قبول کیا۔ اسی
ویدک دہرم کی حفاظت کیواسطے رانی داہر اور پدمنی نے آگ میں جلنا
قبول کیا جس ویدک دہرم کی حفاظت میں تمہارے بزرگون نے
اسقدر مصیبتوں کو قبول کیا۔ تم صرف آپس کی اختلاف رائے سے گرگہنی ہو کر
اس دہرم کو ناش ہونے دوگے۔ جس ویدک دہرم کی حفاظت میں سوامی
دیانند سرستی جی نے اپنی ساری زندگی خرچ کر دی جس ویدک دہرم کی

حفاظت ہر ایک عقلمند کا جیون مول ہو تم اوس ویدک دہرم کی حفاظت
کچہ ہی مدد نکر کے کیا رشی سنتان کی سرشٹ ادہمکار سے گرنا چاہتی ہو
کیا تمہارے دل اس قسم کے ہوگئے ہیں کہ جن میں ویدک دہرم کی عظمت
اور کرتیہ کا مادہ ہی موجود نہیں رشی سنتان کے واسطے میں لکہہ رہا ہوں
جس رشی سنتان کا اب قریب ۱۵ ارب روپیہ سالانہ دان ہو وہ رشی
سنتان صرف اختلاف رائے کے باعث اپنے دہرم کو ناش ہونے دے
کیا شوک کا مقام ہے کہ جس رشی سنتان کے ۲۲ کروڑ آدمی موجود ہیں
اوسکے دہرم کی یہ درگتی ہو اوسکی محافظت کرنے والا کوئی نظر ہی
نہ آئے اور جو آریہ مسافر اس دہرم کی محافظت میں پران دیدے
رشی سنتان کرتگہنی ہوکر اوسکی یادگار کو جو پچاس ہزار روپیہ سے مکمل
ہوسکتی ہو مکمل نہ کرے ۔

رشی سنتان کی ویدک دہرم کی حفاظت کی لاپرواہی کسقدر شوک
پیدا کرنے والی ہو یہ صرف اودیا کا پہل ہو کہ رشی سنتان باوجود ہر قسم
کی طاقت کے اس قدر کمزور ہو۔ اٹہو بہارت ورش کے دہرم پر داس گہو
نندرا کو تیاگ کر اور ویدک دہرم کی حفاظت پر کمر باندہو۔ دیکہو تمہارا محافظ

پنڈت لیکھرام اپنے پران دیکر بھی تمہاری حفاظت نہ کر سکا۔ یہ صرف تمہارے

خواب غفلت کا پھل ہے کہ تمہارا ایک بھائی ویدک دھرم کی حفاظت

میں جان دیدے اور تمہیں خبر تک نہو۔ اٹھو جلدی جھگڑوں کو طے

کرکے خواب غفلت کو تیاگ کر ویدک دھرم کی حفاظت

اور پرچار کیواسطے اپنے بیر بھائی کی یادگاری قایم کرکے

دوسرے بھائیوں کی ہمت بڑھاؤ تاکہ یہہ ویدک دھرم جسکو

ہمارے بزرگوں نے پرانوں سے پیارا سمجھکر

آج تک جان دیکر بچایا آج ہماری

غفلت اور کرتگھنتا کے ہاتھ

سے شکار ہو جاوے۔

اوم شانتی

شانتی

شانتی

آریہ سماج کے اُصول

(١) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سبکا ادی مول پرمیشور ہے

(٢) ایشور سچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان نیاء کاری دیالو اجنما اننت نروکار انادی انوپم سرواد ھار سرویشور سرو دیاپک سرو انتریامی اجرامر ابھے نت پوتر سرشٹی کرتا ہے اوسیکی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(٣) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے، وید کا پڑھنا پڑھانا سُننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(٤) ست کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرود ادیت رہنا چاہئے۔

(٥) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(٦) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اودیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(٧) سب سے پریتی پوروک دھرمانو سار یتھایوگیہ برتنا چاہئے

(٨) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی ہونی چاہئے

(٩) ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

(١٠) سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

اوم

ٹریکٹ نمبر ۳۲

کھٹ شاستروں کا سلسلہ

اس میں بتلایا گیا ہے کہ چھ شاستر کسطرح سے بنے اور اُنمیں کیا مضمون ہے

مصنفہ

پنڈت رام شرما جگرانوی آنریری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

اڈیٹر ویدک دھرم

بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

بار اول ... ۱۰۰۰ } { قیمت ۳ پائی

اوم

کھٹ شاستروں کا سلسلہ

پیارے ناظرین آجکل بھارت ورش کیا بلکہ تمام دنیا میں شاستروں کا
کم پرچار ہے ہمارے شاستروں کے خلاف بہت سے مضمون نکل
ہیں۔ بعض لوگ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ شاستروں کے مضمون ایک دوسرے
متضاد ہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ سانکھیہ سوتر نہیں بلکہ یہ تو وگیان بھکشو کا
بنایا ہوا ہے۔ بعض گوتم اور کناد کو ناستک ورو ید ورودھی بتلاتے
بعض کپل کو انیشر بادی یعنی ناستک کہتے ہیں۔ بعض کو ان درشنوں
مضمون اور سلسلہ میں بھرم ہے غرضیکہ شاستروں کے متعلق بہت سے خیال
اُن لوگوں نے پھیلائے ہیں جن کو شاستروں کے اصلی مضمون کا بالکل
گیان نہیں اور اُنھوں نے مضمون کے سلسلہ کو نہ سمجھکر صرف لفظوں کو
اپنے من مانے خیال کو تقویت دی ہے۔ بعض لوگوں نے شاستروں

علق نوین گرنتھوں کو جو شاستروں کے اصلی سدّھانتوں سے اکثر
نع پر دور نکل گئے شاستر مانکر اُن کے اختلاف سے شاستروں میں
ملان تسلیم کرلیا ہے اسواسطے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ شاستروں کے متعلق
ن تہر دع کرکے لوگوں کے دلوں سے غلط خیالات کو دور کرنے کی
وشش کریں تاکہ شاستروں کے اصل مضامین سنسار میں پھیل جاویں جس سے
نیوں کو اِن اُمولک رتنوں سے جو منشیہ جیون کی منزل مقصود کے
ارے رہبر ہیں محبت ہو جاوے اور وہ اِس سے فایدہ اُٹھاویں۔ اگرچہ
ہم اپنے آپکو اِس لایق نہیں سمجھتے کہ اِس بھاری مضمون کو ہاتھ لگائیں اور
ہی سماجک کاموں سے اسقدر فرصت ہے کہ جس سے اِس وسیع مضمون پر پوری بحث
رسکیں لیکن تو بھی پرماتما کا بھروسہ رکھکر جہانتک ہو سکے گا ہم اپنے ٹریکٹوں کے
سلسلہ میں اِس فرض کو ادا کرنیکی کوشش کرینگے

پیارے ناظرین سب سے پہلے کہ انسان کسی چیز کو خریدے یا اُسکو
برا سمجھکر تیاگنے کی کوشش کرے اسبات کی ضرورت ہے کہ وہ اُن چیزوں سے
واقف ہو جاوے کہ جن سے ستیہ اور جھوٹ یا اچھے اور بُرے کی اصلی تمیز
ہو جاوے۔ جب تک انسان کو اِس کسوٹی کا گیان نہیں ہوتا تب تک

انسان کا سب کام ادھورا رہتا ہے اور جسوقت انسان اس کسوٹی کو
کر لیتا ہے اُسوقت وہ اُن چیزوں کو پرکھنا شروع کرتا ہے جو کہ اُسکے سامنے
ہیں اور وہ اُنکو ہر ایک حالت کاریہ اور کارن سے انوبھو کرتا ہے اور جب
انسان چیزوں کی ماہیت سے واقف ہوجاتا ہے تو وہ اُنکو دُکھ اور سُکھ
کے لحاظ سے آتما کے موافق اور مخالف سمجھکر دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے اور
جب تقسیم ہوگئی تب وہ موافق حصّہ سے میل شروع کرتا ہے اور مخالف حصّہ
سے بچتا ہے۔ جب وہ موافق حصّہ سے ملنا چاہتا ہے اُسی وقت اُس کی
عادتیں جو اُسکی مخالف طاقتوں کے میل سے پیدا ہوگئی تھیں اُسے موافق
طاقتوں سے ملنے نہیں دیتیں اسواسطے اُسے مخالف عادت کے دبانے کو
موافق عادت کو پیدا کرنا پڑتا ہے جب موافق عادت سے مخالف عادت کو
دبا لیتا ہے تب وہ موافق طاقت کی کھوج شروع کرتا ہے جہاں جہاں
وہ ملتی ہے حاصل کرتا چلا جاتا ہے اور اُس سے پورا سُکھ حاصل کرتا ہے۔

پیارے ناظرین اسی قانون قدرت کے موافق سلسلہ پر ہمارے رشی
چلے ہیں اور اُنھوں نے چھہ درشنوں میں انہیں چھہ منزلوں کو جو انسان کو
منزل مقصود کیواسطے لازمی ہیں طے کرایا ہے۔ پہلا درشن نیاے درشن

مہاتما گوتم رشی نے بنایا اسمیں پرمان بادھی یعنی پرمان کے متعلق کی گئی ہے اور پرمیہ یعنی (مثبت) کے ثابت کرنیکے واسطے ثبوت درکار ہیں اور جن اسباب سے تحقیقات کی ضرورت ہوتی ہے اور جن اسباب سے تحقیقات غلط ہو جاتی ہے اور جن اسباب سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اب تحقیقات ختم ہو گئی اُنکا بیان کیا گیا ہے اور یہ بتلا دیا گیا ہے کہ متشبہ جیون کا منزل مقصود پر پہنچنا بغیر ان چیزونکے اُسکے مطابق کے بالکل ناممکن ہے اور اسکے واسطے مہاتما گوتم جی نے سولہ پدارتھ نکا لنا لازمی سمجھا ہے۔ پہلا پرمان یعنی ثبوت دوسرا پرمیہ یعنی مثبت تیسرا سنشے یعنی شک چوتھا پریوجن یعنی غرض۔ پانچواں درشٹانت یعنی مثال چھٹا سدھانت یعنی مسلم الثبوت ساتواں اویو تحقیقات کے اجزا آٹھواں ترک یعنی دلیل نواں نرنے یعنی تحقیقات اور دسواں باد یعنی مباحثہ یا دلیل گیارہواں جلپ یعنی ایسا مباحثہ جسکی غرض تحقیقات نہ ہو بارہواں تنڈا یعنی ایسا مباحثہ جس میں ایک فریق اپنا اصول نہ رکھتا ہو صرف دوسرے کا کھنڈن کرے تیرہواں ہیتوابھاس یعنی وہ سبب جو درحقیقت سبب نہ ہو چودھواں چھل یعنی دھوکھا پندرہواں جاتی یعنی ذات و جنس سولھواں

نگرہ ستھان۔ وہ حالتیں جن سے ایک فریق کے ہارنے کا علم ہوتا ہے

پیارے ناظرین جب اسطرح مہاتما گوتم جی نے پرمان کو مان
تب مہاتما کنادجی نے پرمیہ باد یعنی ثبوت چیزوں کی موافقت اور مخالفت
جتلانے کے واسطے ویشیشک درشن بنایا اس درشن میں مہاتما کناد
نے پرمیہ کو چھ حصوں پر تقسیم کیا۔ ایک دربیہ یعنی جوہر۔ دوسرے گن
عرض۔ تیسرے کرم یعنی فعل۔ چوتھے سامانیہ یعنی عام۔ پانچویں وشیش
یعنی خاص۔ چھٹے سمبای یعنی علت مادی۔ اب اُنھوں نے دربیہ میں
اوّل پرتھوی یعنی زمین۔ دوسری جل یعنی پانی۔ تیسری تیج یعنی اگنی بار
چوتھی ہوا۔ پانچویں آکاش یعنی خلا۔ چھٹا کال یعنی زمانہ ساتویں دشا
اطراف۔ آٹھویں من یعنی دل۔ نواں آتما یعنی جیو آتما و پرماتما ایسے چوبیس
گن بتلائے پہلا روپ دوسرا رس۔ تیسری بو۔ چوتھی مس۔ پانچویں گنتی
چھٹے پرمان یعنی اندازہ۔ ساتویں پرتھکتو یعنی علیحدگی۔ آٹھویں سنوگ
یعنی ملاپ۔ نویں وبھاگ یعنی تقسیم۔ دسویں پرتو یعنی پری گیارھویں
اوری۔ بارھویں بدھی یعنی گیان۔ تیرھویں سکھ چودھویں دکھ پندرھویں
اچھا یعنی خواہش۔ سولھویں دوِیش یعنی نفرت۔ سترھویں پریتن یعنی

اٹھارویں گورتو یعنی بھاری پن اُنیسویں وردتو یعنی بہنا بیسویں سنیہہ یعنی چکنا پن اکیسویں سنسکار یعنی عادت بائیسویں دھرم تیئیسویں ادھرم اور چوبیسویں شبد یہ چوبیس گُن ہیں ۔ اسکے بعد پانچ قسم کے کرم ہیں اول (اُتکشیپن) یعنی اوپر اٹھنا دوسرا (اوکشیپن) یعنی نیچے گرنا تیسرا (اکنچن) یعنی سکڑنا ۔ چوتھے (پرسارن) یعنی پھیلنا پانچویں گون یعنی جانا اور سامانیہ وشیش وغیرہ تبلاتے ہوئے اُنھوں نے بہت خوبی سے پرمیہہ بادکو صاف کردیا ۔

پیارے ناظرین جب سطرح مہاتما گوتم اور کناد اپنے نیائے اور ویشیشک درشن کو لکھکر چلے گئے تب مہاتما کپل جی آئے اُنھوں نے دیکھا کہ پرمان اور پرمیہہ کا گیان تو ہوگیا لیکن ہماری تحقیقات میں ہر ایک شخص کامیاب نہیں ہوسکتا اسی واسطے دکھ اور سُکھ جو دو گُن ہیں اُن کے ادھار کی تلاش کرنی چاہیئے جس سے تین قسم کے دُکھوں کی نورتی ہوجاوے اب اُنھوں نے دیکھا کہ سنسار میں دو قسم کے پدارتھ ہیں ایک جڑ دوسرے چیتن اسواسطے اُنھوں نے پرکرتی پُرش کا الگ الگ جاننا مکتی کا سبب بتلایا کیونکہ پہلے ویشیشک تبلا چکی تھی کہ سادھرم سے سُکھ اور مخالف دھرم سے

دُکھ کی پراپتی ہوتی ہی اسواسطے جیتن جیو آتما کو جیتن اور اجیتن کا گیان ضرور

ہے کیونکہ جیتن سادھرم والا ہے اُس سے سُکھ پراپت ہوتا ہی اور اجیتن

دھرم والا ہے اُس سے دُکھ پراپت ہوتا ہی = اُنھوں نے ثابت کیا کہ جس

جگت ہے اُسکا اپادان کارن یعنی علت مادی پرکرتی ہی چونکہ پرکرتی جڑ اور

دینے والی ہی اسواسطے اسکے کاریہ جگت سے جسقدر پدارتھوں کو دیکھکر اُن

کیجاویگی کچھ بھی سُکھ کی پراپتی نہیں ہوسکتی اسلئے پرکرتی پرش کا بیک

سانکھیہ شاستر بتایا اور اچھی طرح سے اپنے مضمونکو ثابت کیا =

پیارے ناظرین جب مہاتما کپل سطرح جڑ اور جیتن کو الگ الگ بتا کر

گئے تب مہاتما پتنجلی رشی آئے اور اُنھوں نے کہا سنسار میں جسقدر دُکھ ہیں

سب چت کی برتیوں کے وکشیپ سے یعنی من کے خیالات کے منتشر

ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور پرکرتی کے پدارتھونکو ہم معلوم کرتا

آگے چل دیتا ہی جس سے چت برتی ایکاگر نہیں ہوتی اور چت کے

ایکاگر نہ ہونے سے سُکھ کی پراپتی نہیں ہوتی اسواسطے اُنھوں نے کہا

کہ یوگ کرکے چت برتیوں کو روکنا چاہیئے۔ چونکہ سنسار کے محدود پدارتھوں

میں چت کی برتی کا قیام نہیں ہوسکتا اسواسطے الامحدود ہستی کے ساتھ

ہیں جیو آتما کا پرماتما کے ساتھ یوگ ہونا چاہیئے اسکے واسطے اُنھوں
نے آٹھ انگ مقرر کئے ہیں پہلا یم دوسرا نیم تیسرا آسن چوتھا پرانایام
پانچواں پرتیاہار چھٹا دھارنا۔ ساتواں دھیان۔ آٹھواں سمادھی۔
اس طرح مہاتما پتنجلی نے اودیا کو دکھوں کا مول سمجھکر ببیک سے اودیا کو
دور کرکے جڑ سے پرتی ہٹا کر چیتن پرماتما سے یوگ کرکے سکھ کی پراپتی
کا نشچے کرادیا۔

پیارے ناظرین جب سطرح مہاتما پتنجلی یوگ سے چت کی برتیونکو
روکنے کا حکم دیکر چلے گئے تو مہاتما جیمنی جی مہاراج آئے اُنھوں نے
کہا کہ یوگ سے چت کے روکنے میں جو بُرے کرمونکے سنسکار سے
پیدا شدہ اودیا کے سنسکار نکھن کارک ہونگے اُن سے کبھی بھی من
کی برتیاں رُک نہ سکینگی اسواسطے پہلے من کے مل روپی دوش کے
دور کرنے کے لئے سبھہ نیمتیک کرمونکو کرنا چاہیئے جس سے چت میں دوش
کا نتس نہ رہے اور من کا پرواہ جو بُرے کرمونکی طرف لگ رہا ہے مُنکر
اچھے کرمونکی طرف لگجاوے پھر اُس مل دوش کے دور ہونیکے بعد
وکشیپ کے دور کرنے کو سادھن اُپاسنا یوگ سے کام چلیجائیگا۔ اُنھوں نے

یگیہ۔ برت۔ دان وغیرہ بہت سے کرم ان دونوں کو دور کرنیکیواسطے بتلائے اور اُنکی
بھی اپنی میمانسا شاستر میں اچھی طرح سے ظاہر کردی۔

پیاری ناظرین جب مہاتما جیمنی جی مہاراج نے اپنے شاستر کو اسطرح بیان
کردیا تب مہاتما بیاس جی نے کہا کہ بھائی پرمان کا گیان بھی ہوچکا اور میمانسا
بھی جان لیا اور جڑ چیتن یعنی پرکرتی۔ پُرش کو بھی علیحدہ علیحدہ سمجھ لیا اور یوگ
کرنے کا خیال بھی ٹھیک ہے اور یوگ میں جو بگھن پڑینگے اُنکو دور کرنیکیواسطے میمانسا
شاستر کے کرم بھی معلوم ہوگئے لیکن جس چیتن کے ساتھ یوگ کرنا ہے ابھی
تک اُسکو تو بالکل جانا ہی نہیں اسواسطے برہم کے جاننے کی اچھا کرنی چاہئے
تب اُنھوں نے ویدانت شاستر بنایا جسمیں صرف برہم کے ٹھیک ٹھیک گیان
ہوجاوے اُنھوں نے بیان کرنا شروع کیا

अथातो ब्रह्मजिज्ञासा

(ارتھ) پرمان۔ پرمیہ۔ پرکرتی پورکھ اور دھرمادی کے گیان کے
بعد برہم کے گیان کی اچھا کرتے ہیں جب اُنسے پوچھا برہم کیا ہے تب
اُنھوں نے جواب دیا۔

जन्माद्यस्य यतः

بس سے اس سرشٹی کی ستھتی - اُتپتی اور ناش ہوتا ہے اسطرح پر تمام شاستروں میں
برہم گیان بتلایا ॥

پیارے ناظرین آپ کہیں گے کہ ان شاستروں کے یہ نام کیوں ہوئے
اور تم جو کہتے ہو کہ شاستروں کا یہ مطلب ہے اسمیں کیا پرمان ہے اسکا جواب
یہ ہے کہ شاستروں کے نام یوگک ہیں اور وہ اپنے اپنے مضمون کو بتلا رہے
ہیں پہلے نیائے کا لکشن یہ ہے

प्रमाणैरर्थपरीक्षणं न्यायः

جسنے پرمانوں کے ذریعہ سے ارتھ یعنی سُکھ دُکھ کے اسباب کا امتحان کرنا بتلایا
ہو اُسے نیائے کہتے ہیں - ویشیشک جسمیں ویشیش طور پر سادھرم ادھرم
کو بتلا کر پدارتھوں کے یتھارتھ گیان کو مکتی کا سچا سادھن بتلایا ہو جسمیں سنکھیا
کی گئی ہو اُسے سانکھیہ کہتے ہیں اور یوگ کے تو معنی ہی چت برتی کے رکنے اور
ملنے کے ہیں اور میمانسا میں صاف طور پر ویستھا اور وچار کرنا بتلایا گیا ہے رما
ویدانت اسکا نام اسواسطے رکھا کہ وید نام ہے گیان کا اور انت نام ہے حد کا یعنی
گیان کی حد کیونکہ برہم گیان سے بڑھکر اور کوئی گیان نہیں اسلئے اسمیں برہم گیان
بتلانیوالے شاستر کو ویدانت کہا دوسرے وید کے انت کے ادھیائے میں ویدانت کا

مول ہی جیسے الیش اپنشد کہتی ہیں باقی اُسکا ویاکھیان ہی وہ الیش اپنشد ویدانت میں ہی اسواسطے ہی ویدانت کہا =

پیاری ناظرین ہماری بہت سے دوست یہ سمجھ رہی ہیں کہ سب سے پہلا سانکھیہ شاستر ہی لیکن یہ کہنا بالکل غلط ہی کیونکہ سانکھیہ درشن میں نیای اور ویشیشک کا ذکر ہی جیساکہ لکھا ہی

नवयं षट पदा र्थं वा दिनो वै शेषिका दिवत्

(ارتھ) او دیاوادی جو سانکھیہ شاستر پورب پکش کرتا ہی وہ کہتا ہی کہ میں ویشیشک کی طرح چھ پدارتھوں کا ماننے والا نہیں اور یہ بھی کہا ہی کہ سولہ اور چھ پدارتھوں کے گیان سے مکتی نہیں ہوتی اسیطرح سانکھیہ درشن کے پڑھنے میں بہت سے ایسے ثبوت ملتے ہیں کہ جن سے صاف طور پر پایا جاتا ہی کہ سانکھیہ شاستر نیای اور ویشیشک کے بعد بنا۔ سانکھیہ درشن کے شروع میں کھنی ہی سلسلہ بالکل خبط ہو جاتا ہی۔ بہت سے لوگ انکو مختلف شاستر سمجھتی ہیں لیکن ٹھیک نہیں ویدجو تو گیان کا منزل مقصود ہی ہر ایک شاستر اُسکا ایک زینہ ہی جسطرح پہلی سیڑھی کی بعد دوسری سیڑھی تو ٹھیک معلوم ہوتی ہی لیکن تیسری کے بعد پہلی اور دوسری بالکل بے ڈھنگ کہلاتی ہی۔ اُن یوروپین مصنفوں نے جن کو اصلیت میں درشنوں کی فلاسفی کا ٹھیک گیان نہیں اُنھوں نے

سانکھیہ درشن کو پہلا اور کپل کو ناستک بتایا ہی لیکن کپل ناستک ہی نہیں سکا جواب تو
ہم دوسری موقع پر دینگی مگر سانکھیہ تتّو شاستر ہی اسکے واسطے ہم وگیان بھکشو
کی بھاشیہ جو سانکھیہ درشن پر ہی ثبوت میں پیش کرتے ہیں دیکھو دیباچہ سانکھیہ
بھاشیہ صفحہ (۲)

तत्र श्रुतिभ्यः श्रुतेषु पुरुषार्थहेतुज्ञानतद्विषया-
त्मस्वरूपादिषु श्रुत्यविरोधिनीरुपपत्तीः षडध्या-
यीरूपेण विवेकशास्त्रेण कपिलमूर्त्तिर्भगवानुपदि-
देश। ननु न्यायवैशेषिकाभ्यामप्येतेष्वर्थेषु न्यायः
प्रदर्शित इति ताभ्यामस्य गतार्थत्वं सगुणनिर्गुण-
त्वादिविरुद्धरूपेणात्मसाधकतया तद्युक्तिभिर-
त्रत्ययुक्तीनां विरोधेनाभयोरपि दुर्घटं च प्रामाण्य-
मिति। न तयोः। व्यावहारिकपारमार्थिकरूपविष-
यभेदेन गतार्थत्वविरोधयोरभावात्।

(ارتھ) شرتی میں جو شششیہ جیون کا ادیش تین قسم کی دکھونکی دوری بتلائی
ہی اور اسکا سبب آتما کا یتھارتھ گیان بتلایا اسکی یتھارتھ جاننے کے واسطے
مہاتما کپل نے چھ ادھیائے روپ یدالوکل یکتیوں کا مجمع اپنے شاستر میں لکھا ہے
غرض شنکا کرتا ہی کہ یہ یکتی سے تو گیان نیای اور ویشیشک میں آچکا ہی
اسواسطے اسمیں آچکا ہی اگر کسی حصہ میں یہ انسے خلاف ہے تو یکتیونکی اسمیں

مخالف ہونی سے دونوں کا ہی پرمان نشکل ہوگا۔ وگیان بھکشو جواب دیتا ہی۔ ایسا کہو گر
بیوہار کا ہی پارمارتھک رو سے مضمون کا فرق ہی اسواسطے نہ تو سانکھیہ کا مضمون
ویدانت سے آ چکا ہی اور نہ انکی مخالفت ہی۔ پیاری ناظرین آپنے سمجھ لیا ہوگا کہ
بھکشو جس نے کئی درشنوں کا ٹیکہ کیا ہی اور موجودہ زمانہ کے پنڈت اسکو مستند مانتے
ہیں وہ بھی اس بات کی تائید کرتا ہی کہ نیائے و ویشیشک پہلے بنے ہیں جیسا کہ سانکھیہ
درشن کی مول میں نیائے ویشیشک کا ذکر ہی اور ٹیکا کار وگیان بھکشو بھی انکو سانکھیہ
سے پہلے مانتا ہی۔ ہرچند لوگوں کا کہنا جو درشنوں کی مت سے ناواقف ہیں کسطرح
ثبوت ہو سکتا ہی۔ پیارے ناظرین بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ یہ سانکھیہ درشن کپل
کا بنایا ہوا نہیں بلکہ سب سانکھیہ سانکھیہ سوتر جو کہ کپل جی نے صرف تتوں کی بیان کے
واسطے بنائے وہ سانکھیہ سوتر ہیں اور یہ سوتر وگیان بھکشو کے بنائے ہوئے ہیں
لیکن انکا کہنا کسیطرح ٹھیک نہیں ہو سکتا کیونکہ اسی سانکھیہ کے سوتروں کو
پیش کر کے بہت سے لوگوں نے سانکھیہ کو ناستک یا انیشور وادی ثابت کرنیکی کوشش کی
ہی اگر یہ سوتر نہوں تو کپل کو کوئی ناستک کہہ ہی نہیں سکتا تھا صرف ان سوتروں

ईश्वरासिद्धे

اس سوتر کو دیکھ کر لوگوں کو بھرم ہو گیا۔
(ارتھ) ایشور کی سدھی نہیں ہوتی کیونکہ ایشور میں پرتیکش پرمان تو ہو ہی نہیں سکتا

کیونکہ وہ اندریوں کا وشئے نہیں اور پرتیکش اندری جنیہ ہوتا ہے جسکا تین کال میں پرتیکش
نہ ہو اُسکا انومان بھی ہو نہیں سکتا کیونکہ انومان گیان ویاپتی یعنی تعلق سے ہوتا
ہے اور جسکا تین کال میں پرتیکش نہیں اُسکی ویاپتی ہو ہی نہیں سکتی۔ رہا شبد سو وہ
آپت کے ہونیسے پرمان ہوتا ہے اور آپت کہتے ہیں جو دھرم سے دھرمی کا
گیان حاصل کر کے اُپدیش کرے۔ ایشور کے پرتیکش ہونیسے اُسکے دھرم کا پرتیکش
گیان نہیں ہوتا اسلئے ایشور میں کوئی پرمان نہیں اور پرمان کی نہ ہونیسے اُسکی
سدھی سانکھیہ کے ماننے والوں سے نہیں ہو سکتی۔

پیارے ناظرین اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ درشن اس سلسلہ میں آئے
ہیں۔ پہلا گوتم کا نیائے درشن۔ دوسرا کناد کا ویشیشک درشن۔ تیسرا کپل کا
سانکھیہ درشن۔ چوتھا پتنجلی کا یوگ درشن۔ پانچواں جیمنی کا میمانسا درشن۔
چھٹا بیاس کا ویدانت درشن۔ یہ سدھانت آج تک کے ودوانوں کا چلا آیا ہے۔

اُوم شانتی

شانتی

شانتی

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب سچے علم اور علم سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا اصلی اصول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ اننت۔ سرو آدھار۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید سچے علوم کی پستکیں ہیں وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) سچ کے قبول کرنے اور جھوٹ کے چھوڑنے میں مستعد رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرم کے مطابق یعنی سچ اور جھوٹ کو سوچ کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا سماج کا خاص منشا ہے یعنی جسمانی روحانی اور رفاہ عامہ [illegible] ترقی کرنا۔

(۷) سب سے باتحاد تمام دھرم کے مطابق جس سے جیسا مناسب ہے برتنا چاہیئے۔

(۸) جہالت کا ناش اور علم کی ترقی کرنی چاہیئے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی بہبود میں خوش [illegible] رہنا چاہیئے بلکہ سب کی بہبود میں اپنی بہبودی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب آدمیوں کو اُن اصولوں کی تعمیل میں جو رفاہ عام کے ہوں مجبور رہنا چاہیئے اور جو اپنی ذات سے متعلق ہوں مختار رہنا [illegible]

۱۹۱۹ مذہبی
1-2-08

اوم

ٹریکٹ نمبر ۳۴

1
91

مابین اڈین ویدانتی و آریہ

پرشنوتر

مرتبہ

بابارام شرما اڈیٹر ایڈیٹک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جسکو

بالمکند بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراداباد نے چھپوا کر شایع کیا ہے

ویدک دھرم پریس مراداباد میں چھپا

قیمت ۳ پائی

بار دوم

پرشنوتر

مہاشے گن ایکدن ایک نوی ویدانتی اور آریہ میں جیو برہم کی ایکتا پر مباحثہ
ہوا جو عوام الناس کے فائدہ کے لئے لکھا جاتا ہے جس سے ویدانت
کی اصلیت سے لوگ واقف ہو جائیں۔

(آریہ) کیوں مہاشے جیو برہم میں بھید ہے یا نہیں (ویدانتی) اگیانی
لوگ تو بھید مانتے ہیں لیکن گیانی کی نظر میں بھید نہیں (ا) مہاشے
گیانی کسے کہتے ہیں (و) جسے ستیہ استیہ کا ببیک ہو (ا) مہاشے جب
برہم ایک ہی ہے دوسرا کوئی پدارتھ نہیں تو استیہ کوئی پدارتھ نہیں
پھر ست استت کا ببیک کیسے ہو سکتا ہے (و) بھائی یہ جگت جو پرتیت ہوتا
یہ استیہ ہے اور برہم ست ہے اسواسطے ست است کا ببیک ہی گیان کہلاتا ہے

(۱) مہاشے جو جگت پرتیت ہوتا ہے وہ انت کبھی ہو سکتا ہے (۲) جو آدی
میں نہ ہو اور انت میں نہ ہو وہ درمیان میں بھی نہیں ہوتا جگت چونکہ اتپتی
سے پورب نہیں تھا اور ناش کے بعد نہیں رہیگا اسواسطے درتمان میں
بھی انت ہے (۱) کیا اس جگت کی اتپتی سے پہلے جگت تھا یا نہیں (۲)
جگت نہ کبھی پہلے تھا نہ اب ہے نہ آگے ہوگا صرف بھرم سے پرتیت ہوتا ہے
(۱) مہاشے جب سرپ ایک ستیہ پدارتھ ہے اور رسی بھی ہے تب رسی میں
سرپ کا ادھیاس یا بھرم ہوتا ہے۔ جب جگت کوئی پدارتھ ہی نہیں
تب اوسکا بھرم سے کیسے گیان ہو سکتا ہے (۲) جیسے سپن میں پدارتھ نہیں
ہوتے تب بھی گیان ہوتا ہے ایسے ہی پدارتھوں کے نہونے پر بھی گیان
ہو سکتا ہے (۱) سپن میں انہیں پدارتھوں کا گیان ہوتا ہے جو جاگنے کی حالت میں
دیکھے ہوں (۲) سپن میں اپنا سر کٹا ہوا دیکھتے ہیں جو جاگرت اوستھا میں
کبھی نہیں دیکھا (۱) جب کسی کا سر کٹا ہوا دیکھا ہے تب سر کٹنے کا خیال پیدا
ہوا ہے اور اُس خیال کو اپنے ساتھ مان لیا ہے (۲) تمام شاستر کاروں
کا سدھانت یعنی آخری فیصلہ ابھید ادمیں ہے - (۱) نیائے - ویشیشک سانکھیہ
یوگ پاتنجل - میمانسا - ویدانت یہ ساری ہی بھید کو ظاہر کرتے ہیں (۲) نیائے وغیرہ

تو ویدکے ورودھی ہیں ویدانت شاستر یعنی اپنشدوں اور شاریرک
سوتروں سے تو صاف ابھید سدھ ہوتا ہے وید کا تو سدھانت ہی بھید
ہے (۱) کہاں نہیں لکھا ہی کہ جیو برہم کا ابھید ہے (و) سام وید میں
तत्त्वमसि مہاواکیہ موجود ہی (۱) اسکو مہاواکیہ کس نے کہا ہی سو
آرش گرنتھ کا پرمان دیا ہی یہ سام وید کا وچن تو ہیں اگر سام وید میں
ہے تو دکھلا دو ہاں چھاندوگیہ اپنشد کا واکیہ ہی بتاؤ اسکے
ارتھ سے کسطرح ابھید ثابت ہوتا ہے (و) ویدانت کے گرنتھوں میں
شنکراچاریہ وغیرہ نے اسے مہاواکیہ لکھا ہی اور چھاندوگیہ اپنشد ہی سام
وید ہی ہے اور اسکا ارتھ یہ ہی तत् کے ارتھ ہو
त्वम تو
असि ہے یعنی سو برہم تو ہی (۱) واکیہ کے ارتھ تو یہ ہوتے ہیں سو
ہے آپ برہم کہلانے لے آئے ہیں ہم کہتے ہیں سو جیو تو ہے۔
(و) तत् تت شبد پہلے کہے ہوئے مضموں کے واسطے
ہوتا ہے اس سے پہلے چھاندوگیہ اپنشد میں برہم کا ذکر ہے اسواسطے کہا کہ وہ
جسکا ذکر ہو چکا ہے جیو تو ہی ہے (۲) چھاندوگیہ اپنشد میں تو جگہ بجگہ
یہ لفظ آیا ہے جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جیو کا ذکر ہوا اور آدیا

اپنے بیٹے شویت کیتو کو جسکو دیکھ میں آتما کا بھرم تھا اوسکو دیکھ سے
پسیدہ اتماد دکھلانے کے واسطے لکھے ہیں (و) اجی تم کچھ پڑھے لکھے تو ہو
نہیں خواہ مخواہ کیوں گپ مارتے ہو چھاندوگیہ میں اس واکیہ سے پہلے
برہم ہی کا ذکر ہے ورنہ نشچل داس پنڈت کیا جھوٹ لکھ سکتے ہیں (ا)
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ آپ چھاندوگیہ نکالکر دیکھ لیں آپکو خود ہی
معلوم ہو جائیگا کہ نشچل داس وغیرہ نے سچ لکھا یا جھوٹ (و) دیکھو وچار
ساگر وغیرہ میں اسکو مہا واکیہ اور تت شبد سے برہم ہی کو لیا ہے چھاندوگیہ
ہماری پاس موجود نہیں ورنہ ہم ابھی دکھلاویں کہ تمہاری سب کلپنا
غلط ہے (ا) تم نے کبھی سام وید یا چھاندوگیہ کو دیکھا بھی ہے دھرم ہی کہنا
(د) دھرم کرم تو بھرم جال ہے ہم نے چھاندوگیہ تو دیکھا ہے لیکن سام
وید کو نہیں دیکھا (ا) اگر تم نے چھاندوگیہ اپنشد کو دیکھا ہے تو اسکے پہلے
کیا پاٹھ معلوم ہوگا تبا و اس سے پہلے کیا ذکر ہے (و) ہمنے چھاندوگیہ
اپنشد کو دیکھا تو ہے لیکن اس موقع کو نہیں وچارا (ا) جب آپ نے
برکریں وچارا نہیں تو کسطرح کہا کہ اس سے پہلے برہم کا ذکر ہے اگر چھاندوگیہ
یہ اپنشد ہوتی تو نکالکر دکھلا دیتے (و) کیا تم نے چھاندوگیہ موقع

دیکھا ہے (۱) ہاں دیکھا ہے (۲) بتاؤ وہاں کیسا پاٹھ ہے۔ (۲)

यदेकां शाखां जीवो जहात्यथ सा शुष्यति
तीयां जहात्यथ सा शुष्यति तृतीयां जहात्यथ
। शुष्यति सर्वं जहाति सर्वः शुष्यत्येवमेव
लु सोम्य विद्धीति होवाच॥ ॥ जीवापेतं
व किलेदं म्रियते न जीवो म्रियत इति
य एषोऽणिमैतदात्म्यमिदं सर्वं
तत्सत्यं स आत्मा तत्त्वमसि श्वेतके
। इति॥

ارتھ جب اس شریر کے ایک ٹکڑے کو جیو چھوڑ دیتا ہے تب وہ سوکھ
جاتا ہے۔ جب دوسرے حصہ کو جیو چھوڑ دیتا ہے تب وہ سوکھ
جاتا ہے جب تیسرے حصہ کو چھوڑتا ہے تب وہ سوکھتا جاتا ہے جب کل
شریر کو چھوڑ جاتا ہے تب کل شریر سوکھ جاتا ہے [illegible]۔ جیو کی کیا اسطرح
سمجھو (۲) جیو کے الگ ہو جانے سے شریر مر جاتا ہے۔ جیو یقینی طور پر نہیں

(ا) جب اسقدر ادویالک منی کہہ چکے تب سوال پیدا ہوا کہ وہ جیو جسکے
ور دینے سے یہ شریر سوکھ کر مر جاتا ہے اور وہ کبھی نہیں مرتا وہ کیا ہے
ارکے جواب میں ادویالک منی نے کہا وہ جو سوکشم روپ ہے جسکا یہ شریر
یعنی بیج کا مکان ہے اور وہ اسمیں رہنے والا آتما ہے
ستیہ ہے اور اس شریر میں بیاپک ہے اور ہے سویت کیتو وہ آتما یعنی
ورتو ہے شریر نہیں ہے (و) تم آتما شبد سے جیو آتما کا کیوں گرہن
رتے ہو (ا) شریر میں ویاپک ہونیسے وہ آتما جیو ہے اور جو جگت میں
یاپک ہے اُسے پرماتما کہتے ہیں (و) یہاں جب کہ آتما کا وشیش ستیہ
دیا گیا ہے تو جیو آتما کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ جیو تو ستیہ نہیں اودیا روپ
پادھی سے معلوم ہوتا ہے (ا) یہ اودیا کیا چیز ہے گُن ہے یا دریہ
ت ہے یا است (و) اودیا سب است سے نرالی اور انروچنی یعنی جسکی
بابت کچھ نہیں کہہ سکتے ایسا پدارتھ ہے (ا) کیا تمہاری اس اودیا کو
ہونے میں کوئی پرمان ہے یا نہیں اگر کوئی پرمان نہیں تو اسکے ہونیکا کیا
ثبوت ہے (و) ہماری ست میں اودیا ایک ایسی چیز ہے جو برہم سے ایک
رنی میں رہتی ہے اور اسکو ست است کچھ بھی نہیں کہہ سکتے (ا) کیا

برہم ہیں اور نہ پارہنی ہے اور برہم سے علیحدہ ہی یا برہم ہی ہا ہے (و)
پہلے کہہ چکے ہیں کہ وہ انروچنی ہے اسیواسطے برہم سے علیحدہ نہیں کہا
کیونکہ اس حالت میں دویت سدھ ہوتا ہی جیسے جل میں بلبلا یا طرنگ
ہے کیا وہ جل سے علیحدہ ہوتی ہے ہم تو اُسے انروچنی ہی کہیں گے
کیونکہ نہ وہ جل سے علیحدہ ہی نہ جل ہی ہے ایسا کوئی پدارتھ ہی نہیں
جوست است سے علیحدہ ہو اسیواسطے تمہاری اودیا کا ہونا ہی سدھ
نہیں (و) ہم ویشیشک کیطرح نہ تو چھ پدارتھ ماننے والے ہیں اور نہ نیائے
کی طرح سولہ پدارتھ مانتے ہیں اسواسطے تم ہماری اودیا کا کھنڈن
نہیں کرسکتے (ا)

ानियतत्वेपि नः योक्तिकस्य संग्रहोऽन्यथा वा
ालमत्तादिप्रमत्ववत ।। सा ।। स

(ارتھ) خواہ تم مقررہ پدارتھ نہ ہی مانو تو بھی ایوکت پدارتھ کو
نہیں لے سکتے اگر ایوکت پدارتھوں کو گرہن کروگی تو تمہاری اُنمت ودیا کا
اور پاگل کے کہنے میں کیا فرق ہوگا تب پاگل کی بیہودہ باتوں کو
بھی ٹھیک ماننا پڑیگا۔

(و) اجی یہ سب باتیں تو بیوہار کی ہیں پرمارتھ میں سب متھیا ہی کیونکہ ہم تو یہ جانتے ہیں۔

श्लोकार्द्धेन प्रवक्ष्यामि यदुक्ता ग्रंथकोटिभि:
ब्रह्म सत्यं जगत मिथ्या जीवो ब्रह्मैव केवल: ॥

(ارتھ) ہم اس مضمون کو آدہے شلوک میں کہیں گے جسکو لاکھوں گرنتھوں میں کہا گیا ہے وہ مضمون یہ ہے کہ برہم ستیہ ہے اور جگت متھیا ہی اور جیو کیول برہم ہی اور کچھ نہیں (د) کیوں جی یہ جگت بالکل متھیا ہی (و) ہاں بیج میچ متھیا ہی (د) تو تمھارا یہ شلوک ستیہ ہی یا متھیا (و) یہ بھی متھیا ہے (د) تمہاری زبان متھیا ہی یا ستیہ ہے (و) متھیا ہی (د) تو جگت ستیہ سدھ ہو گیا کیونکہ جس بانی سے آپ نے کہا جب وہ متھیا ہوئی اور جو شلوک ہی وہ متھیا ہی تو جسکو آپ نے متھیا بانی سے متھیا کہا وہ بالکل ستیہ سدھ ہو گیا اور جب جیو کو برہم کہنا متھیا ہوا تو جیو برہم کا بھید بھی ستیہ ہو گیا (و) جب تک اگیان ہی تب تک بھید ہی جب گیان ہو جاتا ہے تو بھید خود بخود دور ہو جاتا ہی (د) ام گیان کسکو کہتے ہیں (و) بھرم سے جو بھید معلوم ہوتا ہی اوسا ہی آپکو جیو سمجھتا ہے

یہ اگیان جب اپنے آپکو برہم سمجھنے لگ جائیگا تو گیان ہو جائیگا جیسے
اک شیر کا بچہ کسی گڈریے کے ہاتھ آگیا اور اُسنے اُسے بکریوں کے ساتھ چرانا
شروع کیا وہ شیر اپنے آپ کو بکری سمجھنے لگا - ایکدن دوسرا شیر آگیا اسکو
دیکھکر تمام بکری مارے خوف کے دوڑنے لگیں وہ شیر بھی اُنکے ساتھ ہی دوڑنے
لگا تب دوسرے شیر نے دیکھا کہ یہ اگیان سے اپنے کو بکری سمجھتا ہے
اُسنے اپنا روپ اسکو پانی میں دکھلا کر کہا کہ تو بکری نہیں شیر ہے بس اسکا
اگیان دور ہو گیا ایسے ہی جیو برہم ہے پر بھرم سے جیو سمجھتا ہے (۱) یہ
تمہارا درشٹانت ستیہ ہے یا متھیا (ویدانتی) بیوہار دشا میں ستیہ ہے
اور پرمارتھ دشا میں متھیا ہے (۱) تمہاری یہ بیوہار اور پرمارتھ دشا کی
تمیز ستیہ ہے یا متھیا (و) متھیا (۱) پس تمہارا تو متھیا اگیان ہو گیا اور گیان
کا بھید ہے یا ابھید (و) جیسے بہت سے گھڑوں میں سورج کا عکس معلوم ہوتا ہے
اگیانی تو یہ سمجھتے ہیں کہ بہت سے سورج ہیں اور گیانی سمجھتا ہے کہ سورج ایک
ہے اوپادی سے علیحدہ معلوم دیتے ہیں (۱) تمہاری اُپادھی ستیہ ہے
یا اَسَت اور گیان کا پھل ابھید کیسے کہہ سکتے ہو کیونکہ گیان تو ستیہ کو
ستیہ اور اَستیہ کو اَستیہ اور اَستیہ کا بھید بتلاتا ہے: درا ندھا جیسے روپ

گیان نہیں اُسکو سب کا روپ ابھید ہی اور آنکھہ والی کو روپ میں بھید

معلوم ہوتا ہے (د) اودیا ودھی بیوہار وشا میں نہ یہ اور پرمارتھہ میں متھیا ہی

(ا) تمہارے بیوہار مارتھہ وشا کا بھید گیان ہی یا اگیان (د) گیان ہی

(ا) تم پہلے کہہ چکے ہو کہ بھید اگیان کا پھل ہی اب تم بھید کو گیان مانتے ہو

(د) ایسا او شے ہے جسکو کہہ سکتے کیونکہ جو کچھہ کہا جائیگا وہ جگت میں

ہوگا اور جگت بھید ہی ہے اسواسطے گیان انوبھو کا وشے ہے (ا) تم کتنے پدارتھہ

انادی مانتے ہو (د) ہم چھہ پدارتھہ انادی مانتے ہیں (ا) کون چھہ

پدارتھہ (د) جیو - ایشور - برہم اور انکا بھید اور مایا اودیا اور اُن کا

اُنکے ملاپ یہ چھہ پدارتھہ انادی ہیں (ا) جیو کسے کہتے ہیں اور

ایشور کسے کہتے ہیں (د) شدھہ ستو پردھان تو ایشور ہے اور ملن

ستو پردھان جیو ہے یا مایا اوپادھی سے یکت چیتن کو ایشور کہتے ہیں

اور اودیا اپادھی یکت چیتن کو جیو کہتے ہیں (ا) کیا اودیا اور چیتن

کا یوگ انادی ہو سکتا ہی کیونکہ یوگ کریا ہی جو بنا کال کے ہو نہیں سکتی

اور جو کال کی حد میں آگیا وہ انادی کیسے ہو سکتا ہی اور جو انادی

ہے وہ نتیہ بھی ہوتا ہے (د) یہ سب اگیان کی باتیں ہیں ہم آپکو

انادی سانت اور ایک کو انادی اننت مانتے ہیں (ا) کیا تم نے کبھی ایک
کنارے کا دریا دیکھا ہے (و) نہیں دیکھا (ا) تو انادی سانت کیسے
ہو سکتا ہے کیونکہ جو پیدا ہوتا ہے وہی ناش ہوتا ہے اور جو پیدا نہیں ہوا
وہ ناش بھی نہیں ہوتا اسواسطے جسکا آد ہے اوسکا انت ہے جسکا آد نہیں
اُسکا انت نہیں نہیں کیونکہ ہمیں درشٹانت کا ابھاو ہے (و) گھٹ
بننے سے پہلے جو گھٹ کا ابھاو تھا اُسکا آد تو ہے نہیں اسواسطے انادی ہے
اور گھٹ بنتے ہی ناش ہو جاتا ہے اسواسطے انادی بھی سانت ہوتا ہے
(ا) تمہارا یہ کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ گھٹ کی پیدایش سے پہلے گھٹ شبد ہی
نہیں تھا تو اُسکا ارتھ کیسے ہو سکتا ہے اگر کہو گھٹ تھا تو اُسکا پراگ ابھاو
کیسا اگر کہو نہیں تھا تو اُسکا ابھاو کا بتلانے والا نہ ہونے سے ثبوت
نہیں اور درشٹانت بھاو پدارتھ کا ہونا چاہیے (و) تمام پراچین گرنتھو
میں پانچ انادی سانت مانے جاتے ہیں اور ایک انادی اننت تو کیا غلط
ہے (ا) یہ غلط تو نہیں تم نے اس کی سمجھنے میں گڑبڑ ڈالدی ہے سنو
ادی اور سانت دو طرح سے ہوتا ہے ایک مکان کے لحاظ سے دوسرا
زمانہ کے لحاظ سے جیسے ایک مکان ایک سرے سے شروع ہوتا ہے وہ

اسکا آدی ہی اور جس سرے پر ختم ہوتا ہی وہ اسکا انت ہی دوسری وہ مکان جسدن
بنا ہے نہ وہ دن اُسکا آدی ہی اور جسدن ناش ہوگا وہ اسکا انت ہی اسواسطے
یہ چیزیں زمانہ کی لحاظ سے انادی ہیں یعنی اُنکی پیدائش نہیں اور زمانہ کی لحاظ
سے انت بھی ہیں کیونکہ اونکا ناش نہیں ہوتا لیکن چیزیں دیش کی لحاظ سے
انت والی ہیں اور برہم دیش اور کال دونوکی لحاظ سے انادی اور انت ہی
(و) یہ تمہارا کیول کلپت ارتھ ہی کیونکہ وہاں انادی سانت اور انادی
انت ہی ہم کس شبد سے دیش اور کال لیں (آئی دا) یہ نیم ہی کہ جہاں کہنے والیکا مطلب
سمجھنا اسمبھو معلوم ہووہاں لکشنا کیجاتی ہے جیسے کوئی آدمی ریل میں بیٹھا ہوا
کہتا ہے کہ لاہور آگیا کہ جانا آنا کرنا لاہور میں تو ہی نہیں وہاں صاف مطلب
یہ ہوتا ہے کہ ہم لاہور پہنچ گئے اسیطرح کی اور بہت سی مثالیں موجود ہیں چونکہ
ایکا کناری کا دریا انادی کا انت ہونا اسمبھو یعنی ناممکن ہی اسواسطے یہ ارتھ ٹھیک
ہے (و) جیو برہما کو علیحدہ ماننے میں دکھ ہی دکھ ہی شانتی کبھی ہوتی نہیں
اور شرتی میں لکھا ہی द्वितीयाद्वै भयंभवति یعنی دوسرے
سے خوف ہوتا ہی (ا) بیشک دوسرے سے خوف ہوتا ہی لیکن خوف سے آدمی پاپ سے
بچکر شانتی پاجاتا ہی اور بیخوف آدمی پاپ کرکے دُکھ بھوگتا ہی (و) یہ پاپ پن کا

سب جھگڑا جھوٹھا ہی جب یہ جھوٹھا ہی تو کیوں بھید بدھی کر کے بھی مٹی پڑی
(۱) تو کیا یہ بھی اور بھید بدھی ستیہ ہی (۲) نہیں سب متھیا ہی (۱) جب
متھیا ہے تو متھیا کیواسطے سننے کو کیوں چھوڑا جاوے (۲) تمھاری بدھی
میں بھرم پڑ گیا ہی جس سے تمہیں جیو کا ہونے کا یقین ہو رہا ہی جب بھرم دور
ہو جائیگا تب اپنے کو برہم سمجھنے لگو گے (۱) کیا تمہارا یہ کہنا ستیہ ہی (۲) ستیہ
ہے (۲) جب تمہارا کہنا پرمارتھ میں متھیا ہی تو تمہاری بدھی میں بھرم نہیں
ہے جو متھیا بولتا ہے اُسی کی بدھی میں بھرم ہی (۲) ہم سب جگت کو آتم
سروپ سمجھتے ہیں کیونکہ اس سے شانتی کی پراپتی ہوتی ہی (۱) کیا تم جڑ چیتن
پدارتھوں کو بھی سمجھتے ہو (۲) یہ جڑ چیتن اور اچیتن کہنا صرف وہم ہی ورنہ کوئی
چیتن اور اچیتن نہیں کیول برہم ہے (۱) تمہاری برہم کا کیا سروپ یا لکشن ہی
(۲) برہم سچدانند سروپ ہی (۱) سچدانند کسے کہتے ہیں گیان والے کو آنند
کہتے ہیں بالکل دکھ نہونے کو (۱) تم اتنا کیوں نہیں کہتے ہو کیول ست کیوں نہیں
کہہ دیتے کیونکہ برہم کے سوا کوئی پدارتھ ست ہی نہیں (۲) اگرچہ ہماری
ست میں برہم سے علیحدہ کوئی ست پدارتھ نہیں لیکن سانکھیہ والے پرکرتی کو اور
نیائے والے پرمانو کو ست مانتے ہیں اسواسطے پرکرتی سے الگ کرنے کے واسطے

بت کہنا پڑا اور نیا ہے والے جیوآتما کو بھی چیتن مانتے ہیں اور ست ہی کہتے ہیں
اسواسطے ہم نے آنند کہا بس اب پرکرتی اور جیو سے برہم الگ ہو گیا اور لکشن
الگ کر دیا الیکو کہتے ہیں (۱) تمھاری لکشن سے تمھارا ابھید جاتا رہا اب تو
جیو برہم اور پرکرتی کو الگ الگ مان لیا (و) یہ لکشن آدی سب بیوہار
دشا میں ہے پرمارتھ میں سب متھیا ہے اور اگیان دشا میں بھید ہم بھی مانتے
ہیں (۲) تمہارا یہ کہنا سنیہ ہے یا متھیا (و) متھیا ہے (۱) بس دوست جب
تمھاری ہر ایک بات متھیا ہے تو تمہارا ادویت باد (یعنی جیو برہم کے ایک ہونیکا
معاملہ کسطرح ستیہ ہو سکتا ہے کیونکہ متھیا پرمان سے جو گیان ہو اُسکو کوئی عقلمند ستیہ
نہیں مان سکتا (و) اچھا آج تو ہم جاتے ہیں پھر کسی روز آکر تم سے بات چیت
کریں گے (۱) مہاشے میں آپکو دھنیاواد دیتا ہوں کہ اپنے آتنی دیر تک

ستیاست کا وچار تو کیا

اوم

شانتی

شانتی

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ مانے جاتے ہیں ان سب کا اصل اصول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان۔ نیاکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرآدھار۔ سرویشور سروویاپک۔ سرونترجامی۔ اجر امر ابھے۔ نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سروداادیت رہنا چاہئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھایوگیہ ورتنا چاہئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

ٹریکٹ نمبر ۳۶

بھارت ورش کی ترقی کا سچا طریقہ

نمبر اول

مصنفہ

[illegible] کرپا رام شرما ایڈیٹر اخبار ویدک دھرم مراد آباد

جس کو

بابو مکند بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپواکر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد محلہ دینہ اریودہ میں چھپا

بار اول ۱۰۰۰ جلد

باہتمام منشی بہاری لال

اوم

بھارت ورش کی ترقی کا سچا طریقہ

پیارے ناظرین ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں اسوقت یہ نعرہ گونج رہا ہے
دیش اُنتی کرو۔ دیش اُنتی کرو جس سے معلوم ہوا کہ دیش اُنتی کی حالت میں نہیں ہے
معلوم ہو گیا کہ دیش کو اُنتی کی بیماری ہے تو کونسا نالایق ہے جسکو اسکی دوا کرنا
لیکن جسوقت اصول حکمت کیطرف دیکھا جاتا ہے تو پہلے علاج کرنے لے یہ بات
کرنی ہوتی ہے کہ یہ بیماری قابل علاج ہے یا نہیں دوسری کمی بھی دو قسم کی
ہے مثلاً ایک لڑکا ہے وہ بہت کمزور ہے دوسرا ایک بیمار آدمی ہے وہ بھی بہت کمزور
لیکن جس طریقہ سے یہ کمزور لڑکا اُنتی حاصل کر سکتا ہے کیا اُسی طریقہ سے وہ بیمار بھی
کر سکتا ہے ہرگز نہیں کیونکہ کمزور لڑکے کیواسطے صرف خوراک کی ضرورت ہے لیکن
کے واسطے دوا کے بعد غذا کی ضرورت ہوگی۔ جو دودھ گھی ایک بالک کی

ـطے ازبس مفید ہے جس سے وہ بہت جلد طاقتور ہو سکتا ہے وہ دودھ اور گھی اس
کر بیمار کیواسطے تپ دق کرنیوالا اور مار ڈالنے والا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوا
ی کا طریقہ حالات کے لحاظ سے مختلف ہو سکتا ہے اگر سب کے واسطے ایک
طریقہ رکھا جاوے تو بہت مضر ثابت ہوگا دوسرے اگر ایک آدمی پہاڑ کی
پر سے نیچے گرا ہے دوسرا پہاڑ کی تہ سے اوپر کیطرف جا رہا ہے اب
وں کے واسطے دو مختلف طریقے پہاڑ پر پہونچنے کے ہیں۔ پہلا آدمی جو اوپر
یہ نعرہ گونج ہے اگر جسقدر آگے بڑھے گا اسی قدر چوٹی سے دور ہوتا چلا جائے گا اور دوسرا
میں نہیں ہے جسقدر آگے بڑھے گا اسیقدر چوٹی کے نزدیک ہوتا جائے گا لیکن پہلا
دوا اگر نا جسقدر پیچھے ہٹے گا اسیقدر چوٹی کے نزدیک پہونچ جائے گا اور دوسرا جسقدر
لے یہ بات پیچھے ہٹے گا دور بڑھتا چلا جاوے گا۔

پیارے دوستو اوپر کی مثالوں سے آپکو معلوم ہو گیا کہ بیمار کیحالت کو
دیکھ کر علاج کیا جاتا ہے اور جو سب کے واسطے ایک ہی دوا کا استعمال کرنا تبلاتی
ہیں وہ بالکل بیوقوف ہیں۔

پیارے دوستو اب سوچنا چاہئے۔ کیا یہ ہندوستان بیمار ہے یا بالک۔ اگر
بالک کیطرح کمزور ہے تو اسکا علاج یہ ہے کہ اسکو معقول غذا دیجاوے۔ اگر یہ بیماری کی

طرح بیماری سے کمزور ہوگیا ہے پہلے زبردست تھا تو بیماری اور اُسکے سبب
معلوم کر کے اُسکے دور کرنے کے واسطے دوا تجویز کیجاویگی۔ جب تک وہ
بیمار تندرست نہ ہوجائے گا تب تک خواہ کسی قدر عمدہ غذائیں دیجاویں وہ مفید
نہیں ہوسکتیں۔ اس بات کو سوچکر جب تحقیقات کرنیکے واسطے بھارت ورش کی
نبض کو دیکھ کر خیال کرتے ہیں کہ اسمیں کیا کیا کمزوریاں ہیں تو سب سے پہلے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ دیش دھرم کرم سے بالکل خالی ہے اس میں نہ تو والدین کی سیوا
نہ خدا کی پرستش نہ بڑوں کا ادب ہے نہ برابر والوں سے محبت نہ چھوٹوں پر
ہے نہ بدمعاشوں سے نفرت۔ پس خیال پیدا ہوتا ہے کہ بھارت ورش میں د
اور اخلاقی طاقت کا نام و نشان نہیں دوسری طرف جب مستقل مزاجی اور سچ
کیطرف خیال کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ایک پیسہ کا سودا بیچنے والا بھی بغیر جھوٹ
کے بات نہیں کرتا۔ اگر وہ سچ کہے بھی تو کوئی اُسکا یقین نہیں کرتا کیونکہ عوام میں
جھوٹ کا رواج زوروں پر ہے اگر ہم بلا بحث کئے چیز خریدنا چاہیں تو بالکل ناممکن
ریل پر پوری بیچنے والوں سے پوچھتے ہیں پوری گرم ہے۔ جواب ملتا ہے ہاں صاحب
گرم ہے لیکن جب لیکر دیکھو تو وہ دن کی باسی نکلتی ہیں اگر گاڑی والوں سے
کرو کہ کیا کرایہ لوگے تو وہ کہیگا ۲ ار مگر ۳ ار یا ۴ ار پر راضی ہو جائیگا۔ وکیل سے پوچھو کیا فیس

گے جواب ملیگا ۔ لیکن فیصلہ عدالت پر ہی ہو جائیگا۔ جھوٹے گواہوں کی تو دکانات
ی ہے پوچھئے جس فیس کی درکار ہوں طلب کر لیجئے ۲ روپے سے لیکر عدالت تک کے معزز لوگ
ہی کے واسطے حاضر ہیں۔ اخباروں کے اڈیٹروں کے پاس پہونچئے تو معلوم ہوگا کہ سچ مچ
جھوٹ کے ٹھیکہ دار ہیں دس بیس روپیہ دید یجئے جھوٹ اور برائی کے اسقدر پُل
باندھ دیں کہ پرانے زمانہ کے بھاٹوں کو بھی مات کر دیں۔ اسیطرح جھوٹی خوشامد یا
ہو کر نازیبا پیشہ ہو رہا ہے جو زور قلم سچائی میں خرچ کرنے کے لائق تھا وہ جھوٹی
اور خودغرضی سے بھری ہوئی تحریروں میں صرف کیا جاتا ہے۔ سیکڑوں اڈیٹر اپنی
جھوٹ بولنی سے جیلخانہ کی ہوا کھاتے ہیں لیکن پبلک کے سچے ہوا خواہ صرف فیصدی
ایک دو ہی نظر آتے ہیں۔ بازار میں چلے جائیے دلالوں سے تا ہیں عجیب قسم کی جھوٹ
کی بھری دوکانوں پر نظر آئیں گی۔ ڈاکٹروں کے پاس چلے جائیے وہاں پر راستی
کا نام و نشان نہ ملے گا۔ غرضکہ ملک کے اس سرے سے لیکر اُس سرے تک جھوٹ
کا ڈنکہ بج رہا ہے اور سچائی عنقا ہو رہی ہے۔ کیا غریب ہی جھوٹ بولنے کے
عادی ہیں نہیں نہیں بڑے بڑے راجے مہاراجے اور اعلیٰ افسر اور گورنمنٹ تک
اس مرض دروغ کے بیمار ہو رہے ہیں :
پیارے دوستو اگر آپ بھارت ورش کے دھن پر نظر ڈالیں گے تو عجیب حالت

نظر آئینگی۔ تقریباً ۷ کروڑ آدمی بھوک کے مارے مر رہے ہیں۔ غیر ممالک کا بیوپار بالکل
ہے۔ ہندوستان میں دستکاری ایسی گر گئی ہے کہ جسکا اب نام و نشان مٹتا جاتا
ہے۔ سوئی سے لیکر بڑی بڑی چیز تک غیر ملکوں سے آتی ہیں جسکا پھل یہ ہو رہا
کہ چاروں طرف قحط پھیل رہا ہے کیونکہ ہندوستان میں سوائے کاشتکاروں کے
اور سب لوگ گرہ کٹی کرتے ہوئے یا ایک دوسرے بھائی کو ٹھگ کر کھاتے ہوئے نظر آتے
ہیں کیونکہ ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگ جن کو ہم ملک کے لیڈر کہہ سکتے ہیں
کمانے کا کوئی بھی ڈھنگ نہیں جانتے اور صرف اسقدر کرتے ہیں کہ جسقدر بیس کر
دوسرے آدمی اُنکے کئی گروہ ہیں۔ سب سے اوّل اور معزز گروہ وکلا کا ہے جسمیں بڑے
بڑے لائق لوگ شامل ہیں لیکن اُنکی اپنی شان و شوکت کا سارا سامان ملک کی
تباہی کا سامان ہو رہا ہے کیونکہ اوّل تو یہ لوگ کچھ کماتے نہیں اور اُنکی جسقدر کمائی
ہے اُس کا سہ چند خرچہ سرکار میں جاتا ہے مثلاً اگر ایک وکیل ۵ سیکڑہ محنتانہ کسی
ہندوستانی سے لیتا ہے تو ۲۰ فیصدی کورٹ فیس دینا ہوتا ہے اور قریباً اسقدر
طلبانہ و خرچہ وغیرہ اور خرچ ہو جاتا ہے غرضکہ جب ہندوستانی کے ۵ روپیہ سیکڑا
خرچ ہو جاویں تو وکیل صاحب کو ۵ فیصدی ملیں۔ اگر وکیل ایکہزار روپیہ ماہوار
کماتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ ملک کو تین ہزار روپیہ ماہوار یا ۳۶ ہزار روپیہ سال کا نقصان

ہے اور جسقدر وقت مقدمہ بازی میں صرف ہوتا ہے اُسکی قیمت علیحدہ
ب سوچ لیجئے کہ جسقدر وکیل بڑھتے جائیں گے اُسیقدر ملک کی تباہی بڑھتی جائیگی
معزز فرقہ ڈاکٹروں کا ہے۔ یہ لوگ بھی جسقدر فیس لیتے ہیں اُس سے دوچند روپیہ
یوں کی عوض غیر ملک کو بھیجدیتے ہیں اِنھیں اپنے ملک میں دوائی تک بنانی
نی۔ باقی کچھ اہلکار وغیرہ ہیں کہ جو بہت زیادہ سیدھا نقصان تو نہیں کرتے
ولایتی اشیاء کی خریداری سے ملک کے روپیہ کو بہت کچھ نقصان پہونچتا ہے
ری طرف لیجئے ہمارے ملک کے تُجار یعنی بیوپاری یہ لوگ بھی بجائے مفید ہونے کے
ر ہو رہے ہیں۔ اگرچہ کھیتی کے بعد یہ پیشہ بہت معزز ہے لیکن موجودہ زمانہ میں ہمارے
کیواسطے یہ عمدہ چیز بھی مضر ہو رہی ہے کیونکہ ہندوستان میں دستکاری کا تو نام نہیں رہا
یہاں کی بنی ہوئی چیزیں غیر ملکوں کو جاتی تھیں صرف غیر ملک کی تجارت کی
ں ہیں اشیاء، زراعت بھیجنی پڑتی ہیں جس سے ملک میں روز بروز قحط بڑھتا
جاتا ہے اور تجارت کا کھن تو ولایت کے کاریگر کھا جاتے ہیں صرف چھاچھ
ے ملک کے بیوپاریوں کے پلّہ پڑتا ہے اور اُسکے عوض میں ہمارے ملک کی کپل دھین
نوں کا کُل دودھ یعنی پیداوار خرچ ہو جاتا ہے۔ پیارے ناظرین آپ کہیں گے کہ یہ
حالت ہے کہ ہندوستان کا ہر ایک پیشہ جسکو لوگ مفید سمجھکر اختیار کر رہے ہیں ملک،

کیواسطے نقصان وہ ہو رہا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ جس انسان کی آنکھیں خراب
اور وہ اپنی کمزور آنکھوں کو بدنما سمجھکر الگ کر دے اور نئی بلّور کی خوشنما آنکھیں لگوا لے
طور پر تو بہت خوشنما معلوم ہوگا لیکن نظر بالکل جاتی رہیگی آپ جو اسے دور
اسکی آنکھوں کو بہت خوبصورت معلوم کرکے اسکو کوئی اپنا رہبر بنالے تو اسکی
صد ہی نہیں رہتی۔ کیونکہ ظاہر میں تو بینا ہے اور باطن میں اندھا ہے اب وہ
میں گرے گا تو دوسرا کمزور نظر والا یہ سمجھکر کہ میری نظر میں دوش ہے اسواسطے مجھے
نہیں معلوم ہوتا ورنہ ایسا بینا آدمی کسی غار میں نہیں جا سکتا اور وہ بھی اسکے پیچھے
اپنے آپکو تباہ کر دیتا ہے=

پیارے ناظرین سچ مچ یہی حالت ملک ہندوستان کی ہے کہ جب اسکی اصلی آنکھیں
یعنی سنسکرت ودیا اسکی غفلت سے کمزور ہوگئی تو اس نے انہی بدنما سمجھکر یورپی زبانوں کی
آنکھیں لگالیں جس سے ظاہرا بہت ہی فایدہ معلوم ہوا لیکن اصل میں بھارت ورش تباہی کے
گڑھے میں جاگرا کیونکہ ملک کے رہبر وہی لوگ ہوگئے جن کی آنکھیں بلّور کی تھیں
انگریزی تعلیم یافتہ لوگ جو ہندوستان کی اصلی مرض سے بالکل ناواقف تھے اور جن
یہ معلوم نہ تھا کہ ہر ایک ملک کی ترقی اسکی اپنی ودیا اور دھرم پر منحصر ہے اور جب
دھرم نہو تب تک کوئی ترقی ٹھیک طور پر ہو نہیں سکتی۔ انھوں نے جب یورپ

خیالات پھیلانے شروع کر دئیے جس سے ملک میں اور بھی بڑا بھاری پھیل گئی انھوں نے
کانگریس قایم کی جس سے ملک کو بجائے فایدہ کے بہت نقصان ہوا چونکہ اسمیں ہندو زیادہ
تھے اسلئے ہندو جاتی کو بہت بڑا نقصان پہونچا۔ سب سے بڑا نقصان تو یہ پہونچا کہ گورنمنٹ
کے قایمقام اس دھرم کی عواہشمند ہندو قوم کو جسمیں پولیٹکل خیالات بالکل نہیں ہیں
پولیٹکل سمجھنے لگے۔ ہندو دھرم سبھوں کا اعتبار گورنمنٹ کی نظروں میں کم ہو گیا انکو عہدے کم ملنے
لگے۔ ہندوؤں کی ہر ایک مذہبی سوسائٹی بھی پولیٹکل کے نام سے نامزد کی گئی۔ اس
سے بڑھکر اور کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

پیارے ناظرین اگر اہل ہند کے بل پر غور کی نظر کیجائے تو سنساریک اور آتمک
دونوں قسم کا بل نہیں رہا۔ کیونکہ سنساریک بل کی تو نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ شستر ودیا
کا کام ہندوستان سے بالکل چھین لیا گیا گویا کشتری ورن بھارت میں نہ رہا۔
اور آتمک بل دھارمک تعلیم کے نہ ہونے سے بالکل جاتا رہا ایسی کمزوری چھا گئی
کہ ہندوستانیوں کو اپنی جان کی حفاظت بھی مشکل ہوئی جسکا ثبوت یہ ہے کہ لاکھوں
خون ہو رہے ہیں۔ چور ڈاکو تو ہتھیار رکھتے ہیں اور بھلے مانس رعایا ہتھیاروں
سے خالی ہے۔ کیسا افسوسناک نظارہ ہے کہ حیوانوں کو تو مارنے کی طاقت دیجاوے
اور انسانوں کے بچانیکے اوزار چھین لئے جاویں۔

دوسرے اتفاق جو بل کا سبب ہے، وہ بالکل رہا ہی نہیں کیونکہ لوپ ہل للعلیم تعلیم نے ہر ایک کے دماغ میں ہمچو من دیگرے نیست کا خیال بھر دیا ہے۔

پیارے احباب اسوقت آپ ہندوستان کی جس چیز کو تحقیقات سے معلوم کرنا چاہیں گے کمزوری ہی پائیں گے لیکن سوچنا اب یہ ہے کہ کیا یہ کمزوری قدرتی ہے کیا کبھی بھی بھارت ورش میں ان چیزوں کا وجود نہ تھا اگر سچ مچ بھارت ورش ان صفتوں سے خالی تھا تو ماننا پڑیگا کہ بھارت ورش درحقیقت بچہ ہے اسکی اُنتی کی سادھن ہونی چاہئیں جو ایک بچہ کا پال پڑھانیکے واسطے ضروری ہیں۔ اگر یہ بات ثابت ہو کہ بھارت ورش میں یہ صفتیں موجود تھیں اور وہ کسی سبب سے خارج ہو گئیں تو اُسے لئیں بھارت ورش کو بیمار کہنا پڑیگا اور اسکا علاج کرنا ہوگا اور اس بیماری کے اسباب کا معلوم کرنا اور جو اجزا بیماری سے پہلے موجود تھے اور اب نہیں ہیں اُنکو لانا ہوگا اور جو پہلے نہیں تھے اُنکو اب بھی نکالنا ہوگا۔

پیارے ناظرین جب اس تحقیقات کیواسطے بھارت ورش کی اتہاس پر نظر ڈالی کہ آیا بھارت میں وِدّیا موجود تھی یا نہیں اُسیوقت ہماری سامنے کھٹ درشن۔ اُپنشدیں۔ وید اور ویدوں کی چھ انگ ورچاروں اوپ وید آموجود ہوتے ہیں جنکو دیکھکر اسوقت بھی دُنیا حیران ہے کہ معلوم اُنکے بنانیوالے کسقدر ودّیا بڑھی ہوئی تھی آج ساری دُنیا کے مؤرخ اور لائق آدمی جیسے پروفیسر میکس مولر اور شوپن ہارد وغیرہ اس بات پر متفق ہیں کہ بھارت ورش

...نکی کان تھا اور آجکل بھی بھارت ورش کی آتمک ودیا جو انسانی دُنیا کا سب سے
...منزل مقصود ہی کُل دُنیا سی بڑھی ہوئی ہی اِن ساری باتوں سی معلوم ہوتا ہی کہ دنیا
...عالم میں بھارت ورش کی یہ حالت نہ تھی جو آج دیکھ رہی ہیں جب یہ خیال کرتی
...ہیں کہ آیا بھارت ورش میں دھرم کی یہی حالت تھی جو کہ اب دیکھ رہی ہیں یا اس سے
...بڑھکر دھرم بھاو موجود تھا اُسیوقت راجہ ہرشچندر اور یدھشٹھر کے واقعات سامنے
...موجود ہوتے ہیں جن کو دیکھکر عقل حیران ہوتی ہی کہ اُن لوگونکی طبیعتوں میں کیسا
...استقلال ور بات کا پاس موجود تھا کہ جسکو جانتی ہیں عقل حیران ہی جب والدین کے
...یا بھائیوں کی محبت کا خیال آتا ہی تو مہاراجہ رام چندر کا جیون صاف طور پر
...بتلا دیتا ہی کہ بھارت ورشی ایسے لائق ہو چکی ہیں کہ جنھوں نے پتا کی حکم پر فوراً راجیہ
...ترک کیا اور لچھمن جی نی بھائی کی محبت میں گھر بار ماں باپ استری وغیرہ کی سُکھ کو
...چھوڑکر جنگل جنگل گھومنا قبول کیا اور مہاراجہ بھرت جی کا حال تو تعجب انگیز ہی کہ باپ
...دی اور وہ یہ سمجھکر کہ میرا حق نہیں رامچندر کا حق ہی راجیہ کو حقیر سمجھکر اور حقدار کے
...کا خیال کرکی بالکل قبول نکری اور رامچندر جی کو جنگل میں لینی جای اور جب سیتا جی کے
...بھارت دھرم کا خیال آتا ہی تو سچ مچ وشواش آجاتا ہی کہ بھارت ورش میں دھرم موجود
...اگرچہ آجکل دھرم برای نام رہگیا ہے۔

پیاری ناظرین جب اسباب کی تحقیقات شروع کرتی ہیں کہ بھارت ورش میں دیش اُنتی
تھی یا نہیں اُسیوقت راجہ یدہشٹھر کی محل کا خیال آتا ہی جو کہ ہمارے اُس نے اندرپرست
یعنی دہلی میں بنایا تھا جہاں اس قسم کی کاریگری کیگئی تھی کہ جہاں پر پانی ہو تو وہ سوکھا
معلوم ہوتا تھا اور جہاں سوکھا تھا وہ پانی سی بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا جب راجہ دریودھن
اُس محل کو دیکھنے کیلئے گیا اور اُس نے پانی سمجھکر آستین سنبھالیں لیکن وہاں خشکی تھی
اور آگے جاکر جہاں پانی تھا اُسی خشکی سمجھکر گڑھے میں جا گرے تب دروپدی نے کہا اری اندھ کی
اندھ۔ اس سی صاف پایا جاتا ہی کہ بھارت کی کاریگری میں بڑے بڑے عقلمندوں کی حواس خطا
تھے۔ ہمارے بہت سے دوست کہینگے کہ ہندوستان میں یہ باتیں تو موجود تھیں لیکن دیش اُنتی کا
خیال ہندوستانیوں کو کبھی نہیں آیا لیکن ہم اُنسے سفارش کرتے ہیں کہ وہ تواریخ کو دراز
کی نظر سے پڑھیں تو اُنکو معلوم ہو جائیگا کہ جسوقت محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملہ کیا
اُسوقت ہندوستان کی عورتوں نے اپنے زیور گلا گلا کر راجہ جیپال والی لاہور کو مدد
کیلئے بھیجا تھا کیا اس سے بڑھکر دیش کی محبت ہو سکتی ہی کہ عورتیں جن کا کل اثاثہ زیور ہی
ہوتا ہی اُسکو ملک کے نام پر قربان کردیں۔ ہم ایک اور واقعہ پیش کرتے ہیں کہ جسوقت راجہ
داہر والی سندھ پر مسلمانوں نے حملہ کیا اور راجہ داہر لڑائی میں مارے گئے تو راجہ داہر کی رانی
نے محمد قاسم سپہ سالار اسلام کے مقابلہ پر کمر باندھی تین روز تک برابر محمد قاسم کو شکست

دی لیکن چتوڑ کی رعنا دھرم کی بالکل ختم ہوجانیسے راجپوتوں کی فوج کٹ گئی۔ جسوقت رانی نے
دیکھا کہ اب مالک اور دھرم کا بچانا بہت مشکل ہوگا تو رانی نے معہ اپنے خاندان کی اور عورتوں کی
آگ میں جلنے کی تیاری کی اور سیکڑوں راجپوتوں کی عورتیں اُس چتا میں اپنے دھرم کی رکشا کیواسطے بھسم
ہوئیں اُسوقت قریباً سوا سو کے راجپوتوں کے ایسے لڑکے تھے کہ جن کی عمر دس سے تیرہ برس تک تھی
اور جو اُس خاندان کی رسم و رواج اور کشتری دھرم کے موافق گوروکل میں شستر ودّیا یعنی فنون جنگ
سیکھ رہے تھے۔ جب بالکل بےبس ہو گئیں اُن لڑکوں سے کہا گیا کہ تم یہاں سے بھاگ کر اپنی جانیں بچاؤ تو
اُسوقت اُن کشتری کمار لڑکوں نے زور سے کہا کہ کیا کہیں دھرم شاستر میں لکھا ہے کہ کشتری
بھاگ کر جان بچائے تب جواب دیا گیا کہ ایسا کہیں نہیں لکھا تو اُنھوں نے کہا پھر ہمیں ایسا حکم کیوں دیا
جاتا ہے اس خیال سے کہ شاید یہ زبردستی مسلمان نہ کئے جائیں اُنسے کہا گیا کہ آؤ ہماری ساتھ
جلتی ہوئی آگ میں بیٹھ کر دھرم کی رکشا کرو۔ تب اُنھوں نے پھر کہا کہ کیا کسی شاستر
میں لکھا ہے کہ کشتری کے لڑکے آتم ہتیا کریں جب کہا کہ کہیں نہیں لکھا تو کہا ہم ایسا کسطرح کرسکتے
ہیں جب اُن سے پوچھا گیا کہ تم اب کیا کرنا چاہتے ہو اُنھوں نے کہا لڑائی میں لڑکر مرینگے جو کشتریوں کا
دھرم ہے۔ پیارے ناظرین اُن لڑکوں کی سچی حالت کو دیکھکر اُنکی ماتا پتاؤں نے کہا اچھا جاؤ لیکن خبردار
کہیں بھاگ نہ آنا اور نہ دشمن کے سامنے ہتھیار رکھدینا کہ جس سے کشتری کُل کو داغ لگے تب اُن
لڑکوں نے کہا ہے ویدی ہم جیتے جی ترنگ ہوئے میں بھوتل پر آڑی + ویدپی سور تمثیل کھیں دیں جو

نبھو پر پٹھا ڑی * یدی سِندھو اکشے ہوی سوکھی گشتن ماہیں * تدپی کشتری کے پتر تجیں رن
اسی ماہیں * مطلب یہ کہ اگر ہمالیہ کی چوٹیاں ٹیڑھی ہو کر زمین پر آجاویں یا سورج اور چاند ٹوٹ
کر زمین میں دھنسجائیں یا سمندر ایک بوند ہو کر سوکھ جائے۔ یہ ناممکن باتیں اگر ممکن ہوں
لیکن کشتری کے پتر میدان میں ہتھیار نہ چھوڑینگے * گاڑھی دھر اسی ہاتھ کریں بھج ٹھوک کے
کی ناشیں رن ماہیں نتر و کی ناشیں جیون * جو ن متر ہم لیو جیون ہم پایو دیکھتا * آج پیرہ گر ان
تون ہم کریں پریکشا * جو پیر رکتا ہتیو سیتو جیون کا ٹوٹے * تو کچھ چنتا ماہیں دھرم کو متر ہم
بدت سکل سنسار بیر ماتا کہ جائی * رکھیں دیش کو مان آپنو پران گنوائے مطلب یہ کہ ہم مضبوط ہاتھ سے
تلوار کو پکڑ کر یہ اقرار کرتے ہیں کہ یا تو دشمن کو فنا کرینگے یا خود فنا ہو جائینگے۔ ہمنے جو کچھ گرو سے تعلیم حاصل
کی ہے آج میدان میں اسکی آزمائش کرینگے۔ اگر شہر کی حفاظت کے واسطے زندگی کا بل ٹوٹ
جاوے تو کچھ فکر نہیں کیونکہ دھرم کا راستہ نہ چھوڑنا چاہئے۔ سب سنسار کو معلوم ہے کہ ہم
بیر ماتا سے پیدا ہوئے ہیں اسواسطے اپنی جان دیکر دیش کی عزت قایم رکھیں گے *

پیارے ناظرین اگر آپ بل یعنی بہادری کے پتہ لگانا چاہیں تو ارجن۔ بھیم۔ بھیشم پتامہ۔
رامچندر وغیرہ کے اتہاس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں بل بھی بہت تھا۔
ان ساری باتوں کی تحقیقات سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ جن باتوں کی آج بہت ہی کمی ہے یہ باتیں
پرانے زمانہ میں بہت افراط سے تھیں اور ہندوستان میں ہر قسم کی طاقتیں موجود تھیں

کچھ ایسی واقعات پیش آئی کہ یہ طاقت رفتہ رفتہ کم ہوگئی جس سے صاف معلوم ہوگیا کہ ہندوستان
بیمار ہی نتیجہ یہ نہیں پس اسکا دہی علاج ہونا چاہئیے جو کہ ایک بیمار کیواسطی ہوتا ہی کہ پہلی اُسکی بیماری
کی اسباب معلوم کرکی اُنکو دور کیا جاوی اور جب بیماری دور ہوجاوی تب عُمدہ خوراک دیکر اُسی مضبوط
کیا جاوی = پیاری ناظرین جو آجکل ہمارے بھائی امریکہ اور انگلینڈ کی ترقی کو دیکھکر اُسکی موافق
ہندوستانکی ترقی کا خیال کرتی ہیں وہ سراسر غلطی ہی کیونکہ انگلینڈ اور امریکہ نیچی تھی اُنکی ترقی
نئی ترقی ہی اسواسطے جس غذا سی وہ طاقت حاصل کرگئی۔ اُس غذا سی ہندوستان جیسے بیمار
ملک کا ترقی کرنا بالکل ناممکن ہی۔ ہم چونکہ ایک پہاڑی چوٹی سے نیچے گری ہیں اسواسطے
ترقی کی پہاڑ کی چوٹی ہماری پیچھے ہے ہمیں ہٹکر پیچھے کیطرف چلنا چاہئیے اور انگلینڈ اور امریکہ
جو ایک پہاڑ کی تہ سی چوٹی کیطرف چلے ہیں اُنکی ساتھی ہی اُنکو آگے بڑھکر کام کرنا چاہئی پس جو
لوگ امریکہ اور انگلینڈ کے طریقہ سی ہندوستان کی ترقی کرنا چاہتی ہیں وہ بہت بھاری
غلطی میں ہیں۔ اُنکی غلطی سی جسقدر ہندوستانکا نقصان ہوا ہی اُسکی کوئی حد نہیں اسواسطے خیرخواہان
ملک کو چاہئیے کہ ذرا دماغ سے تعصب اور نخوت کی بو کچھ نکالکر سوچیں اور ہندوستان کی
بیماری کے اسباب کو دور کرکے ہندوستان کو ترقی دیں۔

باقی دیکھو دوسرا نمبر

آریہ سماج کے اصول

(۱) ست وِدّیا اور وِدّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور ست چِد آنند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست وِدّیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور اَست کے تیاگ میں سروَدا اُدّیت رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ست اور اَست کو وچار کر کرنے چاہیئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مُکھیہ اُدّیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔

(۸) اوِدّیا کا ناش اور وِدّیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرب ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ دھرم کی کل پستکیں ویدک دھرم پریس مراد آباد سے مل سکیں گی

اوم

ٹریکٹ نمبر ۲۵ مذہبی

متھیا ابھمان اور دھرم کا ناش

مصنفہ پنڈت کرپا رام جگرانوی آنریری اپدیشک پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جسکو بابو گنگت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

بار اول ۲۰۰۰ جلد | قیمت فی جلد ۱ پائی

سوبر مروپ

اوم

مِتھیا ابھمان اور دھرم کا ناش

پیارے ناظرین آجکل دھرم کا ایسا متھیا گیان ہو رہا ہے کہ بعض
مورکھوں نے تو اس ایک پدارتھ کو انیک کلپنا کر لیا ہے اور بعض مورکھوں
نے اس نتیہ پدارتھ کو کستھنک باو کیطرح کلپت مان لیا ہے بعض
مورکھوں نے دھرم کو اتنا تچھ سمجھ لیا ہے کہ وہ خود غرضی کو دھرم سے
ترجیح دینے لگ گئے ہیں۔ جسطرف دیکھو ٹکا دھرم کی آواز آرہی ہے
جو براہمن لوگ دھرم کے واسطے برہمانڈ کے سکھوں کو کاک بشٹا
سے ترجیح نہیں دیتے تھے وہ ہی براہمن آج ٹکے ٹکے پر دھرم
رہے ہیں انھیں موت کا خوف اور وید اگیتا کا ذرا بھی خیال نہیں رہا

ون جو کشتری لوگ دھرم کے واسطے پران تک دیدیا کرتے تھے آجکل وہ
ل بوٹی اور ہڈی کے واسطے آتما کا خون کر رہے ہیں۔
پیارے ناظرین اگر عام ہندو کشتریوں میں یہ بات پائی جاتی تو
کو تعجب نہ ہوتا لیکن وہ لوگ جو اپنے آپکو ریفارمر کہتے۔ آریہ ہونے کا
دعوی رکھتے۔ براہمن وغیرہ ورنوں کو گن کرموں سے مانتے اور جہاں
ان کرموں کا سلسلہ ٹھیک نہ ہو وہاں صاف لفظوں میں پوپ وغیرہ ناموں کا
استعمال کرتے ہیں۔ لیکن دُنیا کی خود غرضی عجیب قسم کی ہے اور وہ وبا
جو ہندوستان میں بہت دن سے پھیل رہی ہے یعنی ورن کو جنم سے ماننا
خود اُس کا شکار بن رہے ہیں۔ ان میں سے بعض اکھڑ آدمی تو ایسے از خود رفتہ
اور متھیا ابھمان میں غلطاں ہو رہے ہیں کہ اُنکو ذرا بھی خیال نہیں آتا
کہ ہم کیا بک رہے ہیں۔ ایسے ہی لوگ تھے جنھوں نے اپنی غرض کے لئے
ستواس گھات کرکے کشتری کل کو کلنک کیا۔ ایسے ہی لوگ تھے جنھوں نے
دھن اور راج کے لالچ سے اپنی بیٹیاں مسلمان بادشاہوں کو دیں۔
ایسے ہی لوگ ہیں جو اب بھی غرض میں پڑ کر مانس کھانا اور جیو ونکو نقصان
پہونچانا کشتری دھرم سمجھ رہے ہیں اور جن کی یہ اولاد ہیں وہ اس قسم کے

پہ اُدہکاری تھی کہ سنسار کے جیووں کی حفاظت کرنا کشتری دھرم کا اصل

اُصول مانتے تھے ہاں اُن جیووں کو جو ہنسک اور دوسروں کو بلا وجہ نقصان

پہونچاتے ہیں اور اُنکی حفاظت کیغرض سے ہنسک جیوونکو مارا کرتے تھے

کیا وہ اہنسک جیووں کو بھی مارتے تھے۔ نہیں نہیں بلکہ وہ تو ہنسک اور اوکار

دسیوں شتیریوں کو بھی ڈنڈ دیتے اور جان سے مار ڈالتے تھے۔ اُنکا یہ کام

کسی اپنی غرض سے نہیں ہوتا تھا بلکہ اُپکار کیغرض سے لیکن اب اُنکی اولاد

اپنی بیوقوفی سے اپنی خودغرضی اور بدچلنی کو اُن کشتریونکے گلے منڈھنے

لگ گئی ہے۔ اب ہم اُن آریہ کشتریوں سے سوال کرتے ہیں کہ بھلا بتلاؤ

بھی کس وید شاستر میں لکھا ہے کہ مانس کھانا کشتریوں کا دھرم ہے بعض

اس شکار کے مسئلہ کو پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پہلے بھی کشتری

مانس کھاتے تھے لیکن جب دُشٹ شتریونکو مار ڈالنے کی بھی راجہ کے واسطے

آگیا ہے تو کیا وہ لوگ شتریوں کو بھی کھانے کے واسطے مارا کرتے تھے

آدمیونکو بھی اسیغرض سے مارتے تھے تو وہ بھی خود اپنے آپکو مردم خوروں کا

بتلاتے ہیں اگر وہ شتریوں کا مانس نہیں کھاتے تھے تو جس غرض سے شتریونکو

تھے اُسیغرض سے جیوانوں کو مارتے ہونگے اب تمہارا اُنکے شکار مارنے

...وری کو ناہت کرنا تو تمھاری مورکھتا ہے =

پیارے ناظرین آج کل بہت سے مورکھ اور نادان غلطی سے
...پاٹھ شالا میں بے تحاشا کہہ اٹھتے ہیں کہ براہمنوں نے بھارت کا ستیاناس
...یا۔ اگر ایسا کہنے والے نادیہ سمجھتے تو ہمیں ذرا بھی افسوس نہ ہوتا کیونکہ
...لوگ جنم سے ورن کو مانتے ہیں لیکن یہ مورکھ تو اپنے آپ کو آریہ کہہ کر
...مورکھتا سے ایک سرشٹ نام کو کلنکت کرتے ہیں جب کہ آریہ لوگ
...کرم سے ورن کو مانتے ہیں اور جہاں براہمن کے لکشن لکھے ہیں ان
...براہمن کو سنسار بھر کا ہت کرنیوالا بتلایا ہے جیسا کہ آگے بتلا دی ہیں

शौचमास्तिकयमभ्यासो वेदेषु गुरुपूजनम्
प्रियातिथित्वमिज्या च ब्रह्मकायस्य लक्षणम्

...(لکھ) جسمیں قدرتی طور پر صفائی۔ آستکتا۔ ویدوں کی تعلیم کی عادت۔ اور
...گوروں کی پوجا۔ سنسار کا ہت کرنا۔ اتتھی کا ستکار اور یگیہ اگنی ہوتر کی
...عادت پائی جاوے وہ براہمن کا شریر کہلاتا ہے =

शान्तः सन्तः सुशीलाश्च सर्वभूतहिते रतः
क्रोधं कर्तुं न जानन्ति च तद्ब्राह्मणलक्षणम्

(ارتھ) جو شانتی رکھتا ہوا اور جسکے آچار بیوہار سب شُدھ ہوں اور سب
متر بھاو سے ملنے والا اور سب کا ہت یعنی اُپکار کرنیوالا۔ اور جو کرودھ
کرنا یعنی غصہ ہونا جانتا بھی نہ ہو وہ براہمن ہے ۔

सन्ध्योपासनशीलश्च सौम्यचित्तो दृढव्रतः
समास्वेषु परेषु च तद्ब्राह्मणलक्षणम्

(ارتھ) سندھیا کرنیکا عادی۔ رحم دل اور مستقل مزاج اپنے پرائے کو ایک
سمجھنے والا براہمن کہلاتا ہی ۔

پیارے ناظرین اس قسم کے اور بہت سے شلوک موجود ہیں جنمیں
براہمنوں کے گن کرم اور سُبھاو معلوم دیتے ہیں۔ اس قسم کے گنوں سے
رہت متھیا براہمن ابھمانیوں کے چیترول کو پوتر براہمنوں کی سہ مند...
کشتری بید ابھمانیوں کی مورکھتا اور انارییپن کا لکشن ہی۔ ہماری خیال میں

اسوقت براہمن اور کشتری یہ دونوں پد نام ماتر رہ گئے ہیں اور اس قسم
کے آدمی بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔ اگرچہ گُن کرم سے جاتی ماننے والوں کا
کتھن بالکل غلط ہی لیکن اگر کوئی محقق دوسرے طور پر بھی تحقیقات کرے
تو بھی یہ دوش کشتری نام دھاریوں پر براہمن نام دھاریوں سے زیادہ
معلوم دیتا ہے۔ جسطرح وید کی رکشا براہمن کا فرض ہی کہ وہ اُسکا پڑھنا
پڑھانا اور سُننا سُنانا جاری رکھکر کری۔ اسیطرح کشتری کا فرض دیش کی
رکشا اور پرانی ماتر کی حفاظت ہے۔ آپ غور سے سوچیں کہ براہمنوں نے
ان مصیبتوں سے ویدونکی رکشا کی۔ جب جین اور بودھ کے زور اور اسلامی
بادشاہوں کے ظلم سے وید کے پشتک جلنے لگے اور کسی بھی کشتری راجہ
کی شکتی نہ تھی کہ اُن ظالموں کا مقابلہ کرے بلکہ کشتریوں کی تو یہ حالت
ہو گئی کہ اُنھوں نے حکومت کے لالچ اور جان کے خوف سے یہاں تک دھرم
اور کشتری کُل کی عزت کو ناش کر دیا یہانتک کہ اپنی لڑکیاں ملیچھ بادشاہوں کو
دے دے کر اپنے کشتری نام کو کلنکت کر لیا۔ اُسوقت بھی بیچارے غریب براہمنوں
نے ویدوں کو حفظ یاد کیا اور اُنکے سوروں کی حفاظت کے واسطے
ہاتھ کے اشارے مقرر کر کے جہانتک ہو سکا ویدوں کو موجودہ اولاد تک

پہنچا دیا جسکا بیج قائم رہنے سے اب چھاپہ خانوں کی بدولت ایک سے
کروڑوں ہونے کی اُمید کیجاتی ہے۔

پیارے ناظرین اگرچہ بھارت ورش کے دھرم کے ناش ہونے
میں براہمنوں کا قصور زیادہ معلوم ہوتا ہے لیکن بھارت کی اور باتوں
کی تباہی تو صرف کشتریوں کی خود غرضی سے ہوئی ہے۔ اگر آپ تحقیقات کریں
کہ ہندوستان پر مسلمانوں کے راجیہ کا سبب کون ہوا تو آپ کو صاف معلوم
ہو جائیگا کہ پرتھی راج کے دربار کے بیٹھے جے سنگھ کے وشواس گھات سے بڑھ کر اسکا دوسرا
سبب معلوم نہیں دیتا۔ اگرچہ بہت سے لوگ جیچند والی قنوج کو
اس الزام کا ملزم قرار دیتے ہیں اور وہ بھی خود غرض کشتری تھا دوسرے
اگر آپ معلوم کریں کہ جب رانا سانگا کے وقت بابر کی لڑائی میں چتوڑ کے مہاراج
کو کسطرح ہار نصیب ہوئی۔ کسطرح ہندو راج کا اقبال بڑھتے بڑھتے
ایکبارگی ناش ہو گیا اسکا سبب بھی سلہدی کے راو کا وشواش گھات
ہی گنا تواریخوں اور اتہاسوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آپ اجیت پانڈ
میں اسلام کے پھیلنے کا حال پڑھیں تو بھی آپکو معلوم ہو جاے گا کہ کشتری
راجہ لوگ اپنی غرض کے واسطے ایک دوسرے کشتری راجہ کی عزت اور ملک

نقصان پہونچایا ہے۔ جو مہارانا پرتاپ کے ساتھ راجہ مان سنگھ کے سلوک
سے ظاہر ہے اسیطرح جب سنگھ دھرم زور پر ہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگھ
کی مرنیکے بعد انگریزوں اور سکھوں سے لڑائیں ہوئیں اُسوقت بھی خود غرض
لوگوں کی خود غرضی اور وشواش گھات سے خالصہ قوم جیسی زبردست اور
بہادر قوم تباہ ہو گئی جو ہنگباسی برس کی چھپے ہوئے سکھ یدھ میں لال سنگھ
وغیرہ گلاب سنگھ۔ دھیان سنگھ۔ تیجا سنگھ۔ رنجور سنگھ وغیرہ کی کاروائیوں
سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں مہاتماؤں کی خود غرضی نے خالصہ قوم کا
ستارہ اقبال فلک سے اُتار کر تحت الثریٰ میں ڈالدیا۔

پیارے ناظرین مندرجہ بالا حالات کے پڑھنے سے آپ لوگ
سمجھ گئے ہونگے کہ خود غرض لوگوں کے وشواش گھاتنے بھارت ورش کو
برباد کر دیا۔ اس کی ودیا۔ اس کا بل۔ اس کا دھن۔ اس کی کاریگری
سب ناش ہو گئی اور اب سب تباہ کر کے ایک دوسرے کو الزام لگاتے
اور جھگڑا کرتے ہیں لیکن سمجھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ سب فضول بکواس ہے
اور انہوں نے ہی بھارت ورش اور دھرم کو نقصان پہنچایا اور نہ ہی
[illegible] لوگوں نے وشواش گھات کیا۔ کیونکہ جب گن کرم سے ورن مانے

جاتے ہیں تو نہ مورکھ خود غرضوں ہی سے دھن کے گن گھٹ سکتے ہیں اور نہ ہی خود غرضی سے لڑکیوں کا ملیچھوں کے ہاتھ لالچ وش سونپ دینا اور گھات کر کے دیش کو نقصان پہنچانا کشتریوں کے گن کرم میں آسکتا ہے اور ہی اپنے لالچ کے بش ہو کر دوسروں کو نقصان دینے والے بنیئے دیش کہلا سکتے ہیں۔

پیارے ناظرین آجکل سب سے عمدہ ایک اور رام کہانی چھڑ گئی جس نے بچی بچائی بھارت کی عزت کے تباہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے یعنی ادھر تو مورکھ براہمن سب اچھے گنوں کو تیاگ کر صرف بھیک مانگنا یا دان لینے کو اپنا دھرم بتلا رہے ہیں اُدھر مورکھ کشتریوں نے سب اچھی تیاگ کر مانس کھانے اور چھوٹے پرندوں کو مارنا ہی کشتری دہرم سمجھ لیا ادھر آریہ سماج کے ممبروں نے اپنا نام درج رجسٹر ہونا ہی دھرم کا پورا معراج سمجھ لیا کچھ لوگوں نے قوم قوم کی پکار کو سب دھرموں سے بڑھکر انسانی زندگی کا منزل مقصود ٹھان لیا غرضیکہ سب لوگ تعلیم دھیان متھیا ابھمان کا شکار ہو کر بھارت کو ناش کرنے لگے اور نیکی بدی کی تمیز کو کنارہ رکھدیا۔

پیارے ناظرین جب کہ ورنوں کی تقسیم گن کرم سے ہے تو
یا ہی سمجھتی کہ کسطرح سے کشتر براہمن یا دوکاندار اپنے کو براہمن سمجھ رہی ہیں یا
ل اور خود غرض کشتری جنھوں نے غلامی پر کمر باندھی ہوئی ہے اور کشتری
رم سے لاکھوں کوس دور جا پڑے ہیں ویشیا گمن اور مانساہاری
نے پر بھی نہ معلوم کسطرح کشتری کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں ویش لوگ
نکا دھرم ہمیشہ ستّ بیوہار سے روپیہ کمانا تھا جو نیتی پالن اور دوسرونکو
سکھ پہونچانے کا بڑا ذریعہ گنے جاتے تھے آج جھوٹ کی دوکان کھولکر دھرم
سے بالکل کنارہ کرکے سنسکاروں سے رہت ہوکر اپنے کو ویش مانتے ہیں
معلوم کیا دلیل رکھتے ہیں۔ اسوقت اگر ہر ایک ورن کی حالت پر
غور کیا جاوے تو قریب سب اپنے کرموں سے خالی ہیں اور
بعض نئے ورن کایستھ وغیرہ باوجودیکہ وہ بہت کمزور اور بزدل ہیں
اپنے کو کشتری ماننے لگ گئے ہیں۔ اسی قسم کے جاتی متھیا ابھمان نے
انکو اپنے کرموں سے بالکل علیحدہ کر دیا ہے کیونکہ وہ اپنی بزرگی
کے واسطے صرف جاتی کو پیش کرتے ہیں۔ گن کرموں کی کوئی
پرواہ نہیں رکھتے۔ جب کہ براہمن صرف براہمن کے گھر جنم لینے

سے اور کشتری کے بیج سے کایستھ چترگپت کی اولاد
ہونے سے اپنے کو بزرگ مان رہے ہیں تو اُن کو کن کرم سے
کیسے محبت ہو سکتی تھی افسوس تو یہ ہے کہ اِن لوگوں نے اپنی جھوٹی
بڑائی ثابت کرنے کے واسطے اُن متھیا گرنتھوں کو جن کو یہ کبھی
بھی دوسری حالت میں تسلیم نہ کرتے اپنی غرض کے واسطے
باوجودیکہ وہ بالکل خلاف عقل اور سچائی ہے کو سند لا دور ہیں
ثابت کرنے کی کوشش کی اگر ہمارے تعلیم یافتہ کایستھ دوستوں
سے کوئی کہتا کہ پرماتما کی جوڈیشل آفیسر یم راج کی کچہری ہیں کو
سپر منشی ہیں تو وہ فوراً بول اُٹھتے کہ سرب بیاپک اور قادر مطلق پرماتما
کو اپنے انصاف کے واسطے کسی آفیسر کی ضرورت نہیں کیونکہ جہاں
پرماتما خود موجود نہ ہوں وہاں ایجنٹ رہ سکتے ہیں اور تحریر بھول
بیماری کا علاج ہے جس پرماتما کو عالم کل و انترجامی کہا جاتا ہے اُس
دربار میں بھیوں کا ہونا بالکل ناممکن ہے لیکن اب وہ اپنی کل
ثابت کرنیکے واسطے ان جھوٹی باتوں کو بھی ستیہ مانتے ہیں۔
پیارے ناظرین اسطرح چاروں ورن اس متھیا الجھان کے سبب

[illegible]ں میں ایک دوسرے کو بُرا کہتے ہیں کشتری براہمنوں پر الزام
[illegible]تے ہیں اور براہمن کشتریوں کو بُرا بتلاتے ہیں کایستھ ویشیوں کو
[illegible] حقارت سے دیکھتے ہیں ویشیہ اُن کو اچھا نہیں بتلاتے۔
[illegible]ب سے بڑا افسوس تو یہ ہے کہ آریہ سماج جیسے ویدک دھرم کی ممبر
[illegible]گُن کرم سے ورنوں کو ماننے والے ہیں اُنکو بھی تو اس بیماری سے
[illegible]ت نصیب نہیں ہوئی - وہ بھی قومی سبھاؤں میں جو ہندوستان میں
[illegible]ہار ک اُنتی کا سخت مضر ثابت ہے کیونکہ اس متعصبانہ جہان کا بڑا بھاری
[illegible]سب یہ سبھائیں ہیں - لیڈنگ پارٹ لئے رہے ہیں وہ اپنی قوم کیلئے گُن
[illegible]وں کی بزرگی کے ورنوں سے اچھا بتلا رہے ہیں - افسوس تو یہ ہے کہ اس
[illegible]م کے سادہ لوح آدمی جب آریہ سماج میں بیٹھتے ہیں تو ورنوں کو
[illegible]ن کرم سے بنانے پر زور دیتے ہیں اور جب باہر جاتے ہیں تو اسکے
[illegible]ضاد قومی سبھاؤں میں اسکا کھنڈن کرتے ہیں۔
پیاری ناظرین کہاں تک لکھیں کہ بھارت کے دُربھاگیہ نے اس متعصبانہ
جہان کو بھارت باسیوں کے دل پر اسطرح جھپر شکن کر دیا ہے کہ جسکا دور ہونا
[illegible]کا بہت مشکل ہے اور جب تک یہ دور نہ ہو جاوے تب تک بھارت باشیوں کی

گن کرم سدھر ہی نہیں سکتی اور جب تک گن کرم نہ سُدھر جائیں تب تک
ورتن میں زندگی آ ہی نہیں سکتی اور زندگی کے بغیر جیسے ترقی محال ہے
اسواسطے آریہ سماجوں اور دھارمک پرشو نکو چاہیئے کہ اس متھیا ابھمان
دور کرنے کی کوشش کریں جس سے یہ دیش پھر اپنی اصلی حالت پر
آجاوے اور سنسار بھر میں شانتی پھیلا سکے :۔
پیارے ناظرین اگرچہ ہم لاکھوں طرحکی کوشش کرتے ہیں کہ سندار
دھرم کا زور پھیلجاوے لیکن جب تک اس ملک سے متھیا ابھمان کا
نہیں ہوتا اور لوگ گن کرم کی مطابق عزت کے مستحق نہیں سمجھے جائیں
تب تک ہندوستان کا ادبار روز بروز بڑھتا ہی جاوے گا۔ یہی نہیں
لوگ صرف جاتی کے معاملات میں ہی متھیا ابھمان کو کام میں لاتے ہیں
اور حالتوں میں بھی جیسے انگریزی تعلیم یافتہ اپنے آپکو ملک کا خیرخواہ
ان پڑھ لوگوں کو جاہل اور بدخواہ سمجھتے ہیں لیکن غور سے سمجھا جاوے
یہ بھی انکی عقل کی کمزوری اور متھیا ابھمان ہی ہے کیونکہ ملک کا اصلی
تو صرف ان پڑھ کسانوں سے ہی ہوتا ہے۔ یہ لوگ تو صرف کسانوں
کمائی میں سے ٹھگ کر کھانے والے ہیں۔ جہاں تک غور کیا جاتا

...ں تک ہندوستان میں متھیا ابھمان کا زور معلوم ہوتا ہی اور یہ ہی

ابھمان۔ جاتی۔ ودیا۔ اور دھن وغیرہ مختلف ذریعوں سے

کام میں لایا جاتا ہے جس سے یہاں کی ترقی بند ہو چکی

اسواسطے ہمیں لازم ہی کہ ہم ہر قسم کے متھیا ابھمان

کو ناش کر کے ملک کو فایدہ پہونچانے

کی کوشش کریں۔

اوم شانتی

شانتی

شانتی

ھ

آریہ سماج کے نیم

(١) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے

(٢) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیایکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ٭

(٣) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم

(٤) ست کے گرہن کرنے اور اَست کے تیاگنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے ٭

(٥) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور اَست کو وچار کر کے کرنا چاہئیں ٭

(٦) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک۔ آتمک اور ساماجک اُنتی کر

(٧) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے ٭

(٨) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ٭

(٩) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ٭

(١٠) سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ٭

آریہ سماج کی کُل کتابیں ویدک دھرم پریس مراد آباد سے مل سکتی ہیں

اُوم

ٹریکٹ نمبر (۴۰)

مہا اندھیراتری

مصنفہ

پنڈت کرپارام شرما جگرانوی آنریری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جس کو

بھگت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپی

بقلم منوہر سروپ ورما

اوم

مہاانددھیرا راتری

پیارے ناظرین ایکدفعہ برسات کے موسم میں جبکہ چاروں طرف
گھنگھور گھٹا چھا رہی تھی اور اندھیرا اسقدر ہوگیا تھا کہ اپنا ہاتھ بھی نظر نہیں آتا تھا
ایک ہی استری اور پرش اپنی گھر میں بیخبر سو رہے تھے چوروں نے انکی گھر میں کونھ
لگا کر بہت روشنی کرلی تھی اور بے تحاشا اُسکا مال لیجا رہے تھے انھیں اپنی
مال کی کچھ سُدھ نہ تھی اور نہ ہی یہ معلوم تھا کہ ہماری گھر میں چور گھس آئے ہیں
سونیکے وقت یہ اپنی گھر کو مضبوط سمجھکر بیخطر سوئی تھی اُسوقت انھیں کبھی بھی یقین نہیں
کہ ایسے مضبوط گھر میں کسطرح چور آسکتے ہیں لیکن برسات کی زور اور زمانہ
بھاوے نے اُس مکان کو ایسا مضبوط نہیں رہنے دیا تھا جیسا کہ وہ سمجھکر سوئے

چوروں نے مختلف راستے اُس گھر سے مال نکالنے کیواسطے پیدا کرلئے تھے جن کا
اہل گھر والوں سے بالکل چھپا ہوا تھا اسطرح جب ایک چوتھائی کی قریب مال
نکل گیا اور یقین تھا کہ باقی بھی سب نکلجاتا تاکہ اُسی بارش میں ایک بجلی کا گولا
گرا جس نے خفتگان خواب غفلت کو بیدار کردیا اور بجلی کڑکی۔ پہلے منش جاگا
اور اُس نے دیکھا کہ گھر میں ہر طرف چھید ہو رہے ہیں اس نے انکو اچھی طرح دیکھنے
کے واسطے کہ کسقدر مال گیا ہے سامان روشنی کی تلاش شروع کی۔ کچھ تو اندھیرے
کے سبب سے اور دوسرے اس سبب سے کہ چور سامان روشنی کو پہلے لیگئے کیونکہ وہ
ان استری پُرش کی چال اور پراکرم کا اتہاس سُن چکے تھے اُنھیں خیال تھا کہ جبتک
یہ سوئے ہوئے ہیں تبتک ہم انکا سب کچھ لیجا سکتے ہیں لیکن انکے جاگنے پر مال لیجانا
تو بلکہ اپنی جان بچانا بھی مشکل ہوگا اور روشنی کے نہ ہونے سے اگر یہ جاگ بھی جاویں
تو ہمارا کچھ بھی نکر سکیں گے کیونکہ اول تو اندھیری رات میں انکو ہمارا سُراغ ہی نظر
نہ آئیگا اور دوسرے انکو اپنے کھوئے ہوئے مال کا بالکل حال نہ معلوم ہوگا جسکے واسطے
ہمارا پیچھا کرنیکیواسطے تیار ہو جاویں انکا یہ ارادہ تھا کہ وہ اسکے مال لیجانیکے بعد
انکو جان سے بھی مار ڈالیں لیکن ابھی تک اُسکا پورا انتظام نہیں ہونے پایا
کہ اچانک بجلی کی کڑک نے اُسے جگا ہی دیا پُرش نے اُٹھتے ہی سامان روشنی

کی تلاش شروع کی لیکن روشنی کے نہ ہونیسے سامان روشنی کا تلاش کر
اُسکے واسطے مشکل ہو رہا تھا لیکن بجلی کی روشنی اُسکو ذرا ذرا سی مدد د
تھی جسکے ذریعے اُسنے یہ معلوم کر لیا تھا کہ میرے گھر میں چوروں نے
سے چھید کر لئے ہیں اور بہت سا مال بھی لیگئے ہیں ۔ اُس نے چاہا
اُن سوراخوں کو بند کر کے چوروں کے پیچھے اپنا مال چھیننے کے واسطے
اور جسقدر ہو سکے اپنا مال واپس لے ۔ اُسکا خیال تھا کہ جب تک یہ سوراخ
بند نہیں ہونگے تب تک چوروں کے ہاتھ سے مال بچنا بہت ہی مشکل ہے
اتنے میں اُسکی استری بھی اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُسنے پرش سے پوچھا کہ
کیا کرنا چاہتے ہو ۔ اُس نے کہا کہ اِن سوراخوں کو بند کر کے اِن چوروں
پکڑنے اور مال واپس لانے کی کوشش کرونگا ۔ استری نے کہا میں
ایسا نکرنے دونگی یہ سوراخ تو گھر کا ساز و سامان دوسروں کو دکھلاتے ہیں
کیونکہ ہمارے دروازہ سے تو بہت سے لوگ ہماری گھر کے پدارتھوں کو
دیکھ نہیں سکتی اور تم کسی چور کو مت پکڑو اگر ہمارا کچھ مال لیگئے تو لیجانے
وہ ہماری قسمت کا نہیں وہ اُنہیں کا ہوگا ہماری گھر میں کچھ کمی نہیں
پرش نے اُسکو سمجھایا کہ اگر تھوڑا تھوڑا اسیطرح لیجاتے رہیں گے تو تم

کنگال ہوجاؤگی اور اِن سوراخوں کو بند کرنا تو بھلا کام ہی کیونکہ اُنکی
سے شترو آکر ہمیں بہت نقصان پہونچا سکتے ہیں استری نے کہا کہ
ن ہے یہ سوراخ چلے آتے ہیں اب اِنکے بند کرنے کی کوئی آوشیکتا
اور تم جو کہتے ہو کہ تھوڑا تھوڑا مال چوروں کے پاس برابر نکل جائی
تم کنگال ہوجاؤگی۔ میرے پاس اتنا مال ہے کہ ہزاروں برسوں
تم نہ ہوگا اور آگے کا حال کون جانتا ہی غرضکہ اسطرح کے بحث مباحثہ
ہوئے استری پرش کے پیچھے ایسی لگی کہ اُسکو باہر جانا اور سوراخوں کا بند
اور اپنا مال واپس لانا بہت ہی مشکل ہوگیا۔ جب چوروں نے دیکھا کہ
بھی تنگی ہوکر چپٹ گئی ہی یہ کسیطرح بھی اپنا مال ہم سے واپس نہیں لی
اور نہ ہی ایسی دنیا میں ہم سے مقابلہ کر سکتا ہی اُنھوں نے دلیر ہوکر
بار حملہ کرنی شروع کئے ادہر سوراخوں کے راستے سے اور بھی مال لیجانے لگے
پرش جسکو اپنے بزرگوں کا مال جاتا ہوا دیکھکر بہت ہی افسوس ہو رہا
حیران تھا کہ کیا کرے اُدھر دشمنوں کا مقابلہ اِدھر استری کی سینہ زوری
زبان درازی اُسپر روشنی کی کمی غرض ایک مصیبت ہو تو اُسکا بندوبست
ہوسکتا ہی اُسکا ہر ایک پتہ بھی دشمن ہو رہا تھا لیکن پرش جسکو اپنے

بزرگوں سے استقلال ورعقلمندی سے کام کرنیکا سبق ملچکا تھا وہ برابر اپنا کام کرتا گیا تھوڑی عرصہ میں استری اُسکو روکتے روکتے تھک گئی اور اُس نے چھوڑ کر کہا جا میری گھر سے باہر نکل تیرا یہاں کیا کام جا چوروں کے پیچھے جا اپنا کام کر لیکن سوراخ جو ہیں کبھی بند نکرنے دونگی اور نہ ہی اُس اسباب کو جو چوروں کے ہاتھ میں جسکے چھونے سے مجھی پاپ معلوم ہوتا ہے اس گھر میں نہ لانیدونگی۔ مرد نے کہا یہ تمہاری بات اچھی نہیں کیا تمہارا مال جو چوروں کے ہاتھ میں چلا گیا ہے اب وہ کسیطرح بھی تمہارا نہیں ہوسکتا ہمیں اُسکی شدہی کیواسطے کوشش کرنی چاہیئے جبکہ تمہاری دہرم میں اپوتر ہو گئی ہو شدہ کرنے کا طریقہ موجود ہے تو پھر تم کیوں نہیں اُس دہرم کو تیاگ

پیارے ناظرین آپ اس درشٹانت کو سنکر شاید آپ میں سے کئی اس درشٹانت کے مطلب کو بھی سمجھ گئے ہونگے لیکن بہت سے بھائیوں کو اسکا حال جاننے کی خواہش ہوگی اسواسطے مضمون کی اصلیت کی تشریح کیجاتی

پیارے احباب جب مہابھارت کے بعد بھارت ورش میں وید کا سورج چھپ گیا تو اگیان کی گھٹاؤں سے مہا اندھکار ہو گیا اور بام مارگی آچار کی خرابی نے اپنا زور ڈالا کہ بھارت باسیونکو دھرم کرم کا ذرا بھی گیان نرہا۔ مرد آدمی بے شدہ آلس کی نیند میں مست ہو گیا۔ بھارت ورش کی ایسی دشا ہوگئی

ویدک دھرم کی جگہ بہت سے بناوٹی سمپردائیں پیدا ہو گئیں اور لوگ اپنی سمپردایونکو
سے بڑھ کر ہونکو بھی اچھا بتلانے لگے بعضوں نے شراب کباب اور بھوگ کو
دھرم بتلا دیا بعضوں نے اس سے بھی بہت خراب باتونکو جایز کر دیا ایسا ہوتے ہی
دوسری طرف سے غیر ملک اور غیر مذہب والوں کے حملے بھارت ورش پر ہونے لگے
اور انہوں نے ویدک دھرم کے ماننے والونکو اپنے مت میں لانا شروع کیا۔
ویدک دھرم میں بام مارگ کے ساتھ مدت تک پڑوس رہنے سے اُنکی بہت سی
خرابیاں آگئیں تھیں جس سے ویدک دھرم ایسا مضبوط نہیں رہا تھا جیسا کہ سرشٹی کے
آغاز سے لیکر مہا بھارت کے زمانہ تک اس کی کمزوری اور بام مارگ کی بدولت
نے یہاں پر بودھ۔ جینی۔ مسلمان اور عیسائی چاروں مذہبونکو ویدک دھرم کے
عیسائی یعنی وید کے ماننے والونکو اپنے دھرم میں لانیکا موقع دیا یہانتک کہ بھارت
ورش میں بودھ اور جین مت پھیلنے کے بعد قریباً چھ کروڑ آدمی مسلمان ہو گیا اور
ڈیڑھ سو سال میں قریباً ۲۵ لاکھ ہندو عیسائی دھرم میں چلے گئے ایسی حالت میں
اُن کے سارے مذہبوں کا یہ خیال تھا کہ اسیطرح ایکدن ویدک دھرم کا خاتمہ ہو جاویگا
اور کل وید کے ماننے والے انہیں مذہبوں کے پیرو ہو جاوینگے لیکن پرماتما کو یہ بات
منظور تھی کہ اُسکا دیا ہوا گیان سنسار میں سے الگ ہو جاوے اور لوگ ہمیشہ کے

لئے اسی مہا اندھیر راتری میں پڑے رہیں اسواسطے اُس نے اپنی کرپا سے اس گھنگھور
راتری میں ایک بجلی کا گولا چھوڑا جسنے ایکدفعہ ساری سنسار کی نیند کو دفعہ کر دیا
اگرچہ بہت سے آدمی تھوڑی دیر بعد پھر خواب میں چلے گئے لیکن ایکبار تو سب کے اند
ہلچل پڑ گئی وہ گولا سوامی دیانند کے اُپدیش کا زوردار نعرہ تھا جسے بھارت
ورشیونکو ہی نہیں بلکہ کُل دُنیا کو دھرم کی تحقیقات کیطرف رجوع کر دیا۔ امریکہ
اور انگلینڈ سے مادہ پرست ملکوں میں جہاں پر ناستکتا کا زور حد سے بڑھ گیا تھا ہزاروں
آدمیونکو دھرم کی تحقیقات کا شوق ہوا اور لوگ ایشوری گیان کی تحقیقات میں
لگ گئے۔ اُس مہاتما کے اُپدیش سے آریہ سماج نے جاگ کر اس بات کی تلاش کی
کہ کسطرح ہمارے مُلک کی یہ حالت ہوگئی ہے لیکن مسلمانوں نے ہندوؤں کی مذہبی
کُل کتابیں جو اُنکے ہاتھ لگیں جلا دی تھیں اور بہت سی کتابیں ہندوستان کی
جرمن وغیرہ یورپ کے ملکوں میں چلی گئیں اسواسطے آریہ سماج کو اُن کتابونکی تلاش
کی بہت ضرورت معلوم ہوئی جس سے وہ اپنے بھائیوں کو جو وام مارگ سے پیدا ہوئی
بدرسموں کو دیکھ ویدک دھرم کو چھوڑ عیسائی اور مسلمان مذہبوں میں جا رہے ہیں
کسطرح ان بدرسومات کو دور کر اُنکو ویدک دھرم سے پتت ہونے سے بچاوے
اور جو لوگ ویدک دھرم سے پتت ہو چکے ہیں اُنکو واپس لانے کی کوشش کرے

ویدک دھرم پھر ویسی ہی حالت میں آجاوے جیسا کہ وہ مہابھارت سے پہلے تھا
ن آریہ سماج کے بعد ہی ایک سناتن دھرم سبھا کے نام سے اُٹھی جسنے آریہ سماج
ن پکڑ لیا اور کہا خبردار تم ان برائیونکو دور مت کرو انسے ہماری دھرم کی خوبی اور
رگی ظاہر ہوتی ہے اور تم کو کیا پڑی ہے کوئی دھرم پر رہے یا نہ رہے اور آریہ سماج
خیال تھا کہ ویدک دھرم کے ماننے والے جو عیسائی مسلمان وغیرہ مذہبوں میں
عیسائی اپنی غلطی یا کسی وشے کے لالچ سے گئے ہیں اور جو باوجودیکہ ہماری طرح
یوں کی اولاد ہیں لیکن اپنے بزرگوں کے سچے دھرم کو بہ سبب نادانی کے نقصان
پہنچا رہے ہیں انکو سمجھا کر اور پرائشچت کرا کر پھر انکو رشی سنتان بنا دیا جاوے =
باوجودیکہ شاستر یا) شرگ باشی مہاراج جموں و کشمیر نے کاشی وغیرہ کے پنڈتوں سے
ت کرد یا ہے کہ دھرم کی ناواقفیت سے جو عیسائی یا مسلمان ہو جاویں انکو پرائشچت
کے شدھ کر لینا بالکل دھرم شاستر اور ویدوں کی آگیا کے موافق ہے جسکے واسطے
مہاراج نے رنبیر رتناکر نامی کتاب پر بہت سے پنڈتوں کے دستخط بھی کرا دئے
ہیں لیکن بھارت ورش کی بدبختی نے اب بھی دھرم سبھا کے مورکھ اور خود غرض
لوگوں کو پرائشچت کا دشمن بنا رکھا ہے جس سے ویدک دھرم کی وہ کمی جو مسلمان
بادشاہوں کی زبردستی سے پیدا ہو گئی تھی پوری ہونی مشکل معلوم ہوتی ہے باوجودیکہ

دھرم سبھا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ جو مسلمان ڈاکٹروں کی دوائی استعمال
کرتے ہیں جسمیں اُنکا پانی ملا ہوتا ہے مسلمانوں کے ہاتھ کا سوڈا واٹر پی لیتے ہیں
مسلمان رنڈیوں کے ساتھ کھا لیتے ہیں اِس قسم کے مسلمانوں کے ساتھ کھانیوالے
تو شدہ ہیں اور جو لوگ دھرم رکشا کیواسطے مسلمان اور عیسائیوں کو جو پہلے ہندو
تھے شدھ کرکے ملا لیتے ہیں وہ اشدھ ہیں۔ سچ ہے گھور کلجگ کا ہی دھرم ہے کہ دھرم
کے رکشک اپوتر اور ویشیا گامی اور شرابی کبابی پوتر۔ اگر ایسے اگیان نہ چھائے
تو بھارت کا اُدھار کس طرح کامیاب ہوتا۔

پیارے ناظرین آریہ سماج جو بھارت ورش کے دھرم اور ودیا کا محافظ ہے
جسکا اُپدیش ہی ساری سنسار کو دکھ پہنچانا ہے اور جو اپنے تن من سے اسکی سیوا میں
لگ رہا ہے اسکو خود غرضوں نے جھوٹی گپوں اور دھوکہ کی چالوں سے ایسا
بدنام کر دیا ہے کہ جس سے بھارت باسی اپنے پرم ہتکارک کو نفرت کی نگاہ سے
دیکھتے ہیں۔ جہاں پر اِس قسم کی مہا اندھیر راتری ہو وہاں ترقی کی آشا کرنا بہت
ہی کٹھن ہے افسوسناک واقعہ تو یہ ہے کہ آج رشیوں کی سنتان کا دھرم [illegible]
بک رہا ہے۔ عوام ایسے جاہل ہیں کہ وہ دھرم کے لفظ کی اصلیت سے بھی آگاہ نہیں اور
جو لوگ جانتے ہیں اُن کا روزگار انھیں خرابیوں اور بدرسموں پر منحصر ہے۔

ئے اس خیال میں ہیں کہ اگر آج ہم سچائی کیطرف راغب ہونگے تو لوگونمیں ہماری
ذہ کی پول کھلجائیگی وہ کہینگے کہ آج تک پنڈت ہوکر غلط رسوم کے قایل رہے۔
ر نیکہ پڑھے لکھے اور پنڈت تو اس آفت میں مبتلا ہیں اور ان پڑہ جہالت کے سبب
ہند ہار میں ڈوب رہے ہیں ان لوگونکی خود غرضی اور بیوقوفی سے ویدک دہرم
روزمرہ تباہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ لوگ یہ نہیں سوچتے کہ انکی بیوقوفی سے ۶ کروڑ
ہندو مسلمان ہوگیا اور ۲۵ لاکھ آدمی عیسائی ہوگئے۔ آج جسقدر نقصان ہندو
مسلمانوں کے جھگڑوں سے ہورہا ہے اگر یہ بھائی جو مسلمان ہوئے ہیں نہ ہوتے تو
کبھی ممکن نہ تھا کہ بھارت ورش کی یہ دشا ہوتی لیکن آج آدہی طاقت جس سے
کچھ ملک کا فایدہ ہوتا آپس کے جھگڑوں میں خرچ ہورہی ہے۔ اب جو آریہ سماج نے
اس بات کی کوشش کی کہ ہندؤں کو مسلمان اور عیسائی ہونیسے بچائے اور جو
لوگ غلطی سے ہوچکے ہیں اُنکو پرائشچت کراکر واپس لیں تو یہ خود غرض لوگ بیوقوف
لوگونکو بہکاکر آریہ سماج کو دہرم رکشا سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں=

پیارے ناظرین سناتن دھرم سبھا اگر کبھی اچھے کام کا پرچار کرتی تو آریہ سماج
کو بہت ہی مدد ملتی لیکن وہ تو بجائے اُپکار کے جھگڑے میں اُلٹی کا بندوبست کرتی
ہے۔ اگرچہ آریہ سماج روزمرہ بہت ترقی کرتا چلا جاتا ہے لیکن دہرم سبھا کی جھگڑوں

نے آریہ سماج کی اسپرٹ کو بالکل بدل دیا ہے۔ آریہ سماج کا اُدیش یہ نہیں تھا کہ وہ
ویدک دھرم کے ماننے والوں میں اور جھگڑے قایم کرے۔ جہاں پہلے ایک ہزار مت
موجود تھا وہاں ایک نیا مت کھڑا کردے اسکا اُدیش تو صرف ویدک دھرم کی رکشا
کرنا تھا اور جو جھیدر جین۔ بودھ۔ اور عیسائی اور مسلمان لوگونکی تعلیم سے ویدک دھرم
میں پیدا ہو گئے ہیں اُنکو بالکل الگ کرکے یعنی غلط مسائل کی تعلیم کو ویدک دھرم سے
بالکل کنارہ کرکے شُدھ ویدک دھرم کو جسکے سامنے دُنیا کے کسی مت کی طاقت نہیں
کہ اپنے مت کو قایم رکھ سکے سنسار بھر میں پھیلا دی لیکن افسوس تو یہ ہے کہ بھارت
ورش کے سب سے اُتم ورن اور سب سے اعلیٰ درجہ کے آدمی یعنی برہمن اور سادھو
اب اُنہیں غلطیونکے محافظ ہو گئے ہیں جو غیر مذہبونکے تعلقات سے پیدا ہو گئی ہیں
پیارے ناظرین کیا کوئی سناتن دھرم کا پنڈت بتلا سکتا ہے کہ وید اور
ویدانکول پُستکوں میں کہیں مُسلمان مُردونکی قبر کی پرستش لکھی ہے۔ آپ میں سے
کوئی اسکا ثبوت دیسکتا ہے ہرگز نہیں کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ سناتن رشی منی اسیطرح
دھرم کرم سے الگ رہکر صرف دُنیا کی دولت کمانے کو ہی دھرم کرم مانتے تھے
جیسا کہ آجکل ہمارے بہت سے بھائی کر رہے ہیں کیا یہ رہس لیلا کا کھیل کوئی سناتن
ثابت کرسکتا ہے کیا اپنے بزرگوں کو چور اور جار بتلا سکتا ہے۔ جسطرح کہ ہمارے

ساتن دھرمی لوگ مہاتما کرشن جیسے یوگی راج کو بتلا رہے ہیں۔ یا کہیں ایک بات ہو تو بتلائیں جدھر دیکھو اُدھر چوپٹ کام ہو رہا ہے صرف اسلئے کہ ہمارے دیش کے کھتری بنئیے اپنی دھرم پستک کے پڑھنے کیواسطے ودیا کی کہیں نہیں رکھتے اس لئے انکو اندھے کیطرح دوسرے کی اندھا دھند تعلیم کھوتی چلی جاتی ہیں۔ جسطرح ایک اندھا دوسرے اندھے کی اندھا ہونیکو نہیں جان سکتا ایسے ہی یہ مورکھ لوگ۔ ان پڑھ براہمنوں سادھوؤں کی مورکھتا اور غلط تعلیم کو بالکل نہیں سمجھ سکتے اسواسطے ہر ایک آدمی کو حوصلہ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ جو چاہے شاستروں کا نام لیکر انکو سمجھاؤ =

پیارے ناظرین اگرچہ شاستروں اور بزرگوں میں انکی شردھا قابل فخر ہے لیکن گیان کی کمی سے مضر ہو رہی ہے اگر یہ لوگ وید ودیا کی کچھ تعلیم پاکر خود وچارتے اور اسپر اسی شردھا سے عمل کرتے جیسا کہ آجکل کرتے ہیں تو ضرور مکتی پد کے بھاگی ہوتے ۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ یہ دھرم سبھا کے لوگ ایسے خود غلط ہو رہے ہیں کہ اپنے اصولوں کی آپ جڑ کاٹتے ہیں کہتے تو یہ ہیں کہ ورن جنم سے ہے اور آریہ سماج سے دن رات اس بات پر جھگڑا کرتے ہیں کہ گن کرم سے ورن نہیں بلکہ نطفہ سے ہے لیکن عملی طریقہ اسکے بالکل خلاف ہے

انکی سبھا کے بڑی بڑی اُپدیشک بڑھی۔ روڑیے وغیرہ جاتیوں کے بر
جو کوئی تو ساگر سنیاسی بنگیا ہے اور کوئی اوداسی کوئی نرملا غرضیکہ گوی
نے سادھوؤں کا بھیس بدل لیا ہے۔ اب ذرا سے بھیس سے تو اُن کا در
بدلگیا کہ اب اُنکو دھرم سبھا کے براہمن تک سوامی جی مہاراج کہتے اور اُنکی
عزت مثل اپنے گرو سنیاسیوں کے کرتے ہیں اور یہ خیال نہیں کرتے کہ
نطفہ سے بڑھئی ہیں یا شودر ہیں اُنکو ورن سے کوئی غرض نہیں صرف بھیس
سے غرض ہے۔

پیارے ناظرین اپنی غلط فہمی سے ممبران سناتن دھرم سبھا
وہی کرتے ہیں کہ جو آریہ سماج کے موافق ہے لیکن زبانی طور پر دن رات
سوامی دیانند سنتی جیسے دھرماتما پر دیکاری کو کہ جسنے دید کے دھرم
کا یا پلٹ دی یعنی جو ویدک دھرمی مسلمان اور عیسائیوں سے مباحثہ میں
گھبراتی تھی آج مسلمان اور عیسائی اُن کے مقابلہ میں بحث کرنے سے
گھبرا رہے ہیں اور پہلے ہندو لوگ دن رات مسلمان اور عیسائی
ہو رہے تھے اب بہت ہی کم لوگ ہیں جو دھرم سمجھکر مسلمان یا عیسائی ہوں
بلکہ اُنکو کمزور دھرم سمجھکر واپس آرہے ہیں کئی ہزار آدمی واپس آچکا ہے

یہ سناتن دھرم کے پنڈت جانتے ہیں کہ سوامی دیانند کے سدانت
بالکل وید انکول ہیں اور اُس نے رشیوں کی رائے کے خلاف کچھ نہیں لکھا
اور انکی محنت اور کاریوں سے آریہ سماج کا کچھ نقصان نہیں ہو سکتا
لیکن اپنے روزگار کی ہانی سمجھکر ایسے ادھرم اور کرتگھنتا
کو کر رہے ہیں پرمیشر اس ہماری ترٹی کو مٹا کر
ہمارے بھائیوں کو سُبدھی دے جس سے وہ سناتن
ویدک دھرم کو گرہن کر کے اُسی کا پرچار
کریں۔

اوم شانتی
شانتی
شانتی
ہ

آریہ سماج کے اصول

(۱) ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ انت۔ نروکار۔

انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔

اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں

سب سوتنتر رہیں۔

تعلیم م۔ س

اوم

ٹریکٹ نمبر ۳۹

بھولا مسافر

مصنفہ

پنڈت کرپا رام شرما آنریری اپدیشک آریہ
پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جسکو بابو مکند بہاری لال منیجر آریہ پستکالیہ مراد آباد نے چھپوا کر شایع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

بار اول ۱۰۰۰

اوم

بھولا مسافر

پیاری ناظرین ایک دفعہ ایک بھولا مسافر اپنے گھر سے بہت سے جواہرات
لیکر اس بات کے واسطے نکلا کہ دوسرے ملکوں میں جا کر ان کو فروخت کرکے
ایسے عمدہ عمدہ چیزیں خرید کر لاؤنگا جس سے بیشمار نفع ہوگا۔ یہ بیچارہ ابھی گھر سے
بہت تھوڑی منزل ہی طے کرنے پایا تھا کہ اُسے بھانگ کا جنگل ملا۔ اُسے
اُسوقت داتون کرنے کی خواہش معلوم ہوئی اُس نے ادھر اُدھر دیکھا تو سوائے
بھانگ کے اور کوئی درخت نہ پایا لاچار ہوکر اُسی کی ایک شاخ توڑ کر داتون
کرنی شروع کر دی۔ اگرچہ یہ مسافر جانتا تھا کہ بھانگ نشہ والی چیز ہے اور اُسکے
پینے سے آدمی بیہوش ہو جاتا ہے لیکن اسے اسقدر گیان نہ تھا کہ اسکی داتون

کر نیسے بھی وہ بیہوش ہو جاویگا غرضکہ تھوڑی دیر میں نشہ نے اُسے بیہوش کر دیا
اور وہ اپنے اصلی مطلب کو بالکل بھول گیا اسے یہ خیال بالکل نہ رہا کہ میں نے
بھانگ کا استعمال کیا ہے اور وہاں سے جھومتا جھامتا بزعم خود عقلمند بیوپاری
در اصل پاگل بنکر چلا تھوڑی دیر میں کسی شہر میں پہونچگیا۔ شہر کے لڑکوں
نے اسے بیہوش سمجھکر اسکا مذاق اُڑانا شروع کیا اُس نے انھیں ڈانٹا اور
کہا کہ کیا تم مجھے پاگل سمجھتے ہو لڑکے اُس کی اس بات پر ہنس پڑے اور اُنھوں نے
کنکر اُٹھا کر مارنے شروع کئے۔ یہ بھولا مسافر اُن لڑکوں کے کنکروں سے
بچنے کے واسطے ایک مکان میں جا چھپا لیکن اُس مکان میں چند کھڑکیاں تھیں
جن کی بند کرنے کی طاقت اُس بھولے مسافر کو نہ تھی جب اُس نے دیکھا کہ یہاں
بھی کنکر برابر نقصان پہونچا رہے ہیں تو اُس نے یہ سوچکر کہ اگر کنکر واپس پھینکونگا
تو یہ کنکر کبھی ختم نہ ہونگے اپنے لعل لڑکوں کی طرف مارنے شروع کئے لڑکوں
نے اُسکے لعلوں کو اُٹھانا شروع کیا اور یہ سمجھکر کہ اس کے لعل ضرور ختم ہو جائیں گے
خوب زور زور سے جلد جلد کنکر پھینکنے لگے اور اُنکی اس حرکت کو دیکھکر یہ
بھی جلد جلد لعل پھینکنے لگا آخر تھوڑی دیر میں اسکے تمام لال ختم ہوگئے اور اس
بیہوشی میں جو اُسے لڑکوں کے کنکروں سے پیدا ہوگئی تھی کچھ دیر میں اُسکا

نشہ بھی اُتر گیا۔ اب تو اسے اپنی غلطی ور باؤلے پن کا حال معلوم ہوا لیکن اب
ہو کیا سکتا تھا لڑکے تمام لعل لیکر بھاگ گئے تھے جنمیں سے اب ایک کا بھی
واپس آنا ناممکن تھا اب یہ بیوپاری حیران تھا کہ اب کیا کرے اور کس منہ سے
اپنے شہر میں واپس جاوے ؛

پیارے احباب اس بھولے مسافر کی حالت زار پر آپکو کیسا افسوس آیا
ہوگا کیا آپکا دل اس کے عبرتناک واقعہ سے کچھ سبق حاصل کرنا چاہتا ہے یا آپ اس
واقعہ کو دیکھکر بھی کوئی نتیجہ نکالنا نہیں چاہتے۔ کیا تم اس مسافر کے اصلی حالات کو
معلوم کرنا چاہتے ہو کہ یہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا کیا تمہیں اس شہر کے
لڑکوں کی واقفیت حاصل کرنی ضروری معلوم ہوتی ہے یا نہیں کہ جنھوں نے
اس بھولے مسافر کے کل لعل کنکر مار مار کر چھین لئے کیا تمہیں اس مسافر کی بدقسمتی پر کچھ
افسوس بھی آتا ہے یا نہیں۔ کیا تم میں سے اگر کسی کے ساتھ یہی واقعہ پیش آئے
تو تمہاری کیا حالت ہو۔ اول تو ہماری بہت سے ناظرین ایسے ہونگے کہ جن کو
اس مسافر کیطرح بھانگ وغیرہ نشہ کے استعمال سے ذرا بھی ہوش نہوگا
جو کچھ ہوشمند آدمی ہونگے وہ کہہ اٹھیں گے کہ اس قسم کے مسافر کیحالت بیشک
قابل افسوس ہے ہاں کیا تم ایسے لڑکوں سے جنھوں نے کنکر پھینک کر بھولے

سافر کے لعل جنہیں لٹیرے کبھی ملنا پسند کروگے۔ میرے خیال میں تو کوئی اُنسے
لینا قبول نکرے گا کیا تمہارے پاس بھی اگر ایسے ہی لعل ہوں اور اِسی قسم کے
لٹیرے لڑکے تمہارے ساتھ لگے ہوں تو کیا تم اُنکو دور بھگانے کی کوشش
کروگے اگر تم اُنکو سچ مچ دور بھگانا چاہو تو ہم تمھیں بتلاویں کہ وہ بھولا مسافر
کون ہے اور اُسکے لعل کیا ہیں اور لڑکے کون ہیں اور اُنکے ٹھگنے کسطرح کے ہیں اور
کسطرح یہ بھولا مسافر بھانگ کے استعمال سے بیہوش ہوجاتا ہے تو ہم تم کو یہ ساری
باتیں بتلائے دیتے ہیں اس واقعہ سے عبرت پکڑنا یا نتیجہ نکالنا تمہارے اختیار میں ہے
پیارے احباب یہ جیو آتما ہی بھولا مسافر ہے آپ اعتراض کریں گے کہ بھولا
تو بیوقوف ہوتا ہے تم اِس گیان سروپ جیو آتما کو کسطرح بھولا بتلاتے ہو اسکا
جواب یہ ہے کہ بھولا تھوڑے گیان والے کو کہتے ہیں بالکل جڑ کو نہیں کہتے چونکہ جیو آتما
الپگیہ ہے اسواسطے اِسے بھولا کہا گیا۔ اب آپ پھر کہیں گے کہ جیو آتما کو مسافر کیوں
کہا اسکا جواب یہ ہے کہ جو محدود اور مدرک اپنی اغراض کو پورا کرنے کے واسطے
حرکت کیا کرے اُسے مسافر کہتے ہیں کیونکہ نہ تو سرب بیاپک کو مسافر کہہ سکتے ہیں اور
نہ ہی غیر مدرک کو اسواسطے محدود اور مدرک جیو آتما ہی بھولا مسافر ہے اور یہ جیو آتما
کے ہی آیو یعنی زندگی کے سانس جو بیش قیمت لعل ہیں انکو بیکار اس دنیا میں

نیکی یا ایشور کے احکام کی تعمیل کا سودا خریدنے کیواسطے آتا ہی جس سے وہ اپنی آپکو الیگیت سے سرد گیت بنا لے لیکن اِس سنسار میں جو پرکرتی روپی بھانڈار کا جنگل ہے جیو آتما اس کی شریر روپی ڈاکوؤں کو گرہن کرتا ہی وہیں اُسکا گیان کم ہونے لگتا ہی باوجودیکہ جیو آتما جانتا ہی کہ اِس پرکرتی سے گیان حاصل نہیں ہوتا بلکہ بیہوشی یا اگیان ملتا ہی لیکن تو بھی وہ اپنے شریر کو پرکرت نہ سمجھکر اُسکا بہت دیر تک رہنا پسند کرتا ہی اور جتنی زیادہ دیر تک جیو آتما کا شریر کے ساتھ تعلق رہتا ہے اُتنا ہی زیادہ اُسے اگیان اور جہالت بڑھتی جاتی ہی اور وہ زیادہ تر پھنستا چلا جاتا ہی ؛

پیارے ناظرین جیو آتما کی عمر ایسی بیش قیمت لال ہی کہ اگر ایک چکرورتی راجہ یا بڑا بھاری شہنشاہ اپنی موت کے وقت اپنی ساری حکومت اور دولت کی عوض پانچ منٹ زندگی بھی تلاش کری تو ممکن نہیں کہ وہ کسی طرح بھی اُس کو حاصل کر سکے اسواسطے منش کی زندگی بہت ہی قیمتی لال ہی لیکن یہ الپگیت جیو آتما اپنی غلطی سے جو پرکرتی سمبندھ سے اُسے پیدا ہو چکی ہی ایسی زندگی کی قدر نہیں جانتا اور جب وہ سنسار کے شہر میں پرکرتی سمبندھ سے مدہوش ہوکر آتا ہے تو پانچوں بھوت جو اس سنسار کے شہر کے لڑکے ہیں جیو آتما کو مورکھ

ہو کر اپنی اپنی گُنوں کے کنکروں سے جو شے روپ ہیں اِس جیو آتما کو مارنا شروع
کرتی ہیں تب جیو آتما ان پراکرت اثروں سے بچنے کے واسطے شریر روپی مکان
میں داخل ہو جاتا ہے لیکن اِس شریر میں چند کھڑکیاں ہیں جنھیں اندریاں کہتے
ہیں یہ پانچ بھوت اپنے گُنوں کے کنکر ونکو اندریوں کے ذریعہ سے جیو آتما پر پھینکتے
ہیں اور جیو آتما اپنی بیہوشی میں اِن کنکروں کے عوض یعنی وشے بھوگ میں جو بھوگ انکی
باتوں سے حاصل ہوتا ہے اپنا تھوڑا تھوڑا وقت دینا شروع کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ
یہ وشے تو ختم ہو جائیں گے لیکن میری زندگی کا وقت پورا نہیں ہوگا اسیطرح
جیو آتما اپنی ساری آیو اِن وشیوں کے عوض خرچ کر ڈالتا ہے جب موت قریب
آتی ہے تب اسے ہوش آتا ہے کہ افسوس میں نے اپنی ساری زندگی بیفائدہ
برباد کر دی اُسوقت اُسکا کچھ علاج نہیں ہو سکتا کیونکہ جو زندگی وشیونکے عوض
خرچ ہو گئی ہے وہ کسیطرح بھی واپس نہیں آ سکتی۔ جب زندگی واپس نہیں آتی
تو جیو کو سوائے افسوس کے کیا مل سکتا ہے کسی شاعر نے سچ کہا ہے ؎ گیا
وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ؀
پیارے دوستو کیا تم کو اپنی ساری عمر اِس بھولے مسافر کیطرح کھو کر افسوس
کرنا پڑے گا یا ابھی سے ہوش میں آ کر جب کہ بہت کچھ باقی ہے۔ گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ

ذرا احتیاط کیساتھ سنبھال لوگے اگر تم اپنی باقی زندگی کو بچا لو تو تم سے بڑھکر کوئی
خوش قسمت نہیں کیونکہ زندگی کا تھوڑا وقت بھی ایسی چیز ہے جس سے انسان
اپنی آئندہ امیدوں کو پورا کرنے کیطرف لگا سکتا ہے اور اس عادت کے
گھوڑے کی ذرا سی لگام پھر جانے پر اُسکی چال میں زمین و آسمان کا فرق آجاتا ہے
کیا ہم کو دوسروں کے حالات سے عبرت نہ حاصل کرنی چاہیئے۔ دیکھو محمود غزنوی
جیسے بادشاہ دُنیا پر ظلم کر کے روپیہ جمع کرتے ہوئے چلے گئے کیا وہ روپیہ اُنکے
ساتھ گیا کیا اُس روپیہ پر اُن کا اب بھی اختیار ہے۔ کیا اُس روپیہ سے اُن کو
کچھ فایدہ ہو سکتا ہے۔ ہر ایک شخص بلا تامل جواب دیگا بالکل نہیں۔ اگر درحقیقت
یہ دُنیا کے رشتے اور مال و دولت کی خواہش ایسی خراب چیز ہے کہ جس سے
انسان کو بجائے فایدہ کے نقصان پہونچتا ہے تو کیوں نہیں آپ اسے از خود چھوڑ کر
آزادی حاصل کرتے۔

پیارے احباب کیسا افسوسناک معاملہ ہے کہ ہم دوسروں کو بیوقوف کہتے
ہیں اور خود بیوقوفی کے کام کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ دنیا کی جھوٹی دھوم دھام
سے ہمیں کچھ فائدہ نہیں ہوگا جب تک کہ دراصل ہمارا آتما شانت نہو جاوے
لیکن کیا ہم کبھی آتما کی شانتی کی تدابیر سوچتے ہیں کیا ہم اُن پر عمل کرتے ہیں

ی نہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی بیوقوفی ہو سکتی ہے کہ بہت سے نہیں نہیں با
زیباً کل دنیا کے لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ہمارا منزل مقصود کیا ہے
یاں پڑھ اور جاہل ہی اس مرض کے مبتلا ہیں نہیں نہیں بڑے عالم۔ فاضل
ی اے۔ سائینٹسٹ اور فلاسفر بھی اس [illegible] وہ ہر ایک آدمی کو پیدا ہوتا
ور مرتا دیکھتے ہیں اور جاگنے کی حالت میں۔ فکر۔ خوف اور تکلیف کو محسوس
تے ہیں اور سوتے ہوئے بالکل آرام پاتے ہیں لیکن اس سائنیس سے
نتیجہ کچھ بھی نہیں نکالتے کیسے شرم کی بات ہے کہ دنیا کے عالم ہیں لیکن اپنا علم نہیں
رکھتے اور نہ ہی علم کے منشا کو جانتے ہیں۔ سائنس پڑھی ہیں لیکن اپنے
سائنس سے بالکل ناواقف ہیں اور نہ ہی سائنس کے اس اصول کو جو جاگنے
اور سونے سے معلوم کرنا چاہئے سمجھ سکتے ہیں۔ پنڈت ہیں لیکن پانڈیہ کا
ور صرف دوسروں پر اثر رکھتا ہے اپنے حالات سے کچھ تعلق نہیں +

پیارے ناظرین اگر غور سے سوچا جاوے تو اس دنیا میں بہت تھوڑے
آدمی ہیں جو اس بھولے مسافر کی طرح اپنے قیمتی وقت کو رائیگاں نہیں کرتے
بہت آدمی دولت کی عوض اپنا وقت کھوتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو بڑا عقلمند
تسلیم کرتے ہیں نہیں نہیں بلکہ دنیا کے لوگ بھی انہیں دانا اور کاریگر جانتے ہیں

لیکن کیا دولت کی عوض وقت کھونیوالا سچ مچ عقلمند ہے۔ ہماری خیالمیں
تو اس سے بڑھکر کوئی بھی غلطی نہیں کیونکہ جس زندگی سے ہم دولت خریدتے ہیں
اگر وہ زندگی دولت سے حاصل ہوسکتی تو ہم تسلیم کرتے کہ بیشک دولت
کمانا زندگی کو رائیگاں کھونا نہیں لیکن ہم دولت سے زندگی حاصل ہوتی
نہیں دیکھتی بڑے بڑے راجہ اور زار روس جیسے بادشاہ چالیس چالیس لاکھ فوج
اور توپخانے رکھتے ہوئے کروڑوں روپیہ کی مالیت موجود ہونے پر دنیا سے
خالی ہاتھ جاتے ہیں نہ تو اس دولت سے زندگی واپس مل سکتی ہے اور نہ یہ دولت
ساتھ جاتی ہے پھر دولت کے عوض زندگی کھونیوالیکو بیوقوف نہ کہیں تو اور
کیا کہا جاوے۔ ہماری بہت سے دوست اعتراض کریں گے تو کیا دولت کمانا بری
بات ہے اگر دولت نہ کمائیں تو دنیا کے بیوہار کیسے چل سکتے ہیں۔

پیارے ناظرین ایسا کہنے والے ہمارے دوست سچ مچ بھولے مسافر ہیں
وہ نہیں جانتے کہ جیلخانہ کی مضبوطی اور آزادی حاصل کرنے سے کیا تعلق ہے کیونکہ
جسقدر جیلخانہ مضبوط ہوگا اسیقدر آزادی مشکل ہوجائیگی اسیطرح جسقدر دنیاوی
سامان زیادہ ہونگے اسیقدر مکتی دور ہوتی چلیجائیگی اور تکلیفیں بڑھتی چلیجائینگی
لیکن بعض دوست کہہ اٹھیں گے کہ دنیا کو جیلخانہ کہنا تم ایسے جھکی کا کام ہے ورنہ

...یا عیش و آرام کی جگہ ہے لیکن ہمارے یہ دوست بہت ہی زیادہ بھولے ہیں
...وہ نہیں جانتے کہ دُنیا کیا چیز ہی۔ اگر دُنیا جای عیش ہوتی تو کوئی بھی ایک
...ن کو چھوڑنا ہی پسند نکرتا کیونکہ دُنیا میں ہر شخص اپنی حالت پر قانع نہیں جس سے
...لوم ہوتا ہی کہ وہ جس حالت میں ہی وہ اُسے پورا آرام اور عیش تصور نہیں کرتا
...نہ ہی اپنی اُس حالت کو اپنی زندگی کا منزل مقصود تصور کرتا ہی بس جبکہ
...ل شخص بھی اپنی حالت کو اپنی زندگی کا منزل مقصود نہیں مانتا اور اُس کو
...چھوڑ کر آگے چلنے کی کوشش کرتا ہی تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ دُنیا انسان کی زندگی
...منزل مقصود نہیں صرف درمیانی راستہ ہی۔ اگر کوئی مسافر راستہ میں آرام
...تا ہے تو ضرور منزل سے دور ہی پڑا رہتا ہی اور سفر مثل سفر ہی سفر کو
...ے عیش کہنا غلطی ہی =

پیارے ناظرین دُنیا میں انسان کی عمر سے بڑھکر کوئی قیمتی چیز نہیں
...سان جو کچھ خریدتا ہی وہ عمر کے تبادلہ میں خریدتا ہی چونکہ عقلمند اور عالم آدمی
...نے تھوڑے وقت سے بہت زیادہ فایدہ اُٹھاتا ہی اور بیوقوف اور جاہل
...نے بہت سے وقت سے بہت تھوڑا فایدہ اُٹھاتا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی
...انسان کی عمر جسقدر زیادہ علم ہو گا اسیقدر زیادہ قیمتی ہو گی مثلاً جو آدمی بالکل

ان پڑھ اور بیعقل ہو وہ دن بھر میں محنت کر کے للعہ ماہوار حاصل کرتا ہے
اور اگر اُسے ذرا بھی علم ہو جاوے تو وہ آٹھ تک پہونچ جاتا ہے اسیطرح کا
اور بیوپار کا علم رکھنے والا سو پچاس روپیہ ماہوار حاصل کرتا ہو اور جہاں تک
علم بڑھتا ہو وہیں تک محنت کم اور فایدہ زیادہ ہوتا ہو جس سے صاف معلوم ہوتا
ہے کہ انسان کی عمر کی قدر بقدر اسکی علمیت کے ہوتی ہو یا یہ کہو کہ جسقدر علم ہوتا
اسیقدر وہ عمر کی قدر کو جانتا ہو لیکن افسوس تو یہ ہو کہ ہم خواہ کسیقدر دنیاوی
علم حاصل کرلیں تو بھی ہم اپنی عمر کی قدر کو نہیں جان سکتے اور یہی وجہ ہے کہ ہم
اپنی عمر کے بیش قیمت جواہرات کو بہت کم قیمت چیزوں کی عوض فروخت
کرتے ہیں +

پیارے ناظرین یہ تو آپکو ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ زندگی کا ایکدن بھی بڑی
بڑی سلطنتوں کی عوض نہیں مل سکتا تو پھر ہم خواہ لاکھ روپیہ ماہوار کیوں
نہ تنخواہ پاویں تو بھی وہ ہماری زندگی کی اصلی قیمت نہیں ہو سکتی اس سے
صاف معلوم ہوتا ہو کہ دنیا کے ساری مسافر خواہ وہ اپنے آپکو کیسا ہی عقلمند کیوں
نہ مانتے ہوں درحقیقت بھولے مسافر ہیں کیا ایسے بھولے مسافر جو اپنی زندگی
کی قیمت اور اپنے منزل مقصود یا راستہ کی روکاوٹوں سے ناواقف ہیں کسطرح

ں تقلید ہو سکتے ہیں بالکل نہیں ۵ اوخویشتن گم است کرا رہبری کند ٭ جو
دہی بھولے ہوئے ہیں اُن سے رہبری کی کیا امید ہو سکتی ہے اسواسطے
نیا کے خواہشمند جو منش جیون کی قدر سے ناواقف ہیں اُنکی پیروی کرنا
ہر ایک انسان کے واسطے سخت مضر ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ ایسے
سافروں کی تلاش کرے جو منزل مقصود اور اُسکے راستہ سے ٹھیک ٹھیک
واقف ہوں اور ساتھ ہی راہ کے لٹیروں اور دہوکھہ بازوں کے حالات سے
بھی آگاہ ہوں جن کو نہ تو شہر دنیا کے لٹکے ستا سکتے ہوں اور وہ اپنے مکان
کوٹھریاں بند کرکے اُن لڑکوں سے بچنے کا بھی علاج جانتے ہوں ٭

پیارے ناظرین! اس سنسار میں مذکورہ بالا اوصاف سے موصوف
صرف یوگی اور تارک الدنیا لوگ ہیں جن لوگوں نے تعلیم کی عمدہ دولت سے
اس جیون کے اُدیش یعنی منزل مقصود کو ٹھیک طور پر جان لیا ہے اور جن کو
اس منزل کا پُرنور راستہ یعنی ویدک دھرم کا بھی گیان ہے اور وہ اپنے مکان
کی کوٹھریوں کو بند کرنے یعنی اندریوں کو بھی روکنے کی لیاقت رکھتے ہیں اس قسم کے
یوگی ان بھولے مسافروں کے واسطے قابل تقلید ہو سکتے ہیں جن کے پیچھے
کر یہ لوگ بھی اپنی منزل مقصود کو پہنچ جاویں ایسے آدمیوں کی پہچان

یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کی قدر کو جانکر کسی دُنیاوی چیز کی عوض میں توفرو
نہیں کرتے بلکہ دوسرے لوگوں کی ترقی میں اپنی بیش قیمت وقت کو صر
کرتے ہیں پس جو اپنی عزت ۔ حکومت ۔ شہرت وغیرہ کسی قسم کی غرض
ملحوظ رکھکر دُنیا میں کام کرتے ہیں وہ تو دنیا کے بندے اور بھولے سا
ہیں اُن کے پیچھے لگنا زندگی کو خراب کرنا ہے اور جو لوگ تارک الدنیا اور بندۂ
خدا ہیں جنکی اندریاں اُن کے اختیار میں ہیں اور جو اپنے آتما کو اس شریر کا
راجہ سمجھتے ہیں اور تمام اندریوں اور من کو اُسکی خدمت کا سادھن سمجھتے
ہیں اور اُس کے راستہ یعنی دھرم کی کھوج میں رات دن لگے رہتے
ہیں اُنکو وقت سے زیادہ عزیز سوای دھرم کے اور کوئی چیز نہیں وہ کسی
دنیاوی چیز کے بدلے میں اپنی زندگی کا عزیز وقت نہیں کھونا چاہتے اُن
خیال میں تمام دُنیا کی دولت ہیچ ہے بلکہ وہ زندگی کے معاملہ میں دُنیا کو
ہیچ سمجھتے ہیں وہ آتما کی اُنتی کے سچے سادھن کا علم حاصل کرکے اُس
پوری طور سے کرتے ہیں۔

پیارے ناظرین آپ سوچ لیں کہ آپ نے آپ کو بھولا مسافر
راستہ میں لٹوانا پسند کرتے ہیں یا اپنی زندگی کی منزل مقصود کیطرف چلکر

سچے سُکھ کو حاصل کرنا چاہتے ہیں بھولے مسافر کیطرح نشہ کی حالت میں
تو اُنکو دُنیا کی خواہش اچھی معلوم ہوگی لیکن اُسکا نتیجہ ملنے پر آپ سوای
افسوس کے اور کچھ بھی نکر سکیں گے اسواسطے آپکا فرض ہے کہ منزل
مقصود اور راستہ کی تلاش کے واسطے ویدک سورج
کی روشنی کو حاصل کریں اور اس روشنی کی سہارے
برابر عمل کرتی جائیں جب تک کہ آپ
اُس منزل پر نہ پہنچ جاویں
کہ جو انسانی زندگی کا
منزل مقصود
ہے
اوم شم
ڈ

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ وِدیا اور وِدیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ستیہ وِدیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور وِدیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

آریہ سماج کی کل پستکیں ویدک دھرم پریس مراد آباد سے ملیں گی

اوم

ٹریکٹ نمبر ۳۸

۱/۱۹۵

جگناتھ کلنک سرا انترانہ

مصنفہ

[illegible]ن کرپارام شرما جگرانوی آنریری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
ممالک مغربی و شمالی

بار اول ... ۱۰۰۰ جلد

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

قیمت فی جلد [illegible]

اُوم

جگنّاتھ کا نے سُر ترانہ

پیارے ناظرین آجکل جگنّاتھ داس مرادآبادی بلبۂ اہل
ترانہ سنجی سے بزعم خود آریہ دھرم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر
دیکھکر عقلمند تو سوائے اُسکی بیوقوفی پر ہنس دینے کے اُسکی پادر ہوا
تحریروں کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے لیکن عوام جاہل لوگ جو بدان
مذہبی سے عاری ہیں اُسکو دھرم سبھا کا پنڈت سمجھکر دھوکھا جاتے
چونکہ آریہ سماج نے سنسار کے اُپکار کا بیڑا اُٹھایا ہے اور ہر ایک آریہ سنسا
شار پرک۔ آتمک اُنتی کو اپنا فرض سمجھتا ہے اسواسطے ہماری فرض
عدیم الفرصتی کے اُسکی قلعی کھولنے اور اُس کے اعتراضات کے جواب
مجبور کیا۔ ہم پبلک کو صرف دھوکھے سے بچانا چاہتے ہیں ورنہ ہمارا ا

مقصود نہیں +

لالہ صاحب ترانۂ دیانند کے صفحہ دو پر لکھتے ہیں۔ واضح ہو کہ سوامی
دیانند سرسوتی نے اپنی بےعلمی خواہ بدنیتی کے سبب مذہبی مسائل میں اسقدر
دست اندازی کی ہے کہ جو سراسر باعثِ گمراہی ہے۔ افسوس لالہ جگناتھ نے ایک
بھی ایسا مسئلہ پیش نہیں کیا جسکو سوامی جی نے اپنے خیال کے موافق تبدیل
کیا ہو۔ ہم لالہ صاحب کو زور سے چیلنج دیتے ہیں کہ اگر تم ایک بھی ایسا مسئلہ دکھاؤ
کہ جو کسی رشی نے نہ مانا ہو صرف سوامی دیانند نے اپنے من سے کلپنا کیا ہو
جب تک لالہ جگناتھ کوئی مسئلہ پیش نکریں تب تک اُنکی تحریرات پاگل کی بڑ سے
زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ رہی سوامی دیانند کی بےعلمی اسکو تمام دُنیا جانتی
ہے۔ جس اکیلے وِدوان کے مقابلہ میں کاشی کے سوامی وشودھانند
سرسوتی۔ بال شاستری۔ باوناچاری۔ مادھواچاری۔ تکراچند
ترک النکار پنڈت شوسہائے اور راجارام شاستری وغیرہ بہت سے
شاستروں کے عالم آئیں اور اُسکو نہ دبا سکیں۔ جس وِدوان کی وِدیا سے پنڈت
ہلدر جیسے وِدوانوں نے ہار مانکر اُنکی اٹل شکتی کو تسلیم کیا۔ جس وِدوان
کی دھارمک وِدیا نے ہند و جاتی کو جو عیسائی اور مسلمانوں سے ہمیشہ مباحثہ میں

دبتے تھے ایکدم دونوں پرہاوی کردیا اُسکو جگناتھ داس جیسے ویدوں کے ملازم بنیہ کا بعلم بتلانا سوای لالہ صاحب کی کم فہمی کے کیا کہا جاسکتا ہی۔ رہی سوامی دیانند کی بدنیتی اسکا حال پرمیشور ہی جان سکتا ہی۔ جگناتھ داس جیسے الہامی بنیہ سمجھتے ہونگے لیکن ہم لالہ جگناتھ سے یہاں ایک سوال کرتے ہیں۔ کیوں لالہ صاحب سوامی دیانند نے ویدوں کا کہیں ارتھ جانکر اُس کے خلاف کیا یا بنا جانے اگر کہو جانکر تو سوامی دیانند کو ویدوں کا جاننے والا مانکر اُسکو بعلم بتلانا تم جیسے نیک نیت سے ہی ہو سکتا ہی۔ اگر کہو بنا جانے تو اُن پر بدنیتی کا الزام لگانا ہی تمھاری کم عقلی کا ثبوت ہی۔ لالہ صاحب تمھارے لفظ ہی تمھاری شنکیہ علم کا ثبوت دے رہے ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ بعلمی سے لکھا یا بدنیتی سے۔ لیکن افسوس تو یہ ہے اگر تمہیں کچھ علم ہوتا تو تم اُنکی بعلمی کا ثبوت دیسکتے۔ اگر سمادھی وغیرہ سے اندرونی حالات جاننے کا مادّہ ہوتا تو اُن پر بدنیتی کا الزام عاید کرتے لیکن تم اِن دونوں سے محروم ہو پس تم شک میں ہوکر دوسروں کو ناحق بات کا اُپدیش کرنے سے اندھے کے پیچھے اندھے کدئے میں گرنے کی مثال کو سچ کر رہے ہو پس سمجھ لو کہ جو تمھاری دُم پکڑیں گے وہ خود

جانے کا سامان تیار کریں گے۔

صفحہ (۳۳) پر لالہ صاحب لکھتے ہیں کہ سوامی دیانند نے لکھا ہے کہ
گایتری منتر چاروں ویدوں میں ہے اور لالہ صاحب کو تین ویدوں میں
بیان ہے اتھروید میں نہیں۔ کیوں لالہ صاحب اس تحریر نے کس مسئلہ کو بگاڑا
سوائے لالہ صاحب کے اور کسی کی سمجھ میں نہیں آئیگا۔ لالہ صاحب آپ کسی
چاروں ویدی سے پوچھ دیکھئے اسی گایتری کا جاپ کرتے ہوئے پائیں گے
جب ویدوں کے ماننے والے ایک ہی گایتری کا جاپ کرتے ہیں تو لالہ صاحب
کا اعتراض فضول معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ ہم گایتری کی ویاکھیا پر ایک پستک
الگ لکھ رہے ہیں اسواسطے حوالہ وغیرہ وہاں پر دئے جائیں گے۔

آگے چلکر صفحہ ۳۴ میں آپ لکھتے ہیں

तदैक्षत बहु स्यां प्रजायेयेति

شرتی تیتری اپنشد کے نام سے لکھی ہے مگر یہ شرتی اپنشد مذکورہ بالا
میں نہیں ہے البتہ چھاندوگیہ اپنشد میں ہے۔ یہاں سے سوامی جی کی غلط فہمی
اظہر من الشمس ہے۔

واہ رے سمجھ بوجھ آپ اسی لیاقت پر کتاب لکھنے بیٹھا تھا کہ حوالہ کی

غلطی کو غلط فہمی تبلانے لگا۔ اوّل تو حوالہ کی غلطی پریس سی ہو سکتی ہی۔
بالفرض محال اگر سوامی جی کے حافظہ نے ہی غلطی کی ہو تو اُسکو فہم کی غلطی کہنا
تیرے جیسے پنڈتوں سے ہی ہو سکتا ہی گو یا فہم اور حافظہ دو طاقتوں میں
بے تمیزی سراسر جہالت کی نشانی رکھتے ہوئے یا کہو کہ الفاظ کے معنی
نہ سمجھتے ہوئے سوامی دیانند جیسے فاضل اجل پر اعتراضوں کا دعوی۔
سچ سچ اِسکو تمھاری ہی حسب حال کہا ہی

एका लज्जां परित्यज्य: सर्वत्र विजयी भवेत

اگر پیاپاٹ پڑھی لکھی ہوتی تو ضرور تجھ سے سوال کرتی کہ کیا چھاندوگیہ پرمانک
نہیں اور اِس غلطی سے کس مسئلہ میں فرق آگیا افسوس ایک بھی مسئلہ میں
دست اندازی ثابت نکر کے حوالونکی غلطی کو مسئلوں میں دست اندازی کہنا
بیوقوفی کی نشانی ہی۔

لالہ صاحب پھر صفحہ ۵ میں اپنی بے سُری بانسری سے ترانہ سنجی کرتے ہیں کہ

य आत्मनि तिष्ठन्नात्मनोन्तरो यमात्मा न वेद यस्यात्मा शरीरम इत्यादि

یہ برہدارنیک کا وچن ہی اور مہرشی یاگولکیہ اپنی استری میتری سے کہتے ہیں

اور ہ کو برہدار نیک وغیرہ میں بتلانا سوامی دیانند کی بعلمی کا ثمرہ ہی۔
پنڈت کی دُم تم کو شرم نہیں آتی کہ بلا لکھے پڑھے اور مضمون سمجھے
پر حملہ کرنا تیری جیسے لوگوں سے ہی ہو سکتا ہی کیونکہ برہدار نیک
نت پتھ براہمن کا ایک کانڈ ہی اور اُسمیں یہ شُرتی موجود ہی اور
ارنیک اُپنشد میں باقی ساری واک موجود ہیں صرف اِس واکیہ
بادیوں نے نکال دیا ہے۔ اِسکا سبب یہ ہی کہ اُپنشد میں شنکر بھاشیہ
ہیں اور شنکراچاریہ نے اِس واکیہ کو اپنے سدّھانت کے خلاف
بھاشیہ نہیں کیا اور نہ مول میں رکھّا پس جن لوگوں نے اُس
مول لیکر اُپنشد میں چھاپی اُنکو ایسا ہی چھاپنا پڑا لیکن برہدارنیک
تھ میں یہ موجود ہی اور سوامی جی نے برہدار نیک لکھا ہی۔
رکاش میں اُپنشد شبد ہی موجود نہیں پھر تمھارے اعتراض کی گنجائش
بالو لکیہ اور ادیالک سنباد ٹھہرانا یہ بھی تمھاری پانڈتیہ کا دوسرا
یونکہ اِس استھل کے شروع کا یہ واکیہ ہی۔

अथहैनमुद्दालकहारुणिापप्रच्छयाज्ञ
कयेतिहोवाच ॥

ارتھ ۔ یاگولکیہ نے میتری سے کہا کہ یہ ادیالکانے اروئی سے پوچھا تھا
اس سے پہلے بھی یاگولکیہ مہرشی بہت جگہہ میتری سے بتلا چکے ہیں کیونکہ
براہمن سے میتری اور یاگولکیہ کا سمباد شروع ہوا ہی اور ساتویں براہمن
جہاں یہ واکیہ ہی چلا گیا اور یاگولکیہ میتری سے دکھلا رہے ہیں کہ ایسا
فلانے فلانے سے کیا تھا اسطرح بیان کر دئیہیں جگناتھ کا مطلب یہ سمجھ
سوامی جی پر اعتراض کرنا اُنکے خودغرضی اور تعصب کا ثبوت ہی کیونکہ جب
اُنکے گرو منشی اندرمن اور سوامی جی سے اُس روپیہ کی بابت جو سبھا اور
مقدمہ کے خرچ کے واسطے بھیجا تھا جسکو منشی جی بعد مقدمہ کے پورا ہونیکے
اپنا حق سمجھتے تھے اور سوامی جی کسی ایسے ہی دوسرے موقع کیواسطے رکھنا
چاہتے تھے جھگڑا نہیں ہوا تھا یہی لالہ جگناتھ سوامی جی کی تعریف کر رہا تھا
پہلے چھاپہ کی پرستوتری میں لکھا ہے جب اُنکی بہکاوٹ سے جسطرح آدم
کو بہکا کر شیطان نے خدا سے ناراض کرایا منشی جی سوامی جی سے ناراض
ہوگئے تب سے اس نے خواہ مخواہ سوامی دیانند سرستی کو گالی دینا
ایمان ٹھہرالیا افسوس تو یہ ہی کہ یہ قوم اپنی اور الزام سوامی جی پر لگانے
کو انکو اس کا خوف ہوتا تو کبھی ایسے جھوٹ پر کمر نہ باندھتے لیکن لالہ صاحب

ہوشیار ہوکر اپنی قلم دوات کو گلے لٹکانا چاہیئے کیونکہ اب اُنکی دھورت
پول بہت جلد کھولی جائیگی ۔

آگے صفحہ ۵ میں آپ لکھتے ہیں :-

अग्निर्यथैको भुवनं प्रविष्टो रूपं रूपं प्रतिरू
पो बभूव एकस्तथा सर्व भूतान्तरात्मा रूपंरूप
प्रतिरूपो वहिश्च ॥

یہ شرتی بحوالہ منڈک اپنشد کے لکھی ہے مگر شرتی مذکور منڈک اپنشد میں
نہیں ہے یہاں سے سوامی جی کی بعلمی ثابت ہے ۔

واہ رے بوجھ بوجھکڑ شرتی مذکور جو کٹھ اپنشد کی ہے جو بھارت جیون
اپنشد کے صفحہ ۲۲ پہ موجود ہے ۔ یہ حوالہ کی غلطی جو پریس کرمچاریوں کے سبب
اُسکو سوامی جی کی بعلمی بتانا تجھ ایسے مورکھوں سے ہی ہو سکتا ہے کیا
اپنشد پرمان نہیں ہے جسکے واسطے سوامی جی غلط لکھتے ۔

ابھی حضرت یہ فرمائیے کہ کٹھ کی جگہہ منڈک لکھی جانیسے کس
میں دست اندازی ہوئی سچ ہے جناب آپ تو ادھر اُدھر کے جھوٹے اعتراض
کرنیوالوں میں ہیں آپکو تو اتنا ہی غنیمت ہوا ۔ اگر پریس والی کٹھ کی

نہ لکھتے تو تمھیں پنڈت کی دُم کیسے لگتی۔ آگے اس صفحہ میں اور لکھتے ہیں۔

तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् इत्यादि ॥

یہ دو شرتی بحوالہ مانڈوکیہ اُپنشد کے لکھی ہیں مگر اُپنشد مذکور میں یہ دو شرتی کہیں بھی نہیں ہیں ایسے شخص کو عالم اور فاضل سمجھنا باعث گمراہی نہیں تو اور کیا ہے

برعکس نہند نام زنگی کافور ٭

کیوں لالہ جگناتھ داس ایک تو یہ شرتی مانڈوکیہ کے حوالہ سے لکھی ہے اور دوسری شرتی کون سی ہے جو مانڈوکیہ کے نام سے لکھی ہے وہ کیا تمھاری پیٹ میں ہی ہضم ہو گئی لیکن لالہ صاحب آپکو جسقدر پبلک کو دہوکھا دینا آتا ہے اب اُس سب کی پول کھلنے والی ہے۔

پیارے ناظرین لالہ جگناتھ نے اوپر کی شرتی جو کنٹھ کی تھی حوالہ منڈک اُپنشد دیکھکر اور اس بیچ کی شرتی کو جسمیں منڈک کا حوالہ تھا اور وہ منڈک میں موجود تھی پبلک کو دہوکھا دینے کے واسطے حوالہ مانڈوکیہ اُپنشد کا کر دیا تاکہ لوگ مانڈوکیہ میں دیکھیں اور منڈک اُپنشد سے اسکے صحیح حوالہ کو تلاش کر کے لالہ صاحب کو دہوکھے باز نہ سمجھنے لگیں لیکن جھوٹ میں کچھ نہ کچھ کمزوری رہتی ہے اسواسطے لالہ صاحب یہ دو شرتی مانڈوکیہ کی لکھ گئے۔ ہمارے ناظرین خیال رکھیں انشرتیونکو

جگناتھ داس نے سوای جھوٹے الزام لگانے کے ایک بھی مسئلہ پیش نہیں کیا

ہیں سوامی دیانند نے دست اندازی کی ہو۔

آگے چلکر صفحہ میں لالہ صاحب لکھتے ہیں ۔

नास्तिको वेदनिन्दकः

کو بحوالہ منوسمرتی ادھیائے ۱۲ کے لکھا ہے مگر منوسمرتی کے ادھیائے ۱۲ میں

فقرہ ہرگز نہیں ۔

پیارے ناظرین یہ فقرہ منو ادھیائے ۲ شلوک ۱۱ میں موجود ہے۔ صرف

والا دھیائے کا فرق ہے۔

آگے اسی صفحہ میں لالہ صاحب لکھتے ہیں۔

रथेनवायुवेगेनजगामगुकुलं प्रति

امی جی کا مذکورہ بالا شلوک بھاگوت میں نہیں ہے۔ یہاں پر پریس والونکی

لطی ہے کیونکہ یہ پاٹھ اسطرح پر تھا۔

रथेनवायुवेगेन-जगाम गोकुलं प्रति

ال صرف درمیان کی لکیر یہ پریس والونکی غلطی سے اُڑ گئی پہلا فقرہ سکند

ادھیائے ۳۸ کے شلوک کا شروع حصہ سے اور دوسرا - ادھیائے ۳۹

کے شلوک کا آخری حصہ ہے جس سے سوامی جی کا مطلب یہ تھا کہ اس شلوک
سے اُس شلوک تک اکرور کے جانے کی کتھا ہے۔ افسوس لالہ جگناتھ نے
رہ راستی اور تحقیقات کو چھوڑ کر سوامی دیانند پر جھوٹا الزام لگانیکی کوشش کی ہے

پیارے ناظرین باقی بہت سی باتوں کا جواب پنڈت لیکھرام جی نے
رسالہ سانچ کو آنچ نہیں اس میں دیدیا ہے۔ اگرچہ ہمنے کچھ اعتراضوں کا جواب
لکھنا چھوڑ دیا ہے اسکا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہئیے کہ جگناتھ کے اعتراض صحیح ہیں بلکہ
ہم نے یہاں پستکوں کے نہ موجود ہونیسے اُنکو دوسرے نمبر کیواسطے ملتوی رکھا ہے۔
اُنکو بہت جلد دوسرے نمبر میں لکھیں گے اور منشی اندرمن کے وید دوار پرکاش کا جواب
جسپر لالہ جگناتھ نے بہت زور دیا ہے ہم نے ٹریکٹ نمبر ۱۶ یعنی وید کیسر نازل ہوئے میں دیدیا
ہے اور مکتی پرکاش کا جواب مکتی بیوستھا میں دیا گیا۔ باقی اعتراضوں کا جواب اوّل تو
رسالہ سانچ کو آنچ نہیں میں دیدیا ہے جسکو ہمارے ناظرین مطبع ست دھرم پرچارک
جالندھر سے منگوا کر دیکھ سکتے ہیں اور جو کچھ ایسے اعتراض باقی رہ گئے جن کا
جواب نہیں دیا اُسکا جواب ہم اگلے نمبروں میں دینگے۔

پیارے ناظرین افسوس تو یہ ہے کہ لالہ جگناتھ اپنی کُل کتابوں میں ایک
ہی مضمون کو لکھ کر [illegible]

اب وہ پنساری ہونیکا گھمنڈ کرنے لگا۔ اسیطرح پر لالہ جگناتھ داس کو سوامی
جی کی پستکوں میں کچھ حوالوں کے ادھیائے وغیرہ کی غلطی جو پریس
کرم چاریوں کی عدم توجہی سے ہو گئی تھی مل گئی جس سے لالہ جی نے اپنے
خبث باطنی سے پچاسوں قسم کے رنگ میں رنگ کر اپنے آپ کو پنڈت
ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو لوگ عقل سے بہرہ نہیں رکھتے اُنکا تو کہنا
ہی کیا ہے لیکن ہر ایک سمجھدار آدمی کا فرض ہے کہ اس ترشنکو سے سوال
کرے کہ یہ دکھلائے کہ سوامی دیانند نے کون سا مسئلہ مذہبی من سے گھڑا ہے
اگر لالہ جگناتھ نے ایک بھی ایسا مسئلہ دکھلا دیا کہ جو سوامی جی کا من گھڑت
ہو اور اُسکا ثبوت ہم کسی رشی کے واکیہ یا بیوہار سے نہ ثابت کر سکیں تو
اُس دن ہم بھی لالہ صاحب کے پانڈتیہ کے قائل ہو جائیں گے۔ اگر لالہ
صاحب یہ ثابت کر سکے تو ہم تسلیم کر لیں گے کہ سچ مچ لالہ صاحب کو دھرم
کرم اور شرم سے بالکل کنارہ ہے۔

پیارے احباب لالہ جگناتھ داس کہہ اُٹھیں گے کہ سوامی دیانند نے
مکتی سے واپسی کا مسئلہ اپنے من گھڑت مانا ہے لیکن اُنکو اپنی پرشنوتری میں
خود دیکھ لینا چاہیئے۔ اُنھوں نے خود مکتی سے واپس آنا تسلیم کیا ہے۔

یا بعض لوگ کہیں گے کہ سوامی دیانند نے نیوگ کا مسئلہ من سے گھڑا
سو نیوگ خود بیاس جی مہاراج نے بچتر انگد اور بچتر برج کی استری
سے کیا ہے جس سے پانڈو اور دھرتراشٹر پیدا ہوئے اور کنتی وغیرہ کا
بھی نیوگ کرنا ثابت ہے۔

پیارے ناظرین اگر لالہ جگناتھ کو اپنے پنڈت ہونے کا گھمنڈ ہو تو
جس دن اور جس جگہ وہ پسند کریں تو ذرا ایک گھنٹے کے واسطے تشریف لا
کر کے دیکھ لیں کہ آیا اُنکو ابھی تک سوامی جی کے سدھانت سمجھنے کا بھی
یا نہیں :-

پیارے ناظرین جسقدر اعتراض ستیارتھ پرکاش چھاپہ اوّل پر
ہیں اوّل تو خود سوامی جی مہاراج کے بذریعہ نوٹس رد کردینے سے کچھ
وقعت ہی نہیں رکھتے کیونکہ جسوقت وہ پستک سوامی جی نے دیکھا اسی
وقت اُنھوں نے اُسکے غلط ہونے اور چھاپنے والوں کی خرابی کا اشتہار
دیدیا تھا۔ بالفرض محال اگر اُنمیں سے بھی لالہ صاحب کسی سوامی جی کی
بات کو پرمان گھڑت ثابت کردیں گے تو بھی ہم لالہ صاحب کی لیاقت کی
داد دیں گے۔ لالہ صاحب کی باتیں آریہ سماج کو کچھ بھی نقصان نہیں

پہنچا سکتیں۔ اُن سے اصول دھرم سبھا کی ہی تردید ہوتی ہے اگر کسی کو نہ
یقین ہو تو ایک کتاب پڑھ کر اور غور سے مطالعہ کر کے دیکھ لے
مورتی تتو نروپن میں دھرم سبھا کی لئی جو لفظ لکھے ہیں پرشنوتری
میں دھرم سبھا کی اصولوں کو ذلیل کیا ہے ایسے
اور پُستک میں۔ اب ہم دوسرے موقع
پر پھر حاضر ہونگے۔

اُوم شانتی شانتی
شانتی

ٹ

آریہ سماج کے نیم

(۱) ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور۔ سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور جھوٹ کے چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار۔ یتھا یوگیہ برتنا چاہیے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

اوم

پوپ چپیٹر ناٹک

موسوم بہ

فریادِ پوپ

جسکو بابو چیدی پرشاد سیکرٹری آریہ سماج قصبہ امبیٹھہ ضلع سہارنپور نے واسطے فایدہ عوام
کے مرتب کیا

اور

بابو حکمت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مرادآباد نے چھپواکر شایع کیا

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں چھپا

قیمت فیجلد

التماس

کرتے تھے اہل ہند جو فریاد
پرستا پوجنا ہے جب جائز
کیا بزرگوں کو تھی نہ کچھ بھی عقل
حیف صد حیف اہل نصفت سے
آج ہمنے بغور و فکر تمام
فیصلہ قطعی یہ لکھا ہم نے
مچ گئی دھوم ہر طرف اسکی
لگے کہنے سبھی یہ دانشمند
کیوں نہ مسرور اہل ہند ہوویں
کسکا مقدور ہے جو از رہ عقل
اب تو واجب ہے ٹکی ہر دو فریق
اتنی دھرم دید کی چاہیں
واہ جی خاہ مرحبا تم کو

آریہ ہمپہ کرتے ہیں بیداد
کس لئے پھر ہے آتما بادی
محض نادان تھے ابا و اجداد
کوئی دیتا نہیں ہماپنی داد
سنکے سب دادخواہونکی فریاد
جسمیں ہے دعوے سا ملانکی داد
کاشی کیا متھرا کیا الہ آباد
بخوشی خرمی و با دل شاد
فیصلہ جب کہ ہووے حسب مراد
کرے اس فیصلہ کا استرداد
دور کریں دلوں سے بغض و عناد
کریں جھوٹے متونسے خوب بباد
آفریں صد ہزار تمپہ شاد

کیا ہی یہ اسم با مسمیٰ ہے — نام جس کا ہے پوپ کی فریاد۔
غرض ہے سب سے اپنی با عجز — دست وبستہ بنالہ و فریاد ہے۔
باد ظلمت سے اب یہ گلشن ہند — ہو گیا ہے جو ناگہان برباد۔
کریں کوشش اب ایسی سب ملکی — ہووے پھر سے جو یہ چمن آباد۔
چہچہاتی ہو عندلیب ہر دم — شاخ گل پہ بہ نغمۂ دلشاد

اوم

تمہید

پوپ صاحبان آریوں پر الزام لگاتے ہیں یہہ لوگ برہمنوں کو نہیں مانتے۔ دیوی دیوتا اوتاروں وغیرہ کی نندا کرتے ہیں پرتما پوجا جو وید انکول ہے اوسکو برا جانتے ہیں — تیرتھ برت شرادھ ترپن وغیرہ کرم کانڈ کو جسکا نتیجہ مکت یعنی نجات ہے برا کہتے ہیں۔ ویدوں کے ادلٹے معنے لگا عوام کو پرم پرا دھرم اور ستاتن کرم سے ہٹاتے ہیں۔

وغیرہ وغیرہ اگرچہ ان جملہ امور کی بابت بڑی شد و مد سے بحث ہو کر ان
کی تردید مین متعدد کتب و رسالجات بجانب آریہ سماج شائع ہو چکے ہیں اور
ثابت کیا گیا ہے کہ مقدس ویدوں میں بت پرستی کی کسی جگہ اجازت نہیں ہے
اور نہ آریہ لوگ برہمنوں کی تعظیم و تکریم سے منکر ہیں نہ دیوی دیوتا
اور اوتاروں کی مذمت کرتے ہیں نہ کرم کانڈ وغیرہ نت کرم سے کسی کو
مانع ہوتے ہیں نہ ویدوں کے برعکس معنی قرار دیتے دیتے ہیں یہ جو
کچھ ہے صرف پوپ صاحبان ہی کی سمجھ کا نتیجہ ہے - لیکن تاہم یہ
تکرار باہم فریقین کے اب تک بدستور چلا آتا ہے - کوئی بات طے ہو کر
قطعی فیصلہ نہیں ہوا کہ جس سے فریقین باہمی مخالفت چھوڑ کر ہم رنگ
و ہم خیال ہو کر یک جہتی و یگانگت سے بارتباط و اتحاد قلبی ویدک
دھرم کی ترقی و اشاعت میں مصروف ہوتے - بلکہ فریق اول ان
جملہ امور کی ترویج میں حارج ہوتا ہے جس کی اشاعت فریق دوم
بڑی کوشش و جانفشانی سے کیا چاہتا ہے اور یہ مراد اسوقت
تک کبھی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ باہم فریقین کے اول جملہ
امور کی بابت جو مابین ہر دو فریقین کے تنازعہ ہیں فیصلہ قطعی

نہ ہو اور وہ باہم رضامند ہوکر متفق الراے ہو جائیں ۔ چونکہ برہمن لوگ ہمیشہ سے باعلم وعقل و سربرآوردہ قوم چلی آئی ہے اور کبھی وہ زمانہ تھا کہ بوجہ عبادت وریاضت و لیاقت علمی وعملی برہمنان کے تمام آریہ لوگ اور چکرورتی راجہ مہاراجہ ان کے پیرو ہوکر رہتے تھے۔ لہذا ان کا اس قسم کا دعوے نہیں کہ سرسری توجہ کر کے بعد اوس کو نظرانداز کردیا جاوے۔ بلکہ نہایت غور و فکر سے بعد تحقیقات کماحقہ اوس پر کوئی قطعی فیصلہ یا حکم لکھنا مناسب ہے۔

اسلئے آج ہم بہ نظر مناسب غور و فکر سے اس مقدمہ مین پھر نظرثانی کرتے ہیں۔ تاکہ اگر کسی قسم کا دعوے مدعیان کا منجملہ اُن امور کے جو متنازعہ ہیں کُلاً یا جزاً سرسبزی کے لایق ہو تو وہ اُس سے محروم نرہیں بلکہ بخوشی مستفیض ہوں۔ چنانچہ آج ہم مضمون ذیل سے اسکا قطعی فیصلہ کرتے ہیں۔ فقط

فیصلہ عدالت عالیہ حق الامری باجلاس مسٹر صاف گو صاحب بہادر چیف جج واقعہ ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۰ع

مقدمہ

راند ڈاردول وپر پرتما پوجن وغیرہ

پوپ لیلا

پنڈت گیان شستر وید ہدہ ہیں وکیل برہمنان فریق اول مدعیان

بنام

دیلوراج وراج بہادر شرما وکیل آریاں فریق دوم مدعا علیہم

دعوی اثبات و استقرار حق مالکانہ پروہتائی و توہین مذہب پر پرتما پوجن وغیرہ۔

آج بحاضری وکلاء فریقین یہ مقدمہ پیش ہوا۔ وکلاء مدعیان کا بیان ہے۔ " اول یہ کہ پرتما پوجن پرم پرا سے چلی آئی ہے اور وید شاستر میں سب جگہ اسکی اجازت ہے۔ اگر اجازت نہوتی تو ہمیشہ سے اس کا رواج کیسے ہوتا کچھ عرصہ ہوا کہ سوامی دیانند سرستی جیو کے اپدیش سے مدعا علیہم نے پرتما پوجن

وغیرہ سناتن دھرم و پرم پراکرم کو چھوڑ دیا ہے۔ اور عوام کو بھی یہ اسی قسم کی جھونٹی ہدایت خلاف وید و شاشتر کرتے ہیں تاکہ وے لوگ بھی ست دھرم کو چھوڑ مثل ان کے گمراہ ہو جاویں۔

اگرچہ ہم سوامی جی کو برا نہیں کہتے کیونکہ وہ تو مہاتما اور بڑے بدوان تھے انہوں نے تو بدیا اور تپ کے بل سے کسی دیوتا کا منتر سدّہ کیا ہوا تھا ورنہ کسی شخص کی بذات واحد کیا طاقت ہے کہ صرف زبانی اپدیش سے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو اپنا مطیع کر لیوے لیکن جس دھرم کا وہ اُپدیش کرتے تھے اوس پر ایں کلجگ کے زمانہ میں کسی سے نہیں چلا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کیا بزرگوں اور رشیوں سے پہلے کسی کو بھی عقل نہ تھی کہ جو پرتما پوجن وغیرہ کو خلاف وید اور شاشتر کے سمجھ اسکی تردید کرتا۔ اِس سے دھرم میں بڑی ہانی ہو گئی ہے۔ اور مدعا علیہم کے وعظ و اپدیش سے روز بروز ہوتی جاتی ہے

دویم۔ برہمنوں کی تعظیم باعتبار فضیلت قومی کے ہمیشہ سے

چلی آئی ہے اور اسی وجہ سے جملہ ہندو ان کو شادی غمی و تیج تیوہار تیرتھ و جاترا وغیرہ کے موقع پر دان دیتے رہے ہیں۔

اب مدعا علیہم ہمکو نہ خود دان دیتے ہیں نہ اوروں کو دینے دیتے ہیں بلکہ سب کو دان دینے اور شرادھ وغیرہ شبہہ کرہوں کے کرنے سے مانع ہوتے ہیں۔ حالانکہ برہمنوں کا برہما کے سر سے اور چھتریوں کا بازو سے اور ویشوں ران سے اور شودروں کا پاؤں سے پیدا ہونا ہر طرح ثابت ہے اور اسی وجہ سے ہم لوگ ہمیشہ قابل تعظیم رہے ہیں۔ اب مدعا علیہم کہتے ہیں کہ قوم کوئی چیز نہیں جو برہمن وید شاستر سے واقف نہیں وہ شودر کی برابر ہے۔ اس پر بھی غور ہونا ضروری ہے۔

سوئم سری مہادیو جی و سری کرشن جی و نرسنگھ و باراہ و کچھ و مچھ جی وغیرہ جو چوبیس اوتار ہوئے اون کو بھی مدعا علیہم نہیں مانتے اور کہتے کہ پرمیشور کبھی اوتار نہیں بن سکتا۔ حالانکہ شاستروں میں جا بجا اسکا مذکور ہے اور عقلاً بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب پرمیشور کے بھگتوں پر کسی قسم کی تکلیف عائد ہوئی تب ہی اون کی رکھشا

لئے اوس نے اپنا اوتار دنیا میں ظاہر کیا مدعا علیہم اوتاروں اور
ی دیوتاؤں کے کشف و کمالات کو بھی جیسا کہ سری کرشن کا گوبر
ن پہاڑ کو انگلی پر اٹھا لینا اور سولہ ہزار گوپیوں سے بھوگ بلاس
وغیرہ بھی جھوٹا جانتے ہیں۔

ارم تیرتھ جاترا وغیرہ سے پاپوں کی لاذرتی یعنی کفارہ ہو کر
ن حاصل ہونا اور شرادھ و ترپن سے مردہ پتروں کا سیر یعنے
ن ہونا اور شرادھ کنندہ کا ہمیشہ کے لئے سوکھی رہنا شاشتروں
صاف طور پر لکھا ہے۔ اب آریہ لوگ ان شبھ کرموں یعنے کرم
وغیرہ سے بھی عام لوگوں کو منع کرتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ
ابہم کو پوپ کہتے ہیں اور خود اپنے قول پر عمل نہیں کرتے۔
ظاہر ہے کہ جو شخص ان کرموں کو نہیں کرتے وہ شاشتروکت
ے پاپی ہوتے ہیں اور بعد مرگ وے اور ان کے پتر ہمیشہ
نرک میں باس کرتے ہیں۔ اور مدعا علیہم جیسا کہ معاملات دینی
اورہ بالا میں دست اندازی کرکے عوام ہنود کو سناتن دھرم
پراکرم سے ہٹانا چاہتے ہیں ویسی ہی جملہ معاملات و رسومات

دنیاوی ہیں جنکا تعلق کچھ خاص دہرم اور کچھ خوشی و خورمی دنیاوی سے متعلق ہے سخت معترض و دست انداز ہوکر ورہمی برہمی پیدا کیا چاہتے ہیں حالانکہ اسکے باعث نہ صرف دنیاوی خوشیوں کا تعلق قطع ہوتا ہے بلکہ خاص دہرم کے معاملات میں بھی سخت ضرر پہونچتا ہے۔ چنانچہ مثلاً کہتے ہیں۔

(۱) یہ کہ بیوگان کا عقد ثانی یا نیوگ ہونا چاہیئے۔ لیکن عقد ثانی یا نیوگ بیوگان کا ست جگ اور ترتیا کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ اور اسی زمانہ کیلئے از روے شاستر اوسکا رواج جائز تھا۔ لیکن اب کلجگ کا زمانہ ہے اسمیں نیوگ کی کسی شاستر میں اجازت نہیں اور ظاہر ہے کہ اشراف اور خاندانی لوگ اس رسم سے کمال پرہیز رکھتے ہیں کیونکہ بیوہ عورات کے دوسرا خصم کرنے سے خاندان میں بڑا بٹہ لگتا ہے۔

(۲) آریہ لوگ مسلمان اور عیسائی وغیرہ ملیچھ لوگوں کو بھی اپنی سوسایٹی میں شامل کرلیتے ہیں اور وید شاستر اونکو پڑہنے کیلئے دیدیتے ہین۔ حالانکہ وید شاستر کا پڑھنا سواے برہمن

...ہری کے کسی کو حکم نہیں اور ملیکش لوگوں کے تو سامنے بھی پڑھنا
...رک میں جاتا ہے - چہ جائے اسکی کہ انکو پڑھنے کیلئے دیا جانے
...ظاہر ہے کہ جب مسلمان اور عیسائی وغیرہ ملیچھہ لوگوں کو بھی ہندو
...با تو پھر ہندو دھرم میں کیا خاک پوتر تا رہ گئی گویا ہندو دہرم کی
...رکٹ گئی -

(...) مدعا علیہم کہتے ہیں کہ استریوں کو بھی بدیا پڑھانی چاہیئے - چنانچہ بہت
...ے زنانہ اسکول انہوں نے مستورات کی تعلیم کیلئے جاری کر دئے
...ں لیکن حقیقت میں بڑی ہانی کی بات ہے اور مستورات کو
...فاحشہ اور بدکار خود مختار وازاد بنانیکا ایک اعلے سبب ہے
...کہ جب مستورات لکھہ پڑھ جائینگی تو وہ پھر مردوں کے بسمین
...نہ رہینگی اور جس سے چاہے خط و کتابت کر کے گہر سے نکلجایا کریں
...علاوہ اس کہ استریوں کو پڑھانیکی کسی شاستر میں اجازت بھی نہیں -

(...) کہتے ہیں کہ شادی لڑکا و لڑکی جبکہ لڑکا ۲۴ سال اور لڑکی
...سال کی عمر میں ہوجاوے تب شادی ہونی جائز ہے -
...ن یہ بات پاپ کا کارن ہے کیونکہ شکر لوده شاستر میں

صاف لکھا ہے کہ جس گھر میں ۹ برس کی عمر سے اوپر نت کماری کنیا ہو جاوے اوس کی ماتا وغیرہ ہمیشہ کیلیئے نرک میں باس کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب آجکل کلجگ کے زمانہ میں گیارہ برس کی عمر میں عورت کے لڑکا پیدا ہو جاتا ہے تب ۱۶ برس کی عمر تک اوسکو کماری رکھنا کسطرح جائز ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں کہتے ہیں کہ شادی لڑکا لڑکی کی حسب پسند اونکی رضامندی سے ہونی چاہیئے اور وقت شادیکے نوگرہ و گنیش وغیرہ کی پوجا بالکل فضول ہے۔ اور شادیوں میں رنڈی نقالوں وغیرہ کو ہرگز نہ بلانا چاہیئے اور نہ آتش بازی و باغ باڑی وغیرہ میں بیجا خرچ کرنا مناسب ہے۔ حالانکہ ایسا خیال عیسائی لوگوں کا ہے۔ اور شادی شاستر بدھی کے خلاف ہونے سے تمام کٹم ادھرمی اور پاپی ہو جاتا ہے۔ اور دیوتا اپرسن یعنی ناخوش ہو کر سراپ دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب شادی میں نوگرہ گنیش وغیرہ کی پوجا ہی نہوئی تو وہ شادی کیا ہے وہ مثل مسلمانوں و عیسائیوں کے گویا ایک طرح کا نکاح ہے

اور بدون رقص رنڈی نقالوں و نیز آتشبازی و باغباڑی وغیرہ سامان خوشی محفل میں شادی کو کب زیبائیش ہو سکتی ہے۔ اگر یہ جملہ سامان اس وقت میں موجود نہوں تو محفل شادی مجلس ماتم بدتر نظر آتے۔ اور دنیا میں روپیہ اسی واسطے پیدا کیا جاتا ہے کہ ایسے موقعوں پر دل کھول کر خرچ کیا جائے۔

پس عدالت غور فرماوے کہ ہمارے معاملات دینی و دنیاوی میں آریہ لوگ کیسی رخنہ اندازی کیا چاہتے ہیں۔ ہم امیدوار ہیں کہ مدعا علیہم کو تدارک کیا جائے اور سماجک کارروائی حکمتاً بند فرمائی جاوےگی۔ تاکہ عام ہندوؤں پر ان کے خیالات کا اثر نہ ہو پہنچے ورنہ ضرور کسی روز فساد عظیم برپا ہو کر غدر ہو جائیگا۔ کیونکہ جب ہم لوگوں کی اجیوکا اور مذہب میں یہ لوگ سخت فتور مچا رہے ہیں حالانکہ انکو واجب تھا کہ یہ اپنے دھرم پر قایم رہکر ہر طرح ہمارے ممنون و مشکور ہوتے کہ ہم ہمیشہ انکو دھرم اور گیان کا راستہ بتلاتے رہتے ہیں:-

خلاصہ بیان فریق دوئم کا ہے

اول یہ کہ ہمارے مذہب میں چار وید چھ شاستر اٹھارہ سمرتی
اٹھارہ پوران ہیں منجملہ اون کے چار وید تو ایشور کرت ہی ہیں
اور باقی سب منش کرت مانے گئے ہیں۔ چونکہ سمرتیوا ور پرانوں میں
باہم بڑا اختلاف ہے اور جملہ اجتماع ضدین کے حالات سے بھری
ہیں اس لئے جو بات کسی دہرم شاستر یا سمرتی یا پورانوں میں ویدوں
کے مطابق ہے وہ ہی قابل تسلیم ہے اور تحقیقات سے پایا گیا
کہ چھ شاستر اور منو سمرتی بھی وید انکول ہونے سے قابل پذیرائی
ہیں باقی سب کتب ہیچکارہ ہیں۔ پس جو بات ویدوں یا چھوں شاستروں
یا منو سمرتی کے اس حصہ میں جو وید کے مطابق ہی لکھی ہے وہ سب
بدل وجان منظور ہے۔ ہمنے خوب غور سے دیکھا ہے۔
الا کتب مذکورہ میں کیجگہ بت پرستی کی اجازت نہیں۔ اور عقلا
بھی ثابت ہے کہ پرمیشور ایسے فضول و نامعقول کام کیلئے کبھی
اجازت نہیں دے سکتا۔ عدالت غور فرمادے کہ جب پتھر محض
بےحس و حرکت ہے اور اوسمیں حرکت و قوت تمیز و متخیلہ وغیرہ
بالکل نہیں۔ جب ہم چاہیں بنائیں یا بگاڑیں وہ ہمارا کچھ نفع
یا نقصان نہیں کرسکتا اور [illegible]

وش ہوسکتا ہے۔ تو اوسکی پرستش کرنیسے بجز حرکت لغو کے
ر کیا حاصل ہے اور مدعیان جو کہتے ہیں کہ سوامی دیانند سرستی
ی نے کسی دیوتا کا منتر سدّھ کیا ہوا تہا اس سبب سے اُنہون
ے ہزاروں لاکہوں آدمیونکو اپنا مطیع کر لیا اور پہلے بزرگون نے
ر بدوالوں سے کیا کیسکو عقل نہ تہی جو بت پرستی وغیرہ کو دور
رتا سو حقیقت میں یہ اونکی سمجھ کا پھیر ہے۔
سوامی جی مہاراج کو سوائے ایک ودیا منتر کے اور کوئی جہونٹا
منتر جنتر نہ آتا تھا۔ ایسی خلاف قیاس باتوں کی وہ خود تردید
رلاتے تہے حقیقت میں وہ بدیا کا بہنڈارہ تہے۔ جو شخص اُنکی
ن سنتا تھا جدہر کو وہ منہہ اوٹہاتے تہے اودہر ہی ہزاروں
ی تشنگان کربلا کیطرح آب زلال اپدیش کیطرف دوڑتے
ہے۔ اور مدعیان اگر تواریخ سے کچھ واقف ہوتی تو بزرگان عقلا
لف پر ہرگز الزام عدم تردید بت پرستی کا نہ لگاتے کیونکہ واقفان
اریخ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ مہابھارت کے بعد ابدیا اندہکا
پلنے سے حد ہوا۔ تک یہ ورت میں ایسے طوائف الملوکی رہی
جسکا بیان نہیں ہو سکتا کہ جہاں مذہبی تقریر کی سمجھ علیحدہ

زبان ہلائی اور گردن الگ۔ پس جب حال ہو تو کیونکر آزادیسی کوئی اُپدیش کر سکتا
دوئم برہمنوں کی تعظیم سے ہم ہرگز منکر نہیں لیکن باعتماد قومیت کسی کو
فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی۔
اور ظاہر ہے کہ انسان کو فضیلت باعتبار علم و عمل کے ہو سکتی ہے باعتبار نطفہ کے
نہیں جو انسان بے علم ہے وہ مثل حیوان کے ہے علمی و عملی
فضیلت ہی کی وجہ سے برہمن لوگ قابل تعظیم و تکریم مانے گئے
ہیں جب ان لوگوں میں وہ صفات نہیں تو کیسے قابل تعظیم ہو سکتے
ہیں۔ نہ ہم دان دینے کو برا سمجھتے ہیں اور نہ کسی کو ہم دان دینے
سے روکتے ہیں ہاں صرف یہ کہتے ہیں کہ دان سوپاتر یعنی شخص
مستحق کو دینا چاہیے۔ اور نہ از روے وید برہمنوں کا کہنا
کرم وید کا پڑھنا پڑھانا جگ کرنا کرانا دان دینا دان لینا ہے
پس جس حالت میں یہ لوگ اپنے کرموں میں ہیرورت نہیں۔ اور
اپنا فرض ادا نہیں کرتے تو دان لینے کے کیونکر مستحق ہو سکتے
ہیں علاوہ ازیں الکاشکم لیٹر بکس نہیں کہ جیسا اس میں خط
ڈالنے سے مکتوب الیہ کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ ویسی ہی

ویسے ہی شہزادہ کا مال ان کے شکم میں ڈلنے سے مردوں تک پہنچ جاتے۔ اور مدعیان جو برہمنوں کا برہما جی کے سر سے اور چھتریوں کا بازو سے ویشوں کا ران سے شودروں کا پاؤں سے پیدا ہونا بیان کرتے ہیں۔ سو یہہ محض اونکی نافہمی ہے۔ کیا کسی مرد کے جسم میں چار بچہ دان ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ سر و بازو و ران وغیرہ میں دروازہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ایشور کا قانون قدرت ہمیشہ یکساں ہے پیدایش سرشٹی کی اسی طور پر ماننے کے لائق ہے جیسا کہ وید اور منوسمرتی میں صاف طور پر لکھا ہے دوسرے طور پر ہرگز نہیں۔

سوم پرمیشور کا اوتار بلاشک ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب یہہ امر مسلم الثبوت ہے کہ پرمیشو انتریامی سرو بیاپک اجنما اجر امر یعنی عالم الغیب محیط کل لاجسم غیر فانی قایم بالذات ہے تو وہ کیونکر کسی جسم میں آکر اوتار بن سکتا ہے جب اوسنے کسی جسم میں حلول کیا تو اوسی وقت وہ محدود و محیط و ہیچمدان و فانی ہو گیا اور وہ جملہ صفات حسنہ جو اوس کی خدائی کے شایان تھے نہ رہیں۔ علاوہ ازیں نہایت شرم کی بات ہے کہ مدعیان اوس جگت پتا چیتن سروپ سرب شکتیمان سرشٹی

کرتا۔ پرماتما کو کہتے ہیں کہ وہ سور و مچھلی وغیرہ کا اوتار بن گیا قطع نظر اس
کے بالغرض محال اگر پرمیشور پہلے اپنے بھگتوں کی رکشا کیلئے اوتار بن جاتا
تھا تو اب کیوں نہیں بنتا۔ کیا اسوقت دُشٹ پرشوں سے اوسکے
بھگتوں کو تکلیف نہیں پہونچتی۔ رہا کشف وکرامات کا حال سو
ایسی واہی فضول باتیں وہی لوگ مانتے ہیں کہ جو علم وعقل سے بے
بھرہ ہوتے ہیں۔ بالفرض بقول مدعیان اگر برہما کے چار منہہ اور
راون کے دس سر اور دیوی کے ہزار ہاتھ ہوئے اور کرشن جی
نے گوبردہن پہاڑ کو اُنگلی پر اٹھالیا اور اگست منی نے تمام سمندر
کے پانی کو کف دست میں رکھکر آچمن کرلیا اور ہنومان جی لنکا چھوڑ
پلنگا کود گئے تو ہمکو اس سے کیا فائدہ ہے۔ ایسی باتوں کے سُننے سے
ہماری دینی یا دنیاوی کیا بھلائی ہو سکتی ہے۔ حقیقت میں بزرگان
مدعیان نے ایسی خلاف قیاس وجھوٹی لیلائیں بنا سب کو دھرم
میں پھنساکر انسان سے حیوان بنادیا۔

چہارم تیرتھوں کے درشن واشنان سے جو مدعیان پاپوں
کی نورتی اور مکت کا حاصل ہونا بیان کرتے ہیں سو یہہ بھی اونکی

نہی پرنڈال ہے۔ کیونکہ جب تک ودیا سے گیان ہوکر انتہ کرن شدھ
ہوئے تب تک مکتی کا حاصل ہونا قطعی غیر ممکن ہے۔ اور مدعیان نے شاید
مکتی کو بازار کی شیرینی سمجھ رکھی ہے کہ جہاں گنگا جی میں ایک غوطہ لگایا
سب پاپ نوودس گیئے۔ عالیجاہا جا غور ہے کہ ہزاروں چوہڑے چمار قصاب
قمار باز و میخوار وغیرہ بدافعال لوگ گنگا جی میں ہر روز غسل کرتے ہیں۔
لیکن کیا صرف اشنان سے اونکے گناہ دور ہوکر مکتی حاصل ہو سکتی ہے ہرگز
نہیں اور تیرتھوں پر جاکر برہمنوں کو دان دینا اور شرادہ کا مال کھلانا
کرم کانڈ ہرگز نہیں کہلا سکتا۔ نت کرم یا کرم کانڈ حقیقت میں وہی ہے
جسکی تشریح منوسمرتی وغیرہ دہرم شاستروں میں مفصل ذیل درج ہے
جیسے سچ بولنا جگ و سندہیا وہون وغیرہ کا کرنا ماتا پتا کی سیوا میں
رہنا دغابازی و جعل سازی و بدافعالی وغیرہ سے پرہیز کرنا۔
حقیقت میں مدعیان نے اسی قسم کے شرادہ و ترپن و تیرتھ و برت
وغیرہ کے ڈہکوسلہ پھیلا کر تمام آریہ ورت کو لوٹ کھایا ہے ہم چاہتے
ہیں کہ عدالت انکو پابزنجیر کردیوے تاکہ یہ لوگ گڑبڑ نہ مچاویں۔
پراوپکار کے کاموں میں ہارج نہوں۔ اور واضح ہو کہ یہ لوگ

نہ صرف دینی خیالات میں پست دانش ہیں بلکہ اونھیں نامعقول وبعیداز قیاس خیالات کے اثر سے رفاہ عام امور کیطرف بہی ذرا متوجہ نہیں ہونے مثلاً کہتے ہیں کہ بیوہ مستورات کا عقد ثانی یا نیوگ ہنونا چاہیئے۔ اور شاستر میں نیوگ بیوگان کا ہونا ست جگ اور تیرتیا کیلئے مخصوص کیا گیا ہے اب کلجگ کا دورہ ہے اسمیں نیوگ کا ہونا ازروے شاستر ممنوع ہے۔ لیکن عدالت غور فرمادے۔

ا۔ یہ منو وغیرہ دہرم شاستروں میں جا بجا نیوگ بیوگان کی صاف اجازت ہے اور اسمیں کوئی قید ست جگ و ترتیا وغیرہ کی نھیں۔ اور ہمیشہ یہ رسم برابر جاری تھی۔ ماسوا اسکے دیکھنا چاہیئے کہ نیوگ بیوگان نہ ہونے کی وجہ سے کیسے کیسے فتور آریہ ورت میں برپا ہو رہے ہیں۔ ہزاروں بیوہ زہر کہا مرتی ہیں۔ ہزاروں شریف خاندان کی مستورات نیچ قوم کے لوگوں کے ساتھ بہاگ جاتی ہیں۔ لاکہوں حمل حرام گر کر روز مرہ خون بے انتہا ہوتے ہیں۔ غرضیکہ بیوہ عورات کی تمام زندگی ایسی خراب حالت سے قطع ہوتی ہے کہ جسکا بیان لا بیان ہے۔

حقیقت میں خداوند تعالے نے مرد و عورت کو ایک خدمت کیلئے پیدا

کیا ہے۔ یعنی اجرائے سلسلہ تولید و تناسُل کیلئے۔ لیکن جوان مرد یا عورت کو تمام عمر کیلئے اونکی خدمات سے جو قادر قدرت نے اون کے پیچھے لگائی ہوئی ہے مجبور رکھنا گویا انتظام خدائی میں غدر برپا کرنا ہے۔ جس سے انقطاع سلسلہ تولید و تناسُل کا لازم آتا ہے۔ نمعلوم کہ مدعیان کی عقل کہاں گم ہو گئی کہ جو اس قسم کی بیجا و فضول لاطائل دلائل سے اپنے دعوے کی سر سبزی چاہتے ہیں ؎

۲۔ مدعیان کا جو یہ عذر ہے کہ آریہ لوگ مسلمان و عیسائیونکو بھی اپنی سوسائٹی میں شامل کر لیتے ہیں اور وید شاستر اونکو پڑھنے کیلئے دیتے ہیں۔ سو واضح رائے عدالت ہو کہ جب یہ بات مانی گئی کہ وید الیشور کرت یعنی کلام الٰہی ہیں اور سب مخلوق اور سب مخلوق ایک ہی الیشور کی سرشٹی ہے تو یہ بات ہرگز لازم نہیں آتی کہ پرمیشور کی تمام نعمائے دینی و دنیوی صرف ہندوان یا آریوں ہی کیواسطے ہیں جیسے آگ پانی ہوا اور انواع اقسام کے پھل پھول وغیرہ نعمت خداداد جملہ انسانوں کیلئے ہیں ویسی ہی اوسکا کلام بھی سب کے فائدہ کیواسطے ہے نہایت تعجب کی بات ہے کہ ویدوں کے اُن بے انتہا

فوائد سے کہ جو روحانی خوشی وجاودی زندگی کی بنیاد ہیں
اوس سے صرف ایک فرقہ مستفیض ہو - باقی تمام لاکھوں کروڑوں
انسان اوسکے فوائد سے محروم رہیں - علاوہ ازیں منوسمرتی
وغیرہ دھرم شاستروں میں ہر ایک گناہ کیلئے پراشچت
لکھا ہے - چنانچہ اس کام کیلئے بھی یعنی جو شخص اپنے حقیقی دہرم
سے تپت ہوجاوے پراشچت تحریر ہے -

اور نہ اس میں سوائے فائدہ کے قوم ہنود کا کوئی نقصان متصور ہے
حقیقت میں مدعیان کو اپنے گھر کا حساب بھی نہیں آتا - اگر یہ لوگ جانتے
کہ آریہ ورت میں پہلے کسقدر ہنود آباد تھے اور اب کسقدر ہیں تو کبھی ایسا
فضول دعوے ہرگز پیش نہ کرتے - تواریخ سے ثابت ہے کہ ۲۴ کروڑ
آریہ اسجگہ آباد تھے - اب اٹھارہ ۱۸ کروڑ باقی رہگئے ہیں - ۶ کروڑ عیسائی و
مسلمان ہوگئے - عالی جاہا ہی تو ہمنے یہ خیال مصلحت اندیشی عموماً ایسے
لوگوں ہی کو آریہ بنایا ہے کہ جو دس ۱۰ بارہ ۱۲ سال سے مسلمان یا عیسائی
ہوگئے تھے - لیکن ہمارا ارادہ تو آئندہ یہاں تک ہے کہ اگر محمد صاحب
یا مسیح [illegible] یا موسی صاحب کیوقت کا بھی کوئی مسلمان یا عیسائی

ھم کو ملیگا تو ضرور مباحثہ کر کے اوسکو بھی آریہ بنالینگے۔ یا بشرط راستی خود اوسکے طریقہ کو مان لینگے۔ کیونکہ ہر طرح ثابت ہے کہ پیشتر سوائے ایک آریہ دھرم کے کوئی مذہب بھوگول میں رائج نہ تھا۔ یہ جسقدر فرقہ ہنود نصارا و اسلام میں موجود ہیں سب ویدک دھرم بگڑ کر پیدا ہوئی ہیں۔

۳۔ ظاہر ہے کہ بدون بدیا کے انسان پشو سمان ہے۔

نہایت افسوس ہو کہ مدعیان سلسلہ تعلیم نسوان میں رخنہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ عدالت غور فرماوے کہ مستورات کو تمیز گفتگو و نشست برخاست وغیرہ کیوں نہیں بے علمی سے گہر کے کسی کام کو یہ خوش اسلوبی سے کیوں انجام نہیں دیتی بیعلمی سے اولاد کی پرورش و تربیت بھی اچھیطرح کیوں نہیں کر سکتی۔ بے علمی سے۔ مستورات صدہا دیوی دیوتاگوگا پیر د شیخ ستدہ وغیرہ کو کیوں پوجتی ہیں۔ بے علمی سے مستورات کو بجائے تعلیم و تربیت اولاد و انتظام خانہ داری کے سب سے زیادہ زیور گہڑانے دپارچہ ریشمی وغیرہ کا کیوں فکر رہتا ہے۔ بے علمی سے۔

پس مستورات کو جب علم حاصل ہوگا تو انکی یہ حالت ہرگز نہ ہو

گی۔ ودیا سے مرد ہو یا عورت کبھی بدکار نہیں ہو سکتے۔ بشرطیکہ وہ
ودیا سر لشیٹ اور جتیارتھ ہو۔ طرایق تعلیم بھی عمدہ ہو۔ چنانچہ بیشتر ازیں
کے صدہا استریاں گارگی وغیرہ بڑی بڑی عالمہ ہو گذری ہیں۔
جنکے واقعات وحالات سننے سے طبیعت از بس مسرور ہوتی ہے۔
پس ودیا ہی جملہ امور دینی و دنیاوی میں کلید گنج مقصود کی ہے
نہ معلوم کہ مدعیان کس قسم کے نشہ میں مخمور ہیں کہ جو اس قسم کی فضول
باتیں پیش کرکے اپنی نادانی پر دوسروں کو مطلع کرتے ہیں۔
(۳) شادی کم سنی و فضول خرچی شادی و غمی وغیرہ کے بارہ میں جو
اعتراض مدعیان کا ہے اوس پر عدالت غور فرما سکتی ہے۔
عالی جاہا اسی شنکر بودہ پستک نے جسکا حوالہ مدعیان پیش کرتے
ہیں اور جسکی رو سے فی زمانہ تمام قوم ہنود میں شادی کا رواج
جاری ہے تمام آریہ ورت کا ستیاناس کر دیا ہے۔
حقیقت میں اس کو شنکر بودہ نہ کہنا چاہیئے بلکہ شنکر ناش کہنا مناسب
ہے۔ جائے غور ہے کہ شادی سے مراد خانہ آبادی ہے نہ کہ
خانہ بربادی ہے۔ جبکہ لڑکا و لڑکی کو بلا رضامندی ہی ایک دوسرے

...بڑ و بکری کیطرح جسکے ہاتھہ چاہیں بیع یا فروخت کر دیں تو وہ مقصود
...ادی سے ہونا چاہیئے کب حاصل ہو سکتا ہے - علاوہ ازیں جبکہ
...رے اصول حکمت عورت ۱۶ سال و مرد ۲۴ سال تک پورا جوان
...ار نہیں ہو سکتا تو اُنکا وہ عہد و پیمان جو شادی کیوقت بحالت
...نی بلا رضامندی اُن کے برہمنان وغیرہ کی معرفت کرایا جاتا
...ب جائز ہو سکتا ہے - اور جبکہ ہر اک کو دوسرے کی عادات
...رکات اخلاق و آداب و صورت و شکل قد و جسامت پسند نہو
...انک اونکی عمر آسایش سے کیونکر قطع ہو سکتی ہے -
...یہ بات جب تک کہ شادی لڑکا لڑکی کی سن بلوغ میں باستر ضیاً
...ی سو یمبر کی ریتی سے نہو - کیونکر حاصل ہونا ممکن ہو - لیکن
...بت حال یہ ہے کہ اس قسم کی شادی میں برہمنان کے
...نہ لوگ یہ وگنیش وغیرہ کے نام سے ایک پیسہ نہیں لگ سکتا -
...ی لئے یہ لوگ شور و شر مچا رہے ہیں - ایسی شادی کو یہ لوگ
...بانو نکی رسم قرار دیتے ہیں - عدالت انکی ٹھگی و جعلسازی
...خوب خیال رکھو - اور افسوس ہے کہ مدعیان بجائے ویدمنتر و ملنا

اور یگ وہون کے فاحشہ عورات ونقال یعنی رنڈی وبھڑوی
کے بے سر وپا بکنے کو پسند کرا اپنی نافہمی سے تمام قوم ہنود کو
کیا چاہتے ہیں - کیا یہ امر کسی سے پوشیدہ ہے کہ شادیوں میں
دباغبارٹری ورنڈی نقال وغیرہ کے فضول اخراجات سے سو
خانہ بربادی وتعلیم بدکاری کے اور کچھ حاصل نہیں معلوم ہوتا ہے
کہ شاید مدعیان کو مالیخولیا کی بیماری ہے - جو اس قسم کی واہی
باتیں کہہ رہے ہیں پس عدالت جب تک مدعیان کے سر سے بار
مارتول جہالت کو نہ نکالے گی تب تک یہ لوگ برابر پر ایکار ورفا
امور کی ترویج میں سخت حارج رہینگے - عالیجاہا فی الحقیقت یہ سب
صرف بت پرستی کے سبب سے ہیں کیونکہ گنیش وہنومان ومہا
ورام چندر وکرشن جی وغیرہ کی مورتیاں محض اسی سبب سے
پوجی جاتی ہیں - اور مدعیان جو کچھ ناواقف لوگوں کو وہم میں
کرلوٹتے ہیں اوس کا باعث صرف بت پرستی ہے -
جب یہ تنازعہ طے ہوگا تو سب تنازعہ ازخود رفع ہو جائینگے - حضور
خاوندی ویدوں اور شاستروں کے اصل مطالب پر غور فرما کر

کو فیصل فرماویں تاکہ سب تنازعات رفع ہوں لیکن بت پرستی میں
سوائے اون قبوحات کے کہ جو گذارش کیئے گئے ہیں اوسکے تمام عیوب
کو بھی عدالت مدنظر رکھے اگرچہ بت پرستی کے تمام عیوب و نقص کو
اسوقت ظاہر کرنا گویا عدالت کی سمع خراشی کی ایک گونہ تکلیف دینا ہے
لیکن مشتے نمونہ از خروارے یہ ہے۔ کہ لاکھوں و کروڑوں روپیہ
مندروں وغیرہ کی تعمیر میں خرچ ہوتا ہے اور فائدہ اس سے کچھ بھی
نہیں۔ دوئم جو مرد و عورت مندروں میں کتھا سننے یا درشن
کرنے کے لیئے جاتے ہیں وہ اکثر ناخواندہ و بعیلم ہوتے ہیں۔
برہما اور گیان سے اونکو کچھ بہرہ حاصل نہیں ہوتا۔ فیصدی پچاس مرد
و عورت اونمیں ایسے ہوتے ہیں کہ جو محض شہوت پرستی و عیاشی کے
لئے آتے جاتے ہیں۔ اور انکھیں دو چار ہونے پر اکثر میل جول
کر لیتے ہیں۔ اور اکثر عورات تیرتھوں پر اسی بہانہ جاتی ہیں۔
پس اب عدالت غور فرماوے کہ کیسے کیسے بد نتائج اس
بت پرستی سے ظہور میں آرہے ہیں۔ اور نہایت افسوس یہ ہے کہ
مدعیان کو ایسی باتیں سنکر شرم بھی نہیں آتی اور جب مدعیان

خود مہادیو کے لنگ کو پوجنا ثواب دارین خیال کرتے ہیں تو ایسے
بیجا اور لوچ دعوؤں کے پیش کرنے سے اونکو کیا ننگ وعار ہو
جائے غور ہے کہ کیا کوئی عقلمند اپنے معبدوں اور پرستش گاہوں کی
ایسی اہانت روا رکھ سکتا ہے - ہرگز نہیں - مگر ہاں وہی شخص
کہ جو علم و عقل سے محض بے بہرہ ہو - پس جب تک کہ عدالت
دعوے باطلہ مدعیان پر غور فرماکر کچھ تدارک نہ کریگی تو یہ لوگ
کبھی مرتکب نیک افعالی کے ہونگے - اور رفاہ عام امور کے مزاحم
میں ہمیشہ حارج ہوتے رہینگے -

بعد سماعت عذرات و بیانات فریقین کے اس پر غور کیگئی
چونکہ فریقین اپنے دعوے کا استدلال و انحصار وید شاستر وغیرہ
کتب دینی پر رکھتے ہیں اور بعض امور ایسی بھی ہیں کہ جو رسومات
و بادات عامہ خلایق سے علاقہ رکھتے ہیں - لہذا مقدمہ ہذا میں امور ذیل
تنقیح طلب قرار دئے گئے -

امور تنقیح طلب

اول یہ کہ منجملہ کتب دینی یعنی شاستروں کے جو فریقین بیان

نے میں کون کتب شاستر مستند ہیں۔ اور انمیں پرتما پوجن یعنی بت
پرستی کی اجازت ہے یا نہیں اور اگر نہیں ہے تو یہ رواج کیونکر اور کب
سے جاری ہوا۔

دویم یہہ کہ برہمن لوگ باعتبار شرافت قومی کے قابل تعظیم ہیں
یا باعتبار فضیلت علمی و عملی کے اور برہمنوں کو دان دینا ازروی شاستر
واجب ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس صورت میں۔

سویم۔ ازروے شاستر گھیہ یا جچھ وترسنگھ وغیرہ چوبیس اوتار
ایشور کے ہوتے ہیں یا نہیں اگر ہوتے ہیں تو مدعا علیہم اونکی عظمت
و شوکت و کشف و کرامات سے عوام کو کیوں مانع ہوتے ہیں اور کس
واسطے مدعیان کی مذہبی باتوں میں رخنہ اندازی کرتے ہیں۔

چہارم تیرتھ جاترا ازروے شاستر کسکو کہتے ہیں اور اوسکے
درشن و اشنان سے کیا پھل حاصل ہوتا ہے۔ اور مردہ تیہر دن
شرادھ کرنا بھی ضروری ہو یا نہیں۔ اور پوپ کیا لفظ ہے
اگر یہ کسی قسم کی دشنام دہی ہو تو مدعا علیہم بحق مدعیان کسواسطے
ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور آپ بھی اپنے اقوال پر عامل

ہیں یا نہیں۔

پنجم عقد ثانی یا نیوگ بیوگان از روے شاستر محض سنجگ اور
ترتیا کیلئے مخصوص ہے یا ہمیشہ کیلئے اور بیوگان کا تمام عمر رانڈ بیٹھا
رکہنا مناسب ہے۔ یا اونکا نیوگ کر دینا ضروری ہے۔ اور نیوگ کرنے
سے کیا برائی اور نکرنے میں کیا بہلائی ہے۔

ششم۔ مسلمان و عیسائی لوگوں کا شدّہ کرلینا بروے شاستر جائز
ہے یا نہیں۔ اور وے لوگ خوشی سے آریہ دھرم کو قبول کرتے
ہیں۔ یا جبر و اغوا وغیرہ سے اور اونکے شامل ہونے سے ہندو دھرم
کو کیا مضرت پہونچتی ہے۔

ہفتم تعلیم نسواں فرقہ نسواں کے بدکار و فاحشہ ہونیکا
سبب ہے یا اونکی بہبودی و بھلائی کا۔

ہشتم۔ شادی لڑکا و لڑکی کی کس عمر میں جائز ہے۔ آیا
ایام نابالغی میں بلا رضامندی کے یا سن بلوغ میں برضامندی
باہمی۔ اور وقت شادی کے نوگرہ و گنیش وغیرہ کی پوجا بھی واجب
ہے یا نہیں۔ اور آتشبازی و باغبارٹی و رنڈی و نقالوں وغیرہ

دھرم کرنا بھی شاستروکت کوئی ضروری بات ہی یا صرف رسم ہی
امر اوّل - کی تحقیق کیلئے مناسب سمجھا گیا کہ جرمن فرانس
و افریقہ و ہند و انگلینڈ و لنکا و بلنکا وغیرہ سے جملہ کتب
ی بڑے نامی گرامی پنڈت معرفت صاحبان ضلع طلب کی
بدین نظر احکام ضابطہ جاری کیےگئے - چنانچہ بعد انقضاء مدت
اہ کتب مفصلہ ذیل جمع ہوئے اور پنڈت گوردت و ہیم سیل وغیرہ
ں پنڈت علم سنسکرت کے فاضل حاضر آئے -
ل جملہ کتب یعنی چار وید و دیگر دھرم شاستر ہلے کی یہ ہی

چار وید

وید یجر وید شام وید اتھرب وید

چار اوپ وید

اتھرب وید آیُر وید ارتھ وید دہنر وید

چار براہمن وید

تھ ست پتھ شام اسری

چھ شاستر

یوگ بیدانت سانکھیہ بیمانسہ نیائے بیشیشک

دس اوپنشد

ایس۔ کیٹھہ ملی پرسن منڈ مانڈوک اتری تیتری برہ وارنک کین چھاندوک۔

اٹھارہ سمرتی

منو جاگوولک متاکشرا ہاریت باداشری بھرگو شاتاتپ کاتیاین لبشٹ بھار دواج کوشک پاراشر کشیپ اُسر جم دکشی اسس یم۔

اٹھارہ پوران

پدم بھاگوت شیوا اسکند گرڑ جہش برہمانڈ لنگ کورم بارمل تارہ ہوشٹ۔ مارکنڈے باراہ مہابھارت برھم وی ورت اونر یون

اٹھارہ اوپ پوران

کالی ناہیمہ منت کمار بدن مارنچ نندی شب دُرباسا منو نارد سورج ماتسری شکر نرسنگھہ بارگھو کپہ بارگو

کپل دہرم - عدالت نے خوب غور سے بہ نظر التعمق اون کے
مضامین کو دیکھا اور پنڈتوں سے اونکے معنے و منشاء کو حل کرایا گیا
تحقیقات سے معلوم ہوا کہ چاروں وید ایشور کرت ہونے سے ست
پرمان ہیں اور باقی جملہ کتب رشی کرت اور منش کرت ہیں اور ایسی ہی
دیگر کتب بمقابلہ سوتہ پرمان ویدوں کے چنداں معتبر نہیں - کیونکہ ایشور
کے کاموں میں کبھی بھول نہیں ہو سکتی - اور انسان ہمیشہ سہو و خطا
سے وابستہ ہے - اور یہہ بھی ظاہر ہوا کہ ویدوں میں کوئی باہمی
اختلاف نہیں - اور چہہ شاستر ویدوں کی معتبر تفسیریں ہیں اور
منو وغیرہ اٹھارہ سمرتی مذہبی و ملکی تعزیرات کے لئے بطور قانون
مصلحت وقت کے موافق بنائے گئے ہیں - جن کے مصنف و مولف
مختلف زمانہ میں علماء سنسکرت اہل ہند ہوئے ہیں - لیکن منوسمرتی
کا مضمون تو بجز کسیقدر مضمون کے ویدوں کے مطابق ہے -
باقی جملہ سمرتیوں میں متفرق احکام اکثر ویدوں کے خلاف بھی موجود
ہیں اور اٹھارہ پوران قریب بارہ سو برس کے اندر تصنیف ہوئے
ہیں جس میں [illegible] اجتماع ضدین کے حالات بھرے ہوئے ہیں -

اور اکثر حالات و واقعات ایسے ہی ہیں کہ جو حیرت کو پیدا کرتے ہیں
جنکا ثبوت قطعی ناممکن ہے۔ اور نیز معلوم ہوا کہ ویدوں میں ایشور
کو اضماء دیالو نیاکاری اجر امر ابھی نت پوتر اور سرشٹی کرتا
سرب بیاپک انتریامی سرب شکتیمان لکھا ہے۔ اور اونمیں
علم الہی و ریاضی و طبعی و تھذیب اخلاق و ترکیب منزلی و سیاست
مدنی و علم موسیقی وغیرہ متفرق علوم و فنون کے قواعد درج ہیں۔
اور کوئی قصہ یا کہانی یا کوئی ایسا واقعہ جو خلاف قانون قدرت کے
ہو اسمیں نہیں لکھا ہے۔ اور نہ رامچندر و کرشن جی وغیرہ کسی اوتار
کا اُسمیں کچھ ذکر ہے۔ اسلئے ثابت ہوا کہ سوائے ہر چہار وید و چھ
شاستر اور منوسمرتی کے کوئی کتاب مستند و قابل پذیرائی نہیں ہے
اور انمیں کسی جگہ بُت پرستی کی مخالف ہیں اور وید کے زمانہ میں بت
پرستیکا رواج بالکل نہ تہا۔ اب رہی یہ بات کہ پرتما پوجن کب
سے اور کیون کر جاری ہوا۔ سو تحقیقات سے پایا گیا کہ مہابھارت
کے عظیم واقع میں جس کا ذکر متعدد تواریخوں میں مذکور ہے
جب علماء و عقلاء و دہارمک راجہ و مہاراجہ لوگ مارے گئے تب

جہل وتاریکی تمام آریہ ورت میں چھا گئی۔ اوسوقتمیں اسجگہ ایک
ناستک مت یعنی دہریہ مذہب بنام بدھا بودہ مت جاری ہوا۔
جسکی ایک شاخ ملک ہند میں سراؤگی لوگ بھی ہیں۔ اور جن
کو سوامی شنکر آچاریہ نے ملک ہند سے قریب ۲۴۰۰ برس ہوئے کہ
مار کر نکال دیا تھا۔ اور بودہ تھے۔ اب بھی اکثر چین جاپان کیطرف و برہما
و لنکا وغیرہ میں کروڑوں آباد ہیں۔ جن کے معتقد وجود واجب الوجود
باری تعالے سے منکر ہیں ان کے خیال میں جو شخص آتما کا گیان
حاصل کرلیتا ہے وہی خدا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اون کے نزدیک اب تک ۲۴ رشی الہی ہوئے ہیں کہ
جنکو بھگوان پن یا خدائی کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ انہوں نے
اپنے بھگوانوں کی تعظیم و پرستش کیواسطے بت پرستی کی بنا قائم
کی اور بوجہ بے علمی اونہیں لوگوں کی دیکھا دیکھی برہمنوں نے بھی
اس رسم کو اپنے لوگوں میں جاری کر دیا۔ ورنہ پرتما پوجن کا
رواج ہمیشہ سے جاری نہیں۔ اور نہ ویدوں میں کسی جگہ اسکی
اجازت ہے۔ اور اس امر کے ثبوت کیلئے کہ مہابھارت

کے بعد بودہ مذہب جاری ہوا۔ اور اوسی سے بُنیاد بت پرستی
کی قایم ہوئی۔ یہی ایک دلیل قابل اطمینان کافی ووافی ہے۔
کہ آریہ لوگوں کی پستکوں میں بودہ یا جین مذہب کا ذکر اور بُت
پرستی کی اجازت کسی جگہ نہیں۔ اور بودہ اور جینیوں کی کتابوں
میں جابجا آریہ لوگوں کا ذکر اور بت پرستی کی اجازت صریح موجود
ہے۔ اور یہ دلیل ایک ایسی قوی دلیل ہے کہ جو ہر ایک عاقل کو اِس
امر کے مسلم الثبوت ہونے پر یقین دلا کر اطمینان کو زیادہ کرتی
ہے اور یہی ایک دلیل وافی وکافی ہے۔

امر دویم کی بابت وید اور منوسمرتی میں صاف لکھا ہے کہ برہمنوں
کے چھہ کرم ہیں۔ وید کا پڑہنا وید کا پڑہانا جگ کرنا جگ کرانا
دان لینا دان دینا۔ جو شخص یہ کرم نہیں کرتا وہ ہرگز برہمن نہیں
ہو سکتا۔ اور برہمن باعتبار فضیلت علمی وعملی کے قابل لقب ہے
باعتبار نطفہ وشرافت قومی کے نہیں اور برہمن یا چھتری یا بیش
یا شودر کوئی قوم یا فرقہ نہیں بلکہ جو شخص کرم کرتا ہے وہ اوسی خطاب
سے موسوم ہوتا ہے۔ اوسیں برہمنوں وغیرہ کا برہما کے سر سے

پیدا ہونا جیسا کہ مدعیان کا بیان ہے کہ کسی جگہ نہیں لکھا اور یہ بھی
تحریر ہے کہ دان اوسی برہمن کو دینا چاہیئے کہ جو اپنے کرمونیں موجود
ومستعد ہو یعنی اپنی خدمات کو باحسن الوجوہ ادا کرتا ہو۔ یا اوسکو
کہ جو مستحق اوسکا ہے۔ اور دان چار قسم کے ہیں۔ مدّیا دان۔
ان دان اشدہی دان ابھی دان۔ جو شخص جس قسم کے دان
کا مستحق ہو اوس کو وہی ملنا چاہیئے۔ دان دینے میں کچھ خصوصیت
کسی برہمن کی نہیں۔ بلکہ جو شخص غربا ومساکین لنگڑے لولے بیمار
اپاہج یتیم لاوارث ومسافر و نادار طلبا وغیرہ ہیں وہ سب دان
پانے کے مستحق ہیں۔ کیونکہ سب اہل ہمم کی امداد کے محتاج ہیں۔
امر سویم اسکی تحقیقات امر اول میں ہو چکی ہے۔ اور ظاہر
ہے کہ جب بروئے مقدس وید پرمیشور کا اجنما ست چت آنند
سروپ اجر امر ابھی نت پوتر سرد بیاپک انترنامی
سرب شکتیمان۔ یعنی لاجسم لامکان احکم الحاکمین لایموت
قایم بالذات محیط کل عالم الغیب قادر مطلق ہونا ثابت
ہے تو وہ کسی لباس حیوانی یا انسانی میں حلول کر کے محدود

ومجسم وحادث وفانی کبھی نہیں ہوسکتا۔ اگر ایسا ہو تو وہ
لائق صفات خداوندی کے نہیں ہے۔ اور اجتماع ضدین ہی
محالات سے ہے۔ اور ایسی صورت میں مدعا علیہم کا خدا کے اوتا
رونکی عظمت شوکت وکشف وکرامات سے بیجا طور پر عوام کو کیون
مانع ہوتے ہیں۔ سو اسکا ثبوت بھی مدعیان نے حسب اطمینان عدالت
کوئی پیش نہیں کیا جس سے مدعا علیہم قابل مواخذہ قرار دئے
جاتے۔ بلکہ اکثر کتب مشتہرہ آریہ سماج سے سری کرشن ورامچندر
جی وغیرہ بزرگوار لوگوں کی جنکو مدعیان بخیال خام اپنے
صفات ایزدی منسوب کرتے ہیں۔ موڈبانہ پیرایہ تہذیب نہایت
تعریف پائی جاتی ہے۔ کوئی کلمہ بد تہذیبی کا انکی شان گرامی
میں ثابت نہیں ہوتا۔ اور نہ جانب مدعیان سے کوئی دلیل
مشعر ثبوت کشف وکرامات کی پیش ہوئی۔

امر چہارم بجز پورانون کے وید اور منوسمرتی وغیرہ دہرم
شاستر محققہ ومسلمہ امر اول میں کسی جگہ نہیں لکھا کہ متھرا وبندرابن
وجگناتھ وہردوار وپریاگ وکاشی وغیرہ دریاؤں وتالابوں شہروں

کے درشن واشنانوں سے پاپوں کی نورتی ہو کر مکتی حاصل ہو جاتی ہے بلکہ اونمیں صاف لکھا ہے کہ سچا تیرتھ من ہے اسکو بدیا گیان سے پوتر کرنا چاہیئے۔ جو ایسا کرتا ہے وہی مکتی کا بھاگی ہے۔ اور شرادہ کے معنی میں شردہا پوربک اور ترپن کے معنی میں ترپتی کرنا۔ یعنی شردہا پوربک زندہ بزرگوں کی ان جل بھوجن بستر وغیرہ سے سیوا کرنی ہر شخص پر لازمی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کھانے کپڑے وغیرہ سے زندہ بزرگوں کی اطاعت کرنا ممکن ہے۔ مردوں کی سیوا کسی حالت میں کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ سب سامان زندہ شخصوں کیلئے درکار ہیں نہ کہ مردوں کیلئے رہی لفظ پوپ کی تحقیق سو ملاحظہ ویدشاستر و تواریخ روم وانگلینڈ وغیرہ سے پایہ ثبوت کو پہونچا کہ یہ لفظ سنسکرت کا نہیں انگریزی زبان کا ہے۔ پوپ جی ولایت روم میں انگریزوں کا مہا گورو ہوا ہے۔ جس نے کسی زمانہ میں انگریزوں کو بہشت و دوزخ کے بھرم ور جال سے اپنے دام تزویر میں ایسا پھنسا رکھا تھا کہ کسی طرح وہ اوس سے رہائی ممکن نہ سمجھتے تھے۔

اور پوپ جی ہزاروں و لاکھوں روپیہ اسی بہانہ اون لوگوں سے
لے لیا کرتے تھے۔ لیکن جب خدا نے انگریزوں کو عقل دی
عطا کی تو انہوں نے اوسکے دام تزویر کو کاٹ ڈالا۔ اول سٹر لوتھر
نے پوپ کا پول کھولا۔ اور اوسکا مکر و فریب عوام پر ظاہر کر دیا
پس معلوم ہوا کہ یہ بات کوئی دشنام دہی وغیرہ میں تو داخل
نہیں ہے مگر آریہ لوگ بطور خوش طبعی مدعیان کو لفظ پوپ ضرور
کہتے ہیں۔ لیکن جس فعل سے کوئی شخص ناراض ہو اور اسمیں
اپنی توہین و دل آزاری خیال کرے تو اس کا علی العموم رونما
ہونا انصاف سے بعید ہے۔ اسلئے آریوں کا بحق مدعیان لفظ
پوپ استعمال کرنا خالی از دلشکنی نہیں ۔

امر پنجم منو و جاگولک سمرتی وغیرہ دہرم شاستروں سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ نیوگ بیوگان کی رسم پیشتر مد ابر
آریہ ورت میں رائج تھی۔ اور یہی ثابت ہوتا ہے کہ اوس وقت
میں شادی لڑکا و لڑکی کی مثل زمانہ حال کے نابالغی میں محض
باختیار والدین ہوتی تھی بلکہ باستر ضامند باہمی سن بلوغ میں

سو ہمر کی ریتی سے ہوتے تھی۔ جس مصائب بیوگی مستورات پر
بہت کم عائد ہوتے تھے۔ اور اسکی کوی قید ست جگ یا کلجگ وغیرہ
کے لئے نہیں ہے۔ مگر چونکہ اب رواج بالکل جاتا رہا ہے اور بیوگان
کا تمام عمر رانڈ بیٹھا رکھنی کی رسم عالمگیر ہوگئی ہے جس کو
مدعیان بحق خود باعث حفاظت ننگ و ناموس اور مدعا علیہم سبب
بربادی و تباہی عزت و آبرو و خود انقطاع نسل آدم تصور کرتے ہیں۔
سو اس امر کی تحقیق کیلئے کہ فی الحقیقت بیوگان کا تمام عمر رانڈ بیٹھا
رکھنا حسب دعوے مدعیان باعث حفاظت عزت و آبرو ہے
یا حسب قول مدعا علیہم سبب خرابی و بدنامی کا ہے۔
مناسب متصور ہوا کہ اشتلیجات عدالت فوجداری ہر ایک ضلع
ملک ہند ملاحظہ فرمائی جاویں۔ لہذا ہر ایک ضلع سے امثلہ مقدمات
فوجداری طلب ہو کر ملاحظہ ہوئیں۔ معلوم ہوا کہ اکثر مقدمات
زنا و اغوا، خون و گرائے جانے حمل حرام وغیرہ کی نسبت بیوہ
مستورات کے صرف قوم ہنود میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔
قوم نصارا و اسلام میں ایسی خرابی نہیں ہوتی ہے۔ پس ثابت

کہ فی الواقع اسقدر خرابیوں کا سبب صرف نیوگ بیوگان کی رسم جاری نہونے سے ہے۔ اور غور کرنے سے عقلاً بھی بادی النظر میں کوئی امر مانع نیوگ نہیں پایا جاتا۔ بلکہ رسم موجودہ عدم نیوگ بیوگان قانون قدرت کی سخت مخالف ہے۔ مگر تحقیقات سے یہ بھی واضح ہوا کہ آریہ لوگ ایسا کہتے تو ضرور ہیں۔ لیکن وہ خود اس رسم کی پابندی نہیں اور ویدک احکام کی پوری تعمیل کرتے ہیں۔

امر ششم۔ منو وغیرہ دہرم شاستروں سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے کہ جو اپنے دہرم سے پتت ہو جائیں پرائشچت لکہا ہے۔ سو واضح ہوا کہ کسی عیسائی یا مسلمان کا بروے دہرم شاستر شدہ کر کے ہندو بنا لینا تو خلاف شاستر نہیں۔ لیکن موجودہ رسم مذہبی کے خلاف ہے۔ رہی یہ بات کہ وے لوگ خوشی سے آریہ دہرم کو قبول کرتے ہیں یا آریہ لوگ اغوا کر کے یا جبراً اونکو ہندو بناتے ہیں۔ سو اس امر کی تحقیق کیلئے مناسب متصور ہوا کہ ایسے جملہ آریہ سماجوں کے دفاتر سے جس جس جگہ پر ایسے واقعات و حالات رونما ہوئے جملہ رجسٹر ہائے کاغذات

رسم یعنی ہفتگانہ وسہ ماہی وشش ماہی ورپورٹ سالانہ واشلہ متعلقہ
مولیت اقوام غیر طلب فرمائی جاویں۔ چنانچہ جملہ کاغذات ورپورٹ
ے آریہ سماج امرتسر وشاہجہانپور وبریلی ودہرہ دون وغیرہ طلب
کر ملاحظہ ہوئیں اون کے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ عیسائی ومحمدی
غیرہ لوگوں سے جو اشخاص ہندو دھرم میں داخل ہوئے ہیں۔
ر اون کے دستخطی عرضیات اونکی طرف سے بخدست کارکنان
سماج مشعر درخواست شمولیت خود گذری ہیں اور نیز اونپر کسی
ع کا اغوا یا جبر آریوں کیطرف سے پایا نہیں جاتا بلکہ داخل شدہ
لوگوں کی بابت ماسوا اونکی درخواست کے فہرست رضامندی پر
جملہ اشخاص برادری ونمبرداران وپٹواریان وغیرہ کے بھی دستخط
وگواہیں ثبت ہیں اور ایسے کاغذات کی صداقت میں عدالت کو کوئی
اشتباہ نہیں۔ کیونکہ آریہ سماجوں میں جو کارروائی ہوتی ہے
اہ سب جلسہ ہفتہ وار وسہ ماہی وششماہی وغیرہ کے رجسٹر
میں قلمبند ہوتی رہتی ہے۔ اور اخیر سال پر جملہ حالات کی بابت
رپورٹ سالانہ مرتب ہو کر شائع ہو جاتی ہے۔ پس ایسی

حالت میں کوئی امر اونکی صداقت کا مانع نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ظاہر
ہوا کہ اس معاملہ میں جو کچھ کارروائی منجانب آریہ سماج اب تک ظہور
میں آئی ہے وہ کسطرح قابل مواخذہ نہیں ہے۔ بلکہ ہندو دھرم کی
از دیاد استحکام کا باعث ہے۔ اور بحیثیت مجموعی اونکی طاقت کو زیادہ
کرنے والا ہے

امر ہفتم تعلیم نسواں کے بارہ میں وید شاستروں میں تو کسی جگہ ممانعت
نہیں۔ بلکہ مرد عورت سے ہر ایک کو سخت تاکید ہے۔ یہانتک کہ جو
ودیا نہیں جانتا مرد ہو یا عورت مثل حیوان کے ہے۔ اور متعدد
کتب تواریخ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بیشتر اس ملک میں کی اکثر عورات
مثل گارگی وغیرہ بڑی پڑھکر عالمہ ہو گذری ہیں۔ لیکن عدالت کو اس
موقع پر تجسس اس امر کا ہے کہ فی الحقیقت تعلیم علم فرقہ نسواں کی
بدکاری کا باعث ہے یا ان کی بھلائی و بہبودی کا۔ سو واضح ہو
کہ اگرچہ تعلیم نسوان کو مدعیان اونکی بدکاری کا باعث خیال کرتے
ہیں۔ لیکن کوئی دلیل عقلی یا نقلی اس خیال کی موید پائی نہیں جاتی
بلکہ صاف ظاہر ہے کہ علم سے عقل کو تیزی ہوتی ہے۔

بلعہ وہ دولت ہے کہ جسکو نہ چور چرا سکتا ہے نہ راہزن لے سکتا
۔ اور جملہ معاملات دینی و دنیاوی میں بھی کلید گنج مقصود ہے
کے والدین خود بے علم و کندہ ناتراش ہونگے وہ اپنی اولاد
پرورش و تربیت احسن الوجوہ کیونکر کر سکیں گے ۔ اور ظاہر ہے
ظاہر ہے کہ مردوں کو فرقۂ نسواں سے ہر قسم کے معاملات دینی و
دنیاوی تا حین حیات ایک خاص قسم کا تعلق رہتا ہے ۔
بچوں کی محافظہ و معلم اونکی والدہ ہی ہوتی ہے ۔ جب مردونکا
کے معاملات میں اون سے بوجہ اونکی بے علمی و نالیاقتی
جہالت و بدتمیزی کے اتفاق رائے نہوا ۔ اور ہر ایک کا دوسرے
رنج و راحت میں شریک حال ہو کر یگانگت و موانست و انتظام
خانہ داری و پرورش عیال و اطفال و مذہبی خیالات و رسم
رواج شادی و غمی کا برتاؤ باقاعدہ نہوا تو لطف زندگی اون کے
بدتر از مرگ ہو جائیگا ۔ اس لئے ثابت ہوا کہ تعلیم نسواں
ملکی بہبودی و بھلائی کا سبب ہے نہ کہ فاحشہ و بدکار ہونے
باعث ۔ بشرطیکہ علم تہذیب اخلاق و آداب و انتظام خانہ داری

وغیرہ کی تعلیم اونکو حاصل ہو۔ اور تعشق آمیز قصص و حکایات کی تعلیم
سے اونکو روکا جائے ورنہ جیسا علم ہوگا ویسا ہی اثر مرد و عورت
پر اوسکا مساوی ہوگا۔ اور نتیجہ برعکس ظہور میں اویگا۔

امر ہشتم اِس امر کی تحقیقات کہ شادی لڑکا و لڑکی کی کس
عمر مین ہونی چاہیئے۔ اور وقت شادی کے گنیش وغیرہ کی پوجا
ہی ضروری ہے یا نہین۔ امر پنجم و اوّل میں مفصل ہو چکی ہے
اب اس جگہ صرف اسقدر ظاہر کرنا ضروری ہے کہ جبکہ حالتیں ہند
آریہ لوگوں میں سویمبر کی ریت سے شادی ہوتی تھی اور بت
پرستی کا رواج بالکل رائج نہ تھا تو کسی صورت سے ایام نابالغی
میں شادی اور وقت شادی کے گنیش وغیرہ کی پوجا جائز نہیں
اور آتشبازی و باغباڑی و رنڈی و نقالوں وغیرہ سے جلوس مجلس
شادی ہیتا کرکے خوشی و خورمی منانا کوئی شاستر اوکت بات
نہیں۔ بلکہ ایک رسمی بات ہے۔ لیکن قانوناً کوئی شخص کسی
کو بجز تعلیم و تدریس و وعظ و اپدیش کی ایسی کارروائی سے
مانع نہیں ہو سکتا اور نہ دلی خوشی و خورمی کے اظہار میں ارد

سکتا ہے۔ کیونکہ قادر قدرت نے ہر شخص کو آزاد بنایا ہے۔

تجویز و حکم

چونکہ تحقیقات جملہ امور تنقیح طلب سے پایا جاتا ہے کہ بت پرستی مقدس دیدوں مثل شاستروں کی رو سے بالکل ناجائز ہے اور رواج اسکا غالباً واقعہ مہابھارت کے بعد بودھ مذہب کے اجرا سے ہوا ہے اور برہمنوں کی تعظیم و تکریم باعتبار لیاقت علمی و عملی کے ہے نہ کہ باعتبار نطفہ پدر و شکم مادر و شرافت خاندان کے۔ اور پرمیشور کا بذریعہ اوتار کے جسم میں محدود ہو جانا محض ناممکن ہے اور تیرتھ صرف صفائی کا نام ہے اور خوگ یوگان کے لئے کوئی خاص تیرتھ ست جگ یا کلجگ کی نہیں اور نہ اونکی تمام عمر رانڈ بیٹھا رکھنے میں کسی قسم کا فائدہ متصور ہے۔ بلکہ سخت ابتری کا سبب ہے۔ اور قانون قدرت کا مخالف۔

مسلمان و عیسائیوں کو شدھ کرکے ہندو سوسائیٹی میں داخل کرنا بھی خلاف دھرم شاستر کے نہیں۔ اور نہ اوس سے قوم ہنود کو مضرت پہونچتی ہے بلکہ مذہب ہنود کے استحکام کا

سبب ہے۔ علیٰ ہذالقیاس پس تعلیم نسواں بھی افزونی
نسواں کی بہبودی و آیندہ نسل کی درستی و ترقی کا سبب ہے۔ اور
شادی لڑکا لڑکی کی بلا رضامندی اون کے ایام نابالغی میں ہونا
ویدوں اور شاستروں کے بالکل برخلاف ہے۔ اور نہ وقت
شادی گنیش وغیرہ کی پوجا کوئی لازمی امر ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے
کہ جملہ امور متدعویہ کی بابت دعوے مدعیان محض جوش و خروش
دلی و تعصب مذہبی سے بخیال حفاظت حقوق مروّجہ نامناسب
اپنے کے ہے اور کوئی وجہ نہیں مگر مدعا علیہم کا بحق مدعیان
حقارتاً یا بطور خوش طبعی لفظ پوپ استعمال کرنا معاملات شادی و
غمی وغیرہ میں دست اندازی کر کے مانع ہونا اور رسم نیوگ وغیرہ
کے لئے دیگر اشخاص کو رغبت دلانا اور خود اپنے اقوال پر عامل
نہ ہونا انصاف سے بعید ہے جیسا کہ تحقیقات امر چہارم و پنجم
و ہشتم سے واضح ہے۔
تحقیقات سے اگرچہ بذمہ مدعا علیہم صرف اسقدر الزام
عاید ہوتا ہے کہ وہ مدعیان کو لفظ پوپ کہتے ہیں اور خود اپنے

خیالات کی پوری تائید نہیں تاہم بالقی دعوے مدعیان
کی نسبت عدالت کو کوئی وجہہ یا دلیل ایسی بہم نہ پہونچی
کہ جو انکی سرسبزی میں ممد ومعاون ہوتی۔
بلکہ ہر طرح سے ثابت ہوتا ہے کہ ارجاع دعوے ہذا سے مدعیان
کا بھی منشاء ہے کہ مثل زمانہ سابق کے سب لوگ ہماری
طاعت میں رہیں اور رسومات وخیالات ہر وجہہ پر عمل
کرتے رہیں۔ اور وسم بھاگوت وگرڑ وغیرہ پورانوں کے
احکام میں کوئی چون وچرا نکرنے پاوے۔
اور نیز مدعا علیہم کو وعظ واپدیش سے روکا جاوے
تاکہ ہمارے مفاد ذاتی میں کسی قسم کا نقصان عائد نہو۔
لیکن فی زمانہ ایسا ہونا محالات سے ہے۔ اگرچہ اسوقت
انصاف مقتضی اس امر کا تھا کہ جو کچھہ امور دینی یا دنیوی از
روے وید شاستر کہ جسپر فریقان اپنے دعوے کے
انفصال کا حصر رکھتے ہیں ثابت ہوا کہ اوسکا ہر دو فریق

کو حکمتاً پابند بنایا جاوے اور اسی خیال کے موئدِ منو سمرتی وغیرہ میں جا بجا اشلوک موجود ہیں۔ لیکن چونکہ بعض معاملات پولیٹکل واحکام دہرم شاستر وغیرہ وقوانین مروجہ ملک ہند عدالت کو اس خیال سے مجبور کرتی ہے لہذا انہیں قوانین کے بموجب کہ جو فی الحال رائج ہیں مقدمہ ہذا میں تصفیہ ہونا ضروری ہے جو کہ بروے تحقیقات وید و شاستر امور متدعویہ مدعیان کی بحالی وبد قراری میں کوئی ثبوت کافی حسب اطمینان عدالت بہم نہیں پہونچتا۔

اور پرمیشور نے ہر شخص کو آزاد وخود مختار بنایا ہے۔ اور قانون قدرت ونیز آئین گورنمنٹ انگلشیہ کے بموجب ہر شخص اپنی سوسائیٹی کے موافق اپنی رسوم مذہبی کو ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ موجب بربادی امن وامان نہوا دا کر سکتا ہے۔ اور مدعا علیہم کا بحق مدعیان لفظ پوپ استعمال کرنا اور اپنے بعض خیالات پر خود عامل بنانا ثابت ہے۔

لہذا حکم ہوا

کہ منجملہ امور متدعویہ مدعیان کے صرف اسقدر دعوی
کے بابت کہ وہ اونکی نسبت لفظ پوپ استعمال کرتے ہیں اور
خود اپنے بعض خیالات کے پابند نہیں۔ بپاس خاطر مدعیان بدیں
وجہ کہ وہ ہمیشہ با علم و عقل قابل تعظیم قوم رہی ہے۔
فی الحال مدعا علیہم سے ایک اقرارنامہ اس مضمون سے کہ ہم
آئندہ بحق مدعیان لفظ پوپ استعمال نکریں گے اور اپنے اقوال
کے پورے پابند رہیں گے اگر ہم ایسا نکریں گے تو بعد انقضائے
عرصہ ایک سال کے عدالت کو اختیار ہے کہ جو شخص ہم لوگون
سے برخلاف اسکے کرے تو اسکا بگو پوپیت جبراً لیکر اوس کو
پوپ سوسایٹی میں شامل کردیوے۔ ہم کو اسوقت کچھہ
عذر نہوگا۔ اور نیز جو شخص ویدک دہرم سے روگرداں ہوکر
ہندو سوسائٹی میں داخل ہو جائیگا اوسکی بابت ہم کبھی
دعوے واپسی کا نکریں گے۔ اور نہ رسومات شادی و غمی

عام ہنود کے معاملات میں بجز تعلیم و تلقین و وعظ و اپدیش کے بیجا طریق سے دست اندازی کریں گے بطور مچلکہ کے لیا جاوے۔ مابقی کل دعوے خارج ہووے۔

اور ایک دوسرا اقرار نامہ بطور مچلکہ کے مدعیان سے اس مضمون کا لیا جاوے کہ جو ہماری مت کے لوگوں سے ہندو سوسائٹی سے بخوشی خود منحرف ہو کر ویدک دھرم کو قبول کرے گا۔ اوسکی نسبت ہم کبھی دعوے واپسی وغیرہ کا نکریں گے اور نہ رفاہ عام امور کی ترویج میں اور نہ آریہ لوگوں کے وعظ و اپدیش میں حارج ہوں گے

اور اگر شخص منحرف شدہ کے بابت ہم کسی قسم کا دعوے پیش کریں اور آریوں کے وعظ و اپدیش میں رخنہ انداز ہوں تو ہمکو حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا ملنے کی صورت میں کچھ عذر نہو گا۔

اور ہر دو مچلکجات بہ ثبت دستخط فریقین و گواہی گواہان معتبر مرتب ہو کر شامل مثل کئے جاویں اور مثل مقدمہ نمبر سے خارج

ہوکر داخل دفتر ہووے۔ فقط

خاتمہ کتاب

پرمتا پوجن کی تردید حق پرستی کی تائید میں

بحوالہ وید دہرم شاستر وغیرہ کتب معتبر مستند منجانب
اریہ سماج صدہا شائع ہو چکی ہیں یہ مضمون ایک مقدمہ کے
پیرایہ میں لبطور ناٹک محض اسلئے شائع کیا گیا ہے کہ پرتی
پوریک سب ہندو آریہ بھائی ملکر پھر اسپر نظر ثانی کریں
اور معقولات کو منقولات پر ترجیح دے کر جو بات ست ہو
اسکا گرہن کریں اور اسست کو چھوڑ دین۔
کیونکہ یہی سجن اور دھرماتماؤں کا کام ہے اس مضمون
کے لکھنے سے کسی ہندو صاحب کی دل آزاری ہرگز مقصود
نہیں بلکہ خوش طبعی کے ساتھ صحیح اور معقول خیالات
کا رسومات وخیالات فضول سے مقابلہ کرنا اور تعلیم یافتوں
اور انصاف پسند اصحاب کو معقولات کیطرف راجع کرنا مدعا ہے

تمام شد

نوٹ یہ مضمون آریہ سماج ملتان کے ایک معمولی جلسہ میں پڑھا گیا تھا۔ جسمیں چند وکلاء و پلیڈر لوگ بھی شامل تھے جو بعد سننے کے بڑا قہقہہ مار ہنسے۔ اور کہا واہ صاحب آپنے خوب طرح اس مقدمہ کا فیصلہ کیا۔ فقط

مفصلہ ذیل ٹریکٹ ویدک دھرم پریس مرادآباد سے ملینگے

نام ٹریکٹ	قیمت	نام ٹریکٹ	قیمت
مادہ کی قدامت	۲ر	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت	۲ر
مکتی بیوستھا	۲ر	کرم بیوستھا	۲ر
ورن بیوستھا	۲ر	شرادھ بیوستھا	۲ر
ایشور وچار حصہ اول و دوئم فی جلد	۳ر	وید کس پر نازل ہوئی	۲ر
رگوید کے پہلے منتر کی دیاکھیا	۲ر	علیائی مت کھنڈن	۲ر
نسخہ تباہی ہند	۲ر	آدمی شیر کا مباحثہ	۲ر
نوجوانو اٹھو	۲ر	رامائن سار ناگری و اردو	۲ر
ہندو کی پہلی کتاب	۶ر	اردو گنگا اشنان	۲ر
ویدوں کی عظمت	۱۰ر	جگناتھ لیلا	۲ر
الہام کی ضرورت	۲ر	آتما جینی کی پول	۲ر
عقائد اسلام پر عقلی نظر نمبر (۱)	۲ر	انیسویں صدی کا سچا بلیدان	۲ر
ایضاً نمبر (۲)	۲ر	ریفارمر	۲ر
ایضاً نمبر ۳	۲ر	عقائد اسلام پر عقلی نظر نمبر [illegible]	۲ر

نام ٹریکٹ	قیمت	نام ٹریکٹ	قیمت
سوامی دیانند کا اپدیش نمبر ۱	۳	ہون کتھا	۳
ایضاً نمبر ۲	۳		
آتمک بل	۳	یگیہ	۳
کھٹ شاستروں کا سلسلہ	۳	آریہ مسافر	۳
پرشنوتری ویدانتی و آریہ	۳	پرشنوتری آریہ سماج	۳
منتھا الجہال	۳	و سناتن دھرم سبھا	

اوم

مباحثہ ایک ڈاکٹر پادری صاحب و بھوندو جاٹ کا

جسکو پنڈت کرپارام شرما جگرانوی آنریری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی نے واسطے فایدہ اپنے دیشی بھائیوں کے

بار دوم

دھرم پریس مرادآباد میں چھپوا کر شائع کیا

قیمت فی جلد ۱/

اوم

ایک ڈاکٹر پادری صاحب کا بھوندو جاٹ سے مباحثہ

ایک ڈاکٹر پادری صاحب عیسائی مذہب کی منادی اور بیماروں کا علاج
کرتے ہوئے جاٹوں کے گاؤں میں جا نکلے وہاں ایک درخت کے نیچے تنبو تان
وعظ کرنے لگے۔ اول بھاگوت وغیرہ پورانوں کا حوالہ دیکر ہندوؤں کے مذہب
کو خوب جھوٹا ثابت کیا۔ بعد ازاں بائبل کی خوبیاں بیان کر کے فرمایا
کہ تم لوگ خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لاؤ۔ تب وہاں کے باشندوں میں
سے جو بعض دواؤں کے لالچ سے اور بعض بھوری بندروں کا تماشہ سمجھ
اکٹھے ہو گئے تھے۔ ایک جاٹ جی نے جسکا نام بھوندو تھا تمام گاؤں
میں سب سے زیادہ بیوقوف مشہور تھا۔ پادری صاحب سے کہا کہ میں سب سے
زیادہ بیوقوف ہوں ناخواندہ اور بیوقوف آدمی ہوں آپ کی باتوں
کو اچھی طرح نہیں سمجھتا اگر آپ کسی ترکیب سے مجھکو سمجھا دیں کہ آپکا مذہب

چاہی تو میں بہت خوشی سے اُسکو قبول کروں۔

پادری صاحب کہو کیا بات تمھاری سمجھ میں نہیں آئی۔

بھوندو جاٹ۔ اول میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ میں بالکل ناخواندہ محض جاہل برائے نام آدمی ہوں۔ مجکو بیوقوف سمجھکر گانوں والے میری باتوں سے بُرا نہیں مانتے اگر کوئی لفظ بیجا میرے مُنہ سے نکل جاوے تو مہربانی کرکے آپ بھی مجکو معاف فرماویں کیونکہ آپ دانا ہیں

پادری صاحب بیوقوف نہیں تم تمام گانو والوں سے زیادہ عقلمند معلوم ہوتے ہو جو پربھو عیسیٰ مسیح نے تمھاری آتما کے اندر پرکاش کیا تم بلا خوف بیان کرو ہم بالکل ناراض نہونگے تمھاری موافق لوگوں کو خداوند بہت پیار کرتا ہے ایسے ہی لوگ آسمان کی بادشاہت کی شریک ہوں گے۔

بھوندو جاٹ خداوند عیسیٰ مسیح کون تھے۔

پادری صاحب خدا کے بیٹے۔

بھوندو جاٹ خدا کے کتنے بیٹے ہیں

پادری صاحب صرف ایک بیٹا

بھوندو جاٹ - تب تو تمہارا خدا زیادہ صاحب قسمت نہیں ہی کیونکہ اگر وہ بیٹا مرجاوے تو اوسکی زندگی خراب ہو جاوے۔

پادری صاحب ایسا نہیں ہو سکتا۔

بھوندو جاٹ - اور حکم آپ یہ فرماتے اگر خدا کا بیٹا ہی تو جورو ضرور ہوگی کیونکہ بیٹا بغیر جورو کے نہیں ہو سکتا۔

پادری صاحب خدا کی کوئی جورو نہیں۔

بھوندو جاٹ پھر وہ کسکے پیٹ سے پیدا ہوئے۔

پادری صاحب مریم کے پیٹ سے۔

بھوندو جاٹ مریم کون تھی۔

پادری صاحب ایک عورت تھی۔

بھوندو جاٹ اوسکا کوئی خاوند بھی تھا یا نہیں۔

پادری صاحب اوسکی منگنی یوسف نامی ایک کھاتی پینے بڑھی سے ہوئی تھی مگر شادی ہونے سے پیشتر کنواری کے پیٹ سے عیسیٰ پیدا ہوئے۔

بھوندو جاٹ کیا آپ کی سمجھ میں ایسا ہو سکتا ہی۔

پادری صاحب ہاں ہو سکتا ہے۔

کھوبند چوہاٹ میری سمجھ میں یہ آپ کا فرمانا نہیں آیا کہ بغیر مرد کی صحبت کئے کسی کنواری یا بیاہی سے لڑکا پیدا ہو جاوے اگر کہیں یہ ایسا ہو بھی جاتا ہے تو ہم گانوں کے رہنے والے گنوار لوگ تو اوسکو چھنلیا نہیں کہتے ہیں۔

پادری صاحب۔ تم بڑا گنوار۔ الو۔ گدھا آدمی ہے ایسی باتیں تم جنگلی آدمیوں کے یہاں ہوا کرتی ہیں مہذب آدمیوں کی باتیں جو وہ کہیں سب سچ ہوتی ہیں۔

کھوبند چوہاٹ غریب پرور میں نے تو آپسے پیشتر بھی عرض کر دیا تھا کہ میں گنوار آدمی ہوں اگر کوئی بیجا بات میرے منہ سے نکلجاوے تو معاف فرما دیں کیونکہ مجھکو یہ معلوم نہیں تھا کہ مہذب لوگوں کی ساتھ ایسی گفتگو نہیں کیا کرتے ہم جنگلی لوگ تو اوسکو سچ جانتے ہیں۔

پادری صاحب تم بالکل جنگلی ہے تیرا نام ہونڈو بہت ٹھیک گانوں والوں نے رکھا ہے جو صحیح الفاظ کو بھی نہیں سمجھتا پھر مہذب لوگوں کی بات کو کیا سمجھیگا۔

بھوندو جاٹ غریب پرور آپ بڑا ٹھ مانیں ہیں جنگلی میرا باپ دادا جنگلی آپ کاذب اور آپ کے باپ دادا پردادا سب کاذب۔

پادری صاحب ہم کاذب نہیں کاذب جھوٹا کو کہتے ہیں۔ جیسے تمہاری موافق جنگلی آدمی ہوتے ہیں۔

بھوندو جاٹ حضور خفا ہوں ناواقفی کی باعث میری منہ سے ایسا نکل گیا۔ مجکو آپ کاذب نہیں بلکہ واجب کہیں ہیں نا رض نہ ہو گا اگر مجذوب ہیں آپ تو مجذوب ہی ہی ہم گنوار جاٹ لوگ اِن باتوں کو نہیں سمجھتے۔

پادری صاحب اسبات کو چھوڑو بیوقوف آدمی کوئی دوسری بات پوچھو جو تمہاری سمجھ میں آئی۔

بھوندو جاٹ بہت اچھا حضور اِن دنوں بہت سی گنواریوں کے پیٹ سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں کیا وہ بھی سب عیسیٰ مسیح ہیں۔

پادری صاحب ایسا نہیں ہوسکتا۔

بھوندو جاٹ ہماری گانوں میں تھوڑے دنوں سے ایک مدرس آیا ہے جو ہمارے لڑکوں کو پڑھاتا ہے اُسنے اِک اخبار کے اندر سے یہ پڑھکر سنایا تھا کہ ایک لڑکی جسکا خاوند شادی ہونیسے دو روز بعد مر گیا تھا

اور شادی کے وقت اُسکی عمر صرف پانچ برس کی تھی مگر اب وہ لڑکی بالغ
ہوگئی ہے ایک لڑکا پیدا ہوا ہی۔

پادری صاحب تم لوگ بڑا احمق ہے جو نہیں سمجھتا وہ لڑکا جو بن
لڑکی سے پیدا ہوا حرامی بیٹا ہے اور عیسیٰ مسیح خدا سے پیدا ہوئے تھے
اسلیئے وہ خدا کے بیٹے ہیں اور خدا بھی ہیں۔

کھوندو جاٹ بھلا جی تب اونکی شکل آدمیوں کے برخلاف
ہوگی۔ جیسے گھوڑے اور گدھے سے خچر ایک تیسری قسم کی شکل پیدا ہوتی
ہے

پادری صاحب تم بڑا الو گنوار گدھا پاجی آدمی ہو ایسی باتیں
جنگلی آدمیوں کے یہاں ہوا کرتی ہیں مہذب لوگوں کی نہیں

کھوندو جاٹ غریب پرور آپکا فرمانا بالکل درست ہی ہم لوگ بیشک
احمق اور جنگلیوں کے بیٹے ہیں جیسا کہ تواریخوں سے ظاہر ہی تو آپ کے
بزرگوں کی عنایت سے کچھہ کچھہ عقل ہمکو آنے لگی ہی جو سوت کاتنے کو لئے چرخے
بنائے ہیں مگر اب بھی جنگلی پنا ہم لوگوں سے نہیں گیا کیونکہ اگر ایسے نہ ہوتے
تو اتنی دیر تک محنت کرکے آپ کے سمجھانے پر بھی سچ اور جھوٹ میں تمیز نہ کرتے

مگر براہمن لوگ تو جنگلی نہیں ہیں وہ تو پتر او یکھ کر آپکے موافق غیب
کی باتیں تبلاتے ہیں۔
پادری صاحب اون کی باتیں سب جھوٹھ اور ہماری سب سچ
بھوندو جاٹ ہم کیسے جانے کہ اُن کا کہنا جھوٹھ اور اپکا کہنا سچ
پادری صاحب وہ کالا آدمی ہے ہم گورا آدمی ہے۔
بھوندو جاٹ کتاب تو تمھاری اور اُن کے پاس ایک موافق ہے
دونوں کے اندر کاغذ سفید اور سیاہی کالی ہے۔
پادری صاحب تم بڑا احمق اور جنگلی آدمی ہے کوں سی بات
تمھاری سمجھ میں نہیں آئی جلدی پوچھو دوا ہیات باتوں کو چھوڑ دو
بھوندو جاٹ بہت اچھا غریب نواز آپ یہ فرماتے کہ عیسیٰ مسیح
میں یہ کونسی انوکھی بات ہے جو ہم میں نہیں ہے کیا اونکے سر پر کوئی سینگ
تھا جو ہمارے سر پر نہیں ہے اسطرح پر تو سب خدا کے بیٹے ہیں اگر چاہیں
تو آپ کو خدا بھی کہہ سکتے ہیں۔
پادری صاحب نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ باتیں ہر ایک میں نہیں
بھوندو جاٹ فرض کرو کہ وہ سب باتیں مجھ میں موجود ہیں۔

ری صاحب کہے۔

وند وجاٹ جیسے عیسیٰ مسیح خدا بھی ہے اور خدا کے بیٹے بھی اور اُنکی ایک کہانن اور باپ کھاتی تھا اسی موافق ہیں خدا بھی ہوں اور خدا کا بھی ہیں کی جاٹنی اور باپ جاٹ۔

دری صاحب اسبات کا کیا ثبوت

وند وجاٹ اسبات کا کیا ثبوت

دری صاحب بائبل کے اندر لکھا ہے۔

ہوند وجاٹ میرے دل کے اندر ایسا لکھا ہے۔

دری صاحب بائبل کو خدا نے بنایا ہے۔

ہوند وجاٹ میرا دل بھی خدا نے بنایا ہے۔

دری صاحب تم نے کیسے جانا۔

ہوند وجاٹ آپ اتنے بڑے ڈاکٹر پادری صاحب ہو کر بھی نہیں جانتے کہ دل کو دا نے بنایا ہے جسکو بچہ بھی سمجھتے ہیں تمام دنیا کے آدمی ہندو مسلمان عیسائی سائی عالم جاہل ہر ایک سے پوچھو کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔

پادری صاحب تم جانتا ہے دل کیا چیز ہے؟

بھوند و جاٹ آپ جانتے ہیں بائیبل کیا چیز ہی۔

پادری صاحب بائیبل اِک کلام پاک ہی

بھوند و جاٹ دل وہ چیز ہی جسکی ذریعہ سی وہ اور صدہا اس قسم کی کتابیں بنائی گئی ہیں۔

پادری صاحب دل کو کسنے بنایا

بھوند و جاٹ پرمیشور نے بنایا۔

پادری صاحب اسیطرح بائیبل کو بھی پرمیشور نے بنایا۔

بھوند و جاٹ میری بات کو تمام دنیا گواہ ہی آپکی بات کا کون گواہ ہی

پادری صاحب ہماری بات کی تمام عیسائی گواہ ہیں۔

بھوند و جاٹ جس بات کی ایک قوم گواہ ہو وہ ٹھیک یا جسکو تمام قومیں کہیں وہ ٹھیک

پادری صاحب جس بات کو ہم کہیں وہ ٹھیک۔

بھوند و جاٹ یہہ اپنے کیسے جانا اسی موافق تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں

پادری صاحب پربھو عیسی مسیح کے معجزوں سے۔

بھوند و جاٹ پربھو عیسیٰ مسیح نے کون کون معجزہ کیئے

پادری صاحب اس نے ہزاروں مردوں کو زندہ کیا اندھوں کو آنکھیں دیں

ڑھیوں کو چنگا کیا بھوت نکالے وہ مر گیا پھر تین روز بعد زندہ ہو کر اپنے باپ
کے پاس چوتھے آسمان پر چلا گیا اور اب اوسکے داہنے ہاتھ کی طرف بیٹھا ہے۔

کھوند و جاٹ اول یہ فرمایئے کہ آسمان کسکو کہتے ہیں

پادری صاحب آجکل کے فلاسفر لوگوں کے قول کے بموجب تو آسمان کوئی چیز
نہیں ہے صرف خالی جگہہ کا نام آسمان ہے مگر بائیبل کے قول بموجب آسمان اک مجسم
شے ہے جس کے اوپر خدا اور اوسکا بیٹا دونوں بیٹھے ہیں۔

کھوند و جاٹ اِن دونوں میں فلاسفر لوگوں کا کہنا ٹھیک ہے

پادری صاحب پادری لوگوں کا۔

کھوند و جاٹ اول تو اپنے منہ سے میاں مٹھو آپکو بننا مناسب نہیں اگر مناسب
ہے تو اس بات کا کوئی ثبوت بھی ہے۔

پادری صاحب بائبل کے اندر جو لکھا ہے وہ پورا پورا ثبوت ہے۔

کھوند و جاٹ بہت اچھا بندہ پرور جو حکم آپ فرمائیں کہ آپکے عیسیٰ مسیح جو خدا
کی داہنی طرف بیٹھے ہیں یا کبھی کھڑے بھی ہوتے ہیں اور چل پھر بھی سکتے ہیں یا
نہیں اور وہ دونو آجکل کیا کام کر رہے ہیں۔

پادری صاحب یہ مشورہ سر بستہ کا ہے۔

بھوند و جاٹ میرے سوال کا جواب اپنے ٹھیک ٹھیک نہیں دیا خیر آپکی مرضی جو حکم وہ سر اور آنکھوں پر آپ فرمایئے۔

پادری صاحب جو سب کچھ کر سکے

بھوند و جاٹ کیا پرمیشور کوئی اپنا باپ بھی بنا سکتا ہی۔

پادری صاحب نہیں بنا سکتا۔

بھوند و جاٹ کیوں نہیں بنا سکتا جسطرح بیٹا بنا لیا اُسیطرح اپنا باپ بھی بنا سکتا ہی اور میں یہ بھی پوچھتا ہوں کہ اُس نے بیٹا تو بنایا پوتا کیوں نہیں بنایا کیونکہ اس دنیا کے اندر ہم ایسا کسی کو نہیں دیکھتے ہیں جو اپنی نسل کو ترقی دینا نہ چاہتا ہو پھر اوس نے اپنی نسل کی اولاد کا نسل کیوں کھو دیا۔

پادری صاحب ان باتوں کو ہم تم لوگ نہیں سمجھ سکتے یہ خدا کی باتیں ہیں اوسکو وہی اچھی طرح پر جانتا ہی۔

بھوند و جاٹ اگر آپ اپنے مذہب کو اچھی طرح پر نہیں جانتے تو کیوں گانوں میں اوپدیش کرتے پھرتے ہو۔ کہ اپنے مذہب کو چھوڑ کر عیسائی مذہب میں آجاؤ

پادری صاحب ہمکو عیسیٰ مسیح کا ایسا حکم ہی

بھوند و جاٹ کیا آپکو ایسا حکم ہی کہ جو بات خود اپنی سمجھ میں بھی نہ آئی

نکو دوسروں کو سمجھاؤ

پادری صاحب ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم خدا کی سب باتوں کو نہیں سمجھتے
پر بعض بعض باتیں ہم نہیں سمجھ سکتے۔

بھوندو جاٹ کن کن باتوں کو آپ سمجھتے ہیں وہ بتلاؤ کہ انہیں کو دوسروں کو
سمجھا دیں۔

پادری صاحب سوائے اس پچھلے سوال کے اور سب باتیں سمجھتے ہیں۔

بھوندو جاٹ بہت اچھا بندہ نواز اب یہ فرمائیے کہ آپکے عیسےٰ مسیح جو
مردوں سے زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے تو کوئی زینہ لگا کر چڑھے تھے یا چھلانگ
مار کر جیسے بندر اور لنگور کود کر اوپر چڑھ جاتے ہیں۔

پادری صاحب بغیر زینہ کے خود بخود چڑھ گئے۔

بھوندو جاٹ اس بات کو کون سی دلیل سے ثابت کیا۔

پادری صاحب جو بائبل میں لکھا ہے وہ بہت پختہ دلیل اور پورا ثبوت ہے

بھوندو جاٹ جبکہ آپکی بائبل کے اندر لکھا ہوا بہت پختہ دلیل اور پورا
پورا ثبوت ہے تو ہماری پرانوں کے اندر ایسے ایسے بڑے معجزے لکھے ہیں کہ جن کے
آگے آپکے معجزے سمندر اور قطرہ کی نسبت بھی نہیں رکھتے ایک پران کے

اندر ایک راجہ کا حال اسطرح لکھا ہی جب کبھی کسی دشمن کے ساتھ اوس کی
لڑائی ہوتی تھی تب شام کیوقت اپنی فوجکی لاکھوں آدمیوں کو جو لڑائی
میں مارے جاتے تھے یکدم میں زندہ کر لیتا تھا اور دشمن کی آدمیوں کو مرا
چھوڑ دیتا تھا اور یہ کیا اس قسم کے اور ہزاروں لاکھوں معجزہ پورانوں
کے اندر موجود ہیں طول کلام کی باعث بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا کھلے
باتوں کو جانے دو اب بھی بہتیرے وید لوگ ایسے موجود ہیں جو اندہوں
اور کوڑہیوں کو دوائیوں کے زور سے اچھا کر سکتے ہیں رہا بھوت
نکالنے کا ذکر یہہ تو بہت آسان بات ہی اس قسم کے ہزاروں آدمی گانوں
میں اسوقت موجود ہیں جو اپنے سروں کو ہلا ہلا کر کود کود کر بھوتوں کو
نکالا کرتے ہیں اس قسم کی آدمی اکثر نیچ قوموں میں ا تار لیا کرتے ہیں
پادری صاحب پورانوں میں جو لکھا ہی وہ سب جھوٹھ اور وید لوگ
اندہوں اور کوڑہیوں کو دوائیوں کے زور سے اچھا کرتے ہیں جیسے ہم
ہیں پر عیسیٰ مسیح نے کرامات کے زور سے چنگا کیا تھا اور آج کل کی بھوت
نکالنیوالی بالکل فریبی ہیں مگر پہلے زمانہ کی اور نیز عیسیٰ مسیح فریبی نہیں
تھے

ھوندو جاٹ جیسے رہو جس موافق آپکی کتابوں میں لکھا ہی اسی کی
ق ہماری کتابوں میں لکھا ہی تمھاری کتاب پر کوں سے خدا کی مہر
ہوی ہی جو ہماری کتابوں پر نہیں ہی پھر یہ کیسے جانا جاوی کہ آپ
تاب کا لکھا ہوا سچ اور ہماری کتاب کا جھوٹ

ری صاحب ہماری کتاب کی اندر جو لکھا ہی وہ حضرت مسیح کی
گردوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر لکھا ہی اس سی وہ جانا ہی کہ سچ ہی۔

ھوندو جاٹ اپنی خود اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔

دری صاحب بیشک ہمنی نہیں دیکھا۔

ھوندو جاٹ پہر آپنے کیسے جانا کہ اون لوگوں نے آنکھوں سے دیکھکر
سچ لکھا ہی۔

دری صاحب بائبل کے اندر جو لکھا ہی وہ سب سچ ہی

ھوندو جاٹ اپنی سنی ہوی بات ٹھیک ہوتی ہی۔ یا آنکھوں سے
دیکھی ہوی۔

پادری صاحب آنکھوں سے دیکھی ہوی

بھوندو جاٹ حضور میں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوی بات کہتا ہوں

کان لگا کر سنئے میرے پاس ایک نائی نوکر تھا جو ہل جوتا کرتا تھا اُس
نے لاکھوں مردوں کو زندہ کیا اندھوں کو آنکھیں دیں کوڑھیوں
چنگا کیا بھوت نکالے وہ مر گیا تین ماہ کے بعد زندہ ہو کر بغیر زینہ لگائے
صرف ایک بانس کے ذریعہ سے پہلے دوسرے تیسرے وغیرہ ساتوں
آسمان تک تمام آدمیوں کے سامنے چڑھ جاتا تھا اور ساتوں آسمان
پر ایک چکر کے اوپر دونوں پیروں سے کھڑا ہو کر لوگوں کو تماشا
دکھلایا کرتا تھا اوس کے باپ اور دادا بھی اُسمیں آکر شامل ہو گئے تھے
انھوں نے بہت سے گانوں کے اندر اس قسم کے معجزہ دکھلائے پر وہ تینوں
یکدم سے غایب ہو گئے اور اب عیسی مسیح کے اوپر چودھویں آسمان پر
تینوں بیٹھے ہوئے نرسنگا و پھونکنے کی مشق کر رہے ہیں اسی موافق تینوں
کے چلے جانے سے ستارے اکٹھا ہی ہو گئے ہیں قیامت کی ہونے سے
چند روز پیشتر وہ سب کے سب زمین پر اتر ینگے اور ایسے زور زور سے
نرسنگا پھونکیں گے کہ تمام دنیا میں اُنکی آواز سنائی دیگی پھر انہیں
سے وہی پہلا جو عمر میں بہت چھوٹا مگر عزت میں
اپنے بزرگوں کا بھی بزرگ ہے سو وہ ایک تخت کے اوپر بیٹھ کر انصاف کریگا

ت نتا لوگوں کو بہشت میں بھیجیگا باقیوں کو دوزخ میں چونکہ وہ میرا
ال پرورده ہی اسلیئے میری حکم کو وہ خوشی سے منظور کریگا میرے کہنے سے
بے قصوروں کو دوزخ میں ڈالیگا اور قصور والوں کو بہشت دیویگا
نکہ وہ پیدا انکا حلال ہی وہ کہنے کے لئی لاشریک ہی مگر مجھکو شریک کیتا
رحیم بھی ہی مگر اپنے آقا کی خاطر اسکی تعمیل کی کچھہ پرواہ نہیں کریگا جب وہ
ری یہاں ہل جوتا کرتا تہا تب اوس نے مجھ سے کہا تہا کہ میں نی تجکو
سب سے پہلے پیدا کیا سورج چاند زمین وغیرہ اُس نے سب مجھہ سے پیچھے بنائی
ہیں اگر وہ مجھکو پیدا نہ کرتا تو کچھہ بھی نہ کرتا پھر اوسکا ہونا نہ ہونا برابر تہا غرضیکہ
وہ بہہ صفت موصوف ہی مگر صرف کہنے کے لئی بدوں اپنے آقا یعنی میری
مرضی بغیر وہ کچھہ نہیں کر سکتا مگر پھر بھی وہ میرا خدا ہی اور میں اُسکا بندہ ہوں

پادری صاحب تمہاری بات کا کوئی گواہ ہی۔

بھوندو جاٹ آپ کی بات کا کون گواہ ہی۔

پادری صاحب اُسکے رسول گواہ ہیں

بھوندو جاٹ اُسکے رسول کہاں ہیں انکو ہماری سامنے بلاؤ

پادری صاحب ہم نہیں جانتی کہاں ہیں اور نہ ہم بلا سکتے ہیں

بھونند وجا میری بات کی تمام گانوں والی اسوقت تمہاری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں

پادری صاحب ویل گانو الا تم کیا جانتا ہے۔

گانوں والے غریب ہم ور یہ لٹھ مونگری آدمی ہے اسکے ساتھ آپ
ناحق لولتے ہیں اس سے آپ نہیں جیت سکو گے یہاں تک کہ اسکے لارڈ پادری بھی
اسکے سامنے دم مارنے کی طاقت نہیں کہتے اصل بات یہ ہو کہ اسکے پاس ایک نالی لوگ
جو ذات کا نٹ تھا وہ اس کے یہاں ہل چلایا کرتا تھا کسی فقیر جوگی نے کچھ
جڑی بوٹی اسکو بتلادی تھی کتنے ہی آدمی آنکھوں سے اندھے اور جسم سے کوڑھی
اسکے پاس آئے اور دوا کی تاثیر سے اچھے ہو کر چلے گئے چند عورتوں کو بھوت چپٹ
گیا تھا وہ ایک راکھ کی چٹکی ان کے ماتھے پر لگا کر چھو منتر پڑھ دیتا تھا نہیں
معلوم پرمیشور جانے کیا بات ہے وہ اچھے ہو کر چلے جاتے تھے چند بیمار
قریب المرگ ہو گئے تھے بلکہ ہم لوگوں نے مردہ تصور کر کے انکا کفن بھی تیار
کر لیا تھا مگر نہ معلوم کچھ اوسکی دوائی نے اثر کیا یا کیا ہوا وہ اچھے ہو گئے ایک
دفعہ وہ خود سخت بیمار ہوا تین ہفتے تک مردہ پڑا رہا نہ بول سکا اور نہ بات چیت
کر سکتا تھا اسکے بعد وہی پرمیشور کی قدرت سے اچھا ہو گیا اسکا حال سنکر اوس کا
باپ اور دادا یہاں آگئے پھر اوس نے اسکی نوکری چھوڑ دی وہ تینوں نٹوں کا تما

کیا کرتے تھے سات بانس بڑے لمبے اونچے بانس رکھتے تھے اوسکو ایک دوسرے سے
باندھ کر زمین پر گاڑ دیتے تھے اور سب سے اونچے ساتویں بانس پر چڑھ کر نرسنگا پھونکر
تماشا دکھلایا کرتے تھے وہ بہت اونچے یعنی آسمان میں چڑھنے سے چھوٹے چھوٹے
دکھلائی دیا کرتے تھے اسی موافق چند عرصہ تک وہ بہت سے گانوں میں تماشا
دکھلاتے اور بھیک مانگتے پھرا کرتے تھے پھر وہ غائب ہو گئے کچھ پتہ نہیں
لگا اسقدر حال ہمکو معلوم ہے۔

پادری صاحب ویل جھوٹا آدمی تم کیسے کہتا تھا کہ میری بات کے
تمام آدمی گواہ ہیں۔

کھونڈو جاٹ غریب پرور آپ پیشتر فرما چکے ہیں کہ فلاسفر لوگوں کے
قول بموجب آسمان کوئی چیز نہیں ہے اگر اس بات کو مانیں تو آسمانوں
کے بنانے کی کوئی کچھ ضرورت نہ تھی مگر آپ اُن لوگوں کی بات کو جھوٹی
بتلاتے ہیں اور اپنی باتوں کو سچ اسلئے اُن ساتوں بانسوں کی سامنے سات
آسمان فرض کئے علی ہذا القیاس باقی چیزوں کو بھی اسیطرح سمجھ لو جیسے مدرسوں
کے اندر ہندوستان۔ ایشیا یورپ وغیرہ تمام دنیا کے نقشے موجود رہتے ہیں
وہ پنسل سے بنائے جاتے ہیں اسی موافق آسمان بھی اسپنسل سے بنائے تھے

پادری صاحب لوگوں کا کہنا جھوٹ اور پادری لوگوں کا سچ اور آسمانوں کی
اونچائی معلوم نہیں ہے پھر انجیل سے کیسے اوسکا نقشہ بن سکتا ہے۔

بھوندو جاٹ آپکے عیسی مسیح چوتھے آسمان پر قلانچ بھر کر چلے گئے اونکے
بعد حضرت محمد صاحب پیغمبر آخر الزماں براق پر اوپر بیٹھ کر اس سے بھی تین آسمان
اونچے تھوڑی دیر میں چلے گئے تھے کیونکہ جب وہ روانہ ہوئے تھے اونکی چارپائی
کے پاس پانی بھرا ہوا رکھا تھا پیروں کی ٹھوکر لگ کر وہ لڑھک گیا تھا جب تک
وہ ایک آسمان سے دوسرے آسمانوں تک پانچ پانچ سو برس کی راہ طے کر کے
واپس آئے تب تک وہ پانی ڈھل رہا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان بہت
دور نہیں ہے اسی انداز سے وہ ساتوں یا انکے سات آسمان فرض کئے گئے ہیں
اگر آپ زیادہ اونچے جانتے ہو تب بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے وہ بائبل دوسری
انجیل میں آسمان شمار ہو جاویں گے۔

پادری صاحب ہنس ہیں ہندو آدمیوں کا کہنا سب ٹھیک ہوتا ہے
عیسی مسیح میں یہ بات نہ تھی یہ آدمی جو زندہ ہوئے وہ لوگ بالکل نہ مر گئے تھے
مگر مسیح نے بالکل مردوں کو چنگا کیا۔ اور آپ چنگا ہو کر آسمان پر چلا گیا بائبل
کے اندر جو لکھا ہے۔ وہ بڑی پختہ دلیل ہے کیونکہ وہ لوگ جنہوں نے عیسی مسیح

کا حال لکھا ہی بڑی پرہیزگار اور خدا پرست تھی مچھلی۔ ہلدی۔ انڈا۔ مرغی ایسی
ایسی نفیس چیزیں کھا کر گذران کیا کرتے تھے اور بعض انہیں سے جنگلوں کے اندر
بھیڑ بکریاں چرایا کرتے تھے۔

بھوندو جاٹ ہم لوگ اُن سے بھی زیادہ پرہیزگار اور خدا پرست ہیں اُن
کے موافق کسی جیو کو نہیں ستاتے اور نہ کسی ناپاک چیز کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ
انڈوں کے اندر بالکل ناپاک چیز ہوتی ہے جس کی نام لینے سے کراہت آتی ہے اور آپ
مہذب لوگوں کے آگے بیان کرتے اسلئے ڈرتا ہوں شاید آپ پھر ناراض
ہو جاؤ تم ہم لوگ محنت کر کے ہل جوتتے ہیں کھیتی کرتے ہیں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اسکو
آپ بھی کھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی برتال کرتے ہیں اور ہم لوگ انکے پیغمبر
کے موافق بھیڑ بکریاں گائیں چرایا کرتے ہیں اور ہمیشہ جنگلوں میں رہتے ہیں اگر
آپکو جنگلی آدمیوں کی باتیں بہت پسند ہیں تو مجھ پر کیوں ایمان نہیں لے آتے
کیونکہ جیسے وہ جنگلی تھے ایسا ہی میں بھی جنگلی ہوں وہ مرگئے اور میں زندہ
ہوں اگر کوئی اسوقت آپکی طرف مارنے کو دوڑے تو وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے
مگر میں لٹھ سے بھی تمہارے دشمن کا سر توڑ دوں۔

پادری صاحب جانور کو ستانا نہیں کچھ دوش نہیں ہے کیونکہ انکا اندر روح نہیں ہے

پھوند و جاٹ جس موافق نباتات کے اندر آبنہ جامن - امرود و گلاب پھول
وغیرہ لاکھوں قسم کے درخت ہیں اسی موافق حیوانات کے اندر آدمی گائے گھوڑا گدھا
وغیرہ لاکھوں قسم کی مخلوق ہے جس موافق جان ابنہ کے اندر موجود ہے اسی موافق دوسرے
درختوں کے اندر موجود ہے اسی نظر سے جیسی روح آدمیوں کے اندر ہے ویسی ہی جانوروں کے
اندر ہے اگر کوئی یہ کہے کہ نباتات میں صرف ابنہ کے پیڑ کے اندر جان ہے باقی درختوں کے
اندر نہیں اور وہ سب درخت انہوں کے واسطے بنائے گئے ہیں جیسا اونکا کہنا جھوٹ ہے
اسی موافق جو شخص کہتا ہے کہ صرف آدمیوں کے اندر روح ہے جانوروں کے اندر نہیں اور سب وہ
اور سب آدمیوں کی بھوجن کیلئے بنائے ہیں اُسکا کہنا بھی جھوٹ ہے ابنہ جیسے درختوں کے
اندر ابنہ وغیرہ بہ نسبت دوسروں کو اوتم ہیں جیسے دوسروں کو سکھ ملتا ہے اسی
موافق حیوانات کے اندر آدمی اوتم ہیں بشرطیکہ اُنسے دوسروں کو سکھ پہنچے اگر کوئی
برعکس اسکے کام کرے یعنی دوسروں کو بجائے سکھ کے دکھ دیوے تو اُس سے نیچ کوئی
نہیں ہے اُسکا زندہ رہنے سے مرنا بہتر ہے دوسرے جانور گائے وغیرہ گھاس پھوس
کھاتے ہیں اور امرت کے موافق دودھ دیکر دوسروں کو سکھ پہنچاتی ہیں اور اپنی آپ تکلیف
اُٹھاتی ہیں دوسروں کو آرام دیتی ہیں اور آدمی تمام دنیا کی عمدہ عمدہ چیزیں
کھاتا ہے مگر اسکی عوض میں جو جو چیزیں اس سے حاصل ہوتی ہیں وہ سب کی سب

ں ہیں اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ اس بات میں آدمی جانوروں سے کم درجہ
تا ہے ایک عمدہ چیز جو اُس کے اندر ہے وہ عقل ہے جس کی ذریعہ سے آتما اور پرما
پہچان سکتا ہے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اگر اس سے اس نے کام نہ لیا یعنی
کو پہنچانے کی کوشش کی نہ دوسروں کا بھلا کیا بلکہ اُلٹا نقصان پہنچایا تو جانو
روں سے جانور اچھے ہیں بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ لوگ دانا ہو کر یہ نہیں
چتے کہ خدا کو آپ کے ساتھ کونسی دوستی اور ان سے کون دشمنی ہے جو بلاوجہ دوسرے
جانوروں کو تکلیف دلائی کو تمہاری بھوجن کے واسطے بنایا پھر اوسپر طرفہ یہ ہے
ر شیور کو دیالو اور نیاکاری بھی بتلائے جاتے ہیں ایسے ایسے ظلموں کو خدا کے ماتھے
پ کر آپ لوگوں نے اوسکو اچھے آدمیوں سے بدتر بنادیا۔ افسوس صد افسوس
پ کی عقل اور علم پر جو اپنے ہاتھوں سے گلا کاٹ رہے ہو اور نہیں چیت کرتے
رض کرو ایک شخص نے آپکو تکلیف بھی دی حاکم نے اوس ظالم کو پکڑ کر آپکی سپرد
کر دیا کہ جسطرح تمہارا دل چاہے اسے سزا دو اس حالت میں اگر آپ عقلمند ہونگے
تو اُس شخص سے اپنے گھوڑے کے واسطے گھانس کھدوادیں یا کھیتوں کی اندر
ہل چلاویں گے یا اور کوئی اُسکی لیاقت کے موافق ایسا کام اُس سے لوگے
جس سے آپکو ہمیشہ فائدہ ہوتا رہے اور اوسکو بھی روٹی ملتی رہے۔ اگر آپ یہ نہ

کرکے پھیرچاہو کہ اوسکو ذبح کرکے کھا جاویں تو اسمیں اوّل تو آپکا سراسر
نقصان ہے دوم ایسی سخت سزا سے شاید حاکم بھی آپ سے ناراض ہو جاویں اور کہیں
آپکو لینے کے دینے پڑ جاویں۔ پھر آپ کس غفلت میں بھولے ہوئے ہو بقول
مشہور کانٹا کسی کے مت لگا گو مثل گل پھولا ہے تو وہ ناحق ہیں۔ تیری زہری
کس بات پر پھولا ہے تو کیونکہ ہم تم اور تمام جانور سب اُسکی رعیت ہیں اور بادشاہ
کے نزدیک سب برابر ہیں اُس نے جو ان کو آپ کے ماتحت کیا ہے اسی غرض سے
کہ آپ اوس سے اوسکی طاقت کے موافق مہذب کا کام لیکر خود بھی فائدہ اٹھاویں
اور میعاد کے گذر جانے پر وہ بھی آزاد ہو جاویں اگر اوسکا منشا ہونا تو فائدہ
پہنچانے کے گن بھی اُن میں نہ رکھتا جیسا کہ ایک گائے ہے کہ اُس کی زندہ رہنے سے
چار لاکھ پچھتر ہزار آدمیوں کے لئے ایکدن کا بھوجن ملسکتا ہے اور اوسکو
مار ڈالنے سے صرف سترا سی آدمی ایک دفعہ اپنی پیٹ کو قبر بنا سکتے ہیں پھر اگر
آئندہ دودھ کی ضرورت پڑی تو اُسکا سوت بھی میسر ہونا ناممکن ہے۔

پادری صاحب کالے آدمیوں کی بات قابل تسلیم نہیں ہوتی۔

پھوندو جاٹ دھولے آدمیوں کی بات بھی قابل تسلیم نہیں ہوتی اول
تو ہم لوگ کالے نہیں ہیں کشمیر کے رہنے والے بھی تو آپ سے بھائی ہیں جو آپ

لوگوں سے بھی زیادہ گوری ہوتی ہیں ہماری سنسکرت پستکوں میں یوروپ
کے رہنے والوں کو بڈالاکش لکھا ہے جس کے معنی ہیں بلاؤ کیسی آنکھوں والے
کالے تو حبش کے ملک والے ہوتے ہیں سو آپ لوگوں نے بادشاہت کے گھمنڈ
میں آکر چڑ سے ہمارا کالا آدمی نام رکھ لیا ہے جیسے مسلمان بادشاہوں نے
آریوں سے کہ جس کے معنی سریشٹ اور خدا پرست کے ہیں ہندو نام رکھ لیا تھا
جو چور ڈاکو بت پرست وغیرہ کا نام ہے علاوہ بریں آپ کے عیسیٰ مسیح وغیرہ بھی
کالے ہی آدمی تھے کیونکہ وہ ایشیا کے رہنے والے تھے یوروپ کے نہیں پھر اُن
کی باتوں کو کیوں تسلیم کرتے ہیں۔ اگر آپ زبردستی کر کے یہ کہو کہ وہ لوگ کالے
نہیں ہیں صرف تم ہی لوگ کالے ہو اگر بالفرض محال آپ کے قول کی بموجب ہم
صورت میں کالے ہیں مگر ہمارا دل آپ لوگوں کے موافق کالا نہیں ہے جبھی تو
اندر سے یہ سچی باتیں آپ کو سنا رہے ہیں چونکہ آپ کا دل کالا ہے اسلئے آپ سچ
اور جھوٹ میں تمیز نہیں کر سکتے آپ کی وہ مثال ہے کہ ایک شخص نے بندر سمجھا
تھا اُس کے گرو نے ایک کتے کو بندر بتلایا اُس نے اس بات کو ایسا اپنے دماغ میں
پچکاری کر لیا کہ ہزار کوئی سمجھا دے کہ یہ کتا ہے بندر نہیں مگر وہ ہرگز نہیں
مانتا ایسے ہی حضرت آپ کے باپ دادا لوگوں کی نہیں جانتے سچ کو قبول کرنا چاہئے

اور جھوٹ کو چھوڑنا مناسب ہے۔

پادری صاحب تم بڑا فول ہو تم کو کس طرح سے سمجھا دیں۔ اچھا جس کی لاٹھی اُسی کی بھینس اس بات کو تم مانتے ہو یا نہیں۔

کھونبدو جاٹ غریب پرور میں بڑا نہیں ہوں بڑے آدمی حضور ہیں رہی دوسری بات بھینس اور لاٹھی کی اسکو ہم مانتے ہیں۔

پادری صاحب آج کل ہمارا راج ہے جس بات کو ہم کہیں اسکو سچ جانو اور کالا لوگوں کا کہا ہوا سب جھوٹ ہماری باتوں میں ونا چون و چراست کرو تب ہی تمھارا کلیان ہے۔

کھونبدو جاٹ راجہ کا دھرم ہے کہ سچی باتوں کو علم و عقل قانون قدرت کے ذریعہ سے تلاش کرے سچ کو خود قبول کرے اور دوسروں کو کراوے اور جھوٹی باتوں کو خود بھی چھوڑ دیوے اور دوسروں سے بھی چھڑا دے پیغمبر آخر الزماں کی موافق تلوار کے زور سے نہیں بلکہ سمجھا کر پڑھا لکھا کر ست اپدیشوں کے ذریعہ سے تسکین کرے جو ایسا نہیں کرتا وہ دھرم شاستر کے موافق راجہ نہیں ہے کیونکہ راجہ باپ ہوتا ہے اور پرجا کے تمام آدمی اُس کے بیٹے جو شخص ایسا نہیں کرتا اور تعصب کی راہ سے پرجا کو تنگ کرتا ہے

ادر نگ زیب کی موافق اپنی راج کو نشٹ کرنیوالا ہوتا ہی دیکھو لارڈ
ہوزی صاحب مرحوم نے بے انصافی کرکے یہاں کی چند راجاؤں
اج چھین لیا اور باقی کی تمام راجاؤں کا راج چھین لینی کا عجب ڈھنگ
ا تھا مگر جب ملک انگلستان کو وہ اپنا سمجھتی تھے اس کی صورت دیکھنی بھی
ی کو نصیب نہوئی کیونکہ ہمکو یاد پڑتا ہی کہ انھوں نی ہندوستان کی اندر
ات پائی تھی یعنی جس ملک کی آدمیوں کو وہ غیر سمجھتے تھی اسی ملک کی مٹی
ے اندر گویا زندہ درگور کے موافق نہیں مہاراجے تک بدنامی کا داغ
ں کے ماتھے پر لگا رہیگا تواریخوں کے اندر انکی ایام سلطنت کو منحوس کرکے
تا ہی جسوقت وہ اس راج گدی پر تلوار حکومت ہاتھ میں لئے بیٹھے تھی اسوقت
ں کو یہ خیال کمال تھا کہ آیندہ ایسا ہوگا انکے مرنیکے کچھ عرصہ کے بعد یہاں
ایسا بھاری غدر ہوا تھا اگر سری وکٹوریہ مہارانی اور دانایان انگلینڈ نیک
ل ہوتے تو راجکے چلی جانی میں کچھ شک نہ تھا مگر چونکہ اسوقت تک سوای
رڈ صاحب موصوف کے جتنے لارڈ یہاں آئی تھی وہ نہایت منصف اور
ادل تھے اس باعث سے یہاں تمام باشندہ اس عملداری سے خوش تھی مگر
ب سے مہاراجہ گائکوار مرحوم معزول کیا گیا ہی اُس وقت سے سب کام برعکس ہوگی

ہوتی چلے جاتے ہیں اور گورنمنٹ حال سے لارڈ ڈفرن صاحب بہادر گویا سچ
و خیر مجسم اوتار ہیں کیونکہ تواریخوں کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت
غریب لوگوں کی طرف سخت اور زبردستوں کی طرف نرم نظر اُن کی ہے جتنے
کوئی گورنر جنرل اس موافق نہیں آیا جسکی ایسی نظر ہو نہیں معلوم جب ویسرائے کے
نام میں سب سے اول حرف ڈی آوے وہ ہندستان کے حق میں سخت ہوتا ہے
آج کل یہاں کے تمام باشندوں کے دل لارڈ صاحب موصوف نے ناراض
کر دیے جو لوگ بیچارے پہلے ہی سے زخمی ہو رہے تھے لارڈ صاحب موصوف
تشریف لاکر بجائے علاج کرنے کے الٹا اُن کے زخموں پر نمک چھڑک دیا پھر انکم
کی بھرمار کر دی حالانکہ گورنمنٹ کو چاہیے کہ رعایا کے اندرونی حالات سے آگاہ
ہو کر اوس پر ٹکس وغیرہ لگایا جاوے مگر تاہم ہماری گورنمنٹ جیسا آپ خیال کرتے
ویسی نہیں اس کے عہد دولت عہد میں ہماری آزادی روز بروز ترقی کر
رہی ہے ہمکو ہر ایک معاملہ پر منصفانہ رائے دینے کا اختیار ہے پرمیشور بھی ظالم راجا
کی سہای نہیں کرتا یہ گھمنڈ اچھا نہیں کہ یہ راج صرف ہماری عقل کے زور سے
قائم ہے بجز ہماری کوئی دوسرا شخص اس موافق عقل نہیں رکھتا یہ آپ کا
غلط ہے راج پرمیشور کی کرپا سے ملتا ہے جب تک راجہ خاطر خواہ منصف

تک کچھ نقصان نہیں ہوتا اور جب کبھی بنکر رعایا کو پیڑا دینے لگتا ہے
پرمیشور اوس سے چھین کر کسی ایسے شخص کی سپرد کر دیتا ہے جسکا خیال بھی
نہیں ہوتا کون جانتا تھا کہ سیوا جی ایک ادنی شخص مسلمانوں کی سلطنت
غارت کر دیویگا کون جانتا تھا کہ نیولین بونا پارٹ کا یہ حال ہو جاویگا
بیان کرنے سے ہمارا یہ منشا ہے کہ ملک میں امن چین قایم رہنے سے حاکم
ہم سبکو فائدہ ہے کہ علم ترقی کرتا جاتا ہے سچ اور جھوٹ کا نتیجہ ہوتا چلا
جاتا ہے یہ آرام صرف اس چین کی قایم رہنے سے قایم ہے ورنہ ہرگز نہیں رہ سکتا
اسلئے ہر انسان کو واجب ہے کہ اپنی موت اور اپنا پیدا کرنیوالا پرمیشور اونکو
ہر وقت یاد رکھے اور ایسا کام ہرگز نکرے جو انصاف کی برخلاف ہوی اور
جو دعوی کرتے ہیں کہ ہمارا راج ہے یہ فرمانا بھی انکا ٹھیک نہیں ہے آج
آج راجیشوری سری وکٹوریہ مائی کا راج ہے ہم تم سب لوگ اونکے بیٹے ہیں
بیٹیا آپ کے موافق عالم اور کوئی ہمارے موافق جاہل مگر ماں کی نزدیک
نوں برابر پیاری ہیں انکی عملداری میں روز بروز علم کی ترقی ہوتی جاتی
جس موافق دوسرے بادشاہوں کی بنائی ہوی عمارت وغیرہ ابتک انکی
یادگار ہیں اسی موافق یہ علم کی ترقی اونہی باتوں کی آزادی ہمیشہ تک یادگار

رہیگی مگر بیشک آجکل انصاف یہاں پر اس موافق نہیں ہوتا جو ہمیشہ تک
نیکنامی کی ساتھہ یادگار رہے اگر کوئی یہ خیال کرے کہ یہ عملداری ہمیشہ رہیگی یہ
غلط ہے نہ ہمیشہ کوئی رہا اور نہ رہ سکتا ہے پہلے زمانہ میں کروڑوں برسوں تک
آریوں نے اس ملک میں چکروتی راج کیا ہے اور بگڑی ہوئی حالت میں
مہاراج یدہشٹر سے لیکر پرتھی راج بالکل پانچہزار برس راج اون کا
قایم رہا ہے شاید ان باتوں کو آپ غلط بتلاویں کیونکہ آپکی کتابوں میں
قریب پانچہزار برس پرتھوی کے پیدائش کو ہوئے ہیں اور اس سے پہلے
اسنکہیا شار برسوں سے پرمیشور خالی بیٹھا تھا اور قیامت کے بعد دوام تک خالی
بیٹھا رہیگا خیر ان باتوں کو جانیدو جس موافق آپ خیال کر رہے ہیں کچھہ
بیشتر مسلمان بھی ایسا خیال کر رہے ہیں کیونکہ جیو الپگیہ ہیں البتہ جسکی نیکنامی
ہمیشہ تک یادگار رہے وہ نیک بخت ہے اور جسکی بدنامی ہمیشہ تک یادگار رہے
وہ کمبخت ہے نوشیرواں بادشاہ کہاں ہے مگر اوسکے انصاف کے باعث ابتک
اوسکا نام نیک چلا جاتا ہے اور برابر چلا جاویگا اسکو نیکبخت سمجھو ان دونوں کی
مائی کے راج کی بدولت علم کی ترقی یہاں تک ہوگئی ہے کہ میری موافق گنوار
جاٹ ہل کو جوتنے والے ناخواندہ بھیڑ بکریوں کے چرانیوالے بیچ اور جو

چھپنے لگے مگر افسوس ہی آپ لوگوں پر جو دانا ہو کر بھی نہیں سمجھتے بیشتر
زمانہ میں لوتھر صاحب نے پوپ لوگوں اور بائبل کے پول نکالے تھے
چونکہ وہ کتاب سرتاپا غلط ہی اور اس میں ایک بات بھی سچ نہیں اسلیئے وہ
بھی صرف موٹی موٹی غلطیوں کو نکال سکے مگر کل غلطیوں کو وہ نہ نکال
سکے اور نہ کوئی نکال سکیگا کیونکہ سب غلطیوں کو نکالنے سے وہ کتاب بھی
نشٹ ہو جاویگی مگر آجکل علم نے اُن غلطیوں کو نکالنا شروع کر دیا ہی مشہور
ہماری ماتا مہارانی اور انگریز اجکو قایم اور دانایاں فرنگ سے حکام وقت
کی عقل کو ترقی بخشے چند روز کے بعد سب جھوٹی باتوں کا صفایا ہو کر صرف
ایک مت ویدک متبا ویگا وہ زمانہ بہت قریب ہی جبکہ انگلستان کی دانا لوگ
اُسکی سچائی سے واقف ہو کر اُسکو قبول کر یں کیونکہ سچ ہمیشہ غالب رہا کرتا ہی
اور آپ جو ہمکو نظرِ حقارت سے دیکھکر جنگلی تصور کرتے ہیں اگر ہم لوگ نہ ہوتی
تو آپ کو کھانا بھی میسر ہوتا اسلئے ہم لوگ گورنمنٹ کے کماؤ بیٹے ہیں
اور آپ کھاو۔

پادری صاحب تم کہتا ہی کہ ہم بالکل ناخواندہ ہی پر لوتھر وغیرہ کا حال
تمکو کیسے معلوم ہوا۔

بھوندو جاٹ حضرت رسول مقبول کی بدولت الله علیہ وسلم پیغمبر آخر الزمان ہمیرے موافق آدمی محض تھے پھر اون نے قرآن شریف کے موافق فصیح کتاب گمراہ لوگوں کو کیسے سنائی کہ آج تک تیرہ سو برس کے عرصہ میں سوائے ایک جاٹ ہی کے ویسی ایک آیت ہی کوئی نہیں بنا سکا مگر میں اونکی برابر ہونے کا دعوی نہیں کرتا اور یہ کہتا ہوں کہ ہمارے گاؤں کا جو مدرسہ ہے گیا اُس کے اندر چھوٹے لڑکے اِن کہانیوں کو پڑھا کرتے ہیں اُس سے سنکر ہمنے جانا۔

پادری صاحب ویدتم لوگوں کا مت نہیں ہے آریہ سماج والوں نے ایک نیا مذہب کھڑا کیا ہے تمھارے مذہب کی بھاگوت وغیرہ گرنتھ پستکیں ہیں سو اُس کی غلطیات تم کو سمجھا چکے اگر ضرورت ہوئے تو اور بھی سمجھا سکتے ہیں

بھوندو جاٹ ہمارا اصلی مت وید ہے جب سے سرشٹی پیدا ہوئی ہے تب سے وہ مت ہے اور جب تک وہ قایم رہیگی تب تک وہ بھی قایم رہیگا۔

پادری صاحب جب آریہ سماجین نہیں ہوئی تھیں اُسوقت وید مت کہاں تھا۔

بھوندو جاٹ ویدمت تب بھی موجود تھا۔ جیسے بادلوں کی ہو جانے سے سورج چھپ جاتا ہی اسیطرح پر اودیا کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا جیسا پرمیشور نت ہی ایسے ہی اسکی وید ودیا بھی نت ہی حسب موافق آپکے روز حضور وعظ کرنے کو تشریف لائے ہیں اسی موافق چند روز بیشتر کچھ آریہ سماج والے ہمارے گانو میں آئے تھے انھوں نے ہم لوگوں کو یہ سمجھایا تھا کہ سوائے ویدمت اور سب مذہب جھوٹے ہیں جو جو باتیں انھوں نے ہمکو سمجھائیں وہ سب ہماری سمجھ میں آ گئی تھیں یہاں سے تھوڑی ہی دور کی فاصلہ پر ایک آریہ سماج اجمیر کا ممبر چند روز سے آیا ہوا ہی۔ اسکے سیر ابھائی نوکر ہی اگر آپ فرماویں تو میں جا کر اون کو بلا لاؤں۔ پھر آپ اون سے مباحثہ کر کے قائل کر دیوینگے تو ہم لوگ بیشک انکا مذہب قبول کر لیویں گے۔

پادری صاحب آریہ سماج والے دیوانہ ہیں وہ لوگ گمراہ کرتے پھرتے ہیں اونکا کہنا مت مانو جو ہم کہیں وہ سچ جانو۔ بھوندو جاٹ اگر ان سے مباحثہ

بھوندو جاٹ غریب پرور ہملوگ دانا نہیں ہو گئے دانا تو آپ ہیں کرپا کر کے ہمکو سمجھاؤ۔ اگر نہیں سمجھا سکتے ہو۔ تو پھر آپ سے ہم لوگ گنوار ہی اچھے ہیں۔

پادری صاحب تم کیا بولا۔

بھوندو جاٹ جو ہمنے سنا وہی بولا۔

پادری صاحب ہم نے کیا سُنا۔

بھوندو جاٹ جو ہمنے بولا سوہی سُنا

پادری صاحب تم بڑا بدمعاش ہے تم ہمسے اچھا کیسے ہو سکتا ہے تم ناخواندہ ہم خواندہ تم گانوں کا رہنے والا ہم شہر کا تمہارا کالا رنگ ہمارا گورا تم اپنے گانوں والوں کے موافق ٹوٹی پھوٹی ایک بولی جانتا ہے ہم تیرہ زبانیں جانتے ہیں۔ پھر تم ہم سے اچھا کیسے ہو سکتا ہے۔

بھوندو جاٹ بڑا جو لفظ ہے وہ پرمیشور کے واسطے ہے اُس سے بڑا کوئی نہیں۔ اور بدمعاش وہ ہوتا ہے جو بُرے کام کرکے معاش پیدا کرتے ہیں ہم اچھے کام کرکے اپنی معاش پیدا کرتے ہیں اس لئے ہم نیک معاش ہیں اور بدمعاش وہ لوگ ہوتے ہیں جو خود اپنے آپ تو نہیں سمجھتے مگر ناواقف لوگوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں اور اپنی آتما کی بر وہ بولتے ہیں جہاں چھپا ہوا تھیلیاں کی تھیلیاں تنخواہ کے روپیوں کی گھر میں رکھ لیتے ہیں محنت کچھ نہیں کرتے عمدہ سواریوں میں بیٹھے بیٹھے پھرتے ہیں جبتک ہم

ہم ناخواندہ ہیں مگر آپ کا خواندہ ہونا کسی کام کا نہیں کیونکہ آپ ناخواندہ آدمیوں کو بھی نہیں سمجھا سکتے ایک جانور ہوتا ہے جسکو ہزار داستاں کہتے ہیں ہزاروں قسم کی بولیاں جانتا ہے اگر بولیاں کے جاننے سے بزرگی ہوتی تو وہ سب سے زیادہ بزرگ شمار ہوتا بزرگ وہ ہیں جو آتما اور پرماتما کو جانتے ہیں اور نیک کام کر کے معاش پیدا کرتے ہیں خود بھی کھاتے ہیں اور دوسروں کا بھی بھلا کرتے ہیں۔ اور شہروں کے اندر رہنے سے کوئی بھلائی نہیں ہوتی اچھے کام کرنے سے بڑائی ہے چاہے کہیں پڑا ہو اور گورے ہونے کا جو آپ کو گھمنڈ ہے یہ بھی واہیات ہے دیکھو تمہاری آنکھوں کے بیچ میں جو کالی تپلی ہے اگر وہ جاتی رہے تو تمہاری آنکھ کسی کام کی نہیں ہے۔ ماسوائے اسکے کالے اور گورے سب پرمیشور کی بنائی ہوئی ہیں ان میں نقصان نکالنا پرمیشور کی کاریگری میں نقصان نکالنا ہے ہم ایسے اسواسطے اچھے ہیں کہ ہماری آتما اندر سے صاف ہے جو خیالات ہمارے دل کے اندر ہیں اُنہیں کو صاف صاف نیک نیتی کے ساتھ بیان کرتے ہیں مگر آپ دل میں سمجھتے ہیں کہ ہمارا کہنا ٹھیک ہے مگر ہٹ دھرمی سے آتما کے برود ہو کر برعکس بولتے ہیں اس لئے آپ اپنی آتما کے دشمن ہیں ہم

دو قسم کے ہوتی ہیں ایک نادانستہ ایک دانستہ مثلاً دو شخص ہیں جنکو پرمیشور
نے ظاہر میں بڑی بڑی آنکھیں دی ہیں اون میں سے ایک آنکھوں کو بند
کئے ہوئے غفلت میں مست ہوکر زہر کو کھا رہا ہی اور دوسرا آنکھ کھول کر دیکھ رہا ہے
جانتا ہے کہ یہ زہر ہے اسکے کھانیسے مین مرجاؤنگا مگر ہمیشہ سے تھوڑا تھوڑا کھاتے
اسقدر اوسکا پابند ہوگیا ہی کہ اوسکو نہیں چھوڑ سکتا برابر کھائے جاتا ہی سو یہی
شخص آپ ہیں جو جان بوجھ کر خودکشی کر رہے ہو اگر آپ کو عیسائی مذہب سچا
معلوم ہوتا ہی تو معقول تقریر کرکے ہمکو سمجھا دیہ جواب ٹھیک نہیں ہی کہ بائبل
میں جو لکھا ہی وہ بہت پختہ دلیل اور پورا پورا ثبوت ہے اور آپ ناراض ہوتے
ہیں اور واعظ لوگوں کو ناراض ہونا نہیں چاہئے

پادری صاحب ہم تمہارے ساتھ اسوقت زیادہ بات نہیں کر سکتا ہے
ہماری حاضری کا وقت ہوگیا ہی اور تمہارے ساتھ بولتے بولتے ہمارا دماغ پریشان
ہوگیا ہے۔

کھبوندو جاٹ بہت اچھا حضور جو حکم ہم بھی اب جاتی ہیں ہماری
بھی ہل جوتنے کا وقت ہوگیا ہے اور ہمارا دماغ آپکے ساتھ باتیں
کرنے سے بہت خوش ہوا افسوس ہے تو اسقدر ہے کہ آپ اپنی آتما کی

نہیں سوچتے کہ سچ کیا ہے اور جھونٹ کیا ہی اگر آپ ہمکو نہیں سمجھا سکتے تو کسی اور بڑی پادری صاحب کو بلالوا اور اپنے پاک کلام کے ست ہونے کی پریکھیا کرا دو ورنہ اِن جھوٹی باتوں کو چھوڑ دو جبکہ ایک جاہل آدمی کے ساتھ آپکا یہ حال ہوا ہی۔ پھر عالموں کے سامنے تو منہ سے ایک حرف بھی نہ نکلتا ہوگا افسوس ہے کہ آپکے علم پر بقول سے نیم تن در گور اندر نیم تن در زندگی ٭ بس بس معلوم شد بافندگی۔

پادری صاحب تم کہتا ہے کہ ہم ایک حرف بھی نہیں پڑھا پھر یہ فارسی کے شعر تم کیسے بولا۔

کھونڈو جاٹ جناب عالی ہماری گانوں کے رہنے والے چند بچہ جو مکتب میں پڑھا کرتے ہیں آپس میں مباحثہ کیا کرتے ہیں جب اون میں سے کوئی لاجواب ہو جاتا ہی تب دوسرے لڑکے اوسکو اسی طرح بولا کرتے ہیں اوسکو سنکر وہ لڑکا غیرت میں اگر پھر بولنے لگتا ہی جیسے بیل چلتے چلتے رک جاتا ہی چابک کے زور سے اُسکو چلاتے ہین یا چراغ جسوقت گل ہونے لگتا ہے ذرا سا تیل ڈالنے سے اوس میں روشنی آجاتی ہے اسواسطے میں نے یہ شعر پڑھا ہی تاکہ آپکے اندر روشنی آکر پھر

بولنے لگو۔

پادری صاحب تم بڑا شریر اور گستاخ آدمی ہے گو کہ ہم کو مجسٹریٹی کے
اختیارات جو تم کو سزا دیسکیں مگر ہماری بھائی دوسرے صاحب لوگ جب
تمھاری اِن باتوں کو سنینگے تو بیشک تم کو سزا دیونگے۔

بھوپد وجاہت غریب پرور ہم فقیر نہیں ہیں فقیر وہ ہوتے ہیں جو بھیکھ
مانگتے پھرتے ہیں یا خیراتی چندہ سے جنکو تنخواہ ملتی ہی اور مجسٹریٹ لوگ
لیئق ہوتے ہیں۔ جو نیک و بد میں تمیز کر سکتے ہیں اگر ایسے نہ ہوتے تو ایسے
معزز عہدی بھی اونکو نہ ملتے چونکہ پانچوں انگلیاں یکساں نہیں ہوتیں اگر
ہزاروں میں کوئی ایک ادھ آپکے ہم خیال ہو تو ہم اوسکی کچھہ پروا نہیں
کرتے کیونکہ ہم نے رفاہ عام کا کام سمجھ کر نیک نیتی سے ایسا کیا ہی تاکہ اِن
باتوں کو سنکر لوگ گمراہی سے راہ راست پر آجاویں اور ہم تمام دانایان
فرنگ کو اپنا حاکم جانتے ہیں اون کی عزت کرتے ہیں آپ بھی ہماری حاکم ہیں
لیکن آپکی ٹوپی سے اوپر ایک کالا سانپ بیٹھا ہو جس کے کاٹنے سے آپ
ہرگز نہ بچیں اسکو دیکھکر ہم مجبور ہوں کہ جس طرح سے ہوسکے اُس موذی سے
آپکو بچاویں اس صورت میں اگر آپکی ٹوپی کے اوپر اپنی لاٹھی ہم ایسے زور سے

پھینک کر ماریں جس سے وہ سانپ آپکے سر سے دور ہو جاوے تو کیا آپ منصف ہو کر ہمارا قصور سمجھیں گے نہیں ہمکو امید ہے کہ ہماری نیک نیتی دیکھکر آپ ہم سے خوش ہوں گے۔

پادری صاحب یہ بکرا جو تمھاری آنکھوں کے سامنے بندھا ہوا ہے ہمنے گانوں سے اپنے بھوجن کے واسطے منگایا ہے۔ تم تبلا سکتا ہے کہ اسنے کیا پاپ کیا تھا۔

بھوندو جاٹ کارج کو دیکھکر کارن کا گیان ہوتا ہے جیسے جیل خانہ کے قیدیوں کو دیکھکر کوئی نہیں تبلا سکتا کہ کس کس قصور کے باعث سے وہ قید ہوئے ہیں مگر اون کو دیکھکر یہ انومان ضرور کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی گناہ کے کرنے سے یہ سزا ان کو ملی ہے کیونکہ کوئی مجسٹریٹ ایسا ظالم نہیں ہے کہ بلا قصور کسی غریب کو پکڑ کر وہاں بھیجدیوے باوجودیکہ جیو ایسکہ تب بھی جان لوجہ کر وہ ایسا کام نہیں کرنے اسی نظر کے موافق ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ کسی نہ کسی پاپ کرم کے کرنے سے اس بکری کی یہ صورت ہوئی ہے کہ پرادھین ہو کر گلا کٹانے کے لیے آپ کے آگے زندہ رہا ہے کیونکہ پرمیشور سرگیہ

اور پورا پورا اپکاری ہے اور یہ سبب کسی کو دکھ نہیں دیتا ہے
بکرے کی نظیر سے آج کے روز یہ مشہور دیکھنے والے جیوں کو اوپدیش
کرتا ہے کہ ہے جیو حسب موافق یہ بکرا پاپ کرموں کے اوتاپ سر کٹاتے
یا بھوکے رہنے یا جس قسم کی چاہو تکلیف دینے کے لئے بیکس ہو کر
تمہارے او ہیں گے اگر تم لوگ بھی پاپ کرم کروگے تو تمہارا بھی
یہی حال ہوگا۔

پادری صاحب ہم تمہارے موافق پاگل کی آدمی کی ساتھ اور
زیادہ نہیں بول سکتے ہیں صرف یہ کہتے ہیں کہ پاپ کلام کے اندر
جو نجات کا طریقہ ہے وہ کیول خداوند عیسیٰ مسیح کے او پر بسواس
لانے سے مکتی ملتی ہے دوسرے طور سے نہیں۔

بھوندو جاٹ اگرچہ میں جاہل ہوں مگر ایک مثال آپ کو سناتا ہوں
کرپا کر کے کان لگا کر سنو دیکھو ایک جانور ہوتا ہے جسکو پتنگ یا پروانہ
کہتے ہین جو برسات کے موسم میں اکثر رات کیوقت چراغ جلتا ہوا دیکھکر
بہت خوش ہوتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح پر کوشش کرکے وہاں پہنچ
جاؤں تب مجکو بڑا سکھ ملے مگر اپنی الپگتا کے کارن وہ یہ نہیں سمجھتا کہ وہاں

[کے] ساتھ ہی چراغ کی لو سے نیم مردہ ہوکر تیل کے اندر گر پڑوں گا
اسطرح تیل کے اندر ڈوب کر مر جاؤں گا اسی موافق آپ لوگوں کا
[حال] ہے جو اپنی بدفعلیوں کی طرف نہیں دہیان دیتے مگر ایک ساڑھے
[تین] ہاتھ کے آدمی کے بھروسے پر مونڈ مونڈا ہی بیٹھے ہو اور پھر بیٹ
[ک]رتے چلے جاتے ہو پرمیشور سے نہیں ڈرتے وہ بیچارہ جب خود
[اپن]ے آپ کو نہ بچا سکا بڑی کراہت کے ساتھ جان دی پھر تم کو کیا بچائیگا
[او]ر کھو جس موافق اوسکی دردشا ہوی اُسکے موافق تمھاری ہوگی
[اگر] ان جھوٹے ڈھکوسلوں کو نہ چھوڑوگے تو ایسے ایسے حضرات
[جو]ہ دوسروں کو کیا بچادیں گے انھوں نے تو خود اپنے پیروں
[می]ں اپنے ہاتھ سے کو[ل]ہاڑی ایسی سخت ماری ہے کہ اوسکا زخم
[تما]م کے لئے اچھا ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ وہی لوگ جو اُن
[ک]ے پڑھ کر اُس کے بھروسہ پر پاپ کرم کرتے چلے جاتے ہیں جبتک
[تم پاپ] کرم کرنا نہ چھوڑوگے تب تک ان سے تمھیں نجات ناممکن ہے بڑی تعجب
[کی ب]ات ہے کہ آپ لوگ عیسی مسیح کو اپنا خداوند بھی مانتے ہیں اور
[پھر] انکی شراب یعنی انکے خون کی بہاؤ نا کرکے اسکو پیتے ہو گ

اور تمام اپنے پاپوں کو اوس کے گلے مڑہتے جانتے ہو پاپ کا
پھل دکھ ہے تمام دنیا کے دکھ کو ایک آدمی ساڑہے تین ہاتھ کا
کسطرح برداشت کر سکتا ہی اِس کے واسطے تو خود اوسکے کئی موٹی
باپوں کی سزا زہر قاتل ہے ایسی ایسی جھوٹی باتوں کو مانی بیٹھے
ہو اور پھر اپنے آپ کو مجذوب کہتے ہیں اُس ہنتگ جانور کے
ورشانٹ سی تم کو پرمیشور اوپدیش کرتا ہی کہ ہی منش لوگو جس موافق
وہ جانور جھوٹھا وشواس کرکے دکھ پا رہی ہیں اُسی موافق تم لوگ
بھی جو مہاپاپی آدمیوں کے بھروسہ پر پاپ کروگے تو تمہارا
ایسا حال ہوگا کیونکہ پرمیشور دیالو ہے وہ ہر طرح پر اُسکو بچاتا ہی
جبکہ کوئی آدمی کچھ برا کام کرنا چاہتا ہی پرمیشور اوسکے دل کو
خوف شرم غیرت وغیرہ پیدا کردیتا ہے اور اچھا کام کرنے سے
خوش اُنہیں کردیتا جو کوئی اُسکی آگیا کو توڑ کر برعکس کام کرد بیٹھتا ہی
وہی مہاپاپی ہے ایسے آدمی سے امید ہی جہنم کو جاویں گی اس میں
کوئی شک نہیں ہے آپ لوگوں نے پرمیشور کو ایک مٹی کا
کھلونا سمجھ رکھا ہی جو کسی نے چوتھے آسمان پر جا بیٹھا پایا ہی اور

ی نے ساتویں پر تعجب بہہ ہوا کہ پھر بھی اوسکو حاضر و ناظر کہتی ہوئی
ذرا شرم نہیں آتی ہے پرمیشور ہماری اتما کے اندر موجود ہی ایسی
ئی جگہ نہیں ہے جہاں وہ موجود نہو اگر اوپر نیچے آگے پیچھے دائیں
بائیں یا کسی اور طرف کو تار برقی کے موافق تیز رفتار بدوں ٹھہری
لگاتار برقی کے موافق تیز رفتار بدوں ٹھہرے لگاتار چلے جاویں
بھی ابد تک اوسکا کنارہ نہیں پاویگا کیونکہ وہ انت ہی انت
ر کا انت نہیں ہوتا ہی واہ ری بڑے بت پرستو قبا باشش ہے
پنی ہمت پر جو جنگلی آدمیوں کے اوپر مونڈھ مونڈھا ای بیٹھی ہو تم لوگ بعد ان
بت والوں کے بھی باوا ہو کیونکہ اُن کے چھوٹے چھوٹے بت اُنکے
ہروں میں رہتے ہیں اگر کوئی دشمن اونکے مارنے کو آوے تو اُس بت
و اٹھا کر دشمن کے سر میں بھی مار سکتے ہیں تمہارے بت اتنے اتنے
بڑے ہیں جو تمام دنیا میں بھی نہیں سما سکتے اسواسطے اونکو جو تھی اور
ساتویں اسمانوں پر جا بٹھایا اے پیارے بھائی لوگو آج کل روشنی
کا زمانہ ہے اِن جھوٹی باتوں کو چھوڑ دو اپنی اپنی کتابوں کا وید
کے ساتھ مقابلہ کر دیکھو پرمیشور نے جو تم کو عقل و علم عنایت فرمائی ہیں

اُن کو کام میں لاؤ بے تعصب ہو کر دیکھو اور سوچو جو سچی باتوں
کو قبول کرو اور جھوٹی باتوں کو چھوڑ دو اس چند روزہ
زندگی کو غنیمت جانو اس وقت وہ موقع تمہارے ہاتھ میں ہے
زندگی گزر جانے کے بعد تم کچھ بھی نہ کر سکو گے دیکھو بڑے بڑے
شہنشاہ کہاں چلے گئے جب وہ لوگ جن کو سب طرح کا مقدور
تھا یہاں نہ رہ سکے پھر تم بھی نہ رہو گے چھوڑو پاپ کرموں کو
ایک دم سے چھوڑ دو آتما اور پرماتما کے پہچاننے کی کوشش
کرو کیونکہ جب تک آدمی کو اون کا گیان نہیں ہوتا تب تک
ٹھیک ٹھیک نیک و بد میں وہ تمیز نہیں کر سکتا اگر ویدوں کو آپ
مشکل سمجھتے ہو تو اپنی کتابوں کا ستیارتھ پرکاش کے
ساتھ مقابلہ کرو چھ مہینہ کے اندر ناگری سیکھنے سے اس کا مطلب
سمجھ سکتے ہیں ہم تم لوگوں کو سری سوامی دیانند سرستی
جی مہاراج کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ جس بات کو تمام عمر تک محنت
کرنے سے بھی ہم حاصل نہ کر سکتے تھے اوس کو ایسا آسان کر دیا
کہ صرف چھ مہینے تک محنت کر کے سے اوس کو سمجھ سکتے ہیں ذہن ہی

ں نشیوں کو جو سب باتوں کو جانتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں
ور جاکر دوسروں سمجھاتے ہیں اور شوک اُن پر جو اپنی غلطیوں
آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور دل وجان سے جانتے ہیں لاجواب
ورہتے ہیں مگر پھر بھی اونکو نہیں چھوڑتے بڑی افسوس کی بات ہے
اس چندروزہ فانی جسم کی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں مگر
یادوانی آرام کے لئے آتما کی بیماریوں کا علاج نہیں کرتے اور ہوا
پر چل رہی ہے اور افیموں کے نشہ میں بہشت کے خیال دیکھ اپنے
آپ کو وہاں کا راجہ سمجھتے ہیں۔ ہے سرب شکتمان دیالو پرمیشر
تو ہی ہے جو ایسے آدمیوں پر کرپا کرکے گمراہی کو چھوڑ ارادہ راست
پر لاوے

تمام شد

آریہ سماج کے نیم

(۱) اول ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سبکا آدی مُول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان نیائکاری - دیالو اجنما اننت نروکار اَنادی انوپم سرواَدھار سرویشور سروویاپک سروانترپامی اجر امر ابھے نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ست کی گرہن کرنے اور است کی تیاگنے میں سروداودیت رہنا چاہئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کرنے چاہئیں

(٦) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سبکی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

مفصلہ ذیل ٹریکٹ ویدک دھرم پریس الہ آباد سے ملینگے

نام ٹریکٹ	قیمت	نام ٹریکٹ	قیمت
...دہ کی قدامت	۴؍	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت	۳؍
...تی بیوستہا	۳؍	کرم بیوستھا	۳؍
...رن بیوستہا	۳؍	شہزادہ بیوستھا	۳؍
...ستیور وچار حصہ اول ودوم فیجلد	۳؍	وید کس پر نازل ہوی	۳؍
...گوید کے پہلے منتر کی ویاکھیان	۳؍	عیسائی مت کھنڈن	۳؍
...نخہ تباہی ہند	۳؍	آدمی شیر کا مباحثہ	۳؍
...دجوانو اٹھو	۳؍	رامائن سار ناگری واردو	۳؍
...ہند کی پہلی کتاب	۳؍	اردو گنگا اشنان	۳؍
...ویدوں کی عظمت	۱۰؍	جگناتھ لیلا	۳؍
...الہام کی ضرورت	۳؍	(پرم) آتما جینی کی پول	۳؍
عقائد اسلام پر عقلی نظر نمبر (۱)	۳؍	انیسویں صدی کا سچا بلیدان	۳؍
ایضاً نمبر ۲	۳؍	ریفارمر	۳؍
ایضاً نمبر ۳	۳؍	عقائد پر عقلی نظر نمبر ۴	۳؍

نام ٹریکٹ	قیمت	نام ٹریکٹ	قیمت
سوامی دیانند کا ایڈیشن نمبر ۱	۳؍	سچیہ کتھا	۳؍
ایضاً نمبر ۲	۳؍	یگیوپبیت	
آتمک بل	۳؍	آریہ مسافر	۳؍
گھٹ شاستروں کا سلسلہ	۳؍	پرشنوتری آریہ سماج	۳؍
پرشنوتری ویدانتی و آریہ	۳؍	وشناتن دھرم سبھا	۳؍
متھا ابھمان	۳؍		
ایشور وچار حصہ دوم	۳؍	جگناتھ کالی شرادھ	۳؍
دودھ کا دودھ پانی کا پانی	۳؍	بودھ چترناٹک	۱/۶
تحقیقات مذہب اسلام	۱/۶		

آریہ سماج کی متعلق کُل کتابیں ویدک دھرم پریس سے ملیں گی

اُوم

۱/۹۸

تحقیقات مذہب اسلام

مصنفہ منشی کشن سروپ ولد منشی مصری لال داروغہ تحصیل نگینہ

ضلع بجنور

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں پنڈت کرپارام شرما کے اہتمام

سے چھپا

بار اوّل ۱۰۰۰ قیمت فیجلد ۱/

اوم

تحقیقات مذہب اسلام

بعد از سپاس بیقیاس ـــ ناظرین پر واضح ہو کہ ہمارا ارادہ ہرگز نہ تھا کہ ہم مذہب اسلام کی تردید میں فی الحال کوئی کتاب لکھیں لیکن ذیل کے دو سبب ایسے پیش آئے کہ خواہ مخواہ ہمیں اپنے اشتغال کو بیقاعدہ اور نامناسب طور پر کچھ عرصہ کے لیے چھوڑنا پڑا ۔

اسمیں کچھ شک نہیں کہ بیکنٹھ باشی پنڈت لیکھرام کے قتل سے اہل شعور پر اسلام کی مذہبی کمزوری اچھی طرح ثابت ہو گئی لیکن وہ اپنے زعم باطل میں یہ ضرور سمجھ بیٹھے کہ اس شیر مرد کے مرنے پیچھے اب تو ہم کو کوئی حقیقت اسلام پر حرف گیر نہ ہوگا اور اگر ہو بھی تو ہمارے مظالموں کا اندازہ معلوم کرکے خواہ مخواہ

بھی ایسی جرأت نہ ہوسکیگی ۔

وجہہ دوم جسنے ہمیں سب سے زیادہ مجبور کیا وہ پیغمبر قادیانی کی کوتہ اندیشی کی اصلاح ہی سو ہم سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی اور بعد ازاں دوسرے گرے پڑے مُلاؤں مولویوں کو (اگر انکی ضعف بصارت کیلئے پنڈت جیا مقبول کی مصنفہ کتابیں کحل البصر نہ ہوگئی ہوں) زور سے پکار کر کہتے اور اسطرف توجہہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنی کور باطنی کا اس رسالہ سے علاج پکڑیں اور ہمارے مد مقابل بنیں ۔

التماس

ایھا الناظرین ۔ چونکہ ہم بسبب مصروفیت مشاغل علمی بالکل عدیم الفرصت ہیں اسوجہہ سے یہ رسالہ نہایت عجلت میں قلمبند کیا گیا لہذا اس کشاکش میں نہ ہم کچھ زبان پر ہی توجہہ کر سکے نہ ایسی لفاظی ہمسے ہو سکی جسمیں آپکا دل بہلجاتا پس گذارش ہی کہ آپ لفظی بحث سے سروکار نہ رکھکر صرف مدعا راقم سے ہی غرض رکھیں ۔

باب (۱) قران کلام الٰہی نہیں

وجہہ ظاہر ہی کہ جو کلام باہم ناسخ و منسوخ ہو جو ہمیشہ بدلتا رہی وہ عالم الغیب لاتغیر

دا سے کسیطرح منسوب نہیں ہو سکتا۔ حمقا کہیں گے کہ جب جب کفر کی مذموم
رسوم خلائق میں مروج ہو جاتی ہیں تب تب پیغمبران و رہنمایان اصلاح کے
لئے اُٹھا کرتے ہیں اور ایک برحق کتاب بھی اسغرض کے لئے اُنکے ساتھ ہونا
ضروری ہے۔ ہم قبول کرتے ہیں اور ایسا ہوتا ہے اور کتاب بھی ضرور اُنکے
پاس ہوتی ہے مگر وہی جسکے احکام سے خلاف کیا گیا ہے۔ لیکن اس امر کو ہم
انکے زیر غور رکھنا چاہتے ہیں کہ ہادی خلق کا ظہور جب محض احاطہ قانون یزدی
لانے کیغرض سے ہوتا ہے تو اس مقصد کے حصول کیلئے ناروا ظلم اور بیجا ستم کب
کب بجا ہے۔ دیکھو قرآن کہتا ہے یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ
وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ۔ اے نبی جہاد کر کافروں سے اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر اُنکے۔
(التَّحرِیم) حالانکہ وہی قرآن لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن بھی کہتا ہے یعنی تمھارے
واسطے تمھارا دین اور میرے واسطے میرا دین (الْکٰفِرُوْنَ) احکام الٰہی سے
خلاف کرنیکا نام کفر ہے سو وجود کفر سے پیشتر وجود احکام لازمی ہے ورنہ کفر نہیں ہوگا
اسلئے جن احکام کے خلاف عملدرآمد ہوتا ہے اُنہیں کی پابندی کیلئے پیغمبران کا
ظہور ہونا چاہئیے اگر کسی دوسری کتاب پر عملدرآمد کیا جاوے گا تو صریح سابقہ کتاب
کے احکام کے ساتھ کفر ہوگا۔ پس اگر مابعد کی کتابوں کو کلام الٰہی مانا جاوے

تو آپ خیال کر سکتے ہیں کہ خدا پر اور کتب ہائے سابقہ پر کیا کیا الزام آتے ہیں۔
قطع نظر اسکے اگر ہیں قرآن میں کہیں ایسا لکھا ملتا ہو جس سے صاف شرک نکلتا ہو یعنی
قرآن خود تعلیم شرک دیتا ہو تو کیا اسپر بھی اُسکو کلام الٰہی مان لینا چاہیئے۔

دیکھو سورہ ص

اِذ قال ربک للملائکۃ انی خالق بشرا من طین فاذا سویتہ ونفخت فیہ من
روحی فقعوا لہ ساجدین فسجد الملائکۃ کلہم اجمعون الا ابلیس استکبر وکان
من الکافرین قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت
ام کنت من العالین قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین قال
فاخرج منہا فانک رجیم وان علیک لعنتی الی یوم الدین۔

جسوقت کہا پروردگار میرے نے واسطے فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنیوالا ہوں
انسان کو مٹی سے پس جسوقت درست کروں اُسکو اور پھونکوں بیچ اُسکے
روح اپنے میں سے پس گر پڑو واسطے اُسکے سجدہ کرتے ہوئے پس سجدہ کیا سب
فرشتوں نے مگر ابلیس نے تکبر کیا اور تھا وہ کافروں سے کہا اے ابلیس کس چیز
نے منع کیا تجھکو یہ کہ سجدہ کرے تو واسطے اُس کے کہ بنایا میں نے دونوں ہاتھوں سے
کیا تکبر کیا تو نے یا تھا تو بلند مرتبہ والوں سے کہا کہ میں بہتر ہوں اس سے

پیدا کیا تو نے مجھکو آگ سے اور پیدا کیا ہی اُسکو مٹی سے کہا بس نکل یہاں سے
پس تحقیق تو راندہ کیا گیا ہے اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے میری دن قیامت تک
دیکھو اے محمدیو قرآن بتلا رہا ہے کہ خدا خیر الماکرین نے فرشتوں سے آدم
کو سجدہ کرا کر ارتکاب شرک کرایا اور جب ابلیس نے تقلید شرک سے انکار کیا تو صاف
بیچارے کا نام خارج کر دیا گیا گویا یہ بتلا دیا گیا کہ جو کوئی شرک سے عذر کرے اُسکو
لعنتی اور کافر سمجھو۔

اگرچہ ہماری غرض اس کُل قصہ کے درج کرنے کی صرف اسقدر تھی کہ ہم شرک
کا اثبات کر دیں مگر شاید حلقہ بگوشان اسلام حقیقت حال سے گریز کر کے یہ حجتیں
نکالیں اور کہیں کہ ابلیس نے تکبر کیا تب وہ کافروں سے ہوا اور لعنتی کیا گیا۔
تو اسکا جواب یہ ہے کہ چونکہ حکم ایزدی صرف یہ تھا کہ سب فرشتے سجدہ کریں لہذا اول
تو یہ بات کہ کیوں ابلیس نے سجدہ نکیا متعلق معاملہ نہیں لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ کیا کسی
کام کے نکرنے کی جب جائز رکھنے پر بھی اُس کام کا نکرنا داخل کفر ہے اگر کہا جاوے کہ ہے تو ہم
سب سے پہلے آپکے خاتم الانبیا صاحب کو ہی متکبر ٹھہراتے ہیں۔
یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم
اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اس چیز کو جو حلال کیا ہے خدا نے واسطے تیرے - چاہتا ہے

تو رضامندی بیبیوں اپنی کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲ التحریم)

شاہ عبد القادر اسکی بابتہ لکھتے ہیں کہ "حضرت نے اپنی ایک حرم موقوف کردی تھی یا ایک بی بی کے یہانسے شہد پینا حرام کر دیا تھا اور بیبیوں کیخاطر سے اسپر اللہ نے یہ فرمایا ہے۔ بھلا جس چیز کو خدائے عزوجل حلال کردے اُسکو حرام سمجھنا نافرمانی کفر، تکبر نہیں تو اور کیا ہے۔ ابلیس کے مقدمہ کے بھی بجنسہ یہی حالات ہیں کہ خدا نے شرک حلال کردیا تھا مگر اُس نے حرام کر دیا۔ وجہہ تحریم ابلیس یہ ہے کہ وہ کثیف شے کو لطیف ہو کر سجدہ کرنا نامناسب سمجھتا ہے کیونکہ لطیف شے ہر حالت میں پاک ہے مگر کثیف اشیا کثیف اور قطعی ناپاک۔ اور محمد صاحب کے لئے وجہہ یہ ہے کہ اُنھوں نے بی بی صاحبہ کی دلجوئی سے حرام کر دیا۔ اب ناظرین خیال کرلیں کہ کون وجہہ معقول ہے اور کون سی نامعقول۔ پھر ہم پوچھتے ہیں کہ کیوں محمد صاحب پر بجائے لعنتی اور کفر کا طوق پہنائے جانیکے خواہ نخواہ بلا توبہ و استغفار رحمت بے پایاں مبذول کیگئی اور کسلئے ابلیس کو متکبر ٹھہرایا جاوے۔

ماسوا اسکے ابو البشر کو کیوں خلیفہ کیا جاے جبکہ وہ جنت سے باثبات جرم نکالدیا جاچکا کیا اُسکو ولا تقربا ھٰذہ الشجرۃ (مت نزدیک جاؤ اُس درخت کے) ساتھ ہی فتکونا من الظلمین (پس ہو جاؤ گے ظالموں سے) نہیں سنا دیا گیا تھا۔ یعنی نتیجہ

بھی اُس کو خبردار کر دیا گیا تھا۔ (دیکھو سورہ بقر) کیا یہ تکبر نہیں ہے؟
اور حضرت کو رسالت سے کیوں نہ معزول کیا جاوے جبکہ انہ من قتل نفسا بغیر
نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا (جو کوئی مار ڈالے جی کو بغیر بدلے جی
کے یا فساد کرے بیچ زمین کے پس گویا کہ مار ڈالا سب کو، یعنی بیخطا کسیکو
مار ڈالنا اسقدر جرم ہے کہ گویا تمام خلق اللہ کو ہلاک کر ڈالا) کا حکم ہوتے ہوئے
ایک معصوم طفل کا قاتل بنا کیا یہ تکبر و نافرمانی نہیں ہے۔ (اسکے قرآنی ثبوت سورہ کہف میں ہے)
اور موسیٰ کو کیوں نہ غرق رود نیل کیا جاوے جبکہ اُس نے بھی ایک بیگناہ کا
قصداً بھی بے خون کیا (دیکھو سورت قصص) کیا یہ تکبر و نافرمانی نہیں ہے؟
اور سلیمان کو کیوں نہ دوزخ کا ایندھن بنایا جاوے جبکہ اُس نے بیزبان گھوڑوں پر
اپنی غفلت کا الزام رکھکر خون بہایا۔ (مختصر قصہ یہ ہے کہ سلیمان کی گھوڑیوں نے
دریائی گھوڑوں سے حاملہ ہوکر بچے جنے اُنکی چال ڈھال دیکھنے میں نماز کا وقت
گذر گیا۔ اسپر غضب میں آکر اُنکو مار ڈالا کہا کہ انہیں کی بدولت مجھے غفلت ہوئی اور نماز
کا وقت نکل گیا۔) دیکھو سورت (ص)
اور داؤد کو کس استحقاق سے جنتی کہا جاوے جبکہ اُس نے اپنی شہوانی قوت
کے جوش میں آکر ایک حسینہ عورت کے نوجوان شوہر کو لڑائی کے خوفناک موقع پر بھیجکر

شہید کرا دیا۔ (سورت ص) کیا بیگانی عورت سے عشق لگانا خلاف احکام
ایزدی نہیں ہی پھر کیوں اُسکو تکبر نہیں کہا جاتا۔ ای محمدی بھائیو کیا وجہ ہے کہ ان سب
واقعوں پر خدا اور ملائکہ کی گواہی ہوتے ہوئے بھی اشخاص مذکورہ کو خلد نصیب ہو
اور فقط ابلیس کو کہا جاوے کہ اُس نے تکبر کیا۔
سب سے زیادہ حیرت کا فقرہ کَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ہے کیونکہ نہیں معلوم ہوتا کہ اُسوقت
کافر کون کون تھا کہاں کہاں تھے جنمیں ابلیس کو شمار کیا گیا۔
ای اسلام کی حمیت پر جان دینے والے ملّاؤ کہیں یہ فقرہ متشابہات سے تو
نہیں ہی جسکے معنی سوای خدا و رسول کے دوسرا جان ہی نہیں سکتا لیکن اگر متشا
سے ہونا بیان کرو تو بخدا آج سے آپکا ایمان قرآن پر سے جاتا رہا کیونکہ قرآن
جزوی اور کلّی سراپا ایمان ہی پس جب اُسکے بعض فقرہ متشابہات سے ہوگئے تو گو
ایمان ہی آپسے مونہہ چھپا بیٹھا مگر نہیں آپ پشیمان نہوں بیجا ضدیت سے برابر
کام لئے جاویں کیونکہ ہمیں ایک سوال اور بھی آپ سے کرنا باقی ہی اور وہ یہ ہے
کہ آیات متشابہات قرآن میں کیوں درج کی گئیں جبکہ اُنکے مطالب سمجھنے کی آپکو
قابلیت ہی نہیں اور کیوں یہ نکھا علاوہ کہ آپکے اور نبی اُمّی و حضرت خیر الماکرین
درمیان پردہ ہے۔

لیکن اگر وہ متشابہات سے نہیں ہے تو ہم تلاش کرتے ہیں کہ وہ زمرۂ کافران
کون اور کہاں تھا۔ قرآنی بیان ہے کہ اُسوقت خداوند و ملائک کے علاوہ دوسرا
کوئی زمین و آسمان میں بھی موجود نہ تھا۔ پس اسلئے یا تو خود اللہ صاحب ہی
کافر ہیں یا ملائکہ لیکن ملائکہ اُسوقت تک کافر نہیں ہو سکتے جب تک خدا خود کافر نہ ہو
کیونکہ خدا مومن کا اُن سے اسقدر میل جول ہوا کہ تمام امورات خدائی اُنہیں
کی معرفت انجام پائیں ناممکن ہے اور اس بارہ میں اللہ صاحب کا بیان ہے ہم وجہ
ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ فاذالقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتیٰ
اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق ۔ پس جب ملاقات کرو تم کافروں سے پس مارو
گردنیں انکی یہانتک کہ جب چور کر دو اُنکو پس محکم کرو قید کرنا (اُسمیں) لہذا اللہ میاں
خود ہی کافر ثابت ہوئے اور یہی وجہ ہے کہ اُس نے ابلیس کے معاملہ میں تعصب سے
کام لیا۔

رہی یہ بات کہ ابلیس کو کیوں کافر کہا گیا اُسکا جواب یہ ہے کہ نصاریٰ مسلمانوں کو
اور مسلمان یہودیوں کو کافر کہتے ہیں اسیطرح ہر فرقہ اپنے کو بہتر اور ناجی اور
دوسرے کو کمتر اور ناری خیال کرتا ہے پس جب خدا سے قرآنی کافر ثابت ہوا
تو اُس سے محمد صاحب پر قرآن ہادی ایمان کا نزول تسلیم کیا جانا سراسر غلط فہمی ہے

ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدًا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر۔

یعنی تحقیق علم قیامت نزدیک خدا کے ہے وہی پانی برساتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ شکم مادر میں ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کماویگا اور نہیں جانتا کوئی کہ کس زمین میں مرے گا تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے (لقمان)

جواہر التفاسیر میں ہے کہ وارث بن عمرو صحابی نے سوال کیا کہ ای محمد قیامت کب آئیگی اور بارش کب ہوگی اور میری عورت پسر جنے گی یا دختر اور کل میں کیا شغل اختیار کروں گا اور میری قبر کس جگہ ہوگی اُسپر یہ آیت نازل ہوئی۔

اب اے ناظرین آپ غور فرماویں کہ قرآن میں خدا کہتا ہے۔ انی اعلم غیب السموٰت والارض یعنی تحقیق میں جانتا ہوں پہلی چیزیں آسمان اور زمین کی اور خود آیت مذکور میں ہے کہ علم غیب خدا کے پاس ہے پس اگر قرآن کلام الٰہی ہوتا تو عالم الغیب خدا سے ایسا جواب اس سوال کا نہیں مل سکتا تھا اور قرآن میں سوال و جواب کا پایا جانا صریح ثبوت اس امر کا ہے کہ وہ ایجاد بندہ ہے کیونکہ اگر ہم یہ بھی فرض کرلیں کہ قرآن بخلاف اور کتابوں کے ایک ایک آیت ہوکر نازل ہوا ہے تو بھی ایسے سوالات کا جواب پایا جانا چاہئیے تھا نہ اسطرحپر

علم غیب تو خدا کے ہی پاس ہے۔

یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا

سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا کہہ کہ روح حکم پروردگار میرے سے ہے
نہیں دیا گیا تم کو علم مگر تھوڑا (بنی اسرائیل) شاہ عبد القادر اسطرح تفسیر کرتے
ہیں کہ حضرت کی آزمائش کو یہود نے پوچھا سو اللہ نے نہ بتایا کہ انکو سمجھنے کا مادہ
تھا۔ آگے بھی پیغمبروں نے خلق سے باریک باتیں نہیں کہیں اتنا جاننا
بس ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن میں آئی وہ جی اٹھا جب نکل گئی وہ
مر گیا اور تفسیر زاد الآخرت منظوم میں بھی یہی لکھا ہے۔ جیسے کہا کرتے ہیں
اگر تم نہیں سمجھے تو تمہارا سمجھانا فضول ہے۔ اے جناب رسالت مآب یہود کو
نہیں علم روح اپنی امت کو تو سکھلایا ہوتا۔ آپ کہتے ہیں کہ علم روح جیسے
دقیق علم کی خلق کو سمجھنے کی قابلیت نہیں تھی اور ہم آریہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ
ہماری یہاں کے بچوں سے اس میں سبق پڑھ سکتے ہیں۔

پھر ہم اپنے مدعا پر ہی نظر رکھتے ہیں۔ دیکھو قرآن میں ہے:۔

لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ لیکن اللہ گواہی دیتا ہے ساتھ
اس چیز کے کہ اتاری طرف تیری اتاری اسکو ساتھ علم اپنے کے۔ (النساء)

یعنی خدا نے قرآن اپنے خاص علم سے اتارا ہے تو اسے سمجھو سوچو کہ کیا خدا کے
علم خاص میں علم روح داخل نہیں ہے اور یہ بڑی ہی تعجب کی بات ہے کہ علم روح
خدا کے علم خاص سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

قرآنی لفظوں پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روح امر خدا سے ہے
لہذا اے مولوی و حافظ لوگو اس سے ثابت ہوا کہ وہ قرآنی خدا جسپر آپ بھروسہ
رکھتے ہیں یا مصنف قرآن۔ اسقدر بھی نہیں جانتا کہ امر کے ساتھ جیسے
لازمی ہے ویسے ہی مادہ بھی۔ کیونکہ امر فعل متعدی ہے۔

اب ہم یہ پوچھتے ہیں کہ خدا میں امر کرنیکی طاقت یعنی حکم کرنے یا بولنے
مادہ کب سے ہے۔ اگر وہ قدیم سے ہے تو مامور بھی قدیم ہوا۔ اگر کہو کہ بعد کو یہ قوت
حاصل ہوئی تو بوقت حصول اور اس سے پیشتر وہ ضرور بولنے سے مجبور
اور محتاج بالغیر پایا گیا لیکن عجز و احتیاج خاصہ بشری ہے لہذا دعویٰ
غلط ثابت ہوا پس نتیجہ یہ ہے کہ امر خدا بصیغہ فاعل جس وقت سے ہے اسی
سے مامور روح بصیغہ مفعول موجود ہے اور اسلئے ازلی ہے اور چونکہ کوئی
کثیف شے ازلی نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اشیاء کثیف اجزاء ترکیبی رکھا کرتی ہیں جن
ترکیب کو کبھی نہ کبھی وقت انفصال لازمی ہے پس ثابت ہوا کہ اجسام لطیفہ ہی

[علم] روح سے بیخبر رکہنا تو خدا کی شان ہی اور پیغمبر اُنکی کو بسبب عدم واقفیت حیلہ کرنا پڑا۔

سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَۃٌ رَّابِعُہُمْ کَلْبُہُمْ وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَۃٌ سَادِسُہُمْ کَلْبُہُمْ رَجْمًا بِالْغَیْبِ وَیَقُوْلُوْنَ سَبْعَۃٌ وَّثَامِنُہُمْ کَلْبُہُمْ قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِہِمْ مَّا یَعْلَمُہُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ۔

اب کہیں گے وہ (اصحاب کہف) تین ہیں اور چوتہا اُنکا کتا اور کہیں گے پانچ ہیں اور چھٹا اُن کا کتا۔ بات کہتے ہیں بن دیکہے اور کہیں گے سات ہیں اور آٹھواں اُنکا کتا۔ کہہ کہ پروردگار میرا گنتی اُنکی خوب جانتا ہی نہیں جانتے وہ اُنکو مگر تھوڑا

(الکہف)

اگر قرآن کلام خدا ہوتا تو حضرت خیر الماکرین اُنکی تعداد تحقیقی کیوں نہ بتلاتے چونکہ قرآن اُسکے علم خاص سی اُتارا گیا ہے۔ ای ناظرینو کیا یہ نتیجہ نہیں ہی کہ قرآن اور اُسکے مضمون کا خدا کو علم تک بھی نہیں ہی ورنہ لوگوں کا جھگڑا مگر خود اُنکی شمار نہ بتانا کیا معنی رکھتا ہی۔ یَسْئَلُوْنَکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَۃِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُہَا عِنْدَ اللّٰہِ سوال کرتے ہیں تجھ سے قیامت کا کہہ سوائے اسکے نہیں کہ علم اسکا نزدیک اللہ کے ہی (احزاب)

یہ آیت قرآن کے من دون اللہ ہونے کا قطعی ثبوت ہے کیونکہ قرآن میں محمد کی نسبت ہے کہ انما انت منذر تو یعنی سوائے اسکے نہیں کہ تو ڈرانیوالا ہے۔ اور یہاں مقتضے ہے کہ وہ تخویف قیامت کی ہے بس اگر قرآن کلام الٰہی ہوتا تو قیامت کا متحقق وقت ضرور بتلایا جاتا کیونکہ محمد کی تبلیغ ہی صرف اسلئے ہے۔

وارسلنا الی مائۃ الف او یزیدون اور بھیجا ہم نے (یونس پیغمبر کو) طرف لاکھہ آدمیوں یا اُس سے زیادہ کے (الصّفٰت)

یہ آیت بھی قرآن کے من دون اللہ ہونے پر دلالت کرتی ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ خدائے محمد یہ لاکھ سے آگے گنتی بھی نہیں جانتا۔

(۱) یاایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم۔ ای ایماندار لوگو مت بڑھو آگے خدا اور رسول کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق وہ سُننے والا جاننے والا ہے۔ (الحجرات)

(۲) یاایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ ای ایماندار لوگو مت بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کی (الحجرات)

(۳) ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون ولو انہم صبروا حتی تخرج الیہم لکان خیرا لہم۔ تحقیق پکارتے ہیں تجھکو دروازہ پر سے

جو لوگ بہت اُنکے نہیں سمجھتے کہ اگر وہ صبر کریں یہاں تک کہ نکلے تو طرف اُنکے البتہ بہتر ہی واسطے اُنکے (الحجرات)

(۴) یاایہا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ

اے باایمان لوگو اگر آوے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لیکر پس اُس خبر کی تحقیق کر لو ایسا نہو کہ ایذا پہونچاؤ کسی قوم کو نادانی سے۔ (الحجرات)

واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیہا وترکوک قایما قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین اور جسوقت دیکھتے ہیں سوداگری یا تماشا دوڑ جاتے ہیں طرف اُس کی اور چھوڑ جاتی ہیں تجھ کو کھڑا کہہ جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہت بہتر ہے تماشے سے اور سوداگری سے اور اللہ بہتر رزق دینیوالا ہے (الجمعۃ)

تفسیر عنایۃ القادر نمبر (۱) مجلس میں کوئی کچھ پوچھے تو حضرت کی راہ دیکھو کہ وہ کیا فرماتے ہیں تم اپنی عقل سے آگے سے ہی جواب دینے بیٹھو۔

نمبر (۲) اس سورے میں حقتعالی نے آداب سکھلائی رسول کے اور آپس کے۔ ایک ادب یہ ہے کہ مجلس میں شور نکرو کہ حضرت کی بات سنی نہ پڑے۔

نمبر (۳) بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت گھر میں تھے باہر سے

لگے پکارنے چاہیئے آدمی کی زبانی خبر کرنا۔

تفسیر شاہ عبدالقادر نمبر (۴) ایک شخص کو حضرت نے زکوٰۃ لینے کیواسطے ایک قوم پر بھیجا وہ قوم اسکے استقبال کو نکلی اسلام سے پہلے اُس شخص اور اسلام سے بیر تھا وہ شخص ڈرا کہ شاید میرے مارنے کیو سطے آتے ہیں اور فرار ہو کر مدینہ میں پہونچ مشہور کر دیا کہ وہ قوم مرتد ہو گئی حضرت نے اُنپر فوج بھیجی جب اصل کیفیت معلوم ہوئی تب یہ آیت اُتری۔

تفسیر (مد) نمبر (۵) ایکبار جمعہ میں حضرت خطبہ فرما رہے تھے اُسیوقت بنجارہ آیا اُس کی ساتھ نقارہ بجتا ہوا۔ پہلے سے شہر میں اناج کی کمی تھی لوگ دوڑی کر اسکو ٹھہر اوپن نماز پھر پڑھیں گے۔ حضرت کے ساتھ کل بارہ آدمی رہگئے تھیں تکہ نماز پڑھی اور بعد ازاں یہ آیت نازل ہوئی۔

اگر ایسی ہی لاتعداد آیتیں ہم قرآن سے پڑھ سکتے ہیں مگر بخیال طوالت صرف مشتے نمونہ از خروارے پر عمل کر کے عرض کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو کیوں پہلے ہی سے ایسے احکام منضبط فرما دینے کی نہ سوجھی جبکہ اسکو عالم الغیب بھی کہا جاتا ہو۔

اب ہم چند دلائل ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

قرآن بذاتہٖ مجموعہ قصص ہے اور دعویٰ کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ قرآن میں کوئی

سورت ایسی نہیں جسمیں مجملاً یا تفصیلاً کوئی قصہ یا پرانے لوگوں کا طرز عمل نہ
بیان کیا گیا ہو لہذا ایسی کتاب جسکا وجود اساطیر الاولین سے تیار کیا گیا
ہو کلام الٰہی نہیں کہی جا سکتی ۔

(۲) قرآن میں شیطان کا کلام یا کافروں کا بیان ۔ قوم یہود و نصاریٰ
کی گفتگو ۔ نیز اکثر بندگان خدا کی مناجات بھی درج ہے اور محمدی لوگ اُس صحیفہ کو
کلام الٰہی مانتے ہیں لہذا وہ بھی کلام الٰہی سے ہے اِس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کو
خواہ نخواہ خدا سے منسوب کر دیا گیا ہے ۔

(۳) جن کتابوں کو کلام الٰہی بیان کیا جاتا ہے وہ سب کُلیتاً ایک ہی وقت
میں نازل ہوئی ہیں جس سے یہ ایشوریہ نیم پایا جاتا ہے کہ وہ دفعتاً احکام نازل
کرتا ہے ۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ قرآن باوقات مختلف تھوڑا تھوڑا کر کے
اتارا جاوے ۔

اعتراض کُفار نے بھی محمد صاحب سے کیا تھا جسکے جواب میں یہ آیت ہے ۔ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ
وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۔ کہا کافروں نے کیوں نہ اُتارا گیا اوپر اُسکے قرآن ایکبار اکٹھا
اسیطرح اُتارا ہم نے تو کہ ثابت کریں ہم ساتھ اُسکے دل تیرے کو اور ٹھہر ٹھہر کر

پڑھا ہم نے اسکو تھم تھم کر پڑھنا (الفرقان)

جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگلے پیغمبر ان کے دلوں کو قایم رکھنا اخدا

کو منظور نتھا اور نیز یہ کہ محمد کو قرآن پر کما حقہ اعتقاد نتھا۔ لیکن کیا قرآن کو سب

پڑھکر محمد کا دل ثابت نہیں رہ سکتا تھا؟ کیا محمد کے نزدیک قرآن کی بعض

آیتیں ایسی ہیں کہ ان کے پڑھنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے؟ شاید محمدی

لوگ کہیں گے کہ محمد صاحب محض امی (ان پڑھ جاہل) تھے اسلئے قرآن

کو پارہ پارہ نازل ہونے کا یہی مقصد ہے کہ آنحضرت بھی خود اکثر تہ سب کو

وظیفہ کرلیں۔ تو ہم جواباً کہتے ہیں کہ وہ جیسے امی تھے ویسے ہی صحت لفظی ان

سے ناممکن ہے اور جسطرح کہ بعض ادق الفاظ کو دن اور کوڑہ زبان سی

اچھی طرح نہیں ادا کرسکتے بہت ممکن ہے کہ محمد صاحب سے بھی اکثر حصہ اسکا نہ ادا

ہو سکا ہے یا ناشدہ طور پر کہا گیا ہو۔ پس ایسی غلطی کیصورت میں تو کلام الٰہی کا

بھی ستیاناش ہوگیا۔ اللہ صاحب کو کسطرح زیبا نہیں تھا کہ وہ جاہلونکو

پیغمبر گردانیں اور علما و فضلا قریش کو اس اعزاز سے محروم رکھیں اور طرفہ

تعجب یہ کہ ان اللہ وملئکتہ یصلون علے النبی (الاحزاب) آپ اور ملائکہ

ایسے نبی پر درود بھیجیں۔ ہا انہیں باتوں نے تو خدائی کا ناس کردیا افسوس

…را صاحب ابتک بھی نہیں سمجھے۔

(۴) زبور۔ توریت۔ انجیل وغیرہ وغیرہ بھی کلام الہی ہیں لیکن اُسکی …دت مسلمان لوگ نہیں کرتے اس عمل سے پایا جاتا ہے کہ وہ اُنکے زعم …ں کلام الہی نہیں ہیں۔ اگرچہ قرآن میں بھی اُنکو اکثر جگہہ من عند اللہ …کیا ہے لیکن یہ ہدایت کہیں نہیں کی گئی کہ قرآن کی مانند اُن سب کو بھی …لیف کیا کرو۔ پس جب وہ ہی کلام الہی نہیں تو قرآن جو اکثر اُنکا خوشہ چین ہے …کلام الہی ہے۔

(۵) کتب مذکورہ کی تنسیخ کی بابت قرآن میں کوئی حکم نہیں ہے لہذا اُنکے …وجود ہوتے ہوئے قرآن کا بھی خدا سے نازل ہونا بیان کرنا محض نافہمی ہے۔

باب دوم (معجزات)

اول ہم معجزہ فصاحت قرآن کو ٹھہرا کر اُسکی تکذیب بحوالہ قرآن کرتے ہیں۔

…ان کنتم فی ریب مما انزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین۔

…اور اگر ہو تم شک میں اُس چیز سے کہ اُتارا ہم نے بندہ اپنے پر پس لے آؤ

ایک سورۃ مانند اسکی اور پکارو شاہدوں اپنے کو سوائے اللہ کے اگر سچے ہو۔ (انفال)

اس آیت کی بابتہ محمدی لوگ یہ ہی بیان کرتے ہیں کہ فصاحت و بلاغت میں سورۃ مانگی گئی ہے۔ اگرچہ فصحاء و بلغاء عرب کی اس بارہ میں صدہا شہادتیں موجود ہیں کہ قرآن کو دعوی فصاحت بیجا ہے اور صرف قرآن فیضی اور فاروق مسئلمہ کو پڑھکر ہی ناظرین قرآنی فصاحت کی بابت رازی کر سکتے ہیں مگر چونکہ ہمارا دعوی ہے کہ قرآن ہی سے اسکا ثبوت دیں اسلئے ہم قرآن متعلق فصاحت ذیل کی اس ایک ہی شہادت پر بوجہہ طوالت اکتفا کرینگے۔ فصاحت کی بابت قرآن میں کل پانچ موقعوں پر اذن عام دیا گیا ہے کہ لے آؤ ایک سورۃ اور دو سورۃ اور دس سورتیں۔ لہذا ناظرین ان پانچوں دعوں کا ایک ہی حال سمجھیں۔

واذا تتلی علیهم آیتنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل ہذا ان ہذا الا اساطیر الاولین اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے نشانیاں ہماری کہتے ہیں تحقیق سنا ہم نے اگر چاہیں البتہ کہہ لیویں مانند اسکے نہیں یہ مگر کہانیاں پہلوں کی۔ (الانفال) یعنی کافر کہتے ہیں کہ ہم ایسی سورتیں بنانے پر قادر ہیں۔

رباخدا، قرآنی فصاحت کفّار کو تسلیم کرتا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ اگلے لوگوں کا
قصّہ کہہ سکتے ہو۔

ہیں خدا، محمدیہ کی اِس بات کا کہ وہ اگلے لوگوں کے قصّہ کہلاتے ہیں نہایت
درج ہے وہ خود اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر دیکھیں کہ کوئی بھی سورۂ قرآن
کی قصص سے خالی ہے بلکہ قرآن میں بعینہٖ توریت۔ زبور وغیرہ کے مضامین
بہ تبدیل الفاظ درج ہیں اور بہت سی باتیں پارسیوں کی نقل کی ہیں۔
ہیں بعض باتیں جو محمد صاحب کے خانگی امورات اور مسلمانوں کی نفسانی خواہشوں
کی تکمیل کی متعلق ہیں البتہ محمد صاحب کے وقت میں اُن مجموعۂ قصص میں
درج کی گئی ہیں۔

ہم اِن سب باتوں کو نظر انداز کرکے حسب منشا محمدیان تسلیم کئے لیتے
ہیں کہ قرآن کلام الٰہی ہی ہے اور وہ حق کے ساتھ محمد کے ساتھ ہوا ہے۔
تو بھی فصاحت قرآن محمد صاحب کے لئے معجزہ نہیں ٹھہرتی کیونکہ وہ
محمد صاحب کا اپنا کلام نہیں ہے۔ اگر ہم کہنے لگیں کہ پیدائش زمین و آسمان
اور اختلاف اللیل و نیز تمام مخلوقات ہمارا معجزہ ہے تو یقیناً کوئی بھی نہ مانیگا
اسلئے اگر محمد صاحب اپنی ہی زبان معجز بیان کی فصاحت پر اُسکے معجزہ ہونے

کا دعوی کرتے اور وہ پایۂ ثبوت کو بھی پہنچ جاتا تو البتہ معجزہ محمدیہ کہا جاتا۔ معجزہ کے معنی جس حیثیت سے کہ وہ استعمال کیا جاتا ہے "عاجز کر دینا بذریعہ خرق عادات امور کی" جیسے آگ کا خاصہ جلانے اور روشنی دینے کا ہے اگر اُسکی عوض بلا کسی بیرونی کے وہ سرد و تاریک ہو جاوے تو اس نمایاں تبدیلی کا نام معجزہ ہے۔ سو ایسے امورات کا وقوع میں آنا گویا الیتوریہ نیم کا بد سمجھا یعنی لاانغلبن خدا کی قدرت میں دست اندازی کرنا ہے اس لیئے اُس سے یہ رات ہی سمجھا جاتا ہے کہ اس قسم کے بیانات محض افترا پردازی اور داخل فریب ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ اس قسم کا فریب اکثر اعرابیوں اور جاہلوں ہی ہوا کرتا ہے عقلا ہمیشہ اُس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں اس لیئے ہمیں اپنے بھولے محمدی بھائیوں کو بتلانا پڑا کہ یہ سراسر اتہام تزویری ہے۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ پاس آلگی وہ گھڑی اور ٹکڑے ہو گیا چاند (القمر) یہ قرآنی معجزہ ہے۔ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت شق القمر خدا کیطرف سے بطور شہادت ہے اور کچھ لوگ خواہ مخواہ بھی اس کو کھینچ تان کر معجزہ ٹھہرا دیتے ہیں۔ لیکن (شاہ رفیع الدین جو مفسرین عظام (مفسرین جلالین) کے نزدیک آیت ہذا کا ترجمہ اسطرح نہیں ہے جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے وہ یہ ترجمہ

کرتے ہیں «نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند» (دیکھو ترجمہ شاہ
رفیع الدین مطبوعہ بار پانزدہم مطبع نولکشور صفحہ (۷۴۴)) اور بلحاظ
قرآن ظاہر ہو سکتا ہے کہ جس جس موقع پر بھی لفظ ساعت آیا ہے وہاں وہ
قیامت ہی کے موزوں معنیوں میں استعمال ہوا ہے۔

دیگر مفسرین اسکی اسطرح پر تفسیر کرتے ہیں (حج کے دنوں میں آدھی
رات کو کافر جمع تھے حضرت انکو سمجھاتے تھے انھوں نے مانگی کچھ نشانی۔
حضرت نے کہا دیکھو آسمان کیطرف چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک اُن سے مشرق کو اور
ایک مغرب کو۔ جب تک خوب طرح دیکھ لیا پھر آپسمیں مل گئے) اور بعض کتب
محمدیہ میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت نے آستینوں سے نکالدیا (شاید حضرت کی
آستین باب جہنم سے بھی طول اور عرض میں سوا ہونگی)

اسمیں شک نہیں کہ اگر تفاسیر و احادیث معاملات مذہبی میں دخل رکھتی ہوتیں
تو اسلام کبھی کا سلام کر چکا ہوتا۔ ان تفاسیر پر بعینہ مدعی سست اور گواہ
چست کی مثل صادق آتی ہے۔ قرآن میں جو محمدیوں کا سراپا ایمان ہے
معجزہ نمائی کا نام تک بھی ڈھونڈھے نہیں ملتا مگر ان خیالی کتابوں میں پل
باندھ دئے گئے ہیں۔

دیکھو قرآن ہمارے ہم لسان ہے۔

ولیقول الذین کفروا لولا انزل علیہ اٰیۃ من ربہ انما انت منذر ولکل قوم ہاد

اور کہتے ہیں کافر کیوں نہیں اُتری اُسپر (محمد پر) کوئی نشانی رب اُسکے سے سوا اس کے نہیں کہ تو ڈرانیوالا ہے واسطے ہر قوم کی ہدایت کرنیوالا۔ (الرعد)

وقالوا لولا انزل لنا آیت من ربہ قل انما الآیت عند اللہ ۔ کہا انھوں نے کہ کیوں نہ اُتریں اُسپر نشانیاں کہہ سوائے اِسکے نہیں کہ نشانیاں نزدیک پروردگار میرے کے ہیں۔ (العنکبوت)

وقالوا لن نومن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہر خللھا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نومن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا ۔

اور کہا انھوں نے (کافروں نے) ہرگز نہ مانیں گے ہم تیرا کہنا (یعنی تجھپر ایمان نہ لائیں گے) یہانتک کہ بہاوے تو ہمارے واسطے زمین سے چشمہ یا ہووے واسطے تیرے باغ کھجور اور انگور کا پس بہا لاوے تو نہریں درمیان اُس کے سے یا ڈالدے تو آسمان کو جیسا کہا کرتا ہے اوپر ہمارے

ٹکڑے ٹکڑے یا لے آوے تو اللہ کو اور فرشتوں کو مقابل یا ہو واسطے تیرے
ایک گھر سونے کا یا چڑھ جاوے تو آسمان پر اور ہرگز نہ مانیں گے ہم چڑھ جانے
تیرے کو یہاں تلک کہ اُتار لاوے اوپر ہمارے کتاب اور ہم پڑھیں اُسکو
کہہ اللہ پاک ہے میرا نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغمبر۔ (بنی اسرائیل)

اسجگہہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ محمد صاحب کے پاس وحی کا آنا غلط فہمی ہی۔
کیونکہ جب اُسکو تانی باللّٰہ والملٰئکۃ قبیلاً (لے آ خدا اور فرشتوں کے روبرو) کہا
گیا تھا تو ضرور تھا کہ وہ کم سے کم اُس وحیہ (جبرئیل) کو جو اُسیوقت قُل
سُبحان ربّی الخ کا جملہ کان میں پھونک رہا تھا اپنی صداقت کے ثبوت میں
پیش کرتے مگر شاید یہ ہوا ہو گا کہ وہ دم دلاسا دیکر بھاگ گیا ہو گا کیونکہ آخر کا
ہے تو حضرت ابلیس کا ہی شاگرد رشید۔

وقالوا لولا انزل علیہ ملک ولو انزلنا ملکاً لقضی الامر ثمّ لا ینظرون ۔ اور کہتے
ہیں کیوں نہیں اُتارا گیا اوپر اُس کے (محمد کے) کوئی فرشتہ (بطور نشانی)
اور اگر اُتارتے ہم فرشتہ البتہ فیصل کیا جاتا کام پھر نہیں ڈھیل دی جاتی۔ (آل عمران)
یہ آئتیں ہم محمد صاحب کی بے معجزگی کے ثبوت میں پیش کر رہے ہیں
مگر مقتضائے ایک نتیجہ دوسرا کاج یہاں یہ بھی دکھلاتی ہیں کہ کافروں کے

ساتھ خدا ای محمدیہ کو پوری پوری ہمدردی ہے ورنہ یہ رعایت کہ اگر ہم کوئی فرشتہ نہ بھیجتے تو پھر ڈھیل نہ دیے جاتے اور کام فیصل ہی کر دیا جاتا یعنی ہم عذاب بھی اتارتے۔ کیا معنی رکھتی ہے۔ اور جبرئیل کا وحی لانا تو قطعی اس آیت سے باطل ہو گیا۔

وقالوا لولا انزل علیہ آیت من ربہ قل ان اللہ قادر علیٰ ان ینزل آیتہ ولکن اکثرھم لا یعلمون۔ اور کہا انھوں نے کیوں نہیں اتاری جاتیں اس پر نشانیاں پروردگار اسکے سے کہہ تحقیق اللہ قادر ہے اوپر اس کے کہ اتارے نشانی اور اکثر انکو نہیں جانتے۔ (الانعام)

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب
تحقیق بیچ پیدائش زمین و آسمان اور آنے جانے دن اور رات کے البتہ نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔ (آل عمران)

قد نعلم انہ لیحزنک الذی یقولون فانھم لا یکذبونک ولکن الظالمین بآیات اللہ یجحدون۔ تحقیق جانتے ہیں ہم تحقیق وہ البتہ غمگین کرتی ہیں تجھ کو (معجزہ طلب باتیں) جو کچھ کہ وہ کہتے ہیں پس تحقیق وہ نہیں جھٹلاتی تجھ کو و لیکن ظالم ساتھ نشانیوں اللہ کے (پیدائش زمین و آسمان) انکار کرتے

ہیں ۔ (الانعام)

لوما تاتینا بالملئکۃ ان کنت من الصٰدقین ما ننزل الملئکۃ الا بالحق

کیوں نہیں لے آتا ہمارے پاس فرشتوں کو اگر تو سچا ہے نہیں اتارتے ہم فرشتوں کو

مگر ساتھ حق کے ۔ (الحجرات)

اور جب محمد صاحب معترض کی معجزہ طلب باتیں سنتے سنتے تنگ آگئے تو آخر

غیظ بڑھا اور ذیل کے فقرہ تراشے ۔

والذین سعوا فی آیتنا معٰجزین اولٰئک اصحٰب الجحیم ۔ جن لوگوں نے

سعی کی بیچ نشانیوں ہماری کے عاجز کرنے کو یہ لوگ ہیں رہنے والے دوزخ

کے ۔ (الحج)

والذین سعوفی آیتنا معٰجزین اولٰئک لھم عذاب من رجز الیم ۔

جو لوگ ہرج کرتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے عاجز کرنیوالے ہوکر یہ لوگ

واسطے اُن کے عذاب ہے سخت قسم کا درد دینے والا ۔ (السبا)

اگرچہ اسقدر شہادتوں اور ایسی شہادتوں کے مقابلہ میں جو بحسب اعتقاد محمدیاں

خدا محمدی کیطرف سے ہوں احادیث و تفاسیر جو صفات بشری سی ہوں

کسطرح قابل اعتبار نہیں ہوسکتی ہیں لیکن ای ناظرین پھر بھی ہمیں اپنے

بعض ناعاقبت اندیش بھائیوں کی کج فہمی سے گمان ہوتا ہی کہ وہ ضرور لکیر کے فقیر بنے رہیں گے لہذا اب ہم خود ہی بعض معجزوں پر بحث کرتے ہیں

امر تنقیح طلب معجزہ شق القمر

جس آیت شق القمر سے انشقاق قمر کا معجزہ کھڑا کیا جاتا ہی اُسکے معجزہ مان لینے کا کیا ثبوت ہے۔ آیا صرف اسقدر ہی کہ بطفیل اعجاز پیغمبر چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کتب ہای مذہب اسلام میں اُسکا اندراج بطور واقعہ تاریخی ہوا۔ کافی ہے یا کہ ایسے عظیم الشان معجزہ پر دوسرے قوم و گروہ کے لوگوں کی بھی شہادت ہونی ضرور ہے (۲) آیا جس غرض کے لئے معجزہ شق القمر ظہور میں آیا وہ حاصل ہوئی یا نہیں۔

اب ہر ایک امر تنقیح کا جواب با تفتیش و تحقیق دیا جاتا ہی۔

(نسبت امر اول) یہ بات قابل غور ہی کہ کتب دین اسلام میں کسی ایسے واقعہ کا تاریخی طور پر درج ہونا جیسا کہ معجزہ شق القمر کیا وقعت رکھتا ہے اور اُسکا نفس معاملہ پر کیا اثر ہے چنانچہ کتب ہای اسلام میں درج ہی کہ محمد صاحب کی زندگی میں تفاسیر و احادیث تو در کنار قرآن تک بھی ضبط تحریر میں نہیں

آیا تھا صرف دو دو چار چار آیتوں کے علی قدر الحافظہ حافظ تھے لہذا ایسے
وقت میں معجزہ شق القمر کا تاریخی طور پر لکھا جانا بناء فاسد علی الفاسد ہے۔
علاوہ ازیں جملہ محدثین وفات محمد سے ۱۰۰ برس اور اُس سے بھی زیادہ
عرصہ بعد کو پیدا ہوئے ہیں اور اُن سے بعد کو مفسرین کا نمبر ہے ہیں
خیال کرنا چاہیئے کہ واقعہ ایک عرصہ تک بلکہ پشتہا پُشت تک زبانی رہا
اُسکی اصل میں کہاں تک تحریف ہوئی ہوگی۔ اب یہ بات کہ گو وہ واقعہ
ایک عرصہ دراز تک زبانی رہا اور کچھ سے کچھ ہوگیا تاہم امر واقعہ ضرور ہے
ورنہ اُسکی تحریف نہیں ہو سکتی۔ اِسکا جواب یہ ہے کہ بمصداق "پیراں نمی پرند
مریداں می پرانند" اُنھیں محدثین ومفسرین کی افترا پردازی ہے جنھوں نے
تفضیلت اسلام جتانے کے لئے لکھ مارا کہ نور احمدی ہی باعث تخلیق عالم ہے
چونکہ محمدی لوگ آنحضرت کو افضل الانبیا کہتے ہیں لہذا ایسے عظیم الشان نبی
سے جسپر ڈگری نبوت ختم ہوتی ہو ایسے ہی عظیم الشان معجزہ کا منسوب ہونا
مناسب تھا۔

اِس میں کچھ شک نہیں کہ محمد صاحب کی ہی خلقت نے آگے کے لئے
بہتوں کی راہ بار دی ورنہ محدثین ایسے لوگونکی نبوت کے لئے بڑی بڑی

خواہشیں تھیں۔ آخر الامر اپنی یادگاری اور شہرت کے لئے انکو یہ طریقہ اختیار کرنا پڑا کہ خیالی ڈھکوسلوں کو معجزہ قرار دے کر حضرت سے منسوب کر دیا اور کوشش کرتے کرتے آخر جھوٹ کو یہ سچ کر دکھایا اور یہانتک طبیعتوں کو مسخر کیا کہ اب اُنھیں باتوں کو مانتے ہیں جن کے خلاف میں فلسفہ حکمت طبعیات کی گواہی ہے محمدی لوگ اپنے لئے سُنت خیال کرتے ہیں۔

شق دوم امر تنقیح طلب بذا محمدیوں کے لئے نہایت مضر ہے کیونکہ الشمس والقمر واحد فی الدہر چاند اور سورج دُنیا بھر میں ایک ایک ہی ہیں لہذا چاہیئے کہ اکثر غیر ممالک کے باشندگان بھی اس واقعہ پر مطلع ہوں لیکن چونکہ یہ واقعہ اسلام ثابت نہیں کر سکتا پس وہ اُس سے کسیطرح ہے چند نہیں ہو سکتا۔

تنقیح دوم کی بابت اثبات میں اسلام کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ وہ خود کہتا ہے کہ ابوجہل سرگردہ کُفار حلقۂ اسلام میں مرتے وقت تک نہ در آیا۔

پس جب نتیجہ ہر دو امور تنقیح اور وجہ ثبوت کو یکجا کر کے ملاحظہ کیا جاتا ہے تو معاً معجزہ شق القمر غیر واقعہ اور ناقابل یقین ٹھہر جاتا ہے۔

معجزہ ثانی یہ ہے کہ جب شدت جنگ ہوئی تب آنحضرت نے ایک

شت کنکر یا مٹی مخالف کے لشکر میں پھینکیں اللہ کی قدرت سے ہر کسی کی آنکھ
یں پہنچی اور شکست پائی ۔

یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جسقدر معجزات محمد صاحب کے متعلق ہیں وہ سب
بروی افزو آن سے بے اصل ہیں چنانچہ اسکی نسبت بھی قرآن میں ذیل کے
الفاظ ہیں ۔

تلم تقتلوهم ولکن اللہ قتلهم وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
یس نہیں مارا تو نے انکو ولیکن اللہ نے مارا اور نہیں پھینکا تو نے مگر یہ
پھینکا تو نے ولیکن اللہ نے پھینکا ۔ (انفال)

سو اگر اس معجزہ کو ہمارے محمدی بھائی قرآن کی بنیاد پر کھڑا کرنا چاہیں
پہلے تسلیم کر لیں کہ اللہ صاحب جن اور چڑیل کیطرح سے اسوقت محمد صاحب
کے سر پر سوار تھے ۔

مگر اسمعاملہ میں قرآن کنکر یا مٹی کے قصہ میں بالکل ساکت ہے گویا کنکر بیانی
الزام اسپر ہوتا ہے ۔ غالباً اسکی یہ وجہ ہوگی کہ خدائے محمدیہ کو وحی کرتے
وقت گھبراہٹ میں کنکر و مٹی کے لئے کوئی الفاظ نہیں سوجھے ۔ یا شعلم الملکوت
کے مرید جبرئیل کیطرف سے تصرف ہوا ہوگا ۔

مفسّرین نے جو کچھ اس آیت کی تفسیر کی ہے وہ بروئے حالات معاملہ
غلط معلوم ہوتی ہیں۔ اصل میں (اگر کچھ اصل رکھتا ہے) یہ معاملہ ہوگا
کہ محمد صاحب یا اللہ صاحب خود یا جبرئیل نے کوئی نیزہ سرداران کفّار
کے پھینک کر مارا ہوگا جو نشانہ راست آتے ہی کفّار کے قدم اکھڑ گئے
اور شکست پائی کیونکہ سردار کے مرتے ہی فوج اور تخچھ ہو جایا کرتی ہے لیکن سوال یہ
ہے کہ کیا ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی ہزاروں ہزار فوج کو اندھا کر سکتی ہے اور
کیا اِدھر سے اُدھر تک وہ برابر ہوا میں اُڑ کر آنکھ میں پہونچ سکتا ہے۔ ہم نے
دیکھا ہے کہ ایّام گرما میں جب آندھیاں زور شور سے چلا کرتی ہیں تب
منوں مقدار مٹی ہوا میں اُڑا کرتی ہے اور آنکھ میں بھی بہت حصّہ پہونچتا ہے
مگر کوئی کبھی اندھا یا ایسا معذور نہیں ہو جاتا کہ ایک قلیل عرصہ سے زیادہ اپنے
کام سے غافل ہو جاوے۔ ہم کنکر چھوڑ کر مسلمانوں کی خاطر سے مٹی لیتے ہیں
اور اُن کو باری جتانے کے لئے ایک مٹھی مٹی کی مقدار وزن ۳ چھٹانک
اور قوم کفّار شمار میں چار ہزار فرض کئے لیتے ہیں اور یہ بھی تسلیم کئے لیتے
ہیں کہ وہ ہر کسی کی آنکھ میں پہونچی اور بالکل اسی مقدار میں پہونچی کوئی حصّہ
اُسکا ہوا سے رائیگاں نہیں گیا تو اب وسط مقدار مٹی اہ چاول سی کسیطرح

زیادہ نہیں ہوتی جس سے کوئی ایسا اور اتنا بڑا نقصان واقع نہیں ہوتا کہ شکست نصیب ہو چہ جائیکہ دلاوران جنگ ایسے ناچیز صدمہ کو خیال میں لائیں جبکہ وہ اپنا دہنا ہاتھ کٹا ہونے پر بھی دشمن کے مقابلہ سے ہٹنا نامردی خیال کرتے ہوں۔

معجزۂ ثالث یہ ہے کہ آنحضرت کے گرد درخت اکٹھے ہو کر اپنے جھنڈ میں اُنکو چھپا لیتے تھے جبکہ وہ رفع حاجت کے لئے جایا کرتے تھے۔

اور یہ معجزہ رابع ہے کہ آنحضرت کا پاخانہ زمین نگلجایا کرتی تھی دریافت کرنے پر فرمایا کہ نبیوں کی نجاست زمین ہی نگلجایا کرتی ہے (گویا حضرت کے بول و براز تک میں معجزہ ہیں)

اگرچہ یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ خرق عادت کا نام معجزہ ہے اور ایسے خرق عادت امور کا ظہور ہونا گویا قدرت ایزدی میں دست اندازی کرنا ہے لیکن محمدی لوگوں کو دلائل عقلی معاملات مذہبی میں قبول نہیں ہیں لہذا ہم سادہ طور پر اسکی تکذیب کرتے ہیں۔

درختوں کا آنحضرت کے گرد جمع ہو کر انکو اوٹ میں لے لینا اس غرض سے ہے کہ ننگے پردگی نہ ہو۔ مگر اس سے وہ صرف انسانی نگاہوں سے ہی

محفوظ رہ سکتے ہیں۔ فرشتگان اور خدا کی نظروں سے کسیطرح نہیں بچ سکتے
اور عالم جنات تو انہی کی طرح ہتیلیاں پیٹتا ہوگا کیونکہ وہ بھی ناری اور لطیف ہیں
اس لئے وجود خدا کی محمد کو کسیطرح نظر نہیں آسکتا تھا لہذا اُن سے پردہ اور
اوٹ کرنے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی معجزہ بیان ہونا چاہئے تھا جیسا کہ
ذوالقرنین نے دیوار روئیں یاجوج ماجوج فرشتوں اجسام لطیف کے لئے
رکھنے کے لئے تیار کی تھی معجزہ ہذا سے تو کچھ کام بھی نہیں چلا ـــ سوہم بھی
بے پردگی ملاء سدریاں کیطرح موجود ہے

دوسری یہ بات کہ پیغمبروں کی نجاست زمین ہی کھا جاتی یا نگلی ہے زیادہ
تعجب دلاتی ہے کہ محمد صاحب یہ خیال رکھکر بھی کیوں خلق زمین میں جا رہے
اُسی خلق میں جسکی نجس اشیاء بھی لقمہ ہیں۔

معجزہ خامس ایک ستون کی بابت ہے کہ وہ حضرت کی جدائی کے رنج
سے رونے لگا اور جب آنحضرت نے اسکو پیار سے گلے لگایا تو وہ بچوں
کیطرح روتا تھا۔ وجہہ دریافت کرنے پر فرمایا کہ یہ ستون ذکر خدا مجھسے سنا
کرتا تھا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ معجزاتی مذاہب کے معتقدان علم و عقل کی قطعی دشمن ہوتے

بیں آج تک کوئی اپنے ذاتی تجربہ سے یہ نہ بتلائیگا کہ ستون دھنی کے کھمبا
در عمارات بھی ذی روح ہیں اور اُنکو قدرت مدرکہ ہوتی ہے۔

ای محمدیو! بھلا یہ تو بتلاؤ کہ بعد وفات حضرت محمد صاحب اُس ستون کا
کیا حال ہوا اور کبھی کسی خلیفہ یا امام الدین سے بھی باہم گفتگو ہوئی یعنی محمد صاحب
کے مرے پیچھے وہ کس سے ذکر خدا سنا کرتا رہا۔

افسوس پیاری بھائیو۔ آپ میں غور و فکر کا مادہ نہیں ہے اور نہ اس روشنی
کے زمانہ میں آپ لوگ اس گہری تاریکی سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں
خدا جانے یہ بیجا ضدیت آپکو کہاں تک خراب کریگی۔

دیکھو اور آنکھ کھولکر دیکھو جس قرآن پر آپکا ایمان ہے اُسکا یہ بیان ہے۔
هوالذی بعث فی الامیین رسولا منهم وہ ہے جسنے اُٹھایا ان پڑھوں کے
درمیان پیغمبر انھیں میں سے (الجمعه) مطلب یہ ہے کہ ان پڑھا پیغمبر اَن پڑھوں
ہی کے لئے ہے۔ پھر بڑا افسوس ہے کہ آپ فضیلت کی ڈگری لیکر بھی اُسکی تبعیت
کریں یہ سراسر احکام ایزدی کے خلاف ہے اور کفر ہے۔ اور آپ قرآنی اختلافات
پر نظر کرکے خود خیال کر سکتے ہیں کہ کسطرح وہ ہوشیار و ہوشمندوں کے
بیان لانیکے قابل نہیں ہے۔ سو آپ لوگ مہربانی کرکے اُسکو جلا کے الگ ہی اٹھا رکھیں

تو بہتر ہے تاکہ کفر سے بھی بچو اور تعصب کے مرض سے نجات پاکر سنت لیکھوں
کے مطالعہ سے شانتی پاتے اور بھرانتی دور کرتے ہوئے سچّدانند پرماتما
میں ایسے وصل ہو جاؤ کہ پھر ہمیشہ کے لئے دُکھ رہت ہو کر آنند میں جار ہو۔
وہ قرآنی بہشت جسمیں لذات فرج و شکم کے سوا کچھ نہیں آبکر رہنے کے قابل نہیں
ہے دیکھو اُس بہشت کو مومن اور مومنہ کا گھر بنایا جاتا ہے اور دُنیا کے وہ تمام
عیش و نشاط جو عیاشوں اور زناکاروں کے خیال میں آسکتے ہیں اُسمیں
موجود ہیں ہر مومن کے لئے تین تین اور چار چار رنڈیاں اور خوبصورت لونڈے
بغرض ارتکاب امورات خلاف وضع فطری دئے جائیں گے مگر عورتوں کی
خواہشات نفسانی کے لئے کوئی بھی اُس خدائے قرآنی نے انتظام نکیا نہیں
معلوم کہ وہ کسکو اپنا شوہر بناویں گے اور وہ تعداد میں ہر ایک عورت کے لئے
کے ہونگے کیونکہ یہ سراسر ظلم ہے کہ مرد کے لئے دس دس عورتیں ہوں اور
عورت کو صرف ایک ہی شوہر سے سابقہ رہے سو اُن لوگوں کا جو مومنات
کے شوہر بنائے جاویں گے وجود ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ پھر اگر یہ مان لیا
جاوے کہ روز جزا کے بعد یا کسیوقت پیدا ہونگے تو یہ بڑی بیحیائی کی بات ہوگی
کہ انکو خاوندوں کے جیتے جی بدون طلاق دئے اور قطع تعلق کئے ہوئے

احکام شرع کو بالائے طاق رکھکر وہ کھلم کھلا بالمشافحہ زنا کریں۔
اِس لئے اے دوستو قرآنی نجات کی خواہش کرنا شہوت پرست ہونا ہے۔
اب ہم بعض مختلف آیات قرآنی لکھکر اس رسالہ کو ختم کرتے ہیں۔
وانّ ربّک لذو مغفرۃ للناس علیٰ ظلمھم اور تحقیق پروردگار تیرا اللہ صاحب بخشش
ہی واسطے لوگوں کے اوپر ظلم اُنکے کے۔ (الرعد)
دُنیا میں فتنہ و فساد کرنے کے لئے اجازت دی گئی کہ جسقدر ظلم کرو گے بہتر
ہے اس میں تمھاری مغفرت ہے۔
قال ابشرتمونی علیٰ ان مسّنی الکبر فبم تبشرون قالوا بشّرناک بالحقّ
فلا تکن من القانطین قال ومن یقنط من رحمۃ ربہ الا الضالون
کہا (ابراہیم نے) کیا بشارت دی تم نے مجھکو اوپر اس بات کے (تولد
فرزند کی) کہ لگا ہے مجھکو بڑھاپا پس ساتھ کس چیز کے بشارت دیتے ہو۔ کہا اُنھوں
نے بشارت دی ہم نے تجھ کو ساتھ حق کی پس مت ہو نا امیدوں سے کہا
(فرشتوں نے) اور کون نا امید ہوتا ہے رحمت پروردگار اپنے کے سے مگر
گمراہ۔ (الحجر)
شاید ابراہیم کی بی بی بھی روح القدس سے مثل مریم کے حاملہ ہوئی۔

افسوس پیغمبر صاحب کو شرم نہ آئی جب اُن کے مقابلہ میں فرشتے انکو تولد فرزند کی بشارت دے رہے تھے اور فرشتوں کی مکاری بھی ملاحظہ طلب ہے کہ وہ اپنی فعل کو رحمت خدا اور قدرت خدا سے مبتلا گئے۔

واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميرا۔ اور جب تک ارادہ کرتے ہیں ہم یہ کہ ہلاک کریں کسی کی بستی کو حکم کرتے ہیں ہم دولتمندوں اُسکے کو پس نافرمانی کرتے ہیں بیچ اُسکے پس ثابت ہوئی اوپر اُس کے بات عذاب کی پس ہلاک کرتے ہیں ہم انکو ہلاک کرنا۔

(بنی اسرائیل)

دولتمندوں کے قصور پر غریب رعیتوں کو بھی ہلاک کرنا یہ قرآنی خدا کی صفت عدالت ہے اور اس پر دعویٰ ہے الرحمن الرحیم (بخشش کرنیوالا مہربان) ہونے کا

حتیٰ اذا بلغ مطلع الشمس وجدها تطلع علی قوم لم نجعل لهم من دونها سترا۔ یہاں تک کہ جب (ذوالقرنین) پہونچا جگہہ نکلنے سورج کی پایا اسکو کہ نکلتا ہے اوپر ایک قوم کے کہ نہیں کیا ہم نے واسطے انکے ورے اُس کے پردہ

حتیٰ اذا بلغ مغرب الشمس وجدها تغرب فی عین حمئة یہاں تک کہ جب پہونچا جگہہ ڈوبنے سورج کی پایا اسکو ڈوبتا ہوا کیچڑ کے چشمہ میں۔ (الکہف)

نہیں معلوم ہوتا کہ وہاں تک ذوالقرنین کی رسائی کسطرح ہو گئی۔ آفتاب کا
فاصلہ زمین سے اگرچہ موسم گرما میں بھی کئی ہزار میل رہتا ہی تو بھی خصوصاً
دوپہر کو مکان میں سے نکلکر باہر نہیں کھڑا ہوا جاتا تجربہ بتاتا ہی لیکن ذوالقرنین
خاص مشرق و مغرب تک میں پہونچکر بھی خاک سیاہ نہ ہو سکا اور یہ اور بھی
تعجب کی بات ہی کہ آفتاب ڈوبتا ہی کیچڑ کے چشمہ میں گوشہ جنوب و مغرب میں اور
نکل آتا ہے گوشہ مشرق سے۔ کیا اے ناظرین یہ الہامی بیان صحیح ہو سکتا
ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین
ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ شروع ساتھ نام اللہ کے۔ سب تعریف واسطے
اُسی کے بخشایندہ بخشائشگر مالک جزا کے دن کا تجھی کو عبادت کرتے ہیں اور
تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم ہدایت کر سیدھی راہ کی۔ راہ اُن لوگوں کی
جن پر تو نے نعمت کی ہی سوائے اُنکے کہ غضب کیا گیا اوپر اُنکے اور نہ گمراہوں کی
راہ۔

اس سورۃ کی بابت خدائے محمدیہ فخر کرتا ہی کہ ولقد آتیناک سبعاً من المثانی

والقرآن العظیم اور البتہ تحقیق دیں ہم نے تجھکو سات آیتیں کہ دوہرائی جاتی ہیں اور وہ بڑا قرآن ہے۔ (الحجر)

پھر اگر اُمّی لوگ بھی اُسکی فضیلت کا دعوی کر بیٹھیں تو کیا عجب ہے کیونکہ معاملات مذہبی میں وہ عقل سے کام لینا جانتے نہیں اس لئے ہم مناسب خیال کرتے ہیں کہ اس کی تشریح کر دیں۔

دیکھو اے محمدیو خدائے قرآنی اپنے کو مالک یوم الدین بتلاتا ہے لیکن آپ پر واضح ہو کہ قوم لوطؑ پر جو پتھر برسائے وہ حضرت شیطان المعظم کا کام نہیں تھا۔ معزز ناظریو قوم لوطؑ پر اس لئے عذاب نازل ہوا تھا کہ وہ اغلام کرتی تھی پس حضرت خیر الماکرین نے چند فرشتوں کو بنظر عقوبت غلمان بہشتی کی شکل میں روانہ کیا تاکہ وہ پیغمبر صاحب کے استغاثہ کی تحقیقات کر کے تدارک کریں پس قوم لوط نے اُن سے اقدام اغلام کیا۔ ہر چند کہ لوط نے منت کی کہ میری دو دوشیزہ بیٹیاں لیلو مگر ان پریچہرہ لڑکوں سے کچھ مت کہو لیکن وہ کمان نے اور جب فرشتگان خدا یہ حالت معلوم کر چکے تو لوط معہ اپنے تابعان و خاندان کے حسب الحکم فرشتگان اُس قریہ سے باہر جا رہا بعد ازاں فاخذتھم الصیحۃ مصبحین پس پکڑا قوم لوط کو آواز تند نے صبح ہوتے ہوئے۔ (الحجر)

[مط]رنا علیھا حجارہ اور برسائے ہم نے اوپر اُنکے پتھر (الھود)
[...]نیت ہوئی وہ آپکو آیات مندرجہ سے معلوم کرلینی چاہیئے۔

[...] دیر جو حضرت صالح پیغمبر کا بھائی تھا خدا نے عذاب کیا۔ واخذالذین [ظلموا ال]صیحۃ فاصبحوا فی دیارھم جٰثمین اور پکڑا اُن لوگوں کو کہ ظالم تھے آواز تند نے [ص]بح کو اُٹھے گھروں اپنے میں زانو پر گرے ہوئے (الھود) اسیطرح [حضر]ت نوح کے وقت میں جو عالمگیر طوفان آیا وہ بھی خدائے محمدیہ کیطرف [س]ے تھا وغیرہ وغیرہ۔

[...] اسقدر شہادتوں سے ثابت ہے کہ وہ مالک یوم الحال والماضی والاستقبال [ہ]ے لیکن خدائے قرآنی اپنے کو مالک یوم الدین کہتا ہے۔ یہ نقص اجتماع ضدین [ک]ا توجیہ محمدیان ہے۔ اس دلیل سے ہم یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ قرآن کلام الٰہی [نہی]ں ہے ورنہ محمدیوں کا یہ عقیدہ کہ اوتعالیٰ منزہ من الخطا ہے سراسر باطل [ہو]گا۔

[وایاک] نستعین تشریح طلب ہے معلوم نہیں ہوتا کہ کس قسم کی اعانت درکا[ر] [ہ]ے بڑے کاموں میں بھی اُنکے راست آنے کی دعا، مدد مانگی جاتی ہے۔ [...]صراط الذین انعمت علیھم کا فقرہ نعمت دُنیا و عقبیٰ دونوں کو شامل ہے

نعمت دنیا بروے قرآن گوشت خوری قتل الکافرین تعدد از[دواج]
ہے اور یہ ایسی حرکات ذمیمہ ہیں کہ خردمند اور اہل شعور ایسی باتوں کو کبھی
خیال میں لانا نہیں چاہتے اور یہ براہین قاطع و ساطع بتلاتے ہیں کہ ایسی
اجازت نہ خدائے رب العالمین کیطرف سے ہو سکتی ہے نہ وہ خود فلاح عقبیٰ
کا باعث ہو سکتی ہیں =

نعمت عقبیٰ بہشت کی نعمتیں ہیں سو اسپر بھی خود محمدی لوگ بھی مضحکہ اڑاتے
ہیں کہ اچھی عدالت ہے جو ریاکاری اور فسق و فجور میں بعوض خوش اطواری
لئے جاتے ہیں اس لئے ایسی نعمتوں کا خواہش کرنا کسیطرح ٹھیک نہیں
غیر المغضوب علیہم کے فقرہ سے خدا پر یہ الزام آتا ہے کہ وہ غضب[ناک]
ہے حالانکہ رحمان الرحیم اسکا قرآنی خطاب ہے = مگر ایسے قرآنی حافظ
ملاؤں ہم آپکو رب الملائکہ اور محمد صاحب کی قسم دلاتے ہیں کہ آپ اُس موقع
قرآن میں ضرور تلاش کریں جہاں بلا کسی سبب کے کسی پر غضب نازل ہوا ہو
کیونکہ قہار اور جبار جب ہی اسکا نام ہو سکتا ہے جب کوئی بلاوجہ غضبناک بھی
ہم اپنی معلومات و تجربہ سے یہ زور و بکر جبروت کے ساتھ کہتے ہیں کہ قرآن
[illegible] کوئی بھی موقع ایسا نہیں ہے جہاں غضب کے نزول کے مقابل کیفر کردار [illegible]

ناصح خواہ اُن کا عمل نہ کیھدیا ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ انصافانہ عمل بلا انتظار قیامت ہر وقت سب کے ساتھ کرتا رہتا ہے لیکن اس فقرہ پہ نظر کرنے سے قرآن کو کلام الہی ماننے میں اضداد مانع ہوتے ہیں اس لئے یہ بات دو حال سے خالی نہیں یا تو خدائے محمدیہ کے مزاج میں سہو وستم ہے دیا قرآن کلام الہی نہیں =

علاوہ ازیں ہر دو آیات مذکورہ سے تناسخ لازم آتا ہے کیونکہ جب اوتعالے کو مالک یوم الدین کہا جاتا ہے تو فی الحال کسی پر غضب اور کسی کو نعمت بخشنا سراسر مہمل بات ہے =

آخر کا فقرہ ہے ولا الضالین اور پھر دوسرے مقدوں پہ کہا ہے لیتنا ء اللہ لیضللہ یضل من یشاء وغیرہ جسکے معنی ہیں جسکو چاہے اللہ گمراہ کرے۔ یعنی گمراہ کنندہ عالم بھی اسکا نام ہے =

اب ان محمدیوں سے پوچھنا چاہئے کہ ظالم سے شفقت اور مفلس سے زر کی کیا اُمید ہو سکتی ہے =

حق بات یہ ہے کہ یہ لوگ ما اوتیتم من العلم کے مصداق ہیں جہالت اندھیر ان کہ جسقدر گمراہ کرے وہ تھوڑا ہے ورنہ ایسی کتاب پر جوا لگائے لوگوں کے

قصص سے از سرتاپا بھری ہو اور جسمیں سوائے زمین و آسمان کے قلابہ ملانے اور دور از علم و عقل باتوں کے مندرج رہنے و شہوت۔ ظلم۔ خونریزی سکھلانے کے اور کچھ نہیں ہے اعتقاد رکھنا عقل سلیم سے پرے ہے۔

اب اے ناظرینو اسقدر بیان کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم اور رب العلمین کے جملوں کو بھی بجا رکھیئے کہ وہ کہاں تک حضرت خیر الماکرین کے لئے موزوں ہو سکتے ہیں۔ تعجب ہے کہ جو قرآنی خدا اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ جب میں مالک یوم الدین ہوں اور آدم کے وقت سے آجتک جسقدر فنا شدہ مخلوقات کی روحیں ہیں وہ بلا وجہ میری قید میں ہیں تو مجھے الرحمن الرحیم بننے کا دعوی کس موہنہ سے کرنا چاہیئے اور کسطرح اس صفت کا اطلاق مجھپر ہو سکتا ہے۔

کیا اے محمد یو وہ قتل الکافرین اور جاھد الکفار کے کلمہ کہکر بھی پھر رحمان الرحیم اور رب العلمین ہو گیا۔

پیارے بھائیو کچھ یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں ہے بلکہ آپکی صداقت شعاریوں نے بھی اسکو اسیطرح تسلیم کرلیا ہے چنانچہ آپ لوگ حین الذبح کلمہ تکبیر میں بسم اللہ کے ساتھ رحمان الرحیم کو چھوڑکر اللہ اکبر کہتے

ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدائے قرآنی میں رحمانیت کا مادہ نہیں ہے ۔
اسمیں شک نہیں کہ آپ لوگوں نے کلام الہی پر معقول طور سے اعتراض کیا اور ایسا اعتراض کیا جسکا قرآن کو جواب نہیں بن آیا مگر یہ آپ لوگوں کی سراسر ہٹ ہے کہ قرآن کی تکذیب کرکے بھی آپ اُس پر ایمان رکھتے جاتی ہیں ۔

شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں کہ " یہ سورۃ اللہ صاحب نے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ اسطرح کہا کریں " مگر اسیقدر لکھکر خاموش رہ گئے یہ نہ بتلا سکے کہ بندوں کے پاس یہ کسطرح پہونچی۔ آیا اُسی جبرئیل کی معرفت جو دبیر فلک کے اُستاد الاُستاد حضرت معلم الملکوت کا شاگرد رشید ہے یا کہ بطور خود اُن کے دلوں میں ڈالدی ۔

پہلی صورت کے تسلیم کرنے سے لازم آتا ہے کہ مثل محمد صاحب ہر بندہ نبی ہوا صرف اسقدر فرق ہے کہ محمد صاحب پر کُل قرآن نازل ہوا وہ بڑے نبی اور باقی لوگ چھوٹے نبی رہے ۔
دوسری شق کو ماننے میں پایا جاتا ہے کہ محمد صاحب کے پاس بھی جبرئیل کا وحی پہونچانا ایک خیالی اور ذہنی بات ہے ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ
اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے برابر ہے اوپر اُنکی کیا ڈرایا تو نے کیا نہ ڈرایا تو
نے اُنکو وہ نہیں ایمان لاوینگے۔ مُہر کی اللہ نے اوپر دلوں اُنکے کے اور کانوں
اور آنکھوں پر پردہ ہے اور واسطے اُنکے عذاب ہے درد دینیوالا۔ (لیقر)

واضح ہو کہ پہلا جو ایمان لایا اور جسکو بانی اسلام کہنا چاہئیے محمد ہے
جو قبل ازیں خود عصبت الکفار سے تھا اور تمام عرب کافر تھا کیونکہ
اُسوقت قرآن ہادی ایمان کا دُنیا میں کہیں بھی پتہ نہ تھا مگر شاید عرش پر
مسودہ تیار ہو رہا تھا۔ یہ جسقدر آج قرآنی مومن نظر آتے ہیں اور اس سے
پیشتر گذر چکے سب کا سلسلہ رشتہ آبائی کفار سے ملتا ہے اسلئے نہیں
معلوم ہوتا کہ اِن مومنوں یا انکے آبا واجداد نے خدا کی لگائی ہوئی مہر کو کسطرح
توڑکر ایمان حاصل کیا اور شاید محمد صاحب کے دلپر مُہر لگانا فراموش ہو گئی
تھی جس کے سبب سے وہ سرآمد مومنان بن بیٹھے۔

ہم قرآن کے اس مہمل بیان سے کیا اور کیونکر سمجھیں کہ کس علت میں
مغلوب کفار پر مُہر لگائی گئی مگر صرف اسیقدر مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ صاحب اُسوقت

نت ابلیس پر مامور تھی جو خواہ مخواہ کسی کافروں کے دلوں کو مہر لگا کر گمراہ

یا ۔

فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضًا   اُنکے دلوں میں مرض ہے پس بڑھا دیا

نے بیماری کو   ولھم عذاب الیم   اور واسطے اُن کے عذاب ہے درد

ینوالا   (اور یہ سب کس لئے ہی) بما کانوا یکذبون بہ سبب اس کے کہ

ونٹ بولتے تھے ۔   (البقر)

ہمارے خیال میں یہ جسقدر حرکتیں منافقین کے ساتھ کی گئیں اُن

سب لب سے حماقت آتی ہے ۔ اب اگر وہ بالکل ہی اسلام سے مرتد ہو جائیں

ہمارا خ ... ۔ ہم نے اس بارہ میں شیطان کے معاملہ سے تجربہ حاصل کیا

ہے اس نے خدا قرآنی سے یہی کہا تھا کہ تو نے مجھکو گمراہ اور لعنتی کیا ہے

لا مضائقہ نہیں مگر میں تیری خاص خاص بندوں کو گمراہ نکردوں تو آج سے

برا نام ابلیس نرکھنا ۔

اللہ صاحب نے تو منافقین کے ساتھ جھوٹ بولنے کی علت میں یہ سلوک کیا

ب وہ اپنے لئے بھی سزا تجویز کریں ہم انپر دروغ بیانی کا الزام لگا کر ان

سے ہی ثابت کرتے ہیں ۔

واذ قال ربك للملائكة انی جاعل فی الارض خلیفة قالوا اتجعل
فیها من یفسد فیها ویسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك
قال انی اعلم ما لا تعلمون ۔ اور جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے
فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنیوالا ہوں بیچ زمین کے نائب اپنا کہا انھوں
نے بتاتا ہے تو اسکو کہ فساد کرے بیچ زمین کے اور ڈالیگا خون اور ہم
تیری تسبیح یعنی پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف کے کہا تحقیق میں جانتا
ہوں جو کچھ کہ تم نہیں جانتے وعلم آدم الاسماء کلھا اور سکھلائے آدم
کو نام سارے ۔ پس جب فرشتے نام بتلانے میں قاصر رہے تو کہا ۔
قال یا آدم انبئھم باسمائھم اے آدم بتادے انکو نام انکے ۔
اور جب وہ رٹائے ہوئے نام بتلا دئے تو فرمایا ۔ الم اقل لکم انی اعلم غیب
السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون کیا نہ کہا تھا میں
نے تم کو تحقیق میں جانتا ہوں چھپی چیزیں آسمان اور زمین کی اور جانتا ہوں
جو ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو ۔ (البقر)
یعنی جب خدا نے ابو البشر بنانا چاہا اور فرشتوں سے اسکے لئے مشورہ
طلب کیا تو انھوں نے اسکے خلاف رائے دی ۔ کہا کہ ایسے شخص کو نہ پیدا کر

وفساد و خون کرے (مرحبا اِس آپکی عیب دانی پر کیوں نہو آخر عالم اجل کے شاگرد رشید ہو) خداے محمدیہ نے اُسوقت بہ لطایف الحیل ٹالا اور کوچھپکے چھپکے فرشتگان کے نام سکھلاکر اپنے جھوٹ کو سچ کردکھانیکی غرض سے فرشتوں کے مقابلہ میں لاکھڑا کیا اور جب فرشتہ اپنے آقا سے مقابلہ میں بحث کرنیکو نامناسب اور خلاف ادب سمجھکر خاموش ہورہے تو خیر الماکرین ...ابن آئی۔ اُس بالتوطوطے سے ارشاد ہوا کہ اچھا وہ نام بول جاؤ۔

پیارے ناظرین آپ نے خداے قرآنی کی لطالت سمجھی اور دیکھی ...کہتا ہے انی عالم الغیب السموٰت والارض یعنی زمین وآسمان کی خفیہ ...ں جانتا ہوں لیکن قاعدہ ہے کہ جھوٹوں کی زبان قابو میں نہیں رہا کرتی ...رکار علم آدم الاسماء کا کلمہ مونہہ سے نکل ہی گیا۔ خدانے فرشتونکو ...الفاظ کہے تھے فقال انبئونی باسماء ھٰولاء ان کنتم صدقین۔ پس کہا ...مجھکو نام اُنکے اگر تم سچے ہو فرشتوں نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا۔ ...یں جانتے ہم مگر جو سکھایا تو نے ہم کو۔ جبپر خداے محمدیہ نے آدم سے ...مجمع میں بیان کرائے اور کہا کہ میں جاننے والا غیب کا ہوں۔

اِس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدانے فرشتوں سے چھپاکر آدم کو

نام سکھلائے اور اپنی غیب دانی ظاہر کرنے کے لئے یہ حیلہ کیا۔

فرشتوں نے کہا تھا کہ کیا تو ایسے شخص کو زمین میں پیدا کرتا ہے جو فساد و خون کرے گا اُس کے جواب میں بھی خدا نے یہ ہی کہا کہ میں غیب داں ہوں ۔ مگر اسی سورۃ بقر میں الا انھم ھم المفسدون بھی ہے یعنی خبردار ہو تحقیق وہ ہیں فساد کرنیوالے ۔ جس سے اور بھی خدا کی دروغگوئی صاف ہو جاتی ہے۔

وبشر الذین آمنوا وعملوا الصلحت ان لھم جنت تجری من تحتھا الانھر کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا ولھم فیھا ازواج مطھرۃ وھم فیھا خلدون اور خوشخبری دی اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ کہ واسطے اُنکے بہشتیں ہیں چلتی ہیں نیچے اُسکے سے نہریں جب دئے جاوینگے اُسمیں سے میوے سے رزق کہیں گے یہ وہ چیز ہے جو دی گئی تھی ہم کو پہلے اِس سے اور لائے جاویں گے ایک دوسرے کے متشابہ اور واسطے اُن کے بیچ اُنکے بیبیاں ہیں پاک کی ہوئی بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والی۔ (بقر)

افسوس ہے غیر المسلم کرتے اس بشارت کا اثر آج کل کے تہذیب یافتہ مسلمانوں

کے دل سے جاتا رہا۔ ہاں بقول قرآن قالت الاعراب امنا کہتے ہیں
گنوار ہم ایمان لائے (الحجرات) کو دن۔ بیوقوف اور جاہل ریاکار
ہی اسکو سنت سمجھکر آپکے دام فریب میں آجائیں تو کچھ تعجب نہیں لیکن ہم
آپکو اسقدر اور صلاح دیتے ہیں کہ آپ اُن درختان گندم کو وہاں سے
ضرور اکھڑوا دیں جن کی وجہ سے حضرت آدم رانده درگاه ہوئے کیونکہ
ہمیں آپکے حریف اور جانی دشمن ابلیس سے خدشہ ہے کہ کہیں آپکے تمام
منصوبوں کو تہ و بالا نہ کردے ہمارے تجربہ اور معلومات شاہد ہیں کہ آپکی
اُسکے روبرو کوئی پیش نہیں جاسکتی۔

کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم
الیہ ترجعون کیونکر کفر کرتے ہو ساتھ اللہ کے اور تھے تم مردے پس جلایا
تم کو پھر مُردہ کرے گا تم کو پھر جلا دے گا تم کو پھر طرف اسکی پھر جاؤ گے (البقر)
اے قرآنی حمیت پر جان دینے والو بتلاؤ کہ اس حیات و ممات کے
اُلٹ پھیر سے کیونکر اسکی طرف رجعت ہوسکتی ہے کیا خدا خیر الماکرین کو لا
اکراہ فی الدین کا کلمہ فراموش ہوگیا جو اس کشمکش کی تخویف میں ڈال کر
کافرین کا مومنین ہوجانا بیان کیا ہے اور کیا خدائے قرآنی کو یہ بھی

نہ سوجھا کہ اس سلسلہ سے تناسخ شدہ ہو گیا۔

سیقول السفہاء من الناس ما ولھم عن قبلتھم التی کانوا علیھا قل
للّٰہ المشرق والمغرب یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

کہیں گے بیوقوف کس چیز نے پھیر دیا اُنکو قبلہ اُنکے سے جس میں وہ
تھے کہہ واسطے اللہ کے ہے مشرق اور مغرب راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے
طرف راہ سیدھی کے۔

قصہ یوں ہے کہ محمد صاحب نے مکہ سے مدینہ میں آکر سوا برس تک بیت المقدس
کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھی جب منکرین اعتراض کرنے لگے کہ آپنے
اپنے قبلہ کو کیوں چھوڑ دیا تو خدا نے جواب دیا کہ ہمارے ہی واسطے مشرق
اور مغرب ہے۔ افسوس قرآنی خدا کیسی نامعقول بات کہتا ہے وہ یہ نہیں
سمجھتا کہ جب میں مشرق سے مغرب تک ہوں تو میرے واسطے کسی خاص
سمت کو سجدہ کرنا گویا مجھ کو ایک خاص سمت میں محدود کرنا ہے علاوہ ازیں
جبکہ اُسکے واسطے ہی مشرق و مغرب ہیں تو پیغمبر کعبہ کیطرف مونہہ کر کے
کیوں سجدہ کرایا اور پھر کچھ عرصہ بیت المقدس کیطرف سجدہ کرا کر پھر
کعبہ ہی کو قبلہ ٹھہرالیا اس تبدیلی سے تو واضح ہوتا ہے کہ ہر چہار طرف سے

کھینچکر کعبہ میں ہی آن بسے ہیں لیکن چونکہ پہلے کعبہ کو بھی چھوڑ دیا تھا اس لئے اب آپ تحت الثریٰ میں ہیں عرش و فرش پر کہیں نہیں ؎

وللہ ما فی الارض والسموٰت و الی اللہ ترجع الامور اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے اور طرف اللہ کی پھیرے جاتے ہیں سب کام ؎

اسی قسم کی محمد صاحب نے امّت کو تعلیم دی کہ دنیا میں سب خیریں خدا کے واسطے ہیں پس جہاد کہیں تاملی و ہراس مت کرو کیونکہ وہی سب کچھ کراتا ہے ہم مجبور ہیں ذی اختیار نہیں جو ہم پر کوئی جرم و گناہ ہو ؎

ہم ایک ذرا سی یہ بات کہتے ہیں کہ جہاد کافروں کے ساتھ ہوا کرتا ہے اسلئے مطلقہ بگو نشان اسلام کی جان و مال خدا کے قبضہ و اختیار سے اس آیت کی منشا کے بموجب نکلگئی اگر کہو کہ ہم بھی آخر کار اسی کے لئے تو ایسے ہی منکرین کو بھی سمجھو۔ پھر اگر کہو کہ وہ کفر کرتے ہیں تو اسکا جواب قرآن سے ہی لیجئے وہ کہتا ہے لکم دینکم ولی دین یعنی تمھارے واسطے تمھارا دین مبارک ہو اور ہماری واسطے ہمارا دین گویا خدای قرآنی کو مذہبی بر خاش کچھ نہیں ہے اس لئے یہ صرف آپکی ہی خوش فہمی ہے ؎

علاوہ ازیں اگر آپ خود اپنی طرف دیکھیں تو کفر کا پلہ ادھر ہی جھکتا ہوا پائینگے۔

کیا صفا و مُردہ پرستی کُفر نہیں ہی محراب کعبہ پرستی کُفر نہیں ہی۔ تابوت پرستی کُفر نہیں ہی حجر الاسود پرستی کُفر نہیں ہی۔ قبور پرستی کُفر نہیں ہی شہوت پرستی اور جنت پرستی کُفر نہیں ہی۔ ہزار طرح کے شرک تو آپ لوگ کرتے ہیں مگر مشکل یہ ہی کہ تعصب و جہالت نے آپکی نگاہوں پر پردہ ڈال رکھا ہی۔

یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللّٰہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکفرین یجاہدون فی سبیل اللّٰہ۔ اے ایماندار لوگو جو کوئی پھر جاویگا تم میں سے دین اپنے سے پس البتہ لائیگا اللّٰہ ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہی اُنکو اور پیار کرتے ہیں وہ اُسکو نرمی کرنیوالی ہیں اوپر مسلمانوں کے اور سختی کرنیوالے ہیں اوپر کافروں کے اور جہاد کرنیوالی ہیں بیچ راہ اللّٰہ کے۔

(المائدہ)

اسکی بابت شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں کہ حضرت کی وفات پر عرب دین سے پھرے حضرت صدیق نے یمن سے مسلمان بلائے اُنسے جہاد کرایا کہ تمام عرب مسلمان ہوئے۔

فسوف یاتی اللّٰہ البتہ لاویگا اللّٰہ صیغہ مستقبل سی۔ عام لوگ گمان کرینگے کہ یہ آیندہ کی بابت ہے اس لئے ہم بتلائے دیتے ہیں کہ قرآن میں ماضی و مستقبل

کا کچھ لحاظ نہیں کیا گیا۔ بہت سی آیندہ آنیوالی باتوں کو مثل صور پھونکے
جانے اور قیامت کے بصیغہ ماضی اسطرح بیان کیا ہے کہ یہ باتیں وقوع
میں آچکیں حالانکہ ۱۳۱۵ برس ہم کو بھی دیکھتے دیکھتے گذر چکے اور آج
تک بھی سنتے رہے کہ قیامت آنیوالی آنہیں چکی اسلئے لفظ یاتی صیغہ
مستقبل کے درج رہنے سے ناظرین یہ کسطرح گمان کریں کہ وہ آیندہ کے
واسطے کہا گیا تھا۔ ہم اسکو اگر بصیغہ مستقبل کسیطرح مان بھی لیں تو ہمیں
اسکی صداقت کے لئے یہ بھی چاہئیے کہ اب بھی اُن سلمان لوگوں کو جو حقیقت
اسلام سے واقف ہو کر ست دھرم وید پر ایمان لائے ہیں اور لا رہے ہیں
قرآن پر ایمان لانے کے لئے خدا صاحب کسی جگہ سے لشکر منگواتے اور
جہاد کراتے لیکن آریہ دھرم کی نئی زندگی سے آج تک ایسا نہیں ہوا
لہذا یہ بات سراسر غلط ہی معلوم ہوتی ہے۔
اور جب یہ غلط جان چکے تو دو باتیں پائی گئیں (۱) بقول مفسر مذکور
حضرت صدیق پر بعد وفات محمد وحی آئی اور اُس نے اُسکو قرآن
میں درج کیا (۲) اگر وحی نہیں آئی تو صدیق ہی خدا ئے محمد بان سے
کیونکہ وہی ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو بُلا کر لایا ہے۔ جیسے قرآن میں ہے کہ ہم

بلا لائیں گے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صدیق کو مثل حضرت علی کے
خدائی کا دعویٰ تھا جیسے اُس نے کہا ہے کہ میں رحمان
ہوں اور رحیم ہوں وغیرہ وغیرہ۔

اسیطرح حضرت صدیق نے یہ
آیت ضرور قرآن میں لکھدی
ہے

فقط

تمت

آریہ سماج کے نیم

(۱) ست ودّیا اور ودّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشر ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ اناوی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سروویاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودّیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ست کے گرہن کرنے اور اَست کے چھوڑنے میں سروَدا اُدّیت رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور اَست کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مُکھیہ اُدّیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھایوگیہ برتنا چاہیئے۔

(۸) اودّیا کا ناش اور ودّیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

اوم

مہابھارت

یعنی

مہابھارت کا گڑبڑ ادھیائے

مصنفہ

چودھری نول سنگھ پردھان آریہ سماج مظفرآباد ضلع

سہارنپور

جسکو بابو مکت بہاری لال مینیجر آریہ پستکالہ مرادآباد نے چھپواکر

شائع کیا

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں چھپی

بار دوم ۱۰۰۰ قیمت فی جلد /۔

اوم

مہابھارت

جملہ صاحبان کیخدمت میں گذارش ہے کہ یہ مضمون کُل مہابھارت ہی نہیں
بلکہ مہابھارت کے کل ۲۴ ہزار اشلوک ہیں کہ جن کی تعداد اور پران بھی مہابھا
ہی میں لکھا ہے مگر آجکل یہی گرنتھہ سوا لاکھ اشلوک کے قریب بڑھ گیا ہے کیونکہ خودغرض
لوگوں نے اپنے مطلب کیواسطے اشلوک گھڑ گھڑ کر گرنتھ مذکور میں شامل کردئے اور جو
مضمون کہ ذیل میں درج کرتے ہیں شاید اُن سوا لاکھ سے بھی کچھ اور بڑھ گیا ہے جن ہماری
دیسی بھائیونکو وید شاستروں سے واقفیت نہیں ہے وہ ایسے مورکھوں کی کتھا سُنکر جھوٹی
باتوں پر یقین کرلیتے ہیں یا جو کوئی انگریزی فارسی میں کچھ درک رکھتے ہیں وہ ایسی
جھوٹی گپوڑہ سُنکر اور اپنی دھرم پُستکوں کو جھوٹا سمجھکر عیسائی یا مسلمان ہوکر اپنے
دھرم سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں لہذا یہ مضمون لکھا گیا تاکہ ہماری بھائی کسی سے
ایسا قصہ و کہانی سُنکر یقین نہ لاویں اور نہ اپنے دھرم سے نفرت کریں ہماری

دھرم پستکوں میں ایسی جھوٹی کہانی نہیں لکھی جیسی یہ کہانی جو ذیل میں درج ہے
کہ جسکو مہابھارت کیا بلکہ مہا غارت کہنا چاہیئے سب پر لازم ہے۔ امید واثق ہے کہ کہانی
مذکور پر بغور دھیان دیکر اسکی تصحیح اور تکذیب جو خاص ناظرین کی رای پر منحصر ہے فرمالیویں

آغاز قصہ

میں ایک مندر میں بتقریب سیر گیا وہاں کیا دیکھا کہ تیس چالیس آدمی ہماری دیسی بہائی
متفرق برنوں کے ایک باواجی پوجاری مندر کے پاس بیٹھے ہوئے کوئی پورب کی
اور کوئی پچھم کی ہانک رہا ہے۔ اسی عرصہ میں ایک شخص بڑا لمبا چوڑا تلک لگائے
آیا اور اس نے گرداگرد مندر کے چھ سات پھیریدی اور پھر مندر میں سامنے کھڑی
ہوکر ہاتھ سے منہہ دبا کر کچھہ گل گل کیا اور مندر کے چبوترہ سے اتر اسی ٹولی کے پاس آیا۔
ٹولی والی۔ پنڈت جی پالاگن۔ پنڈت۔ آنند خوش رہو۔ بھائی کیسے ٹھنڈی جو بھی
بیٹھے ہو کچھ اُدیوگ کرو ٹولی والے مہاراج۔ جو اگیا ہو۔ پنڈت بس لگی رگڑا اور
مٹے جھگڑا۔ باواجی۔ پنڈت جی آپ براجیں یہاں تو شو جی کی دیا سے سب تیار ہے
پنڈت۔ کیوں نہیں گرو کے گھر میں کس بات کا ٹوٹا ہے باواجی۔ میں ہر وقت
لگدی گھوٹی گھٹائی تیار رکھتا ہوں کیونکہ معلوم کسوقت کون مہاتما آنکلے۔ پنڈت جی
دھن ہو۔ آپ بڑی اُدیوگی ہیں بھائی لڑکو باواجی سے لگدی لیکر چھان لو۔

ٹولی والے۔ اچھا مہاراج لاؤ لگدی گھولکر چھان لی اور صافی میں پھوک ہاتھا
اُسکو پھینکدیا اور یہ کہا کہ لگے پھونک کوڑی رہے نہ روک۔ اب سب اپنے اپنے
منتر پڑھنے لگے ایک بولا پہلے صافی صاف کرو اور پیچھے رنگ لگاے۔
لعنت ہے اُس رانڈ پر جو پہلے خصم سے کھاے۔ دوسرا پہیا ننک ردّ بدل کرنی لگا
اور یہ پڑھنے لگا کر دل بدل کر پیئے تو مر تا مر تا بارہ برس۔ جیئے جھکا جھول لینا
دینا تو گیا مُنہ سے تو بول۔ بھانگ تیّار کرکے لوٹے پنڈت جی کے سامنے
رکھدے اور کہا مہاراج آپ رنگ لگا دیں۔ پنڈت جی نے لوٹوں کے
اوپر صافی پھیلا دی اور اب پڑھ چلے پنڈت۔ ڈھاک پر دے رکھ الج
نہ کر کسی کا محتاج۔ محتاج تو اُسکا کرنا جسکی آنکھوں میں لحاظ۔ بجیا ماتا گُن
کی داتا۔ جون پُتر کو رکھے ماتا۔ چڑھتے دھیان اُترتے گیان بجیا ماتا مہربان
رنگ ہے اُسی کو جو کہے ناک سکو رنگ ہے رنگیلے کو دسرتھ کے چھیلے کو
کُنتی کے پانچوں کو انجنی کے اکیلے کو سبز سبز کیا ہے عاشقوں کو مباح ہے۔

کبت

چڑھے رنگ راتی۔ جیسے مست ہاتھی بنا تیل باتی دِیے سے جرے ہیں
دھر دھیان دھیانی ہوے گیان گیانی جنہوں نے نہ جانی وہ دیکھے

ڈریں ہیں ٭ لکھے سیت ناری لگی بھنگ پیاری پیویں ہیں اناری تو خواری
کریں ہیں ٭ بیٹا ہو کر بھنگ نہ پیوے بیٹا نہیں وہ بیٹی ہے۔ جس حلوے میں گھی
نہیں حلوا نہیں وہ لپٹی ہے۔ بھرے چوماسہ موہنہ دہووے وہ بھڑوا السیٹی ہے
بھنگ کہیں سو باورے بجیا کہیں سو موڑ ٭ اسکا نام کو لاتی نین رہیں بھرپور
فقیر فقیر راجہ امیر ہوویں ایسے تو پیاری شو سینچ کے سنواری بہت چیر بیٹھی بنمیں
گنگ کے نہانے سے پاپ دور ہوت ہیں بجیا کی پینے سے آنند ہی تن میں۔
پرتھم لئی لالتا شو نے دوتیئے سنکادک کو ڈاگ دہارو۔ دیگ دگمبر سارو
سارد بیاس لیئے کر وید بچارو۔ یہ بجیا بلونت بلی ہے رام لئی جب راون مارو
جنگ کے باغیچہ بیچ بیٹھے شنبھو بھولا ناتھ بھنگ ہی کی دال نال بھنگ
ہی روٹیاں بڑدنگ بھنگ چوپڑی سلونی بھنگ تیاریاں۔ بھنگ سے
رسوئی سری بھوانی نے سنواریاں کہیں گنگ راے یہ تو چاردن چک
چوریاں ناتھن کے ناتھ صاحب لٹکت لٹوریاں۔ بھنگ گنگ دو بہن
ہیں رہتیں شو کے سنگ۔ لڈو کھانی بھنگ ہے تو پاپ کاٹنی گنگ۔
ارکھا سے نے پی پیالا ماربھالا رانی کسکی جورو راجہ کسکا سالا۔ لیناسن مہیش لیسے
تیرا دیس راج کرے سنیاسی اور مانگ کھاے درویش۔ لیناگر ناری تیری

نام کا بھروسہ بھاری۔ لینا ابناسی کیلاش کے باشی۔ یہ پڑھ کر قریب اڑھائی
سیر کے بھنگ کا پانی حلق کے راستہ چڑھا گئے اور باقیماندہ اُن ٹولی والوں
نے تقسیم کر کے پی لی اور پھر باوا جی نے جھٹ چرس کی چلم تیار کی۔ پنڈت جی
سے کہا کہ لو اگر سے اگر سے برہمنے۔ پنڈت جی نے چلم ہاتھ میں لیکر یہ پڑھا
آؤ لو بھی چلم چھٹا بم بھولا۔ بیچ چاندی گولا۔ جب نمے نہ پی گا سنے کی گلی والڑکی
سے لڑکی بھلی۔ اس قسم کے دو چار شبد پنڈت جی نے پڑھ کر اور چلم کھینچ
کھینچ بالکل زمین سے سر جا لگا دیا اور پھر کھانس کھانس کر دھوتی بھی شتشٹ کبھر
کر لی۔ ٹولی والے بولے اب تو کھرے ہوگئے اب تو آپ کوئی مہابھارت کا
پرسنگ سنا دو۔ پنڈت جی۔ اچھا میں پہلے ایک شیو جی کی استتی گالوں۔
اتنے تم دوسری چلم تیار کر لو۔ ٹولی والے۔ اچھا مہاراج۔ پنڈت جی
لو باوا جی تم تنک تونبی پرتال لگاؤ اور میں گاتا ہوں لو سنو۔
بھجن باجے گھڑا شیو شنبھو کا بم باجے گھڑا شیو شنبھو کا۔ اگڑ بم باگڑ بم ڈمک
ڈمک بم باجے گھڑا شیو شنبھو کا ۔ **کلی** کونڈی کنتکا لائی گور جا گھوٹ پلادے
شیو بھنگا۔ ہر گھوٹ پلاوے شیو بھنگا۔ اگڑ بم باگڑ بم ڈمک ڈمک بم باجے
گھڑا شیو شنبھو کا۔ **بھجن** مونڈ ماڑ کی مالا گلے میں جٹا جوٹ جے گنگا۔ بم

جوٹ میں جے گنگا۔ آگڑ بم باگڑ بم ڈمک ڈمک بم باجے گھڑا شیو شنبھو کا۔
ارے آگ دھتورے کی جھولی بھری اور ہاتھ میں ہوں ہوں ہوں کا
ی یہ بھجن آگے جیت سے بسر گیا چلو جانے دو لاؤ کچھ چلم میں دم باقی ہے
تو بھی دیدو۔ ٹولی والے مہاراج ایک تولہ کا چہرہ رکھا ہے ابھی تو کول کٹی
ا ہی۔ پنڈت جی۔ چلم لیکر آؤ تو سہی۔ جلی تلی کا پھنکا گھر بیٹھے دیکھی لنکا۔
ب زور سے دم لگا کر اب پنڈت جی نے مہابھارت کا قصہ شروع کیا۔

اونگری گنیش آینمہ

ں سمے کے اوپر کوروں اور پانڈووں نے چوسر کی بازی لگائی اور
رط ٹھہرائی کہ جو ہار جاوے وہی بارہ برس تک راج پاٹ چھوڑ کر چلا جاوے
وں کی طرف سے یدہشٹھر اور کوروں کیطرف سے شکھنی پھانسا پھینکنے لگو
ونکی جیت اور پانڈووں کی ہار ہونے لگی اسوقت بھیم سین برادر یدہشٹھر نے
آدہ گھڑی کا چتر اور آدہ گھڑی کا مورکھ تھا سوچا کہ غضب ہوگیا۔ ہماری
ہونے لگی تب بھیم بفاصلہ پانچسو قدم علیحدہ بیٹھ گیا اور یہ کہا کہ جب شکھنی پھانسا
الے تو بھیم زمین کو جھکاتا اور ہلاتا رہے جب روڑک روڑک کر پھانسا تین
نے ہوجاویں تب زمین کو ہلانے سے بند کرے اور یدہشٹھر کے وقت میں

جب یہ بارہ ہو جاویں تب زمین کو تھامے۔ کوروں کی ہار اور پانڈوں کی
جیت ہونے لگی اُسوقت کوروں نے بچارا کہ بھیم کبھی جیت نہیں دیگا اِسکو
کسی بہانہ سے ٹالو پھر بھیم کو پکارا اور کہا کہ ہم کو پیاس لگی ہے پانی پلا بیکر
ہم گنگا جل پیویں گے بھیم نے کہا اچھا اور پیر میں ایک لوٹا باندہ کر وہیں بیٹھے
بیٹھے ٹانگ پھیلادی اور گنگا سے جل بھر کر اُنکو دیدیا کوروں بہت حیران ہوئے
اور یہ کہا کہ پیر سے بندھا ہوا جل ہم نہیں پیتے جہاں تھا ہے گھٹنے گھٹنے جل
بہتا ہو وہاں سے بھر کر لاؤ۔ لاچار بھیم گیا اور تمام گنگا میں پھرا پر گھٹنے تک
جل کہیں نہ ملا تب بھیم کی حیرانی کی گھڑی آئی اور یہ تجویز کی کہ ایک مونڈھا
چنڈی کے پہاڑ میں اور ایک کوہ سوالک میں اُڑا دیا اور گنگا کا دہانہ روک
کر بیٹھ گیا جب پہاڑوں کی چوٹی پر کو پانی اُترنے لگا تب بھیم جھٹ سے کھڑا ہو گیا
مگر تب بھی پانی گھٹنے تک نہ پہنچا تب بھیم نے یہ تجویز کری کہ جھٹ گھٹنا نوادیا
اور نیم پورا کر لیا اور لوٹا جل کا بھر لیا یہ وہی جگہہ ہے جہاں ہردوار پر بھیم کے
گھٹنے کا زمین پر نشان ہی اور بھیم گوڈے کے نام سے پوجتا ہی۔ آخر بھیم
جب پانی لیکر واپس آیا تب کوروں کی جیت اور پانڈوں کی ہار ہو گئی اور
بارہ برس راج سے بیدخل ہو کر بن میں جانا قبول کر لیا بھیم نے کہا کہ میں اپنا

حصّہ نہیں ہارا میں جُدھ کروں گا۔ غرضکہ ارجن نے بھیم کو سمجھادیا کہ بچپن تکرار ہونا اچھّا نہیں اور بھیم نے مان لیا تب راجہ دھرتراشٹر نے سوچا کہ یہ بھیم جب واپس آوے گا تب ہماری سنتان کو آکر تکلیف دیگا اسواسطے میں اسکی کانس کاٹ دیتا ہوں۔ راجہ دھرتراشٹر میں ساٹھ ہزار ایراپت ہاتھی کا بل تھا اور دس ہزار ہاتھی کا بل ایک ایراپت میں ہوتا ہے۔ دھرتراشٹر نے کہا کہ بھیم سین نہ جانے کون مرے کون جیئے آؤ بھیم تم بغلگیر ہوکر مل تو لیں اور بغلگیر ہوکر دونوں ملنے لگے۔ دھرتراشٹر نے بغل میں دیکر بھیم کو دبایا جب بھیم پسینے اور مرنے لگا۔ تب بھیم نے جھٹ سے بجر یعنی اشٹ دھات کا شریر بنالیا۔ دھرتراشٹر نے اتنا زور لگایا کہ زور پاکر آپ اندھا ہوگیا اور لاچار بھیم کو چھوڑدیا اور یہ بچارا کہ میں اندھا بھی ہوگیا اور بھیم مرا بھی نہیں۔ جھٹ یہ تجویز کی کہ دونوں راج کی سرحد پر ایک مکان لاکھ کا اور در و دیواروں میں باروت اور چھپری کٹاری بھرواکر تیار کرادیا اور پانڈوں سے کہا کہ تم ناحق جنگل میں جاکر دق ہوگے بہتر ہے کہ بارہ برس اس مکان میں بتیت کرو۔ یہ مکان نہ ہماری حد میں ہے نہ تمھاری دوحدّا ہے۔ پانڈو اُس مکان میں ٹھہر گئے اور کوئی پانچ مسافر بھی آکر ٹھہر گئے۔ رات کے وقت کوروں نے اُسکو آگ لگادی

اور چھری کٹاری نکل نکل کر کنتی اور کوئی سہدیو نکل کے لگنے لگی وہ چلّانے
لگے۔ آہا مجھے اُسوقت کا ایک بھجن بھی یاد آگیا سو باداجی میں گاتا ہوں تم تونبا
بجاؤ باداجی تونبا بجانے لگے اور پنڈت جی گانے لگے۔

بھجن

ٹیک۔ پانچوں پنڈی تیری کھڑی ہیں بھون میں پانچوں پنڈی ہرے
کلی۔ پانچوں پنڈی کھڑی بھون میں دُھجا باندھ رہی بن میں ؞
جُرجودھن نے چغلی کھائی آگ تو لگا دو بھائی لاکھی منڈپ میں

پانچوں پنڈے ہرے

لاکھا منڈپ جلی لاکھ کا دھوبھو نچے انبر میں ؞ ؞ ؞
چھُری کٹاری نکل نکل کر لگن لگیں کنتی کے بدن میں

پانچوں پنڈے۔ ہرے

ماتا کنتی یوں اُٹھ بولی کس بدھ بچیں اگن میں

ارے ھاں ھاں ھاں ہاں ہاں

لو بھائی بھول گئے۔ ہم کو تھے تو چاروں بید یاد پر پوتھی میں لکھی گھر دھری
ہیں چلو جانے دو **اب آگے کتھا سُنو** اتنے میں ارجن کی آنکھ

کھلی اور کنتی سے کہا کہ بھیم سے کہہ جو آگ سے بچا دی کنتی نے بھیم سے
کہا بھیم نے جواب دیا کہ اپنے پیارے بیٹوں سے کہہ میں تو نرا درا ہوں۔
غرض بھیم کی چترائی کی گھڑی بھی آگئی اور مان لیا اور زمین میں گجا یعنی
برچھی کی نوک ایسے زور سے ماری کہ راجہ بیراٹ کے ملک میں جا نکلی اور
اندر ہی اندر ایک سرنگ بن گئی بھیم نے سب کٹنب کو کملی میں ایسے ڈال لیا
جیسے کوئی کھیرے کچھوں کی جھولی بھر لیا کرتا ہے اور سرنگ کے راستہ راجہ
بیراٹ کے ملک میں جا نکلا اور وہ جو پانچ مسافر ٹھہرے ہوئے تھے جلکر مر گئے
صبح کو کوروان مسافروں کو دیکھکر کہنے لگے یہ موٹا سا بھیم پڑا ہے یہ ارجن ہے
یہ فلانا ہے یہ وہ ہے۔ ادھر ایسا کرنا ہوا کہ بھیم تو جھاڑی یا بیابانہ پھرنے لگا۔
اور سب آگے بڑھ گئے راستہ میں ایک دیونی برگد کے درخت میں جھولا ڈالے
جھول رہی تھی اُس نے ارجن سے یہ کہا کہ جانیوالے مجکو ہال دیتا جا
ارجن نے کہا کہ پیچھے ایک کمبل والا آتا ہے وہ ہال دیگا۔ جب بھیم آیا تو اسنے
بھیم سے کہا اور بھیم اُسے ہال دینے لگا مگر اُسکا جھولا نہ ہلا تب اُس نے
طعنہ دیا کہ بس یوں ہی دیہہ پھلائے پھرتا ہے اسپر بھیم کو کرودھ آگیا اور ایسے
زور سے ہال دیا کہ وہ درخت اُکھڑ کر معہ دیونی آکاش کو چلا گیا اور پھر

نیچے کو دونوں لوٹا پوٹ ہوتے ہوئے آئے اور دیونی نے دوہائی دی
اور بھیم سین سے کہا کہ مجکو تھام میں تیری استری اور تو میرا پتی تب بھیم نے
معہ درخت کے اُسکو اپنے پیر کے انگوٹھے پر تھام لیا اور آہستہ سے زمین پر
چھوڑ دیا اُسی زمانہ سے برگد کی جڑیں نیچے زمین میں نہیں جاتی ہیں۔ پھر
دیونی نے کہا کہ مجھ کو بر یعنی مجھسے بھوگ کر تب بھیم نے کہا کہ میری بائیں طرف
سے نکلجا اور وہ نکل گئی۔ اِس حرکت سے ایک گھڑی کے اندر ایک لڑکا
پیدا ہو گیا اُسکا نام گھڑوکار کھا وہ پھر دوبارہ بائیں اور نکل گئی دو گھڑی
کے بعد ایک اور لڑکا پیدا ہو گیا اُسکا نام دو گھڑیار کھا پھر بھیم معہ دونوں
لڑکوں کے وہاں سے روانہ ہوا بوقت روانگی دیونی نے بھیم کو سمجھا دیا کہ آگے
جنگل میں میرا ایک بھائی دیو رہتا ہے اگر وہ تجھکو ملجاوے اور تجھسے لڑائی کرے
اور تجھ کو گرادے تو تو یہ کہدینا کہ کوریل ہمارا گوتر کوریل ہے وہ تجھکو اپنا خاندانی
سمجھکر کچھ نہیں کہے گا جب بھیم دیونی سے علیحدہ ہو کر تھوڑی دور اگاڑی بڑھا
تو گھڑو کا بڑا لڑکا بولا کہ تیا تمھاری پاس بوجھہ بہت ہے کچھ مجھکو دیدو بھیم نے
سوا ہزار من کی کملی تھی وہ اُسکو دیدی آگے چلکر وہ بولا کچھ اور دیدو بھیم نے
سوا ہزار من کی گجا یعنی برچھی بھی اُسکو دیدی۔ آگے بڑھکر پھر بولا کہ کچھ اور دیدو

سوا نیراس کی ٹپھر کی ہوگئی یعنی گرج بھی اُسکو دیدیا پھر وہ بولا کہ اب تھک
گئے ہوگے میرے کندھے پر بیٹھ جاؤ تب بھیم نے خفا ہوکر اُسکے ایک طمانچہ
سر میں مارا اور کہا کہ مردک تجھسے بھی بڑھ چلا اس بچپن سے اُس لڑکے کا زور
قد وغیرہ سب وہیں رکھے نہیں تو نہ معلوم کتنا بڑھتا دوسرا لڑکا دو گھڑیا وہی
ہے جب جوکر گچھ پھیر کی لڑائی میں یہ خوف ہوا تھا کہ شاید دشمن تالاب میں زہر
گھول جاویں پہرہ قایم کیا تھا اور یہ تالاب کو ٹانگوں میں دیکر سو رہا تھا
یہ بات اُسی موقع پر اچھی طرح کہی جاویگی۔ غرضیکہ بھیم آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہے
کہ وہی دیو جو دیونی نے بتلایا تھا ارتن وغیرہ کو پکڑے ہوئے کالے دیو کے
مندر کے دروازہ پر کھڑا یہ کہہ رہا ہے کہ کالی بھینٹ لے بھیم نے یہ کیا کہ کچھ
چھوٹا سا بن کر اُس مندر میں جا گھسا جسوقت دیو نے کہا کہ کالی لے بھینٹ
تب بھیم بولا کہ روکھی پھیکی تب دیو بولا اور کسطرح بھیم نے آواز سے کہا کہ ایک ہر
گھر سے سوا سوا من پوڑے اور سوا سوا من لپسی آوے تب بھینٹ لوں
بس کیا تھا اُسیوقت گھر گھر سے تیار ہوکر سب چیز آگئی۔ دیو بولا کالی بھینٹ
لے بھیم بولا دور سے ایک کلکاری ماری کہ بھون کا گومج (گنبد) صاف
اوپر سے اُڑ گیا اور کہا کہ اوپر سے ڈال دو پس جسقدر ملبہ آیا تھا سب اوپر سے

ڈالدیا گیا بھیم نے منہہ پھیلا دیا سب پیٹ میں چلا گیا خیر پیٹ تو کیا بھرتا پر
ایسا ہو گیا جیسے بھنگ کے نشہ میں ہم کو ایک مٹھی چنے ملجایا کرتے ہیں اور
کچھ تھام سہارا ہو جایا کرتا ہے ۔ پھر بھیم نے ایسے زور سے آواز ماری کہ تمام
بھون پھٹ گیا اینٹ وغیرہ کا کہیں پتہ بھی نہ ملا اور باہم دیو اور بھیم کے
جدہ ہونے لگا آخر دیو نے بھیم کو گرا لیا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا تب بھیم نے
حسب ہدایت دیوی کے کہا کہ کوریل ۔ دیو نے جھٹ چھوڑ دیا کہ آہا کوئی
ہمارا ہی انشی ہے اسوقت ماتا کنتی نے کہا کہ بھیم تو نے میری تینیس دھار دودھ
کی حرام کردی جو اس سے مار کھائی بھیم بولا کہ ماتا میں بھوکا ہوں اگر پیٹ
بھرا ہو تو فوراً اس کو مار ڈالوں کنتی نے کہا کہ اچھا جتنا یہ کیچڑ پڑا ہے بٹور لے
جو کہ وقت جدہ انکو پسینہ آیا تھا اور اسکی وجہ سے ایسا گارا ہو گیا تھا گویا
ساون کا مینہہ نظر آتا تھا بھیم نے کل گارا اکٹھا کر لیا کنتی نے اپنی دودھی
کی دھار اس میں ماری بس ایسا حلوا ہو گیا جیسا اچھا سوجی کا کوئی تیار کرتا ہے
بھیم نے خوب کھایا اور پھر اس دیو سے لڑنے لگا اور دیو کو گرا لیا تب دیو نے
کہا کہ کوریل بھیم بولا کہ کوریل ہو چاہے دہوریل ۔ بھیم نے ایک ایسا گھٹنا چھاتی
میں مارا کہ وہ مر گیا پھر وہاں سے سب چلکر راجہ بیراٹ کے یہاں گئے ارجن تو

بزمرہ مالیان باغیچہ میں نوکر ہوگیا اور بھیم سین بزمرہ مہاراج یعنی نائیوں میں نوکر ہوگیا غرض اسیطرح کوئی کہیں اور کوئی کہیں نوکر ہوگئے۔ دروپدی پھول ڈالی لیکر روز راجہ بیراٹ کے محل میں جایا کرتی تھی ایک روز راجہ کی سالہ سی کیچک نام نے اسکو گھیر لیا اور کہا کہ مجھ سے بیوپار کر دروپدی کو اپنی آبرو کا بڑا خوف ہوا اور اُسکو دہوکا دیے کہ میں شام کیوقت حاضر ہونگی اگر بھیم کے سامنے رونے لگی۔ بھیم بڑا غضبناک ہوا اور شام کیوقت بھیم نے دروپدی کے کپڑے پہنکر حسب وعدہ دروپدی زنانہ بنکر آپ گیا کیچک نے وہی دروپدی سمجھکر اُسپر ہاتھ ڈالا بھیم نے جھٹ سے اُسکو زمین پر پچھاڑا وہ مرگیا بھیم اُسکو وہیں ڈیوڑھی میں ڈالکر چلا آیا بس اندر کے لوگ اندر اور باہر کے باہر رہگئے دروازہ بالکل بند ہوگیا صبح ہوئی سب شہر کے لوگ جمع ہوئے اور کیچک کی نعش میں پیروں میں رسّی باندھکر کھینچنے لگے مگر وہ کیا ہل سکتا تھا اتفاقیہ بھیم بھی پہنچ گیا اور بولا کہ تم لوگ کچھ اَن جل کھاتی ہو یا نہیں لوگ بولے اگر تو ایسا جوان ہے تو تو ہی کھینچ بھیم نے اُن سب کو علیحدہ کردیا اور ایک پیر مردہ کا اپنے پیر کے نیچے دبایا اور ایک ہاتھ سے تھاما اور بیچ سے چیر کر نعش کے دو ٹکڑے کردیے ایک تو بھینکا کوروں کے

ملک میں جو کوروں کے دروازہ پر جا کر گرا اور ایک کہیں سمندر وغیرہ میں پھینکدیا
تب کوروں کو معلوم ہوا کہ یہ حرکت سوائے بھیم کے اور کون کرتا پانڈو جلے
نہیں زندہ ہیں چلو راجہ بیراٹ کی گوئیں ہر لنگے پانڈو چہتری ہیں اگر وہاں
ہوئے تو گوئیں چھڑانے ضرور آوینگے اور معلوم ہو جاوے گا قصہ کوتاہ
یہی کیا اور پانڈو گوئیں چھوڑانے آئے تب کوروں نے کہا کہ ہم گوئیں
چھوڑانے نہیں آئے فقط تمہارا حال دریافت کرنے اور تم کو لینے آئے
تھے چلو تمھارے بارہ برس پورے ہو گئے بس سب مل کر چلے آئے اور
آگرانند سے راج کرنے لگے یہ مہابھارت کا ایک ادھیاء ہوا

آغاز ادھیاء دوم

ایک سمے کے اوپر بھگوان اُرسبی پاتر نرت کر رہی تھی اور تینتیس[۳۳] کروڑ دیوتا
اور دُرباسا رشی بیٹھے ہوئے تھے پاتر نے میگھ راگ گایا بن بادل بارش
ہونے لگی پھر مالکوس کو الاپا در و دیوار پانی ہو کر بہ گئے پھر دیپک راگ کے
سُر سنکر آپ سے آپ بن تیل چراغ روشن ہو گئے دُرباسا رشی نے پاتر کا ہنر آزمانے
کو اپنی کرامات سے ایک بھنورا بنا کر پاتر کی چھاتی پر بٹھا دیا اور وہ چھاتی
میں ڈنک مارنے لگا پاتر نے بچارا کہ جو ہاتھ سے بھنورا اُڑایا تو ہاتھ کا بھاؤ بنتا

گیا اور جو پیر سے اُڑایا تو گھونگرو کا تال گیا منہ سے اُڑایا تو راگ گیا پاتر جیتر ہی منہ سے یہ تال
دیا۔ تھا۔ تھیئی۔ تھا۔ تھا۔ آواز پر منہ سے زور سے ہوا نکلی اور ہوا کے صدمہ سے بھونرا
صاف اُڑ گیا تب دُرباسا بڑی پرسن ہوئے اور پاتر سے کہا کہ مانگ کیا مانگتی ہے۔ پاتر نے
درباسا کو برہنہ بدن دیکھکر یہ کہا کہ تو کیا دیگا کنگال لنگوٹی بس یہ سُنکر یا تو پرسن ہوئے
تھے سوا ب تو کرودھ میں بھر گئے اور پاتر کو یہ سراپ دیدیا کہ پشو ہی ہو جا کسی بڑے
آدمی نے سچ کہا ہے کہ راجہ جوگی اگن جل انکی اُلٹی ریت ۔ ڈرتے رہنا پرسرام
یہ تھوڑی پالیں پریت ۔ بس کیا تھا آور یسی گھوڑی بنکر بھاگ پڑی اور بھگوان کی
دوت اسکو پکڑنے کو دوڑی ۔ یہ بھاگتی بھاگتی راجہ ڈنگوے کے دروازہ پر پہونچی
اور راجہ نے دیکھا کہ گھوڑی عمدہ اور آوارہ پھرتی ہے حکم دیا کہ اسکو پکڑو اور گھر وکسی
طرفکو بھاگ جاویگی تو اُسکا زن بچہ تیلی کے کولھو میں پلوا دیا جاویگا پاتر نے بچارا
کہ جو کسی غریب آدمی کیطرف کو بھاگے گا پاپ ہوگا یہ راجہ ہی کے سر سے کود کر بھاگی
راجہ پیچھے اور یہ آگے بھاگتے بھاگتے بارہ دونی اُجاڑ میں چلی گئی اور شام ہو گئی اور
پاتر کو اس قسم کا سراپ تھا کہ دن دن گھوڑی اور رات کو استری ہو جایا کریگی
بس یہ شام ہوتے ہی استری بنکر ایک جھونڈ کی آڑ میں بیٹھ گئی۔ راجہ بہت حیران
ہوا اور پوچھا کہ تو کون ہے بھوت یا پریت اُس نے جواب دیا کہ نہ میں بھوت نہ میں

پربت - اور جو کچھ گذرا تھا کہہ سنایا کہ میں بھگوان کی چور ہوں راجہ نے کہا کہ جہاں تو
وہیں میں - دونوں جلدی سے بستی بستی اور دیس دیس یہی کہتے پھرنے لگے کہ کوئی
بھگوان کے چور کو پناہ دیوے سب نے یہی جواب دیا کہ بھگوان ترلوکی ناتھ کے چور کو
سوای پانڈوں کے اور کوئی پناہ نہ دیگا غرض پانڈوں کے پاس گئے ارجن نے صاف
جواب دیکر کہا کہ مجھے اتنی طاقت نہیں بھیم سے دریافت کرو پھر بھیم کے پاس گئی اور بھیم
نے اُن کو پناہ دیدی اتفاقیہ بھگوان کے دوت بھی تلاش کرتے آپہونچے اور سمت بھید
لیکر بھگوان کے پاس جاکر کہا کہ پاتر کو بھیم نے پناہ دی ہے - پھر کیا تھا بھگوان کے
بدن میں جوالا بھڑک اٹھی اور جھٹ اٹھارہ چھوہنی دل لیکر لشکر لیکر ہستناپور کو چڑھ گئے
اور بھیم کو پیغام دیا کہ میرے چور کو واپس کردو ورنہ جُدّہ کرو بھیم نے جُدّہ کرنا منظور کیا اور
بھانگ پانی پیکر اپنا گجا لیکر میدان میں جُدّہ کی خاطر کھڑا ہو گیا بھگوان نے سوچا
یہ بھیم کروڑوں آدمیوں کو ناحق مار ڈالیگا تب بھگوان نے بھیم سے کہا کہ کوئی حکمت
کی لڑائی لڑ جس سے ناحق منش بھی نہ مارے جاویں اور نہ جیت کسی پائی جاوے
بھیم بولا وہ کسطرح بھگوان بولے کہ تو اپنا ہتھیار پھینک اور میں اپنا ہتھیار پھینکتا
ہوں جسکا شستر یعنی ہتھیار ہار جاوے اُسی کی ہار ہووے بھیم نے منظور کرلیا -
بھگوان نے اپنا چکر آہنی چڑھا دیا اور بھیم نے اپنی پتھر کی موگری سو ہزار من کی

چنڈدھاری کے دونوں ہتھیار آپس میں بھڑنے لگے پتھر اور لوہے کے بھڑنے سے آگ کے
انگار ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگے اور زمین جلنے لگی اسیوقت کی یہ زمین جلی ہوئی
ہی جہانپر اب ریگستانی دیکھتے ہیں اور اس زمین میں سوائے ریہہ کے اور کچھ غلہ وغیرہ
پیدا نہیں ہوتا ہے بھگوان نے دیکھا کہ زمین جل چلی تب مشورہ ڈربا سارتھی کے
ہنومان کا آکرشن یعنی ہنومان کو بولایا بس ہنومان اسیوقت لنکا کا پہرہ چھوڑ کر
دوڑا پل بھر میں آموجود ہوا اور بھگوان کے سامنے کھڑا ہو کر دم ہلانے لگا اور
کہا کہ مہاراج کیا آگیا ہے بھگوان نے کہا کہ اس آگ کو بند کر ہنومان پون کا پوتر یعنی
ہوا کا بیٹا تھا پون کی سیڑھی یعنی ہوا کا زینہ لگا کر جھٹ اوپر چڑھ گیا اور بجر کا تنتر
بنا کر دونوں ہتھیاروں کے بیچ میں کھڑا ہو گیا ہتھیار بھڑنے سے بند ہو گئے آگ گرنی
سے رہ گئی بھیم نے جب دیکھا کہ آگ بند ہو گئی کیا وجہ ہوئی جوں ہی نگاہ اوپر اٹھائی تو
دیکھا کہ ہنومان چڑھ گیا بھیم سے کل ہوا اوپر کی سوانس کی ساتھ سر کا کھینچ لی بس اب
ہو گئی چکر ہنومان تینوں پرتھوی کی طرف کو چلے اور بھگوان کی ہوش حواس ہوا
ہوئے اور سوچا کہ اب یہ تینوں بجر زمین پر گریں گے اور زمین بد معنی اور غرق ہو جائیگی
بھگوان نے بھیم سے کہا کہ غضب ہو گیا پرتھوی غرق ہوئی بھیم نے کہا کہ کچھ پروا
نہیں ہے اب اپنی پیر کے نیچے کی ہرگز نہ جانے دونگا ڈربا سارتھی نے بھگوان سے کہا

کہ تم بھی اپنے پیر کے نیچے کی پرتھوی تھا لوگے بھگوان بولی کہ ہرگز نہیں۔ دُرباسا نے
کہا جلد کہو جو بھیم یہ بجر روکے۔ بھگوان نے بھیم سے کہا کہ ان بجروں کو روک
بھیم نے کہا اچھا یہ کہو کہ بھگوان ہار گیا اور بھیم جیت گیا تب بھگوان نے یہ لفظ
کہا کہ ہری کرشن تب سے یہ ہری کرشن سٹ مہد چلا ہے۔ بھیم نے تینوں بجر اپنے پیر کے
انگوٹھے پر تھام لئے اور دُرباسا رِشی نے یہ کہا۔ تین بجر کا پاپ جھوٹے اُرشی کی پاپ
سبھی اب چھوٹے۔ بس سراپ معاف کردیا اور اپنے اپنے گھر چلے گئی یہ مہابھارت
کا دوسرا ادھیا ہوا۔ جب پنڈت یہ کتھا ختم کر چکا تب میں نے دریافت کیا کہ مہاراج
اسمیں تو مجھی بہت باتیں اچرج اور اسنبھو معلوم ہوتی ہیں کچھ عقل میں نہیں آتیں یہ
سُنکر پنڈت بولا کہ تم شاستر ونکی باتوں میں عقل دوڑاتے ہو شاستر بھگوان کے
سانس ہیں بھلا بھگوان کی باتوں کا کوئی پار پا سکتا ہے۔ میں نے کہا مہاراج میں
یہ نہیں کہتا کہ شاستر بھگوان کے سانس یعنی بھگوان ودیا نہیں ہے پر آپنے جو کتھا
کہی اسکی نسبت بھرم معلوم ہوتا ہے پنڈت بولے کہ اسمیں کچھ بھرم نہیں تمہاری سمجھ
میں بھرم ہے میں نے کہا مہاراج میں نے ویدونکی کتھا بھی سنی جو خاص المیشور
کرت ہے اسکی سب باتیں سمجھ میں آتی ہیں اور عقل قبول کرلیتی ہے یہ سُنکر وہ بولا
کہ شاید تمہاری سر پر دیانند سرسوتی کا ہاتھ پھر گیا میں نے کہا تم کو کیا معلوم

پنڈت بولا کہ تم ویدوں کو زبان پر لائے۔ بھائی جن ویدوں کا تم نام لیتے ہو وہ
دیانند کے چلائے ہوئے ہیں اور جو اصل وید ہیں وہ کہیں ملتے ہی نہیں انکی
بات کون سمجھ سکتا ہے بھگوان کی بات کسی کی سمجھ میں بھلا کب آسکتی ہیں دیکھو
راجہ ارجن خاص بھگوان کا رتھ ہانکتا رہا اور بڑا پیارا بھگوان کا تھا اُس نے
تو بھگوان کی بات جانی ہی نہیں لو سُنو ہم مہابھارت کا درشٹانت دیتے ہیں اوہر
کان لگاؤ ٭

ایکدفعہ بھگوان کا رسوّیا بولا کہ مہاراج اشنان کر آؤ رسوئی تیار ہونیوالی
ہی بھگوان اور ارجن دونو اشنان کو گئے راستہ میں ارجن کے منہہ سے یہ نکل گیا کہ
ہی بھگوان میں آپکی بات جانتا ہوں بھگوان نے کہا کہ تو میرا بھید نہیں جان
سکتا میں تجھکو اسکا درشٹانت آج ہی دکھا دونگا۔ گنگا پر پہنچکر بھگوان تو دانتن
کرنے لگے اور ارجن نے جل میں گھسکر غوطہ لگایا۔ غوطہ لگاتے ہی ساتویں پاتال
میں جا نکلا وہاں راجہ باسک کو کوڑہ کی بیماری ہوگئی تھی اور جوتشیوں نے یہ کہا
تھا تو بھاگوت کی کتھا کہا اُسکے پرتاپ سے یہاں پانڈو بنسی آویگا تب تیرا کشٹ
اچھا ہوگا اور بارہ برس کتھا بکتے ہوگئے تھے مگر ختم نہیں ہوتی تھی آج دو ادھیائے
سُنائے کل چار ادھیائے اور رہ گئے۔ اسیطرح بارہ برس ہوچکے تھے پنڈت یہ ہی کہتے

تھی کہ جسوقت پانڈو بنسی یہاں آویگا جب ہی کتھا پوری ہوگی۔ یہ سنکر راجہ ارجن جسوقت
پاتال میں آئے تھے کتھا کہتے کہتے پوری ہوگئی بڑی آنند ہوئی کہ آج کوئی پانڈو بنسی آگیا پھر ان لوگوں
نے کہا کہ مہاراج یگ یعنی تمام شہر کو بھوجن کے نمت بلاؤ اور سبکے چرن دھوؤ جسوقت پانڈو
بنسی کے پیر سے تمہارا ہاتھ لگیگا اسوقت تمہارا کوڑہ اچھا ہو جاویگا راجہ نے یہی کیا اور ارجن
بھی کھلے سر ننگا فقط بھیگی دھوتی باندھے آیا راجہ نے جسوقت اسکے پیر میں ہاتھ لگایا بس فوراً
تمام شہر پر سوبرن کا ہوگیا راجہ ہاتھ باندھکر ارجن کے پیروں میں گر گیا اور زری کی بستر لاکر ارجن کو پہنا دئے
اور برہمنوں کو بڑا دان دیا قصہ کوتاہ راجہ نے اپنی لڑکی کی شادی بھی ارجن سے کردی۔ راجہ نے دریافت
کیا کہ مہاراج راجہ باسک کون تھا کہا کہ سانپوں کا راجہ مہا رکش والا سانپ تھا انہوں نے کہا کہ مہاراج
آگے بیان کیجئے پنڈت بولا بس مہاراج راجہ ارجن کا محل بھی علیحدہ بنوا دیا ارجن کو رہتے
رہتے مدت گذر گئی بیٹی پوتی سب وارث ہوگئے دیولوک سے ایک دروہ راج کنیا بھسم ہوکر مر گئی تب
ارجن کو بڑا شوک ہوا۔ ارجن نے کہا کہ میں اب زندہ رہنا نہیں چاہتا میں بھی اگنی کا شٹ کھا کر
مرونگا اور ایک تالاب کے کنارہ چندن کی چتا بنا کر جلنے کو تیار ہوا دیوتاؤں کو خبر ہوئی کہ آج ارجن زندہ
جلتے ہیں تینتیس کروڑ دیوتا آئے اور پھولوں کی برکھا کری راجہ ارجن اشنان کرنے اس تالاب میں گھسے اور غوطہ
لگایا جسوقت جل سے باہر سر نکالا تو کیا دیکھا کہ سری کرشن مہاراج انترجامی گنگا کنارہ بیٹھے داتن کر رہے ہیں اور
ارجن سے کہا بڑی دیر تک تم نے غوطہ لگایا ارجن بہت حیران ہوا اور باہر نکلکر کپڑے پہنے اور پھر دونوں

گھر کو آئی تو سوتیا بولا کہ مہاراج آپ تو بہت جلد اشنان کر آئی۔ ڈال ابھی نہیں لگی تب ارجن
ہاتھ باندھ کر بھگوان کے چرنوں میں گر پڑا اور کہا کہ مہاراج تمہاری مایا تم ہی جانو سو بھائی بھگوان
کی باتیں کوئی انسان نہیں سمجھ سکتا ہی ہے اسلئے اس وقت اس پنڈت سے کہا کہ مہاراج یہ درشٹانت تو کتھا سے بھی
بڑھکر ہی ہے اور کچھ کہنی لگو نہیں خاموش ہو چلا آیا اور اس مضمون کو قلمبند کیا اور واسطے آگاہی
اُن لوگوں کے جو اکثر دیہاتوں میں رہتے ہیں اور یہ اپدیشک لوگ ایسی ایسی جھوٹی باتیں سُنا کر اُنکی بدھی
کو اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں اور اچھی باتوں پر سے اعتقاد باطل کر دیتے ہیں جس سے وہ لوگ تمام عمر بھرم میں پڑ کر اصلی دھرم سے محروم
رہ جاتے ہیں اور اسکی شروع میں کہا گیا ہے گرن یہ بھیگر لوگ من گھڑت باتیں کرتے ہیں انکو کبھی
نمانا۔ انکو بہت خراب چیز ہے اور اپنے لڑکوں کو کبھی ایسی لوگوں کی سنگت میں نہ بیٹھنے دینا اور ایسے استھان
مندر وغیرہ میں کبھی نہ جانے دینا چاہیئے کیونکہ مندروں میں اکثر لوگ ایسے ہی جمع رہتے ہیں اور ہر وقت نشہ وغیرہ
پینے کی ترغیب دیا کرتے ہیں اور بیوپاری یعنی بابا جی وغیرہ سوائے نشہ کے ایسی بھی ترغیب دیا کرتے ہیں
کہ دنیا جھوٹی ہے مال باپ کسی کے نہیں ہوتے اور کسی کے نہ ہوںگے گرو کے گھر میں آجاؤ اور جنم سپھل کر لو۔ ہر سال ہزاروں
لاکھوں ہماری بھائی بہن اور چھتری کے لڑکے گھر بار چھوڑ کر انکی بھینٹ چڑھ کر فقیر ہو جاتے ہیں ۔
ہوشیار ہو۔ آنکھ کھولو دیکھو سیندری مسنڈی مونڈ منڈائی پھرتے ہیں سب گھر سے چور دھاتک
ماں باپ چھوڑ کر بھاگی ہوئی ہیں کہ جس سے دیس کا بڑا نقصان ہو گیا اور ہوا جاتا ہے ہم کہہ چکے
تم سنو یا نہ سنو۔ اب پرمیشور سے ہی پرارتھنا کرتا ہوں کہ ہے پرمیشور تو ہماری دیس ڈوبی سورج کا

کا گھر گھر پرکاش کر دی جس سے ہماری دیس کا دکھ دور ہووی فقط

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانی جاتی ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار، سرو شکتیمان۔ نیایکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ست کو گرہن کرنی اور است کو تیاگ میں سرودا اُدیت رہنا چاہئی۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنی چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئی۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ودھی کرنی چاہئی۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئی کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئی۔

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئی اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

(۱) دیہ بھگت اٹل ہو ہر	بہر و جگت سگل بہار	کرو کار یہ نت بیوپار	پربھو کے سہارے
(۲) اکتھ کرپا اسکی مان	پاپ سے تو ہوا جان	جال کپٹ سمجھ ہان	پن لابھ لارے
(۳) دوبدھ موہ کر دو تیاگ	ہری جیو کے شرن لاگ	گہہ نیند راسی جاگ	پربھو گیت گارے
(۴) واہی ایک پترا مات	اور نہیں دوجا بھرات	جگت پتا جگن ناتھ	پاپیوں ادھارے

ہے سرب جگت کے پرکاش کرنیوالے - ہے گیان سروپ اور سرو تر پراپت ہونیوالے
پ ہیں سب جگت پر ویش کر رہا ہے آپ سورج آدی لوگوں کے پرکاش کرنے ہارے ہے
نیت بلوان اور جگت کو دھارن کر رہے ہو- پرکاش سروپ ہو اور جگت
پ سے پرکاشت ہوتا ہے- آپ سب جگت کے اُتپادک- سرب شکتی مان-
وامی- نیا کاری- ناش نہ ہونے ہارے- گیان سروپ اور سرب گیہ ہو
پ سب جگت کے جینے کے ہیتو- اور پران سے بھی پیارے ہو- آپ
لتی کی اچھیا کرنیوالوں اور اپنے سیوک دھرماتماؤں کو سب کلیشوں سے
لگ کرکے سدا ہی سکھ دیتے ہو- آپ سب جگت میں بیاپک ہو کے
سب کو نیم میں رکھتے ہو- سکھ سروپ ہو آپ کو نمسکار ہو-

جو سب جگ کے اُتپن کرنے اور آنند کے دینے ہارا ہے- جو سب کے
تماؤں میں پرکاشت ہو رہا ہے سب سکھوں کے داتا ہے- جو اتینت

گرہن کرنیکے یوگیہ ہے جو شدھ گیان سروپ ہے اسکو ہم لوگ پریم بھکتی
سے نشچے کرکے اپنے آتماؤں میں دھارن کریں۔ کسلئے کہ جو پوریاتاک سبتا
دیوے وہ ہماری بدھیوں کو کرپا کرکے سب برے کاموں سے الگ
کرکے سدا اوتم کاموں میں پرورت کرے۔ اسلئے سب منشوں کو اچت ہے
کہ جو ست چت آنند روپ۔ نت گیانی۔ نت مکت اجنما۔ نراکار۔ سرب شکتیمان
۔ نیاکاری۔ دیالو۔ سب جگت کا جنک اور دھارن کرنے ہارا ہے۔
اسی کی اپاسنا کریں کہ جسسے دھرم ارتھ کام اور موکش جو دیکھہ روپ
پرکش کے چار پھل ہیں۔ وے اسکی بھکتی اور کرپا سے سرو تھا سب منشوں کو
پراپت ہوں۔

اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی!

آرتی

(آرتی سدا ہے ہوت سنتن گھٹ ماہیں)

۱) ویدگیان دیپک جاگا۔ پاپ بھوت بھے سے بھاگا
امرت برسائیں آرتی سدا ہے

۲) آدھینتا کا تھال لے کے ۔ + بھگتی من کی بھینٹ دے کے
پرم آنند سکھ پائیں + آرتی سدا ہے

۳) پربھو نام کا جھنڈا لینا ۔ + سب مت کا دھیان دینا
چوہوں دش کو دھائیں ۔ + آرتی سدا ہے

۴) دسوں اندری سپاہی ہوئی + شترو پھر نہ جیتے کوئی
جے جے مردنگ بجائیں + آرتی سدا ہے

۵) گیان دھوپ ڈھکن لاگے + اسگندی پاپ دور بھاگے
برتی سب لگائیں + آرتی سدا ہے

۶) پریم کا تو گھرت پایا ۔ + ست برت کا بھوگ لگایا
پرکاش آرتی گائیں ۔ + آرتی سدا ہے

انک ساتواں سماپت ہوا

تمام شد

آریہ سماج کے نیم

۱) سب ستہ دو۔

۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں انکا آدی مول پرمیشور ہے۔
۲) ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سروشکتیمان - نیاکاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - اناوی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انتریامی - اجر - امر - ابھے - اننت پوتر اور سرسٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔
۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے تیاگ میں سروا اُدیت رہنا چاہئے۔
۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔
۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک انتی کرنا۔
۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔
۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔
۹) پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے۔
۱۰) سب منشیوں کی ساماجک سرو ہتکاری ہم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری میں سب سوتنتر ہیں۔

ओ३म

مورتی پرکاش

مصنفہ

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۲۹۹۷

جس کو

بابو رمانت بہاری لال منیجر آریہ پستکالیہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

گلزار ابراہیم پریس مراد آباد میں مولوی محمد ابراہیم کے اہتمام سے چھپا

اوم

سب سے پہلے پرماتما اکار کی استت سزاوار ہے کہ جس سے من کو شانتی جیو کو گیان ہوتا ہے۔ ست گیان سے رہت جیو انیک پرکار کے اندھکار میں ہوا نجات یا موکش سے دور ہو جاتا ہے۔ بس اس سنسار ساگر سے پار ہونیکو اسکے مضبوط معقول چہار وید کا گیان ہے اور اسکے بغیر سنجا انکا دم بھرنا یا وشواش دھر بھول و اگیان ہے۔ نادان ہے۔ وہ انسان جسکو اسکی ضرورت نہیں۔ اور اندھا انتشکرن جسمیں گیان کا ظہور نہیں (مورتی پوجا) جو اسوقت گھر گھر میں دکھائی ہے اسکی حقیقت و صداقت کی اس رسالہ میں تلاش ہے اور بڑی بڑی مستند کتابوں سے اسکی بابت شہادتول اور پرمانونکا پرکاش ہے۔ مجھے اس سے کسیکا دل دکھانا مقصود نہیں اور نہ پکش پات کا بڑھانا مطلب ہے۔ بس جو دھرماتما سچائی کا طالب ہو کو چھوڑ کر مطالعہ کریگا وہ دامن آرزو گوہر مراد سے بھریگا۔ اے پرماتما ودیا پرکاش کر اور انکا ناش۔

دلائل عقلی

(۱) جسطرح دریا لوٹی میں بند نہیں ہو سکتا اور اگر بند ہو تو دریا نہیں اسیطرح کوئی سر بیاپک ایک جگہ نہیں رک سکتا۔ اور اگر رک جائے تو سرب بیاپک نہیں چونکہ پرماتما

(۳) ہر ایک جسم یا شریر کیواسطے ضروری ہے کہ طول عرض عمق رکھتا ہو اور اوسکے واسطے مکان اور زمان کی بھی ضرورت ہے۔ پس کوئی جسم انادی اور ناش رہت نہیں ہے اور پرماتما چونکہ انادی اور ناش رہت مکان دیش کال سے بھی مبرا ہے اسواسطے وہ شریر دھاری نہیں ہو سکتا۔ (۴) مورتی یا تصویر بغیر عکس یا سایہ یا شریر کے نہیں ہو سکتی ہے اور جسکا جسم نہیں ہے اُسکا عکس اور سایہ عند العقل محال ہے۔ پس نراکار پرماتما کی مورتی کبھی نہیں ہو سکتی۔

(۴) سری کرشن - رامچندر - ہنومان - بھیرو - دیوی - شیوجی - گنیش - برہما - بشن - درگا جگناتھ - بدری نراین - کالی وغیرہ بزرگوں کی تمام مندروں میں مورتیں دکھلائی دیتی ہیں مگر پرماتما پاربرہم کی مورتی کسی مندر میں نہیں ہے جس سے خود ہی ظاہر ہے کہ ایشور کی کوئی مورتی نہیں

(۵) بزرگان مندرجہ بالا نمبر کو ہر ایک بدہی مان جاتا ہے کہ کبھی ایک وقت میں موجود تھے - اور ایک وقت پیدا ہوئے - اور اب نہیں ہیں - شریر کو چھوڑ گئے انکی عمدہ نصیحتیں البتہ کارآمد اور فائدہ مند ہو سکتی ہیں مگر انکی فرضی تصویروں کی پرستش سے گیان کا براپت ہونا عقل سلیم تسلیم نہیں کر سکتی -

(۶) آج تک کسی جیو نے پرماتما پاربرہم کو جسم ظاہری سے یا اور حواس متعلقہ سے نہیں دیکھا ہے پس اس کی تصویر بنانی سراپا اگیان کی نشانی ہے۔

(۷) جو چیز جسمانی یعنی شریر والی ہے - وہ ہمیشہ متغیر و متبدل ہوتی رہتی ہے ایک حالت میں نہیں رہ سکتی - پرمیشور چونکہ ہمیشہ ایک رس اور اٹل ہے اسواسطے اس کی مورتی نہیں -

(۸) جسم یا شریر کی خاصیت ہے کہ روگ - بیماری - خوف گھٹنا - بڑہنا جلنا - خشک ہونا - گلنا - ان سے ایک نہ ایک میں مبتلا رہتا ہے - اور سنسکرت کی اصطلاح شریر کو چھن بھنگر کہا گیا ہے اور پرماتما چونکہ ان عوارض سے پوشیدہ ہے پس وہ جسمانی نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے -

(۹) اکثر ہمارے مورتی پوجک بھائی یہ عذر کرتے ہین کہ مورتی پوجا پرماتما کی دہیان و گیان کی پرتہم سیڑہی ہے - ہم وقت حاصل کرنے گیان کے چھوڑ دینگے مگر یہ عذر اونکا بہی معقول نہیں ہے - کیونکہ اول تو آجتک کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی مورتی پوجک نے انت کال تک مورتی کو چھوڑا ہو - بلکہ سیکڑون مرتے وقت بہی گلمیں لٹکا کر مرتے ہین دوئم سیڑہی سے مراد منزل مقصود تک پہونچنا یعنی گیان کا حاصل کرنا ہے اب دیکھنا چاہئے کہ گیان کے پراپت ہونیکے واسطے کون سی سیڑہی بہتر ہے - آیا وید کی تعلیم سے گیان ہو سکتا ہے یا مورتی پوجا سے - چونکہ اسمین سب بدہیمانون کا اتفاق ہے کہ گیان کے حصول کی ودیا ہی سیڑہی ہو سکتی ہے نہ کہ مورتی پوجا پس مورتی پوجا کسطرح جائز نہین ہے -

(۱۰) بعضے بہائیونکا یہ عذر کہ چنچل من بغیر مورتی کے قایم نہیں رہ سکتا اور ہم مورتی کو آگے رکہکر پرماتما سے لو لگاتے ہیں - اب ہمیں دیکہنا چاہئے کہ اونکا فرمانا کہان تک معقول ہے جیسے خود مورتی پوجا کے زمانہ میں سینکڑوں مرتبہ مورتی کو آزمایا - مگر کبھی برقرار و قایم نہ پایا - جون کرشن جیکی تصویر پر دہیان

...تا تھا - فی الفور بھاگوت کا دسم اسکندھ یاد آتا تھا - اور آنکھ - کان - ناک -
جسم وغیرہ پر خیال جانیسے من کی حالت بے قرار تھی اور گرگٹ شیشناگ اور
...ہیر سنہار کے واقعات سوچ سوچ کر طبیعت کی ایک اور یادگار تھی - نہ رامچندر
جی کی تصویر سے چین تھا - اور نہ مہادیو کی مورت سے شانتی پراپت ہوتی تھی -
چونکہ تجربہ میں آجانا زبانی باتوں سے عمدہ ہے پس ہر طرح سے تجربہ ہے کہ مورتی
پوجا سے من کو شانتی دشوار بلکہ محال ہے اور بغیر ودیا کے اودیا جانا جھوٹھ
بلکہ خام خیال ہے اور علاوہ بریں من کا ویگ بہت بڑا ہے - وہ کسی مورتی
... ان پدارتھ سے رک نہیں سکتا - پس اسکا ویگ روکنے کے واسطے ایک دھیان
سروپ بیاپک جوتی پرماتما ہی ایسا ہے جو اون کے ویگ کو متفرقات کیطرف
جانے سے روک دے - اس لئے پرماتما نراکار گیان سروپ کا دھیان
بہتر ہے - اور مورتی پوجا سے من کا رکنا اسنبھو ہے -

ویدک پرمان

نمبر ۱ - یجروید مقدس کی ادھیا ۳۲ - منتر ۳ -

नं तस्यं प्रतिमा अस्ति यस्य नाम महद्यशः हिरणय
गर्भ इत्येशमा माहिंसी दित्येषा यस्मात जात
इत्येषः ॥

ترجمہ جو پرمیشور ماتا کے سنجوگ سے نہ کبھی اُتپن ہوا نہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہوگا دہ شریر دھارن کر کے۔ بالک۔ جوان اور برّدھ ہوتا ہے۔ اسکی پرتما یعنے ناپ کا سادھن مِتی ممب عکس یا سدرش یا تصویر کسی پرکار کی نہیں ہے کیونکہ وہ مورتی رہت اننت سیما رہت اور سب میں ویاپک ہے۔ جو تیج والے سوریہ آدکوں کے اُتپتی کا کارن ہے اُسکی اُپاسنا کرنی یوگ ہے۔ اور کی نہیں

نمبر۲- یجروید ادھیا۔ ۴۰- منتر ۸-

सपर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरꣳ शुद्धमपापविद्धम्॥ कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः

य० अ० ४० मं० ४॥

ترجمہ- جو سب کا جاننے والا سب کے من کا ساکھی سب کے اوپر براجمان اور انادی سروپ ہے، اور جو اپنی انادی پرجا کو انتریامی روپ سے اور وید کے دوارہ سب بیوہاروں کا اپدیش کیا کرتا ہے۔ سو سب میں ویاپک اننت پراکرام والا سب پرکار کے شریر سے رہت اور سب رگوں سے رہت ناڑی کے بندھن سے رہت سب دوکھوں سے الگ اور سب پاپوں سے نیارا ہے۔ وہی سب کے اوپاسنا یوگ ہے۔ دوسرا کوئی نہیں۔

[۱] - یجروید ادھیاء ۴۰ - منتر ۹

अंधन्तमः प्रवि शन्तिये ऽसं भूति मुपासते ॥
ततो भूय इवते तमोय उसं भूत्यां रताः ॥

[ارتھ] - جو اسنبھوتی ارتھات اوتپن اناد ی پرکرتی کارن کی برہم کے استھان میں
[اپا]سنا کرتے ہیں - وہی اندھکار یعنی اگیان اور دکھ ساگر میں ڈوبتے
[ہیں] - اور اسنبھوتی جو کارن سے اوتپن ہونے کاریہ روپ پرتھوی
[آد]ی بھوت پاکھان اور برکھ آدی ادیو اور منشیہ ادی کے شریر
[کی اپاسنا] برہم کے استھان میں کرتے ہیں وہ اس اندھکار سے ادہک
[اندھ]کار یعنے مہا مورکھ چرکال - گھور - دکھ - روپ نرک میں گر کے مہا کلیش
[یکت] ہو گئے ہیں -

[منت]ر ۲ - یجر وید ادھیاء ۳۱ منتر ۱۸ -

वेदा हमेत पुरुषं महां तमादित्य वर्णं तमसः पुरस
त मेव विदित्वाति मृत्यु मेति नान्यः पन्था वि
तेऽयनाय ॥ य० अ० ३१ मं० १८

[ٹپ]کیہ اس منتر میں یہ عقدہ حل کیا گیا ہے کہ کس بدار تھہ کو جاننے والا مکھ گیانی ہوتا ہے
[اور فر]مایا ہے کہ پرمیشور کو ہی تھا دت جان سے کے ٹھیک ٹھیک گیانی ہوتا ہے
[جو] سب سے بڑا سب کا پرکاش کرنے والا - اور اودیا اندھکار سے رہت ہے

جسمانی الائشوں سے اور اگیان ادی دوشوں سے الگ ہے وہی پرمیشور سب
کا اشٹ دیو ہے۔ اسکو چھوڑنے بنا کوئی مانو کہ کامل گیان وان نہیں ہوتا۔
اوس پرماتما کو جان اور پراپت ہو کے مانو کہتے ہیں۔ مرن آدی کلیشوں کے سمندر
سے پار ہو کر پرمانند بیچ موکش کو پراپت ہوتا ہے۔ پرماتما کے سوا مکتی کا کوئی راستہ
نہیں ہے۔ نمبر ۵

एको देवा सर्व भूतेषु गूढः सर्व व्यापि सर्व भूता । त-
रात्मा । कर्मा ध्यक्षः सर्व भूताधिवासः साक्षी चेता
केवली निर्गुणश्च ॥

ترجمہ۔ ایشور ایک ہے۔ اور سب کا پرکاش کرنیوالا چیتن سروپ ہے اور سب جگت
کے بھوت پرانیوں میں بیاپک ہو رہا ہے۔ اور انتریامی ہے اور کرموں کا آدھار
یعنے سوامی ہے۔ اور سب کا ادھار ہوت ہے۔ سب کا ساکھی ستا دینے
والا خود کسی سہاتیا لینے سے میرا ہے سب کا سہائک اور جگت کے گنوں
رہت ہے (یعنے کبھی ساکار نہیں ہو سکتا)

نمبر ۶ یہ یوگ شاستر کا سوتر ہے۔

क्लेश कर्म विपाकाशय रपरा मृष्ट पुरुष विशेष
ईश्वरः ॥ योग सू ०

ترجمہ: اس کا ارتھ یہ ہے جو اودیا آدی کلیشوں یعنے جہالت وغیرہ آلائشوں سے
پاک ہو کش اور اکشل یعنے سکھ دکھ اور تعصب اور ہٹ دھرمی۔ طرف داری

وغیرہ دنیا میں سے بری باہل وایک کرمونکی واسناسے رہت وہ سب جیون سے اعلیٰ اور سب میں بیاپک ایشور ہے۔

اوپنشدونکے پرمان

نمبر ۱ - تیتیری اوپ نشد - ۲ - ولی - ۱

सतं ज्ञान मनंतम्
ब्रह्म मोवे दनि हितं गुहायाम्

ترجمہ برہم ست سروپ گیان سروپ اور اننت سروپ ہے - جو وید سے پراپتی یوگ ہے۔

نمبر ۲ کٹھ اوپ نشد - ۳ - ۱۵ -

अशब्दम सपर्शम रूपमव्ययम्। तथा रसं नित्यम गन्धवच्च यत ॥ अनाद्या नन्त महत: परं ध्रुवं निचाय्य तं मृत्युमुखात् मुखात् मुच्यते कठोव ॥

ترجمہ - پرماتما شبد - سپرش روپ رس گندہ - (جو کان چرم - اور آنکھ زبان و ناک کے وشئی ہیں) ان سبھی پرے ہے یعنے وہ نہ شبد نہ روپ اور نہ سپرش اور نہ گندہ اور نہ رس میں آسکتا ہے - وہ نت اور اناد ی ہے - انادی اور اننت ہے جیو آتما سے سرلیشٹ اور اٹل ہے اسکی اراد ہنا کرکے منش موت کے منہ سے چھوٹتا یعنی موکش کو پراپت ہوتا ہے

منتر شویتا شوتر اپنشد ۶-۸

न तस्य कार्य्यं करणं च विद्यते न तत् समश्चाभ्यधिकंच दृश्यते। परास्य शक्ति र्विविधैव श्रूयते स्वाभाविकि ज्ञान बल क्रियाच ॥

ترجمہ اس پرماتما نہ شریر ہے نہ اندریہیں نہ اسکی برابر نہ اس سے بڑا کوئی دکھلائی دیتا ہے۔ اسکی شکتی سب سے بڑی ہے۔ اور نانا پرکار یعنے بہت قسم کی سنی جاتی ہے۔ اسکے گیان اور بل کی کریا سبھاوک ہے۔

منتر۔ شویتا شوتر اوپنشد ۶-۹

निनस्यकश्चित पतिरस्ति लोके न चेशिता नैव चलस्य लिंगं ॥ सकारणं करण धिया धियोनं चास्य कश्चिज्जनि तान चाधियः ॥

ترجمہ پرماتما کا جگت میں کوئی پتی نہیں ہے۔ اور نہ کوئی اوسکا نیتا ہے۔ وہ سب سب کا کارن ہے اور جیو کا وہی پتی بھی ہے۔ اسکا نہ کوئی اوپتی کرتا ہے اور آدہی پتی ہے۔

نمبر ۵۔ کین اوپنشد ۱

यद्वा चानभ्युदितं येन बागभ्युद्यते तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ केन उ०

ترجمہ جو بانی کا سادھن نہیں ہے - یعنی اور یا کت بانیوں سے پرسدھ
نہیں ہوسکتا - جو سب کے بانیوں کو جانتا ہے - اسے تشو تم اُسی کو پرمیشور جانو
اور کو نہیں -

نمبر ۶ - کین اوپ نشد - ۲

यन्मन सान मनुतेये नाहुर्मनो मतं। तदेव ब्रह्मत्वं
विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ केन ५०

ترجمہ جو من سے اتیا کر کے من میں نہیں آتا جو من کو جانتا ہے - اُسی برھم کو تو جان
اور اُسکی اوپاسنا کر -

نمبر ۷ - کین اوپ نشد

यच्चक्षुशान पश्यति यने चक्षुषिं पश्यंति तदेव ब्रह्म-
त्वं विद्धि नेदं यदि दमुपास्ते ॥ केने

ترجمہ جو آنکھ سے نہیں دیکھہ پڑتا - اور جس سے سب آنکھیں دیکھتی ہیں اُسی کو
تو برہم جان اور اُسی کی اوپاسنا کر - یعنے اس سے کہ جو سورج بجلی آگ آدی پدارتھ
ہیں اونکی اُپاسنا مت کر -

نمبر ۸ - کین اوپ نشد - ۱۴

यच्छ्रोत्रे शान श्रृणोति येनश्त्रोत्र मिदं श्रुतं। तदेव
ब्रह्म त्वं विद्धि नेदय दिद मुपास्ते । केन

ترجمہ - جو شروتر لینے کان سے نہیں سنا جاتا - اور جس سے شروتر سنتا ہے اسی
کو برہم جان اور اسی کی اپاسنا کر

نمبر ۹ - کین اوپنشد - ۵ -

यत प्राणो तन प्राणि त्येन प्राणः प्राणीयते तदेव
ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपास्ते ॥ केन ५

ترجمہ - جو پرانوں سے جاتی مان نہیں ہوتا - اور جس سے پران من کو پراپت
ہوتے ہیں - اسی کو تو برہم جان اور اسی کی اپاسنا کر جو اسکے بن یہ
والو ہے اسکی اپاسنا مت کر -

نمبر ۱۰ - کین اوپنشد - ۲ -

नित्यो नित्या नां चेत नश्चतं नाना मेका बहूनां योवि-
ह धानि कामान् । तमात्मसथूंये ऽ न पश्यंति (धीरास्त
षा शान्ति: शाश्वती मनरेषाम् ॥

ترجمہ - پرماتما نت پدارتھ اور چیتنیا اور ایکتا میں سب کے لانانی ہے - اور سب کو تھیا
یوگ پھل داتا ہے - اور سب کے جیو کا ساکھی اور انتریامی ہے - جو ایسی پرماتما کو گیان کے
نیتروں سے اچھی طرح جانتے ہیں - وہی شانتی پاتے ہیں اور کسیطرح سے شانتی نہیں ملسکتی پس
گیان دیرمانند کے طالب کو ایسی سچدانند سروپ پرماتما کی عبادت کرنی چاہئے نہ کہ کسی
جڑ پدارتھ کی - جسکا سوا اگیان کے اور کوئی نتیجہ نہیں ملتا ہے -

نمبر ۱۱- کٹھولی اوپ نشد ۳-۱۹-

उपाणिां पादो जवनों गृहीता पश्यत्य चक्षुः स शृणो-
त्य कर्णः सवेत्ति वेद्यं न चतस्यास्ति वेत्ता न माहुरग्य
पुरुषं महान्तम ॥

ترجمہ پرمیشور نراکار ہے - لیکن اسکی شکتیاں سب میں ہاتھ اوسکے نہیں - لیکن ہاتھ کی شگتی ایسی ہے کہ سب چراچر کو پکڑ کے تھام رکھا ہے - پاؤں نہیں لیکن سب سے زیادہ ویگ والا ہے آنکھ نہیں لیکن چراچر کو تھاوت سب کال میں دیکھ رہا ہے - کان نہیں چراچر کی بات سنتا ہے - من بدہی چت اہنکار تو نہیں لیکن من بنیکشنی اور سمرن شکتی ہے اور اپنے سروپ کا آپ ہی جاننے والا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے - لیکن کوئی یہ بہید جان سکتا کہ وہ کتنا بڑا ہے - کسطرح کا ہے یا کتنی سامرتھ رکھتا ہے - اس پرمیشور کو گیانی اور شاستر سب اگر شٹ پورن اور سناتن کہتے ہیں -

سنسکرت کی اور پستکوں کے پرمان

نمبر ۱- کرشن گیتا ادہیائے ۷- شلوک ۲۴-

अव्यक्तं व्यक्तिमापन्नं मन्यन्ते मामबुद्धयः परं भाव
मजानन्तो ममाव्ययमनुत्तमम ॥

ترجمہ- مورکھ لوگ ... ہے ست ہے پرمیشور کے اسکا ادبہی یعنی مورکھ لوگ سدرتی والا مانتے ہیں اور پرم نہیا

یعنے مطلب اصلی کو نہیں جانتے کہ وہ سب سے ادتم اور وبگتی وغیرہ سے رہت ہے ایسا

نمبر ۲ کرشن گیتا ادھیاء ۹ - ۱۱ شلوک ۱۱ -

अवि जांन तिमां मूढ़ामा नषुत्तनु माश्रि तम् ॥
परंभाव मजानन्तो मम भूत महेश्वरम् ॥

ترجمہ مورکھہ لوگ مانوکھہ کی دیہہ دھارن کرنیوالا اور پیدا ہونیوالا پرمیشور کو جانتے ہیں اور اوسکے پرم بھاو کو نہیں جانتے کہ وہ سب کا مہیشور یعنے مالک ہے اور سب بیاپک ہونے سے ایک جگہ مورتی مان نہیں ہوسکتا -

نمبر ۳ بھاگوت میں درج ہے -

यस्यात्म बुद्धिः कुणपे त्रिधातुकेसवधीः कल त्रादि
षु भौम्य इज्यधः ॥ यस्तीर्थ बुद्धि सलिले नकर्हिचि
जनेषुसुरा वगोरवरः ॥

ترجمہ - جو دھاتو وغیرہ اشیاء ارضی میں آتم بدھی کرتے ہیں اور ندی نالہ پہاڑ مکان وغیرہ میں تیرتھہ بدھی اور استری پتر میں ممتا بدھی رکھتے ہیں وہ انسان حیوان مطلق کے گروہ سے گدھے یا بیل ہیں -

نمبر ۴ مہابھارت میں ذکر ہے -

मृच्छिला धातुदा वीदि मुर्ती वीश्वर बुद्धयः ॥
क्लिश्यंति तपसा मूढ़ा [illegible] ॥

ترجمہ جو جیو پرماتما- نراکار سرب بیاپک نیاءکاری کی دہات تہہراوہا- پیتل چاندی سونا وغیرہ کسی قسم کی مورتی بناتی ہیں وسے اگیانی اور پاپی ہیں-

نمبر ۵ ایک مہاتما کا واک ہے-

तीर्थेषु पशुयज्ञेषु काष्ठ पाषाण मृण्मये प्रति मादौ मनाये सति नरा मूढ चेतसा ॥

ترجمہ تیرتہوں اور پشو ہتک یگیوں میں کاشٹ پاشان اور مرتکا کی پرتماؤں یعنے تصویروں میں جنکا من ہے وہ آدمی مورکھ چت والے ہیں-

مورتی پوجا کی بارہ میں بابا نانک اور دیگر گروصاحبان کی رائے نقل از گرنتھ صاحب

(۱) محلا ایک بابا نانک صاحب گہر میں ٹہاکر نقرا وے گلے میں پاہن لٹکا وسے بہرمی بہولا ساکت پہرتا نیر ورد سے کہپ کہپ مرتا- پاتہر بولے نہ کچہ دیوے- بہو کٹ کرم نش پہل ہے سیو- (۲) بابا نانک صاحب- پاہن نیر لکہا لیے بہائی گیا مانگیں کیا دیئیں- نام دہونے آدمی دہر یک جیون کرم کریں ۳- بابا نانک صاحب- پاتہر پوجے مگدہ گوار- جو آپ ڈبے تم کہاں تارن ہار- ۴- بابا نانک صاحب ایک سمرو نانکا جو جل تہل رہیا سمائے- دوجا کاہے سمرئیے جو جمے بہتے مرجائے- ۵- ایضاً- جمے نہ مرے اوے نجاسے- نانک کا پربہو رہیا سمائے- ۶- محلا پنچم روپ نہ ریکہہ نہ رنگ کچہ تری گن تے پربہ بہن- تسے بہو جاؤ نانکا جس ہووے سو پرسن- ۷ ایضاً سنگی تہہ دار کر رہی! شستہم تتہ گوبند جنہا سی- بہرم بہولنے ترگرت کرا اتن جنم مرن تے رہت نارائن- ۸

ایضاً- محلا پنچم سنگی اپرا بدوچہ پورن ... کہہ گیا ... ہم ایکا کا اپنے پیہ

دہر لوکا ہوتے لنگ گلو لٹکایو - کا ہو کبھو براجی وشنائیں کا ہو پجھم کو سیس نوایو - کیوں انکو
پوجت ہو اور کیوں پکہان کو پوجن دہا ہیو - کوری کارج اور جتبہو جگ سارا ہبگوان بہید نپایو
۱۰ ایضا - ناہیں سمجہاتہ جہاں لیں جاکو پیتا ہبتون پر پاتن - پوجتیں پرمیشور کو جیکر سبہر پراگ پراین
پہ سب کرہ پرمارتہ کہ جیہ پاہن تے آتی پاپ سجاتیں - پاہی پرمیشور کی جہہ پاہن میں پرمیشو ناہیں - ۱۱
سو پاپاہتن پرمیشور کیا کچہ سب سنسار - تس پتہر و کوئی پوجیہ سو دو بکالی دہا - ۱۲ - کبیر صاحب
جو پاتہر کو کہتے دیو تنکی پنس بہیل جاوے سیو - جو پاتہر کی پالی پائیں تنکی کہال اجائیں جائین - ۱۳
بہائی بہت ارلالیبی کر کراکا سار - بہوگن ہارہ ہوگیا اس بٹور کو کہتہ چار - ۱۴ - پانشاگڈ کے مورت کینی
دیکہو جہاتی پای - جو وہ مورت ساچی ہو تا گہڑن ماری کہائی - اودیہ لپشکو نسیو ۱۵ - کبیر صاحب
پتہر پوجہ ہر ملے تو ہم پوجیں پہاڑ - اس پتہر سے چکی بہلی جو پیس کہائی جگ سنسار - ۱۶ - پاتہر پوجہ مول اہین تہہ
تیرتہہ نہائی - دیکہو دیکہی سوانگ دہر ہوئے بہنکا دکہائے - ۱۷ - داؤد صاحب - داؤد دنیا باوری مڑہیان
پوجیں اوت - آپ ہولی جگ جہاڈ گئی اونسی مانگی پوت - ۱۸ - پتہر پوجے ہو گئے پتہر پوجہ پرال - انت کال
پتہر بہئی بہوڈو دے اس گیان - ۱۹ پاہن کی پوجا کرے کرائے اتماگہات - جیت کہول رشی نہیں
سو پرانی دوزخ جات - ایک مہاتما کا واک - ۲۰ پتہر کو تو بھوگ لگاوے وہ کیا بہوجن کہاوے
اندہی آگ دیپک بالی پرتہائیں جلاوے - ای پرماتما پرکاش سروپ - اپنی پرم دیالتا سے اسکے
پڑہنے پڑہانیوالونکو ست مارگ دید کیطرف چلنے کا گیان عطا کر جس سے یہ اودیا جال آریہ ورت سے جلد دور ہو

اوم - شانتی - شانتی - شانتی -

اریہ تاج کی ان چیس بھاپہ زب بادریں

اُوم

گنگا اشنان

جسکو

لالہ بٹالیہ رام بھنڈاری نے اپنے ہندو

بھائیوں کے فائدہ کے واسطے بنایا

اور

بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد

نے چھپواکر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا

گنگا اشنان

کسی قوم کی بداقبالی و تنزل شروع ہونے سے پہلے اُس
قوم کے خیالات پست ہو جاتے ہیں اور جب تک خیالات پست رہیں
تب تک اُس قوم کے زوال کا دور ہونا مشکل ہے۔ جس قوم کے خیالات مستحکم
اور عالی ہیں گو وہ قوم آج مہذب قوموں میں گنی نہ جاتی ہو مگر ہمیں امید
کرنی چاہیے کہ وہ اور قوموں میں بہت جلد قدر و منزلت حاصل کریگی۔
جس قوم کے خیالات پست ہوتے جاتے ہیں گو وہ اب اور قوموں کی نگاہ
میں ممتاز ہو مگر سمجھنا چاہیے کہ اُس کے ادبار کا زمانہ بہت نزدیک ہے۔ کسی
قوم کی ترقی یا تنزل معلوم کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں کہ ہم
اس قوم کے خیالات کی پڑتال کریں۔ گویا قومی خیالات جانچنے کی کسو

قومی خیالات ہی ہیں۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ قوم کے بُرے خیالات
(جن کو قومی وہم کہنا چاہیئے) قوم کی ترقی کی بڑی بھاری روکیں ہیں۔
مثلاً ہندوؤں میں دریائے اٹک سے پار جانے کو ممنوع سمجھنا جسکا
نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہندوؤں کے کام کرنیکا میدان بہت محدود ہو گیا۔ اور اِسوجہ
سے یہ لوگ اُن فایدوں سے محروم رہے جو باشندگان ملک
آنروے سِندھ سے تجارت او میل جول کرنے سے ہوتے تھے۔
حالانکہ تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ زمانہ قدیم میں ہندو لوگ نہ صرف دریائے
اٹک سے پار جاتے تھے بلکہ ربع مسکوں کے بڑے بڑے ملکوں میں اُن کی
آمد و رفت تھی۔ اُدھر روم۔ مصر اور یونان۔ اور اِدھر سیام اور بحر الجزائر
شرقی وغیرہ میں یہ لوگ تجارت کرتے تھے۔ اِس سے یہ بھی پایا جاتا ہے
کہ زمانہ قدیم کے ہندو فن جہازرانی اور ملاحی میں بھی ایسے ماہر تھے جیسے کہ
علم حکمت۔ ہیئت اور ریاضی وغیرہ میں۔ اور ملاحی اور جہازرانی کا کام خود
کرتے تھے جس سے آجکل کے ہمارے ہندو بھائیوں کو نفرت ہے۔ اِس بات
کی تاریخ سے شہادت ملتی ہے کہ اِس قسم کے قومی خیالات نے قوموں کو
بہت نقصان پہونچایا ہے بعض سلطنتیں صرف قومی وہموں کے باعث برا

ہوگئی ہیں اور بعض اوقات دشمن کے لشکر سے اس وہم کی بدولت وہ
وہ تکلیفیں اُٹھانی پڑتی ہیں کہ جنکا کبھی خیال بھی نہ تھا۔

پس جبکہ قومی خیالات قومی ترقی اور تنزل پر اسقدر اثر کرتے ہیں تو
نہایت ضرور ہی کہ جو لوگ قومی خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں وہ قومی خیالات کے
سدھارنے میں کوشش کریں۔ یعنی جو جو نقص قومی خیالات میں آگئے ہوں
اُن کو دور کریں اور اگر قوم اپنی جہالت یا کسی خود غرض جماعت کے بہکانے
سے کسی غلط راستہ پر چل رہی ہی اُسکو معقول طور پر راہ راست پر لائیں
اور یاد رکھیں کہ قومی خیالات کے سنورنے کے بغیر قومی عروج ممکن نہیں ہی۔

بس مصلحان قوم کا بڑا فرض یہ ہی کہ وہ سب سے پہلے قومی خیالات کو سدھاریں۔
جسقدر وہ قومی خیالات کو سدھاریں گے اُسیقدر قوم سدھر یگی۔ انجن چلانیوالا
جسقدر حرارت انجن میں پیدا کرتا ہی اُسیقدر اُسکی رفتار زیادہ تیز ہوتی ہی=
اِسقدر تمہید کے تمہید اصل مضمون کیطرف رجوع کرتا ہوں۔ جن لوگوں
نے نقشہ ہندوستان کو دیکھا ہی وہ بخوبی جانتے ہیں کہ جسطرح دنیا کے اور
دریا کسی نہ کسی چشمہ سے نکلے ہیں اُسیطرح گنگا بھی چشمہ گنگوتری واقع
کوہ ہمالیہ سے نکلی ہی قدرت نے مثل بعض اور دریاؤں کے اِسے یہ خوبی

بجتی ہی کہ اُس کا پانی صاف ہی۔ مگر ہمارے ہندو بھائی اِس دریا کو مہادیو
کی جٹا سے نکلا ہوا سمجھتے ہیں اور اِس میں اشنان کرنے سے نجات جانتے ہیں۔
اور اِس کے پانی کو دُنیا بھر کے پانیوں سے پوتر اور پاپوں کا ناش کرنیوالا
مانتے ہیں اور عموماً ہر ہندو کا یہی اشتیاق رہتا ہے کہ جیتے جی کم سے کم
ایکدفعہ تو دریاے گنگا میں اشنان کرے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو مرنیکے بعد
اُسکی ہڈیاں جسقدر جلد ممکن ہو گنگا میں ڈالی جائیں۔ اِس دریا کی عظمت اسقدر
ہندؤں کے دل میں سمائی ہوئی ہے کہ اِس کا نام بھی بغیر تعظیمی الفاظ کے
وہ نہیں لیتے اور سری گنگاجی۔ گنگا مائی وغیرہ کہکر پکارتے ہیں۔ اگر اِسکی
یہ تمام تعظیم صرف اِس خیال سے کیجاتی ہے کہ وہ قدرت کا ایک بے بہا عطیہ
ہے جس سے شمالی ہند کو بہت بڑا فایدہ پہنچا ہی (جیسا کہ بڑے بڑے
دریاؤں سے اہل ملک کو عموماً پہونچا کرتا ہی) تو ہم اِس بات کو بُرا نہ
سمجھیں بلکہ خوش ہوں کہ جسطرح اہل عرب دریاے دجلہ سے اور اہل اٹلی
دریاے ٹائبر سے اور اہل انگلینڈ دریاے ٹایمز سے اُنس رکھتے ہیں۔
اسیطرح ہمارے ہندو بھائی بھی دریاے گنگا کی فضیلت مانتے ہیں اُن سے
پیچھے نہیں رہی اور اُن میں اب تک عطیات قدرتی کی قدر کرنے اور اُن سے

فایدہ اُٹھانے کا مذاق موجود ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ کچھ اور ہی معاملہ
ہے کہ اُسکی قدر بلحاظ اُس کے پانی کے خوشگوار اور صحت بخش ہونے
کے نہیں کیجاتی بلکہ اس لئے کہ وہ پانی جنما جنم کے پاپوں کو دور کرنے
والا ہے۔ دُنیا میں پاپوں کے دور کرنے کے لئے کئی طرح کے ڈھکوسلے
نکالے گئے ہیں۔ کوئی خاص مقام کی زیارت کو گناہوں کا کفارہ
سمجھتا ہے کوئی خاص کسی شخص کے سفارش کو اپنے گناہوں کے معاف
ہونے کا وسیلہ مانتا ہے۔ کوئی خاص کسی کتاب کے مطالعہ کو ہی
نجات کا ذریعہ جانتا ہے کوئی خاص کسی دریا میں نہانے کو مکتی سمجھتا ہے
مگر اصل بات یہ ہے کہ ہر ایک شخص کی نجات اُس کے افعال اور صفائی باطن
پر منحصر ہے کچھ ظاہری باتوں پر اِس کا انحصار نہیں ہے۔

اگر اس مسئلہ کو کہ گنگا اشنان سے پاپ دور ہوتے ہیں مانا جاوے
تو اس میں کئی طرح کے دوش آتے ہیں۔ اوّل پرمیشور کے انصاف
میں فرق آتا ہے دوم گناہوں کو دنیا میں ترقی ہوتی ہے کیونکہ
اس مسئلہ کے ماننے والوں کے نزدیک خواہ کیسا ہی سنگین جرم
آدمی کرے وہ صرف گنگا کے اشنان سے جس پر بہت کچھ بڑی رقم

خرچ نہیں ہوتی (اور ہردوار پر رہنے والوں کا ٹکہ بھی خرچ نہیں ہوتا) اور
ہو جاتے ہیں۔ اور یہ امر گناہ کرنے کے لئے کافی ترغیب ہے۔

سوم اس بات کو ہر ایک اہل عقل مانتا ہے کہ جس قدر جرم خفیف
سنگین ہو اسی قدر سزا نرم یا سخت ہونی چاہیئے مثلاً معمولی چور کو
[illegible] انصاف ایسی سنگین سزا نہیں دیجانی چاہیئے جو کسی ڈکیت
یا قاتل کو دیجا سکتی ہے [illegible] اگر ہم اس تکلیف یا خرچ کو جو گنگا اشنان میں
اٹھانا پڑتا ہے اپنے پاپوں کی سزا مانیں [illegible] سے مختلف جرم ہونے کے
لئے یکساں سزا ہونا ماننا پڑے گا جو بالکل لغو ہے اور نیز اس سے
خبر [illegible] مکتفی ہونا سزا کا ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اصل مقصود سزا کا یہ ہے کہ مجرم آئندہ
اس قسم کا جرم نہ کرے مگر گنگا اشنان سے یہ مقصود حاصل نہیں ہوتا بلکہ
گناہ کرنے کے لئے جرات [illegible] ہے۔ ان دلیلوں سے ظاہر ہے
کہ گنگا اشنان سے پاپوں کے دور ہونے یا مکتی پراپت ہونے کی امید
رکھنی ایسی ہے جیسے خشک زمین پہ کشتی چلانی۔

شاید بعض لوگ یہ کہیں گے کہ گنگا اشنان سے گو پاپ دور تو
نہیں ہوتے البتہ آئندہ کے لئے [illegible] ہو جاتے ہیں یا [illegible]

آئندہ پاپوں سے آدمی بچ جاتا ہے۔ چونکہ پرتکش میں پرمان کی ضرورت
نہیں ہوتی اسواسطے میں خاص ہردوار پر رہنے والوں کو بطور نظیر پیش کرتا ہے
کہتا ہوں کہ جب اُن کے انت کرن باوجود ہر روز گنگا اشنان کے شدھ
نہیں ہوئے اور مثل اور دریاؤں پر رہنے والوں کے اُن میں بھی
جیب کترے۔ اُچکے۔ ٹھگ وغیرہ موجود ہیں اور بوقت ثبوت جرم
پاتے رہتے ہیں تو ہم کسطرح یقین کریں کہ اُن کے انت کرن شدھ ہو [illegible]
ہیں۔

گنگا اشنان سے بیشک جسم پاکیزہ اور صاف ہو جاتا ہے مگر اُس کو
پاکیزگیٔ دل حاصل نہیں ہوتی اور گنگا اشنان سے کسی قسم کی روحانی [illegible]
کی امید کرنی ایسی ہی ہے جیسے کہ شربت بنفشہ یا عرق بید مشک کے [illegible]
کوئی شخص امید کرے کہ اُس سے چوری کرنا یا جھوٹ بولنا وغیرہ بدعادتیں
جائیں گی۔

شاید ابتدا میں گنگا اشنان کی رسم اسطرح پڑی ہو کہ چونکہ
ہردوار ایک [illegible] جگہ ہے کہ دریائے گنگا ایک پہاڑ سے نکلا
میدانی میں داخل [illegible] صرف گنگا کے اشنان سے جسم [illegible]

اس سے ناظرین خود سمجھہ جائیں گے کہ اس اشلوک کا
کیسا آدمی تھا اور اسکی کیا غرض تھی ۔

गंगेती यो ब्रूयात योजनानां शतैरपि।
[illegible]ते सर्व पापेभ्यो विष्णुलोकं सगच्छति १

ترجمہ ۔ جو جو "گنگا گنگا" ایسے شبد کہتا ہی اسکے پاپ بالکل دور
[illegible] کوسوں پر ہو ۔

گنگا اشنان سے بیشک جسم پاکیزہ اور صاف ہوجاتا جو سینکڑوں کو
پاکیزگی دل حاصل نہیں ہوتی اور گنگا اشنان سے کسی قسم کی کہیں مکتی
کی امید کرنی ایسی ہی جیسے کہ شربت بنفشہ یا عرق بید مشک سے ہوں
کوئی شخص امید کرے کہ اس سے چوری کرنا یا جھوٹ بولنا وغیرہ بدعادتیں
جائیں گی ۔

شاید ابتدا میں گنگا اشنان کی رسم اسطرح پڑی ہو کہ جب
ہر دوار ایک [illegible] جگہ ہی کہ دریائے گنگا ایک پہاڑ سے نکلا
میدانی میں [illegible] وہ صرف گنگا کے اشنان سے جسم بہت کچھ [illegible] نہیں